

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اللہ جل شانہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں ہمارے آقا و مولا حضرت احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جنہوں نے انسانی زندگی کے کسی بھی مرحلے میں پیش آنے والے معاملات کو نظر انداز نہیں فرمایا۔

ہمیں صحت کے اصولوں، نفاست و طہارت کے طریقوں نیز کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، سونے جاگنے غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات نے ہماری رہبری اور رہنمائی فرمائی ہے۔

علاج معالجہ کے سلسلہ میں جدید طبی سائنس نے غیر نباتاتی طرز علاج کو معمول بنا کر انسانی صحت کے لئے لاتعداد مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مزاج کے اعتبار سے نباتاتی اور غذائی طرز علاج کی شفا بخش خصوصیات کی حامل ہے۔ اس کی بیش بہا علمی و فنی افادیت کے پیش نظر ذہبی، سیوطی، ابن قیم اور دیگر محدثین و مفکرین نے اسے علیحدہ کتابی شکل میں پیش کر کے اصحاب علم و فکر کی رہنمائی تحقیق کے ایک وسیع میدان کی طرف کر دی ہے۔

آج بڑے بڑے سائنسدانوں نے طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ریسرچ کر کے ثابت کیا ہے کہ یہ علاج بالکل درست ہے اور جو فوائد بتائے گئے ہیں وہ بھی بالکل ٹھیک ہیں۔



فیضانِ طب نبوی ﷺ

تالیف و تدوین:

حکیم محمد اسلم شاہین قادری عطاری



نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

گنج بخش روڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	فیضان طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
تالیف	حکیم محمد اسلم شاہین قادری عطاری
تعداد صفحات	472
بار اول	ستمبر 2002ء
تعداد	1100
کمپوزنگ	words maker Lhr.
مطبع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
قیمت	150 روپے

ملنے کا پتہ

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

11 سٹیج پنشن روڈ لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 626046

انتساب

میں اپنی اس کتاب کو حصولِ برکت کے لئے اپنے پیر و مرشد
امیر اہلسنت حضرت ابوالبلال محمد الیاس عطار قادری
دامت برکاتہم العالیہ کے نام کرتا ہوں جن کی نگاہ کرم اور
فیضان سے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن ہوئی اور ان کی زندگیوں میں مدنی
انقلاب برپا ہوا۔

یہ ہی نہیں بلکہ آپ کے حسنِ اخلاق اور عمدہ اندازِ تبلیغ سے
غیر مسلم بھی حلقہٴ بگوشِ اسلام ہو رہے ہیں۔

سگ سگن عطار

حکیم محمد اسلم شاہین عطاری

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۶	جسم کی صفائی اور میڈیکل سائنس	۲۱	باب اول
۵۷	جراثیم کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں		طبِ نبوی ﷺ کی اہمیت و افادیت
	نیند سے بیدار ہونے پر پہلے ہاتھوں کی		
۵۷	صفائی	۲۳	حکم علاج اور اس کی ضرورت
"	پانچ فطرتی امور	۲۹	حرام چیزیں دو انہیں بن سکتیں
	کھانسی اور چھینک کی بے احتیاطی	۳۱	پرہیز اور احتیاط کے بارے ارشادات
۶۰	سے امراض	۳۲	حکم عیادت اور اس کے فضائل
	متعدی امراض اور متعدی مریضوں	۳۵	فضائل عیادت
۶۳	سے بچنے سے متعلق ہدایات نبوی ﷺ	۳۶	طریقہ و دعاء عیادت
۶۵	کھانے پینے کی عادات مبارکہ	۳۸	بیماری اور تکلیف کے فضائل
۷۰	سرکارِ دو عالم ﷺ کی پسندیدہ غذائیں		زیر علاج مریضوں کیلئے مناسب خوراک
۷۹	کھانے کی نشست کا طریقہ نبوی ﷺ	۴۰	کے بارے ارشادات
	تاجدارِ رسالت ﷺ کے مشروبات اور		غذا کی اصلاح کے بارے ارشادات
۸۱	ان کا طریقہ استعمال	۴۳	طبیعت کی رغبت کے مطابق غذا کا استعمال
۸۵	برتنوں کی حفاظت سے متعلق احکامات	۴۴	چند مفید احتیاطی تدابیر
۸۸	ملبوسات کا استعمال اور طریقہ نبوی ﷺ	۴۵	چار مفید و معطر چیزیں
۸۹	سونے جاگنے کا طریقہ نبوی ﷺ		باب دوم
۲۱	باب سوئم	۴۹	حفظانِ صحت اور ہدایات نبوی ﷺ
۹۱	تلاوت قرآن سے ہر مرض کا علاج	۵۲	چہل قدمی کی اہمیت
۹۱	وضو سے متعدد امراض کا علاج	۵۴	دماغی افسردگی اور ذہنی دباؤ
۹۳	”نماز“ ہر مرض کا علاج	۵۵	طہارت و صفائی کی اہمیت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۰	گلے پڑنا اور اس کا علاج نبوی ﷺ	۹۴	روزہ رکھنے سے صحت
۱۱۰	حلق اور ذات الحبب کا علاج نبوی ﷺ	۹۴	زکوٰۃ دینے سے صحت
۱۱۱	معدہ کے علاج میں طریقہ نبوی ﷺ	۹۴	حج کرنے سے صحت
۱۱۳	اسہال کے علاج میں طریقہ نبوی ﷺ	۹۵	نماز تہجد سے صحت
۱۱۵	قبض کا علاج نبوی ﷺ	۹۵	ہوا سے امراض کا علاج
۱۲۱	یواسیر کا علاج نبوی ﷺ	۹۶	پانی سے متعدد امراض کا علاج
۱۲۵	استسقاء کا علاج نبوی ﷺ	۹۷	شبنم سے امراض کا علاج
۱۲۸	در و گردہ کا علاج نبوی ﷺ	۹۷	دھوپ سے امراض کا علاج
۱۲۸	عرق النساء کا علاج نبوی ﷺ		تین شدید بیماریاں اور ان سے محفوظ رہنے کا علاج
۱۲۹	ذات الحبب کا علاج نبوی ﷺ	۹۷	نفسیاتی امراض کا علاج
۱۲۹	دل کے مرض کا علاج نبوی ﷺ	۹۸	جھوٹ بولنے سے ذہنی بیماریاں
۱۳۱	گرمی دانوں کا علاج نبوی ﷺ	۹۸	چغلی اور حسد سے دل کے امراض
۱۳۲	زخموں کا علاج نبوی ﷺ	۹۹	جسم میں بیماری پیدا ہونے کی چار وجوہات
۱۳۳	سرکی جوؤں کا ازالہ پر علاج نبوی ﷺ	۱۰۰	ذہانت میں اضافہ کیسے ممکن ہے؟
۱۳۴	طاعون کا علاج نبوی ﷺ	۱۰۲	حادثات سے بچنے کا علاج
۱۳۶	تقویت بدن اور پاہ کا علاج نبوی ﷺ	۱۰۲	برے خواب کا علاج
۱۳۷	ضعف اعصاب کا علاج نبوی ﷺ	۱۰۳	برے موت سے بچنے کا علاج
۱۳۷	قبل از وقت بڑھاپے کا مدنی نسخہ	۱۰۳	
۱۳۸	نفاس کے لئے مدنی نسخہ		باب چہارم
۱۳۸	دورانِ حمل کا مدنی نسخہ		
۱۳۹	تریاق زہر کا مدنی نسخہ	۱۰۴	(طیب نبوی ﷺ میں دوسرے کا علاج)
۱۳۹	جادو سے بچاؤ کا مدنی نسخہ	۱۰۷	تکسیر کا علاج نبوی ﷺ
۱۳۹	چار فائدہ بخش بیماریاں	۱۰۸	آشوب چشم کا علاج نبوی ﷺ
۱۴۰	عشق مجازی کا علاج	۱۰۹	نظر کی کمزوری کا علاج نبوی ﷺ
	باب پنجم	۱۱۰	چہرے کی چھائیاں کا علاج نبوی ﷺ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵۶	انار	۱۴۳	تاجدارِ مدینہ ﷺ کی بیان کردہ دوا میں
"	انار کا قرآن مجید میں ذکر		آب زم زم
۱۵۸	احادیث میں اس کا ذکر	۱۴۳	احادیث میں اس کا ذکر
۱۶۰	انار اور امراضِ دماغ	۱۴۵	آب زم زم سے استقاء کا شافی علاج
۱۶۱	انار اور امراضِ چشم	۱۴۷	دماغ پر آب زم زم کے اثرات
"	انار اور امراضِ کان	"	آنکھوں پر اس کے اثرات
۱۶۲	انار اور امراضِ ناک	"	پیٹ کی گرانی کا فوری علاج
"	انار اور منہ کے امراض	"	آب زم زم سے کینسر سے نجات
"	انار اور امراضِ حلق	"	ذیابیطس پر تجربات
"	انار اور امراضِ سینہ	۱۴۸	آب زم زم اور بلڈ پریشر
۱۶۳	انار اور امراضِ قلب	"	
"	انار اور امراضِ معدہ	۱۴۹	انجیر
"	انار اور امراضِ امعاء	"	قرآن مجید میں انجیر کا ذکر
۱۶۴	انار اور امراضِ جگر و طحال	"	انجیر کے بارے ارشاداتِ نبوی ﷺ
۱۶۵	انار اور امراضِ اعضاءِ بول	۱۵۲	دماغ پر انجیر کے اثرات
"	انار اور امراضِ مخصوصہ مرداں	۱۵۳	انجیر کے دانتوں پر اثرات
"	انار اور امراضِ مخصوصہ زنان	"	دم اور کھانسی میں انجیر کے فوائد
"	انار اور حمیات	"	انجیر سے جگر اور پتہ کی سوزش کا علاج
"	انار اور امراضِ جلد	۱۵۴	انجیر سے بواسیر کا شافی علاج
۱۶۶	انار اور حشرات الارض	"	انجیر سے برص کا مکمل علاج
"	انار اور عام صحت	۱۵۵	انجیر سے دائمی قبض کا علاج
"	انار اور امراضِ اطفال	"	انجیر اور آنتوں کا کینسر
۱۶۷	انار سے روحانی علاج	"	انجیر سے چھری کا اخراج
	انڈا	"	انجیر اور گردوں کا فیل ہو جانا
۱۶۸	احادیث میں اس کا ذکر	"	انجیر اور جوڑوں کا درد

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۰	بیر	۱۶۸	بوعلی سینا کا بیان
۱۸۲	بیر سے نظام ہضم کی اصلاح	۱۶۹	انڈے کے متعدد فوائد
"	پیش اور کیڑوں کا خاتمہ		ازخ
۱۸۳	معدہ اور آنتوں کے السر کا علاج	"	احادیث میں اس کا ذکر
"	منہ کے چھالوں اور گھٹھیا کا علاج	۱۷۰	ازخ کے مختلف اعضاء پر اثرات
	پیلو	۱۷۱	روغن ازخ اور جدید تحقیقات
۱۸۴	دانتوں کی بیماریوں میں پیلو کے فوائد		اونٹنی کا دودھ
۱۸۵	مسواک کرنے کے دس فوائد	۱۷۲	احادیث میں اس کا ذکر
۱۸۷	پیلو کے متعدد افعال	"	استقاء کا اونٹنی کے دودھ سے شانی علاج
	تربوز		اونٹنی کے دودھ کے بارے بوعلی سینا کے خیالات
۱۸۸	تربوز سے پیٹ کی گرمی کا علاج	۱۷۴	اونٹنی کے دودھ کے گردوں پر اثرات
"	تربوز کا استعمال پتھری میں مفید ہے	۱۷۵	
"	تربوز معدہ اور آنتوں کے زخم مندل کرتا ہے		بارش کا پانی
۱۸۹	تربوز کے بیج کے افعال	۱۷۶	قرآن مجید میں اس کا ذکر
	جو	۱۷۷	ارشادات نبوی ﷺ
۱۹۰	جو سے جسمانی کمزوری کا علاج	"	بارش کے پانی کے فوائد
"	پیٹ کی جملہ سوزشوں کا علاج	۱۷۸	بہی
"	پیشاب کے جملہ عوارض کا علاج	"	احادیث میں بہی کی اہمیت
۱۹۲	کولیسٹرول کم کرنے کا علاج	"	دل کے دورے کا علاج
"	ویدک طب میں جو پر تجربات	۱۷۹	امراض ہضم پر بہی کے اثرات
۱۹۳	چقندر	"	بہی سے اسہال اور پیش کا علاج
۱۹۴	جگر اور تلی کی بیماریوں کا علاج	"	گلے اور سانس کی بیماریوں کا علاج
"	درمدر و نباتات آنکھوں کی سوزش کا علاج		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۵	ورم امشاء اور زیا بطس کا علاج	۱۹۵	چندر کے بواسیر اور قبض پر اثرات
"	استقاء کا شانی علاج	"	چندر کے نسوانی اعضاء پر اثرات
۲۰۶	زیرہ	۱۹۵	امراض جلد میں چندر کے فوائد
۲۰۷	احادیث میں اس کی اہمیت و افادیت	"	چندر کے دیگر متعدد فوائد
"	دمہ مری اور گلے کی سوزش کا علاج	۱۹۶	حب الرشاد
"	مدر حیض و بول میں اس کی تاثیر	"	احادیث میں اس کی اہمیت
۲۰۸	اعصابی امراض میں اس کا فائدہ	۱۹۷	کیماوی ماہیت
"	قے آور قونج اور سدوں پر اس کا فائدہ	"	حب الرشاد کے معدہ پر اثرات
"	زیرہ کے دیگر متعدد فوائد	"	حب الرشاد اور سینے کی بلغم
۲۰۹	ریحان	۱۹۸	حب الرشاد سے قبض اور قونج کا علاج
۲۱۰	قرآن مجید میں ریحان کا ذکر	"	حب الرشاد سے اور امراض سدوں میں فائدہ
"	احادیث میں ریحان کا ذکر	"	حب الرشاد کے دیگر متعدد فوائد
۲۱۱	کھانسی اور دمہ میں ریحان کا فائدہ	۱۹۹	حنا
"	پیشاب کی سوزش میں اس کا فائدہ	"	حنا کے بارے ارشادات نبوی ﷺ
"	قلب کی کمزوری کا علاج	۲۰۰	حنا کے پتوں سے زخموں کا علاج
"	بخار زلہ زکام اور کھانسی کا علاج	"	مہندی کے چمک پر اثرات
"	کرم شکم اور زہر کا علاج	"	مہندی مصفی خون اور کثرت حیض کا علاج
۲۱۲	متلی قے اور اسہال میں فوری فائدہ	۲۰۱	مہندی ریحان اور تلی بڑھنے میں مفید
"	جراثیموں سے بچاؤ کا بہترین طریقہ	"	مہندی سے سرسہ پیشاب کی تکلیف کا علاج
۲۱۳	زیتون	"	مہندی کے خضاب کے قوت باہ پر اثرات
۲۱۳	احادیث میں اس کی افادیت و اہمیت	"	لیکچر یا اور اندام نہانی کی سوزش
"	زیتون کے تیل کو سر پر لگانے کا فائدہ	"	مہندی سے متعلق ایک محدث کا قول
۲۱۳	جسم پر مالش کے اثرات اور فوائد		دودھ
"	زیتون کے تیل سے قبض کا علاج	۲۰۳	دودھ سے زہروں کا علاج

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲۵	سرکہ کے فوائد ایک نظر میں	۲۱۳	پتہ کی سوزش اور پتھری کا علاج
۲۲۶	سرکہ بنانے کا طریقہ	"	امراض تنفس اور زیتون کا تیل
۲۲۷	سناء مکی	۲۱۵	تپ دق اور زیتون کا تیل
"	احادیث میں سناء کی اہمیت	"	زیتون کے تیل سے پرانے زکام اور
۲۲۸	سنائے قبض کا علاج	۲۱۶	نکسیر کا علاج
"	سنا جلدی امراض اور جوڑوں کی دوا	"	معدہ اور آنتوں کے سرطان کا علاج
"	پتھری اور پیشاب کی جملہ امراض کا علاج	۲۱۷	زیتون کا تیل ایک بہترین ٹانک
۲۲۹	سنگترہ	"	زیتون کے تیل کے فوائد ایک نظر میں
۲۳۰	احادیث میں اس کا ذکر	۲۱۹	زنجبیل
"	سنگترہ مقوی معدہ اور قے میں مفید	"	احادیث میں اس کا ذکر
"	اختلاج قلب میں اس کا استعمال	"	بد ہضمی اور امراض ہضم میں مفید
۲۳۱	گنٹھیا اور نفرس میں فوائد	۲۲۰	زنجبیل کے دیگر متعدد فوائد
"	سنگترہ مفرح اور زہروں کا تریاق	۲۲۱	سرمہ
"	شہد	"	احادیث میں اس کا ذکر
"	احادیث میں اس کی اہمیت	"	سرمہ کے طبی فوائد
۲۳۲	شہد اور امراض معدہ	۱۲۲	سرکہ
۲۳۳	شہد اور امراض جگر ویرقان	"	احادیث میں سرکہ کی اہمیت
"	شہد اور گردوں کی پتھریاں	۲۲۳	سرکہ امراض معدہ اور قے میں مفید
۲۳۴	شہد اور امراض تنفس	"	گلے اور دانتوں کے امراض
۲۳۵	شہد اور دانتوں کے امراض	۲۲۴	اور ام اور درووں میں مفید
"	شہد اور کانوں کے امراض	"	سرکہ اور نشیات
"	شہد اور دل کے امراض	"	ہیضہ کے علاج میں سرکہ کا استعمال
"	شہد اور سانس کی نالیوں کی خشکی	"	امراض جلد میں سرکہ کا استعمال
۲۳۶	شہد سے زخموں کا علاج	۲۲۵	سرکہ کے سر کے بالوں پر اثرات

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۸	حدیث پاک میں اس کا ذکر	۲۳۶	شہد کے استعمال سے کینسر سے بچاؤ
"	کافور امراضِ جلد میں موثر	"	شہد اور اصلا ح جگر
"	بخاروں میں کافور کا استعمال	۲۳۷	شہد اور جسمانی کمزوری
"	کافور کے دیگر متعدد فوائد	"	شہد کے افعال ایک نظر میں
۲۳۹	کلو نجی	۲۳۸	خالص شہد کی پہچان
"	کلو نجی کا احادیث میں ذکر	۲۳۹	صعتر
۲۵۰	کلو نجی سے پیٹ کی بیماریوں کا علاج	"	احادیث میں اس کا ذکر
"	شوگر پر کلو نجی کے اثرات	"	نفع شکم اور پیٹ کے کیڑوں کا علاج
۲۵۱	کلو نجی سے برص کا علاج	۲۴۰	سانس کی بیماریوں میں اس کے فوائد
"	گرتے بالوں میں کلو نجی کا فائدہ	"	صحر کی دھونی کے فوائد
"	ضعف دماغ اور اعصاب میں فوائد	۲۴۱	قسط
"	جلد کے امراض میں اس کا فائدہ	"	احادیث میں اس کی اہمیت
"	کلو نجی کے جامع فوائد	۲۴۲	قسط سے عذره کا علاج
۲۵۲	کھجور	۲۴۳	دم اور سانس کی نالیوں پر اثرات
"	قرآن مجید میں اس کا ذکر	"	قسط سے تپ دق کا کامیاب علاج
"	کھجور کا ذکر احادیث میں	۲۴۴	قسط کے دیگر متعدد فوائد
۲۵۳	کھجور کی برکتیں		کاسنی
۲۵۵	کھجور کے بارے میں احتیاط	۲۴۵	احادیث میں اس کی اہمیت
۲۵۶	کھجور سے جسمانی اور جنسی کمزوری کا علاج	۲۴۶	کاسنی اور امراضِ جگر و مرارہ
"	کھجور کے فوائد ایک نظر میں	"	پیٹ کی سوزش اور کاسنی
۲۵۷	کھنسی	"	کاسنی کے آنکھوں پر اثرات
۲۵۸	احادیث میں اس کا ذکر	۲۴۷	پتھری میں کاسنی کا استعمال
"	آنکھوں کے امراض میں اس کا فائدہ		کافور
۲۵۹	کھنسی کے دیگر متعدد فوائد	۲۴۸	قرآن میں کافور کا ذکر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۷	طلب امور	۲۶۰	کدو
۲۶۸	احادیث میں گوشت کی اہمیت	"	قرآن مجید میں اس کا ذکر
۲۶۹	گوشت کے فوائد	۲۶۰	احادیث میں کدو کا ذکر اور افادیت
۲۶۹	بخنی کے فائدے	۲۶۱	کدو اور صفراوی امراض
۲۷۰	لوبان	"	کدو قبض کا آسان علاج ہے
"	احادیث میں اس کا ذکر	"	کدو اور امراض چشم
"	لوبان سے زخموں کا علاج	"	آنسو کی سوزش اور یرقان
"	لوبان اور پیٹ کے امراض	۲۶۲	کدو کے دیگر متعدد فوائد
"	لوبان کے دیگر متعدد فوائد	"	کدو اور خونی بواسیر
"	لوبان کی دھونی	"	کدو اور پیٹ کی تیزابیت
۲۷۲	مکھن	۲۶۲	کستوری
"	احادیث میں اس کا ذکر	۲۶۲	احادیث میں اس کا ذکر
۲۷۳	مکھن کے طبی فوائد	"	کستوری اور دماغی عوارض
۲۷۳	مرمکی	"	کستوری اور جدید سائنسی تحقیق
۲۷۳	احادیث میں اس کا ذکر	"	کستوری کے دیگر متعدد فوائد
"	مرمکی اور جلدی امراض	۲۶۵	کھیرا
"	مرمکی کا اندرونی استعمال	"	احادیث میں اس کا ذکر
"	مسوڑھوں، ہونٹوں کے زخموں کا علاج	"	کھیرا اور پیٹ کی سوزش
۲۷۵	مرمکی بطور جراثیم کش دھونی	۲۶۶	صفراوی امراض اور یرقان میں نافع
"	مرزنجوش	"	پتھری اور اعصابی کمزوری کا علاج
"	احادیث میں اس کا ذکر	۲۶۷	گوشت
۲۷۶	پیٹ کی بیماریوں میں اس کے اثرات	"	گوشت کی پہچان
"	آنکھ پر اس کے اثرات	"	گوشت خریدتے وقت توجہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۸۳	میتھی سے شوگر کا علاج	۲۷۶	زکام میں اس کے فوائد
"	میتھی اور امراض نسواں	۲۷۷	جوڑوں کے دردوں میں اس کا فائدہ
۲۸۵	میتھی سے شوگر کا علاج اور کولیسرول میں کمی	"	مرز نجوش کے دیگر فوائد
۲۸۶	میتھی کی جدید تحقیقات اور فوائد	۲۷۸	مرجان
	نمک	۲۷۸	مرجان کی کیمیائی ساخت
۲۸۶	قرآن اور احادیث میں اس کا ذکر	"	مرجان اور دانتوں کے امراض
۲۸۷	نمک کے طبی فوائد	۲۷۹	پیٹ کی تیزابیت اور السر
۲۸۸	نمک اور درازی عمر	"	مرجان کے متعدد فوائد
"	نمک اور علاج		موتی
۲۸۹	نمک کے دیگر متعدد فوائد	۲۸۰	خفقان اور دل کی گھبراہٹ
۲۹۰	نمک سے زہر کا علاج	"	موتی اور دانتوں کے امراض
	ورس	"	موتی اور آنکھ کا علاج
۲۹۰	احادیث میں اس کا ذکر	"	موتی کے دیگر فوائد
۲۹۱	گلے اور لوزتین کی سوزش کا علاج	"	موتی کا کیمیائی تجزیہ
"	چہرے کے داغ دھبوں کا علاج	۲۸۱	منقہ
"	ورس اور گردہ مثانہ کی پتھری	"	احادیث میں اس کی اہمیت
۲۹۲	آشوب چشم اور امراض نسواں	۲۸۲	منقہ کے فوائد
"	خوشبو اور علاج		میتھی
"	تاجدار رسالت ﷺ کی پسندیدہ خوشبو	"	امراض خلق اور میتھی
۲۹۳	خوشبو کے بارے ارشادات	"	امراض سینہ اور میتھی
"	خوشبو کے طبی فوائد	"	پیٹ کے امراض اور میتھی
	تاجدار یدینہ ﷺ کی پسندیدہ خوشبو نہیں	"	میتھی سے خنازیر کا علاج
۲۹۴	اوران کا صحت و اعصاب پر اثر	۲۸۳	میتھی کا بواسیر میں فائدہ
۲۹۶	طیب کے اوصاف	"	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰۹	شوگر کا آسان علاج	۹۸	نیم حکیم اور عطائیوں سے بچنے کا حکم
۳۱۰	موٹاپے کا حیرت انگیز علاج		باب ششم
۳۱۱	گردے اور مثانے کی پتھری کا علاج	۳۰۰	(متفرق بیماریاں اور ان کا علاج)
"	چہرہ کی خوبصورتی کا علاج	"	کھانسی اور حلق کی بیماریاں
"	یادداشت کی کمزوری کا علاج	"	سانس کی تکلیف کا علاج
"	پیٹ کی جلن کا علاج	"	ناک کی بیماریوں کا علاج
۳۱۲	السر کا علاج	۳۰۱	چہرے کے بد نما داغ اور چھائیوں کا علاج
"	پیٹ کے کیڑوں کا علاج	۳۰۲	بالوں کے گرنے کا علاج
"	کان کے درد کا علاج	"	بالوں کو سیاہ رکھنے کا طریقہ
۳۱۳	جل جانے کا علاج	"	بڑھے ہوئے پیٹ کا علاج
"	کھسی کے کانے کا علاج	۳۰۳	پیٹ کے کیڑوں کا علاج
"	حکھن کا علاج	"	بواسیر کا علاج
۳۱۴	نیند نہ آنے کا علاج	"	منہ آ جانے کا علاج
"	ٹوٹی ہوئی ہڈی کی تکلیف کا علاج	۳۰۴	الرجی اور دانتوں کا علاج
"	جلد کی خشکی اور تھکاوٹ کا علاج	"	آدھے سر میں درد کا علاج
	باب ہفتم	۳۰۵	بہتے ہوئے خون کا علاج
۳۱۵	(دم کے ذریعے علاج نبوی ﷺ)	۳۰۶	آنکھوں کی بیماریاں
"	جسمانی درد کا مدنی علاج	"	ہاتھ پاؤں کا سن ہونا
۳۱۶	دوسرے کامدنی علاج	"	ہانسی کی خاص دوا
"	پھوڑا یا زخم کا مدنی علاج	۳۰۷	ہیضہ کا علاج
"	بخار کا مدنی علاج	"	دائگی قبض کا علاج
۳۱۸	درد دانت کا مدنی علاج	"	سر کے تنج کا علاج
۳۱۹	مرگی کا مدنی علاج	۳۰۸	اعصابی دردوں کا علاج
۳۲۰	پتھری و جھس بول کا مدنی علاج	۳۰۹	میعادی بخار کا علاج

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۲۶	آپ ﷺ کے دندان مبارک	۳۲۰	بے چینی اور بے خوابی کا مدنی علاج
"	آپ ﷺ کی زبان مبارک	۳۲۱	آگ سے جلے کا مدنی علاج
۳۲۹	آپ ﷺ کی ریش مبارک	"	کرب و بے چینی کا مدنی علاج
۳۵۰	آپ ﷺ کا حلق مبارک	۳۲۲	نظر بد کا مدنی علاج
۳۵۱	آپ ﷺ کی آواز مبارک	۳۲۳	پاگل پن کا علاج
۳۵۲	آپ ﷺ کے گوش مبارک	۳۲۵	تایینا پن کا مدنی علاج
۳۵۳	آپ ﷺ کی گردن مبارک	"	اٹھرا کا اسم گرامی سے علاج
۳۵۴	آپ ﷺ کے دوش مبارک	۳۲۶	قورنج کا مدنی علاج
۳۵۵	آپ ﷺ کے بغل مبارک	"	دروڑہ سے بچاؤ کا مدنی نسخہ
۳۵۶	آپ ﷺ کے بازو مبارک	"	بانجھ پن کا علاج
۳۵۹	آپ ﷺ کے دست مبارک	۳۲۷	افلاس و تنگدستی دور کرنے کا مدنی نسخہ
۳۶۸	آپ ﷺ کی انگشتان مبارک	۳۲۸	حفاظت جان کا مدنی نسخہ
۳۷۳	آپ ﷺ کی ہتھیلی مبارک	"	جسمانی صحت کی حفاظت کا مدنی نسخہ
۳۷۵	آپ ﷺ کے ناخن مبارک	۳۲۹	مایوس مریضوں کو مژدہ جانفزا
"	آپ ﷺ کا سینہ مبارک	۳۳۰	سانپ یا بچھو کاٹنے کا علاج
"	آپ ﷺ کا دل مبارک	باب ہشتم	
۳۷۷	آپ ﷺ کا شکم مبارک	۳۳۲	تاجدار انبیاء ﷺ کی ولادت مبارک
۳۳۸	آپ ﷺ کی پشت مبارک	۳۳۸	برکات جسمیہ تاجدار مدینہ ﷺ
۳۷۹	آپ ﷺ کے رانہ مبارک	"	آپ ﷺ کے موئے مبارک
۳۸۰	آپ ﷺ کے زانوئے مبارک	۳۴۰	آپ ﷺ کا سر مبارک
"	آپ ﷺ کی پنڈلیاں مبارک	۳۴۱	آپ ﷺ کی پیشانی مبارک
۳۸۱	آپ ﷺ کی ناف مبارک	۳۴۲	آپ ﷺ کا چہرہ مبارک
۳۸۲	آپ ﷺ کے پائے مبارک	۳۴۳	آپ ﷺ کی ہشمان مبارک
۳۸۴	آپ ﷺ کا قد مبارک	"	آپ ﷺ کے مژگان مبارک
۳۸۵	آپ ﷺ کا جسم مبارک	۳۴۵	آپ ﷺ کے لب مبارک
			آپ ﷺ کے وہان مبارک

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	باب نہم	۳۸۶	آپ ﷺ کا خون مبارک
۳۲۰	فضائلِ مدینہ المنورہ	۳۸۸	آپ ﷺ کا پسینہ مبارک
		۳۸۹	آپ ﷺ کا لعاب دہن مبارک
۳۲۱	تاجدارِ مدینہ ﷺ کی مدینہ پیارا ہے	۳۹۰	آپ ﷺ کا بول و براز مبارک
۳۲۲	مدینے میں مرنے والوں کیلئے سفارش	۳۹۳	آپ ﷺ کا تبسم مبارک
۳۲۳	اہلِ مدینہ کا احترام	"	آپ ﷺ کا گریہ مبارک
۳۲۴	خاکِ مدینہ ہر بیماری کی شفاء ہے	۳۹۵	آپ ﷺ کا مزاج مبارک
۳۲۵	مدینہ و بائی امراض سے محفوظ ہے	۳۹۷	آپ ﷺ کا اخلاقِ مبارک
۳۲۶	گنبدِ خضر کی فضیلت مبارکہ	۳۹۸	آپ ﷺ کا بستر مبارک
۳۲۷	روضہ اطہر کا سفر سنت صالحین ہے	۴۰۰	آپ ﷺ کا تکیہ مبارک
۳۳۰	روضہ اطہر کی زیارت سے گناہوں کی بخشش	"	آپ ﷺ کا لباس مبارک
۳۳۰	روضہ اطہر سے دارین کی نعمتیں	۴۰۱	آپ ﷺ کا عمامہ مبارک
۳۳۲	روضہ اقدسِ خدا کی حفاظت میں ہے	۴۰۲	آپ ﷺ کی چادر مبارک
۳۳۸	گنبدِ خضر پر فرشتوں کا ہجوم	۴۰۳	آپ ﷺ کی شمشیر مبارک
	باب دہم	"	آپ ﷺ کا کاسا مبارک
۳۹	درود شریف پڑھنے کے فضائل	۴۰۶	آپ ﷺ کی مہر مبارک
۴۴۲	درودِ پاک کی فضیلت احادیث مبارکہ سے	۴۰۷	آپ ﷺ کا علم مبارک
۴۵۲	چار فرشتوں کا کرم	۴۰۸	آپ ﷺ کی زرہ مبارک
"	قبر میں انعام	۴۰۹	آپ ﷺ کے موزے مبارک
۴۵۷	میت کو خواب دیکھنے کا عمل	۴۱۰	نقشِ نعلین کے فیوض و برکات
۴۵۹	درودِ پاک پڑھنے کے آداب	"	آپ ﷺ کا عصا مبارک
۴۶۱	دیدارِ شاہِ خیر الائمہ علیہ السلام	۴۱۱	آپ ﷺ کے اسماء مبارک
۴۶۷	رات کو سونے کے عملیات	۴۱۳	آپ ﷺ کی عمر مبارک
۴۶۸	حرف آخر	۴۱۴	آپ ﷺ کا وصال مبارک
۴۶۹	دعا		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

پیش لفظ

محترم اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ صحت و عافیت اور تمام امراض سے حفاظت ہر تندرست آدمی کی طبعی خواہش ہوتی ہے اور نعمت اسلام پانے کے بعد انسان کو عافیت کامل جانا اللہ جل جلالہ کا دوسرا بہت بڑا انعام ہے کیونکہ انسان اس کے بغیر عبادت کی کامل قدرت رکھ سکتا ہے نہ اپنے ذاتی اور دنیوی معاملات نبھا سکتا ہے۔

اللہ جل شانہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں ہمارے آقا و مولا حضرت احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جنہوں نے انسانی زندگی کے کسی بھی مرحلے میں پیش آنے والے معاملات کو نظر انداز نہیں فرمایا۔

ہمیں صحت کے اصولوں، نفاست و طہارت کے طریقوں نیز کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، سونے جاگنے غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات نے ہماری رہبری اور رہنمائی فرمائی ہے۔

علاجِ معالجہ کے سلسلہ میں جدید طبی سائنس نے غیر نباتاتی طرز علاج کو معمول بنا کر انسانی صحت کے لئے لاتعداد مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مزاج کے اعتبار سے نباتاتی اور غذائی طرز علاج کی شفا بخش خصوصیات کی حامل ہے۔ اس کی پیش بہا علمی و فنی افادیت کے پیش نظر ذہبی، سیوطی، ابن قیم اور دیگر محدثین و مفکرین نے اسے علیحدہ کتابی شکل میں پیش کر کے اصحاب علم و فکر کی رہنمائی تحقیق کے ایک وسیع میدان کی

طرف کر دی ہے۔

آج بڑے بڑے سائنسدانوں نے طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ریسرچ کر کے ثابت کیا ہے کہ یہ علاج بالکل درست ہے اور جو فوائد بتائے گئے ہیں وہ بھی بالکل ٹھیک ہیں۔ ہماری دیرینہ خواہش تھی کہ کوئی ایسی آسان اور عام فہم کتاب شائع کی جائے جس میں تاجدار کون و مکاں طبیب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے تجویز کردہ نسخہ جات اور جسمانی صحت کے اصول و ضوابط بیان کئے گئے ہوں۔

پیش نظر کتاب ”فیضان طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم“ امید ہے کہ ہمیں راہِ فطرت پر گامزن کرے گی۔ میری کوشش تھی کہ انسانی جسم کی تمام بیماریوں کا طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحائف سے احاطہ کر کے صحت عامہ کے مسئلے کو آسان کریں۔ آپ ہماری کامیابی کے لئے مزید دعا فرمائیے۔ اگر کوئی مشورہ آپ کے ذہن میں ہو تو ہمیں بلا تکلف لکھئے گا۔

خیر اندیش

حکیم محمد اسلم شاہین قادری عطاری

مطب عطاری

دربار پیر مٹھار مت پور شریف چکی تحصیل نکانہ ضلع شیخوپورہ

مطب عطاری

مکان نمبر 1012 کوچہ کماں گراں شوز مارکیٹ شاپ

رنگ محل لاہور۔ صرف اتوار

باب اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طب نبوی ﷺ کی اہمیت و افادیت

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے تندرستی کی بقا اور بیماریوں کے علاج سے متعلق بڑی اہمیت کی لازوال ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ محدثین نے کتاب الطب کے عنوان سے حدیث کی ہر کتاب میں علیحدہ ابواب مزین کیے ہیں۔ عبدالملک بن حبیب اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امراض سے متعلق ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو الطب النبوی کے نام سے دوسری صدی ہجری میں علیحدہ مرتب کیا۔ ان کے بعد امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد محمد بن ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے ہم عصر محدث ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جنہوں نے تیسری صدی کے اواخر میں طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے مجموعے مرتب کیے جن کی اکثر روایات انہوں نے راویوں سے خود حاصل کیں۔ آخر اہل بیت میں علی بن بن موسیٰ رضا اور امام کاظم بن جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی موضوع پر رسائل لکھ کر شہرت دوام پائی۔

چوتھی صدی میں محمد بن عبد اللہ فتوح الحمیدی، عبد الحق الاشلی، حافظ السخاوی رحمہم اللہ اور حبیب نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجموعے اپنی ذاتی کوششوں سے مرتب کیے مگر ناقدری علم سے یہ سارے مجموعے اب ناپید ہیں۔ البتہ ان کے حوالے اس زمانے کی دوسری کتابوں میں ملتے ہیں۔

ساتویں سے نویں صدی ہجری کے دوران ابی جعفر المستغفری، ضیاء الدین المقدسی، السید مصطفیٰ اللہ قاشی، شمس الدین البعلی، کمال ابن طبرخان، محمد بن احمد ذہبی رحمہم اللہ تعالیٰ

علیہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور عبدالرزاق بن مصطفیٰ الانطاکی نے ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے گلدستے بنائے۔ ان سب کی کاوشیں اب زیور طبع سے آراستہ ہو کر موجودہ دور میں موجود ہیں۔ البتہ ابن قیم کا مجموعہ سب سے ضخیم ثقہ اور مقبول ہے۔

حالیہ برسوں میں طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کئی اہم تصانیف منظر عام پر آئی ہیں۔ ان میں بڑی محنت اور عقیدت کے ساتھ احادیث کے معنی و مفہوم کو بیان کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے علاج کے طریقوں کو اپنانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ یہ کتابیں مسلمانوں کے لئے یقیناً اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ ایسی کتب ایمان کو تقویت اور علم میں اضافے کا سبب بھی بنتی ہیں۔

یورپ کے غیر مسلم مورخین کا خیال ہے اور جسے سائنس کی تاریخ کی بیشتر کتابوں میں پڑھا جاسکتا ہے کہ ساتویں صدی سے دنیائے اسلام میں طبی سائنس سے دلچسپی اور زبردست فروغ کی اصل وجہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ طبی ہدایات تھیں جو انہوں نے عام مسلمانوں کو دیں اور جن پر پوری امت نے صدق دل سے عمل کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ساتویں صدی اور اس سے قبل کے مروجہ جھاڑ پھونک اور جادوؤں جیسے علاجوں سے ہٹ کر مسلمان دوا پر اتنا زور کیونکر دیتے اور دنیا کے بہترین ہسپتالوں کی بنیاد بغداد، دمشق، قاہرہ، غرناطہ، قرطبہ، اشبیلیہ وغیرہ میں کیونکر پڑتی اور یونانی طب کی بنیادوں پر اسلامی طب کی اہمیت کو ساری دنیا ماننے پر کیونکر مجبور ہوتی اور مسلمان اطباء کی ”القانون“ اور ”الحاوی“ جیسی تصنیفات کو یورپ کی میڈیکل یونیورسٹیوں میں چھ سو سال سے زیادہ عرصہ تک کیونکر پڑھایا جاتا۔

ساتویں صدی اور اس سے قبل افریقہ اور ایشیا کے سارے علاقوں میں جہاں رومیوں یا بازنطینیوں کا اقتدار تھا، طب سے شدید نفرت پائی جاتی تھی اور دینی اعتبار سے کسی مرض کے لئے دوا کے استعمال کو نامناسب تصور کیا جاتا تھا۔ مرض پر قابو پانا یا اس سے چھٹکارا دلانا طبیب کا کام نہ تھا بلکہ یہ فریضہ کاہنوں، جادوگروں یا پھر عبادت گاہوں میں رہنے والے دینی رہنماؤں کا تھا۔

علاجِ معالجہ کے سلسلے میں یورپ کا حال فارس، عراق، شام اور مصر سے زیادہ خراب

تھا۔ وہاں تو سوائے جادو ٹونا اور گنڈہ تعویذ کے مرض سے نجات پانے کا کوئی دوسرا طریقہ ہی نہ تھا۔ طبی علاج کرنے والے سزا کے مستحق قرار دیئے جاتے۔

امراض کے لئے کسی طبی علاج کو غیر ضروری سمجھنا ایک ایسا طرز فکر تھا جو رومن سلطنت میں عام تھا اور کہا جاتا تھا کہ یہی منفی طرز عمل اس کے زوال کا سبب بنا۔ بتایا جاتا ہے کہ ایک زبردست طعیر یا کی وباء نے رومن سلطنت کی کافی آبادی کو موت سے ہمکنار کر دیا۔ لاکھوں افراد دماغی اور جسمانی اعتبار سے مفلوج ہو گئے۔

سلطنت کا ڈھانچہ گرنے لگا لیکن صورتحال پر قابو پانے کے لئے کوئی طبی طریقہ نہ اپنایا گیا کیونکہ ایسا کرنے سے دین کی مخالفت سمجھی جاتی تھی۔

غرضیکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمائے تو اس دور میں سارا عالم بالعموم اور عرب دنیا بالخصوص طب یا طبی علم سے بے خبر ہی نہ تھی بلکہ اس پر اعتقاد و دین کی ضد تصور کرتی تھی۔ پانچویں صدی عیسوی قبل مسیح کا یونانی علم تاریکیوں میں کھوپکا تھا۔ بقراط کا کوئی نام لیوا نہ تھا۔ ایسے دور میں نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے طب دوا اور امراض کے تدارک کے لئے طبی طرز علاج کو اپنانے کا حکم صادر فرمایا۔ بامعنی دعا کی اجازت عطا فرمائی لیکن بے معنی جھاڑ پھونک کی مخالفت فرمائی۔ دعا سے قبل مناسب دوا کا راستہ اپنانے کی تلقین فرمائی۔ مرض کو اور مرض کے علاج دونوں کو نقدیر الہی سے تعبیر فرمایا۔

حکم علاج اور اس کی ضرورت

بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بیماری کا علاج کرنا خلاف توکل خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ توکل اس چیز کا نام نہیں کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے اور کہے کہ ہر کام خود بخود ہو جائے گا۔ البتہ بعض بزرگان دین کے واقعات اس سے مستثنیٰ ہیں اور وہ صرف انہی کا درجہ اور حصہ ہے۔

خود سرکارِ مدینہ راحت قلب سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توکل کے ساتھ ساتھ عمل کا حکم بھی فرمایا بلکہ عملاً ایسا کر کے دکھایا۔ مثلاً میدان جنگ میں بنفس نفیس تشریف لے گئے۔ کفار سے مقابلہ فرمایا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔ یوں نہیں کیا کہ مدینہ طیبہ میں تشریف فرما رہے اور

بغیر عمل کے توکل کیا ہو۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کی ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دوا کیا کریں؟“ فرمایا۔ ”ہاں! اللہ تعالیٰ کے بند دوا استعمال کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر اس کے لئے شفا پیدا فرمائی ہے۔ سوائے ایک بیماری کے اور وہ بڑھا پا ہے۔ (امام احمد ترمذی ابی داؤد)
حق یہ ہے کہ دوا کرنا بھی تقدیر الہی سے ہے۔ حضور سرور کائنات سے کسی نے عرض کیا کہ کیا علاج کرنا تقدیر الہی کو لوٹا سکتا ہے تو اس پر تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علاج بھی تو تقدیر الہی سے ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لئے شفا بھی نازل فرمائی۔

(مشکوٰۃ شریف)

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ ہر بیماری جو پیدا کی گئی ہے اس کا علاج بھی پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے بیماری کا علاج نہ کرنا گناہ ہے۔ تدبیر کرنا انسان کا فرض ہے۔ تقدیر قدرت کے ہاتھ میں ہے۔ شافی مطلق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ دوائیں اور معالج حصول شفا کا ذریعہ ہیں۔

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج و معالجہ کے لئے جو ہدایات عطا فرمائیں ان پر خود بنفس نفیس عمل کر کے امت کے لئے مثالیں قائم فرمادیں۔ مختلف مواقع پر ضروری طبی مشورے دیئے۔ سنن ابوداؤد میں ایک روایت بیان ہوئی ہے جس کی رو سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سینہ میں شدید درو کی شکایت ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حال معلوم کیا اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ پر اپنا مرمریں ہاتھ رکھا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ شریف رکھنے سے ان کے سینے میں ٹھنڈک محسوس ہوئی، گویا وہ ٹھیک ہو گئے۔

ظاہر ہے کہ ایک پیغمبر اپنی امت کے کسی بیمار فرد پر ہاتھ رکھ دے تو اس کا کیا سوال کہ وہ مریض فوراً صحت یاب نہ ہو جائے اور یہ معجزہ کسی نبی علیہ السلام یا کسی پیغمبر کے لئے مشکل بات بھی تو نہیں لیکن تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر کسی معجزاتی علاج کو ضروری نہ سمجھتے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طبی علاج کا مشورہ دیتے ہیں۔ یہ مشورہ یقیناً آئندہ نسلوں کے لئے پیغام ثابت ہوتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ چونکہ انہیں (سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو) دل کی تکلیف (دورہ) ہے۔ اس لئے اچھے طبیب سے رجوع کیا جائے اور جس طبیب سے رجوع کرنے کا مشورہ مرحمت فرماتے ہیں وہ حارث بن کلدہ نامی شخص تھا جو ثقیف کا باشندہ تھا۔ اس نے طب کا فن ایران کے مشہور شہر شاپور میں حاصل کیا تھا اور عقیدہ کے اعتبار سے یہودی تھا۔ ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے کہ اس نے اسلام قبول نہ کیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے یہودی ہونے اور ماہر فن ہونے سے خوب واقف تھے۔

غرضیکہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علاج حارث کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ وہ صحت یاب ہو جاتے ہیں اور ایک عرصہ تک اسلامی افواج کی قیادت فرماتے ہیں۔ عراق و فارس کی مہم کا میابی سے کرتے ہیں۔ یہ واقعہ ابوداؤد شریف کی حدیث میں ہے۔

اس حدیث کا اگر غور سے مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ یہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے صرف ایک مشورہ ہی نہیں ہے بلکہ پوری امت کے لئے پیغام ہے کہ جب بھی کوئی فرد کسی شدید مرض میں مبتلا ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے قریب کے کسی ماہر طبیب سے رجوع کرے۔ طبیب کا صرف ماہر ہونا شرط ہے۔ اس کا دین اور نسل اور قومیت کیا ہے اس کا کوئی واسطہ علاج سے نہیں ہے۔

آج کی دنیا میں یہ مشورہ لوگوں کو نیا نہ معلوم پڑے لیکن ساتویں صدی کے پس منظر میں جبکہ طب اور طبیب کے کوئی معنی نہ تھے اس مشورہ کو انقلابی طبی مشورہ کے علاوہ کچھ نہیں سمجھا جاسکتا۔

طبیب سے رجوع کرنے کی ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایک ہی واقعہ

نہیں بلکہ اس ضمن میں کئی احادیث مبارکہ ملتی ہیں۔ مثلاً ایک موقع پر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حارث بن کلدہ نے جو نسخہ تجویز کیا، اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا۔ یہ واقعہ فتح مکہ کے بعد کا ہے اور یوں بیان ہوا ہے۔

”مکہ معظمہ کی فتح کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو حکیم حارث بن کلدہ نے ان کے لئے ”فریقہ“ تیار کرنے کا مشورہ دیا جس میں تھا۔ کھجور جو کا دیا اور میتھی پانی میں ابال کر مریض کو نہار منہ شہد ملا کر گرم گرم پلایا جائے۔ جب یہ نسخہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند فرمایا اور مریض کو شفا ہو گئی۔“

بعض احادیث سے اس بات کا واضح طور پر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کسی مریض کیلئے طبیب سے رجوع کرنے کی ہدایت سنتے تو قدرے تعجب میں پڑ جاتے اور کبھی دریافت بھی کر لیتے کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں۔“ چنانچہ حضرت عمر بن دینار کی سند سے ایک حدیث اس طرح بیان ہوئی ہے۔ ترجمہ۔ ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طبیب کو بلا کر انہیں دکھاؤ۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ (الجوزی طبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی موطا میں اسی موضوع پر ایک حدیث حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں ایک شخص کو زخم آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش پر طبیب کو بلایا گیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا طب میں بھی خیر ہے۔ (فعال اوفی الطب خیر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بیماری نازل کی ہے۔ اسی نے اس کی دوا بھی نازل کی

طب میں خیر کا مقام موطا کی اس حدیث کے علاوہ دیگر احادیث میں بھی ملتا ہے جو بخاری، مسلم وغیرہ میں درج ہیں جن کا ذکر اسی عنوان کے ابتداء میں ہے۔
کسی مرض کے لئے دوا کا صحیح اور ضروری استعمال ہر انسان کا فرض ہے لیکن دوا سے شفا بخشا اللہ عزوجل کی مرضی پر منحصر ہے۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا۔

ترجمہ: ”جب دوا کے اثرات بیماری کی مہیت سے مطابقت رکھیں تو اس وقت اللہ ﷻ کے حکم سے شفا ہوتی ہے۔“ (راوی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد اللہ۔ مسلم)
احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے صاف نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ دعا سے قبل مریض یا اس کے متعلقین پر واجب ہے کہ وہ صحیح دوا کا انتظام کریں اور انسان کی یہی خواہش نئی دواؤں کی ایجاد کی محرک بنتی ہے۔ جو شخص دوا کے لئے کوشاں رہتا ہے اور اسے حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتا ہے وہ مرض میں افاقہ یا اس سے ازالہ کا مستحق ہوتا ہے اور جو کسی مرض کو لا علاج سمجھ کر عمل اور کوشش و جستجو سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہیں فرماتا۔ اس لئے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ترجمہ: ”خدا ﷻ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بھیجی جس کے لئے شفا نہ رکھی ہو۔ جس نے جانتا چاہا اسے بتایا اور جس نے پروا نہ کی اسے ناواقف رکھا۔“

(راوی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مسند احمد، نسائی)

طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمن میں نہ جانے کتنی احادیث ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ ہر انسان مرض کے ظاہر ہونے کے فوراً بعد اس کے تدارک کے لئے طبی طریقہ اپنائے۔ پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارکہ کے نہ جانے کتنے واقعات بیان ہوئے ہیں جن کے مطابق جب بھی کوئی شخص حاضر ہوتا اور کسی مرض کی شکایت کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا تو کوئی اسے دوا بتاتے یا کسی طبیب سے رجوع کرنے کا مشورہ ارشاد فرماتے۔

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ وہ اپنے بیٹے کو حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔ بیٹے کے حلق میں تکلیف تھی اور تکلیف رفع کرنے کے لئے اس کا گلا دبایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو دیکھ کر قدرے ناگواری سے فرمایا۔ ”اپنی اولاد کو حلق دبا کر اذیت نہ دو۔ عود الہندی استعمال کرو۔“ (بخاری) اسی موضوع پر ایک دوسری حدیث اس طرح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں داخل ہوئے تو ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کے منہ اور کان سے خون نکل رہا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ جواب ملا کہ بچہ عذرہ ہے۔ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اے خواتین! تم پر افسوس ہے کہ اپنے بچوں کو یوں قتل کرتی ہو۔ کسی بچہ کو حلق کا عذرہ ہو یا اس کے سر میں درد ہو تو قسط الہندی کو گرگڑ کر اسے چٹا دو۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر عمل کروایا اور بچہ تندرست ہو گیا۔

(راوی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد اللہ - مسلم)

کتنے غور اور فکر کا مقام ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ آتے ہیں۔ اپنی تکالیف بتاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو طبی علاجوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کلونجی کے استعمال پر زور دیتے تو کبھی سناہ اور کاسنی کے طبی فوائد بیان فرماتے۔ کھجور کے استعمال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحت کے لئے انتہائی مفید بتاتے۔ غذا کے طور پر سرکہ اور شہد کے فوائد سے آگاہ فرماتے۔ زیتون اور مسواک کے نفع کی اطلاع دیتے۔ نہ جانے کتنی ادویات ہیں جن میں حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفا بتائی ہے۔ ان دواؤں کو تجویز کرنے کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف دواؤں کا علم حاصل کرنے کی تلقین فرماتے۔ گویا کہ ہر دوا جو تجربہ سے نفع بخش ثابت ہو اس کے استعمال کی جانب آپ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہونے کا مشورہ عطا فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامت کے طریقوں (پچھنے لگوانا) اور قسط کھلوانے کے طریقوں سے بوقت ضرورت فائدہ اٹھانے کے لئے بھی کہا۔ زخم کو مندل کرنے کے لئے داغ لگانے کی بھی اجازت دی لیکن اس تکلیف دہ طریقوں سے جہاں تک ہو سکے پرہیز کی بھی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ وہ

بذات خود اس علاج کو پسند نہیں فرماتے ہیں۔

جراحی آج کل انتہائی ترقی یافتہ علم سمجھا جاتا ہے اور علاج میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ حالانکہ دورِ قدیم اور ازمنہ وسطیٰ میں اسے عزت و وقار کے ساتھ نہ دیکھا جاتا تھا لیکن آنحضرت نے کئی موقعوں پر جب دوا کو بے اثر محسوس کیا تو جراحی کا مشورہ فرمایا۔ اس سلسلہ کی دو احادیث الجوزی نے اپنی کتاب طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل کی ہیں۔ پہلی حدیث جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ایک شخص کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ مریض کی پشت پر درم تھا۔ جس میں مواد پڑ گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اس کی جراحی کر دو۔“ چنانچہ اس مریض کی جراحی کر دی گئی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عمل جراحی کے دوران موجود تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشاہدہ کرتے رہے۔

الجوزی نے دوسری جو حدیث بیان کی ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طبیب کو مریض کا پیٹ شق کر کے پانی نکالنے کا حکم فرمایا۔ جراحی کے متعلق یہ دونوں احادیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جراحی کے لئے ضرورت اور اجازت کا اشارہ دیتی ہیں۔ ان ہی اشاروں کی روشنی میں مسلمان طبیبوں نے عمل جراحی میں اتنی ترقی کی کہ گردہ کی پتھری وغیرہ کے کامیاب آپریشن کئے۔ سائنس کے مؤرخین کا بھی خیال ہے کہ بارہویں صدی کے بعد ابوالقاسم زہراوی اور ابن زہرہ جیسے جید سرجنوں کے توسط سے ہی یورپ میں علم جراحی کو فروغ حاصل ہوا اور اسے ایک باعزت فن کا درجہ دیا گیا ورنہ اس سے قبل تو جراحی ایک قابل نفرت کام تصور کیا جاتا تھا جسے صرف حجام انجام دیتے تھے۔

حرام چیزیں دوا نہیں بن سکتیں

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حرام چیزوں سے کامل احتیاط اور مکمل پرہیز کرنا لازمی ہے اور ان سے گریز ایمان کی علامت ہے۔ اس احتیاط میں ایسے صاحب حوصلہ لوگ بھی نظر آتے

ہیں جو ان حرام اشیاء کے دوا کے طور پر استعمال سے ہر حالت میں احتیاط کرتے ہیں، خواہ ان کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔

ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو بلا نیت، سرکشی اور بغاوت کے مرکب ہوئے۔ بغیر جان بچانے کے لئے ایسا کر گزرتے ہیں اور اس کو اضطراری حالت قرار دیتے ہیں کہ دوا حرام اشیاء کے استعمال کو وقتی طور پر استعمال کرنے میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے۔ یہ ان کے ضعف ایمان کی نشانی ہے۔

صحیح بخاری میں ہے: ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں شفاء نہیں رکھی ہے جنہیں تم پر حرام کر دیا ہے۔ مزید فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مرض بھی نازل کیا اور دوا بھی اور ہر مرض کے لئے دوا پیدا کی۔ اس لئے دوا کیا کرو البتہ حرام چیزوں سے علاج نہ کرو۔ (سنن ابوداؤد شریف)

صحیح بخاری میں حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ طارق بن سولہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ طارق نے کہا کہ بطور دوا استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔

شراب کے تفصیلی نقصانات جو انسانی جسم پر مرتب ہوتے ہیں، میری کتاب ”گناہوں کا علاج“ کے صفحہ (۲۶۴) کا مطالعہ فرمائیں۔

بہر حال اتنی واضح حدیث پاک کے ہوتے ہوئے بھی بعض لوگ شراب بطور دوا استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ نہیں سمجھتے کہ اس طیب روحانی و جسمانی کہ جس کی عقل و فہم و شعور کی گرد راہ کو بھی تمام مخلوقات کے حکماء اور صاحبان عقل و دانش کے فہم و شعور کی رسائی ناممکن ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مقابلہ میں کسی بھی عامی شخص کے قول و فعل کو ترجیح دے لینا کتنی بڑی بددیانتی، بدعتیگی اور کھلم کھلا جہالت ہے۔ ایک مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ جان جاتی ہے تو جائے مگر فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ نہ آنے

پرہیز اور احتیاط کے بارے احکامات

علاج حقیقت میں دو چیزوں پر عمل کرنے کا نام ہے۔ ایک پرہیز دوسرے حفظان صحت۔ تیسرے جب کبھی صحت کے گڑبڑ ہونے کا خطرہ ہو تو مناسب استغفار غ سے کام لیا جائے۔ الغرض طب کا دار و مدار انہی تین قواعد پر ہے۔ پرہیز دو طرح کے ہوتے ہیں۔

- (1) ایسا پرہیز جس سے بیماری پاس نہ پھٹکے۔
- (2) ایسا پرہیز جس سے مزید اضافہ بیماری میں نہ ہو بلکہ مرض جس حال میں ہے کم از کم ایسی جگہ رہ جائے۔

پہلے پرہیز کا تعلق تندرستوں سے اور دوسرے کا مریضوں سے ہے۔ اس لئے کہ جب مریض پرہیز کرتا ہے تو اس کی بیماری بجائے بڑھنے کے رک جاتی ہے اور قوتوں کو اس کے دفاع کا موقع ملتا ہے۔ پرہیز کے سلسلے میں قرآن کی یہ آیت ہے۔ (مائتہ: ۶)

”تم بیمار ہو یا سفر کر رہے ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ سے واپس ہو یا تم نے عورتوں سے جماع کیا ہو اور تم کو پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔“ یہاں مریض کو پانی سے پرہیز کی ہدایت ہے۔ اس لئے کہ مریض کو اس سے ضرر کا اندیشہ ہے۔ حدیث سے بھی پرہیز کی تائید ہوتی ہے۔

چنانچہ ام المہدیٰ بنت قیس انصاریہ کی حدیث میں ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے جو بیماری کی وجہ سے کمزور و ناتواں تھے۔ ہمارے یہاں کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اس کے کھانے میں مشغول ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس سے چن کر کھانے لگے۔ اس پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ”اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم بہت ناتواں ہو۔“ یہاں تک کہ حضرت علی! نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ راویہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے جو اور چقندر کے آمیز سے آش تیار کیا تھا۔ اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

فرمایا کہ اسے لڑیہ تمہارے لئے بہت نفع بخش ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ مذکور ہے کہ اس میں لگ جاؤ کیونکہ یہ تمہارے لئے زیادہ مناسب ہے۔

سنن ابن ماجہ میں بھی حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت مذکور ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے روٹی اور کھجور رکھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قریب آ جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے ایک کھجور اٹھائی اور کھانے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کھجور کھا رہے ہو جبکہ تم کو آشوب چشم ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ ﷺ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دوسری جانب سے کھا رہا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھجور کے خوشوں سے چن کر کھجور کھانے سے اس لئے منع فرمایا کہ آپ مرض سے اٹھے تھے لہذا آپ کا روکنا اور پرہیز کرنا اعلیٰ درجے کی تدبیر تھی اس لئے کہ دوائی تازہ کھجور کے ان خوشوں کو کہتے ہیں جو گھروں میں کھانے کے لئے لٹکائے جاتے ہیں۔ جیسے انگور کے خوشے لٹکائے جاتے ہیں اور پھل ایسے کمزور شخص کے لئے جو مرض سے ابھی اٹھا ہو سرعت استحصال اور ضعف طبیعت کی وجہ سے معسر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نقاہت کی وجہ سے کسی غذا کا جواز جو قسم پھل ہو جلد ہی استحصال ہو جاتا ہے اور طبیعت ضعف کی وجہ سے اس کا دفاع نہیں کر پاتی۔ اس لئے کہ اسے ابھی پہلی جیسی قوت حاصل نہیں ہوئی۔ دوسرے ابھی وہ بیماری کے اثرات مٹانے میں اور بدن سے پوری طرح اس کا ازالہ کرنے میں مشغول ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ تازہ کھجور میں ایک قسم کی کثافت ہوتی ہے جو معدے پر گراں ہوتی ہے۔ اس لئے کھجور کھانے کے بعد معدہ اس کی درستی اور طبیعت اس کی اصلاح میں لگ جاتی ہے جبکہ طبیعت کو ابھی مرض کے آثار مٹانے کا پورے طور پر موقع نہیں ملا ہے۔ ایسی صورت میں یہ باقی کام یا تو ادھورا رہ جاتا ہے یا اس میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن جو نئی آتش جو دچند ر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ اس لئے کہ یہ ناتواں و کمزور کے لئے بہترین غذا بھی ہے کیونکہ آتش جو میں

تبرید کے ساتھ غذائیت بھی ہوتی ہے اور للطف و تلین کی قوت بھی ہوتی ہے۔ طبیعت کو جو کمزور و ناتواں کے لئے بہت ضروری چیز ہے۔ خصوصاً جب ماء الشعر اور چھندر کی جڑ کو پکا کر استعمال کیا جائے تو ضعف معدہ کے لئے نہایت عمدہ غذا ثابت ہوتی ہے اور اس سے ایسے اخلاط رونما ہوتے جس سے صحت کو کسی قسم کا خطرہ لاحق ہو۔

زید بن اسلم نے بیان کیا کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک مریض کو پرہیز کرایا۔ یہاں تک کہ مریض پرہیز کی سختی کی وجہ سے کھجور کی گٹھلیاں چوستا تھا۔ کھانا اس کے لئے بالکل ممنوع تھا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ پرہیز بیماری سے پہلے سب سے بہتر اور کارگر نسخہ ہے جس سے آدمی بیمار کم ہی ہوتا ہے۔ اگر بیمار ہو جائے تو پرہیز سے یہ نفع ہوتا ہے کہ مرض میں زیادتی اور اس کے پھیلنے پر قدغن لگ جاتی ہے اور مرض بڑھنے نہیں پاتا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ پرہیز بیماری سے پہلے سب سے بہتر اور کارگر نسخہ ہے جس سے آدمی بیمار کم ہی ہوتا ہے۔ اگر بیمار ہو جائے تو پرہیز سے یہ نفع ہوتا ہے کہ مرض میں زیادتی اور اس کے پھیلنے پر قدغن لگ جاتی ہے اور مرض بڑھنے نہیں پاتا۔

حارث بن کلدہ کا قول ہے کہ سب سے بڑا علاج پرہیز ہے۔ اطباء کے نزدیک پرہیز کا مطلب یہ ہے کہ تندرست کو ضرر نہ پہنچانا ایسا ہی ہے جیسے مریض اور ناتواں و کمزور کے لئے مضر چیز کا استعمال کرنا۔ مرض کے سبب سے جو شخص کمزور و ناتواں ہو گیا ہو اسے پرہیز سے بہت زیادہ نفع ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کی طبیعت مرض کے بعد ابھی پوری طرح سنبھل نہیں نہیں پاتی اور قوت ہاضمہ بھی ابھی کمزور ہی ہوتی ہے۔ نیز طبیعت میں قبولیت و صلاحیت ہوتی ہے اور اعضاء ہر چیز لینے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ اس لئے مضر چیزیں استعمال کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ مرض کو دوبارہ دعوت دی جائے۔ یہ مرض کی ابتدائی صورت سے بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔

حکم عیادت اور اس کے فضائل

تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے احباب یا اعزہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لئے ضرور تشریف لے جاتے۔ گویا عیادت (بیمار پرسی) کرنا سنتِ مطہرہ ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ ذیل میں حکم عیادت، فضائل عیادت، طریقہ و دعا عیادت کے متعلق کچھ روایات کتب احادیث سے نقل کی جاتی ہیں۔

حکم عیادت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور (بے گناہ) قیدی کو آزاد کرو۔

(بخاری، مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون کون سے ہیں تو فرمایا۔ (1) جب تو اسے ملے تو اسے سلام کر۔ (2) جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر۔ (3) جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو اس سے خیر خواہی کر۔ (4) جب چھیک لے الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے یعنی (یو حمک اللہ کہہ) (5) جب بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کر۔ (6) جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی۔ اس لئے کہ مجھے تکلیف تھی۔

(احمد، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

فضائل عیادت

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو واپس آنے تک جنت کے علاقے میں رہتا ہے۔ (مسلم شریف)

حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی بھی مسلمان جب دوسرے مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اگر شام کو عیادت کرتا ہے تو عیادت کرنے والے کے لئے ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اس شخص کے لئے جنت میں باغ ہوتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان شخص مریض کی تیمارداری کے لئے جاتا ہے تو آسمان سے پکارنے والا ندا کرتا ہے کہ اے تیمارداری کو جانے والے تجھے مبارک ہو! تیرا چلنا اچھا ہے۔ تو جنت میں ایک بڑا مرتبہ پائے۔ (سنن ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ دریائے رحمت میں ہوتا ہے اور جب وہ عیادت کنندہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو گویا رحمت الہی کے دریا میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ (مالک، احمد، مشکوٰۃ)

سبحان اللہ! دین اسلام میں حقوق العباد کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ نے کتنے عظیم انعامات کا وعدہ فرمایا۔ حقوق العباد کی ادائیگی کا اتنا اہتمام مذاہب عالم میں سوائے اسلام کے کہیں بھی آپ کو نہ ملے گا۔ اسی سلسلہ کی یہ ہدایت پڑھئے اور بندوں پر پروردگار کی رحمت و شفقت کا اندازہ لگائیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ وہ عرض کرے گا: (اے باری تعالیٰ میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا تو تو رب العالمین ہے) (یعنی خدا تعالیٰ کیسے بیمار ہو سکتا ہے) کہ اس کی عیادت کی جائے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ

فرمائے گا، کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا یعنی میری رحمت کو اور فرمائے گا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا مگر تو نے نہ دیا تو بندہ عرض کرے گا، اے میری پروردگار! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا (کہ تو اس سے پاک ہے اور) جبکہ تو تمام جہانوں کا مالک اور پالنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ فرمائے گا، کیا تجھے علم نہیں کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا اور تو نے نہ کھلایا۔ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کو (یعنی ثواب کو) میرے پاس پاتا۔ پھر رب العزت فرمائے گا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پیئے کو پانی مانگا اور تو نے نہ دیا۔ کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو مجھے اس کے قریب پاتا (یعنی یہ سب کچھ گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے کرم قرض فرمایا۔) (مسلم۔ مشکوٰۃ) خود ارشاد فرماتا ہے۔ وَأَقْرَضَ اللَّهُ قَرْضًا حَسَنًا.

اس حدیث پاک سے صاف عیاں ہے کہ بیمار کی تیمارداری کرنا بھوکے کو کھانا کھلانا پیاسے کو پانی پلانا حقوق العباد کو کا حق ادا کرنا خود خدائے لم یزل کو پالنے کے مترادف ہے اور پھر کسی مسلمان کو رضائے خداوندی کا حاصل ہو جانا اللہ تعالیٰ کی کتنی عظیم ولا زوال نعمت ہے۔

طریقہ ودعا عیادت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کی درازی عمر کے متعلق گفتگو کرو۔ تمہاری بات اگرچہ تقدیر کو نہیں پھیرتی مگر مریض کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو تاجدار انبیاء حبیب کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیمار پر اپنا دایاں دست انور پھیرتے اور فرماتے۔ اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یفادر سقما (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت

شریفہ تھی کہ جب کسی کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے۔ ”کوئی خطرہ نہیں“
 بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔“ (بخاری شریف۔ مشکوٰۃ شریف)

حضرت امین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بیمار کے پاس بیماری کرتے
 ہوئے تھوڑی دیر بیٹھنا اور شور نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 ”افضل زمانہ عیادت اونٹنی کے دودھ دوہنے کا وقفہ ہوتا ہے۔“

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرسل روایت ہے کہ افضل عیادت
 وہ ہے جس میں (مریض کے پاس سے) جلد اٹھ آئے۔ (مشکوٰۃ عن الیہی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین
 دن کے بعد بیمار کی تیمارداری فرمایا کرتے تھے۔ (حوالہ مذکورہ)

ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ تیمارداری کا سنت طریقہ یہ ہے کہ مریض کے ہاں
 عیادت کے لئے روزانہ نہ جانا چاہئے بلکہ تیسرے دن جائے اور مریض کا دل بہلانے کے
 لئے اس کی درازی عمر کی ہی باتیں کرے۔ اسے بیماری کے فضائل بتائے۔ بیمار کی دلداری
 کے لئے اس کی پیشانی یا بازو پہ ہاتھ رکھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 میری تیمارداری کے لئے تشریف لائے تو میرے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔

بیمار کے پاس بہت دیر تک نہ بیٹھا رہے کیونکہ اہل خانہ یا خود بیمار ہی کے اکتا جانے کا
 اندیشہ ہوتا ہے۔ وہاں جا کر شور و غل نہ کرے بلکہ سنجیدگی اختیار کرے تاکہ بلند آوازی سے
 بیمار یا اہل خانہ کو تکلیف نہ ہو اور بیمار سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرے کیونکہ سنن ابن
 ماجہ میں سیدنا فاروق اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا! جس وقت تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ تمہارے لئے دعا کرے کہ اس
 کی دعا فرشتوں کی دعا جیسی ہے۔ (ابن ماجہ)

بیماری اور تکالیف کے فضائل

(از: امیر دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ)

- ۱- ہمارے پیارے آقاؐ بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے۔ ”مسلمان کو جو بھی تکلیف، اذیت، اندیشہ، غم اور ملال پہنچے یہاں تک کہ اگر اس کو کانا بھی چھ جائے اللہ عزوجل ان تکالیف کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)
- ۲- یہ حیرا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر یہ مرض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے
- ۳- ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رات اپنی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پانی طلب کیا جب وہ لائیں تو ان کی آنکھ لگ چکی تھی۔ وہ پانی لئے سرہانے کھڑی رہیں سویرے جب ان کی آنکھ کھلی تو بیوی کو سرہانے پا کر بے حد خوش ہوئے فرمایا: مانگ کیا مانگتی ہے؟ عرض کیا: طلاق بڑے حیران ہوئے ناگوار بھی گزرا۔ بیوی نے عرض کیا: میں نے جو کچھ کیا وہ میرا فرض تھا اگر آپ اس کا معاوضہ دینا چاہتے ہیں تو مجھے طلاق دے دیں۔ بات بڑھ گئی اور طے پایا کہ سرکارِ مدینہؐ راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کراتے ہیں چنانچہ یہ دونوں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل دیئے ثنائے راہ ان صحابی کو شدید ٹھوکر لگی اور ان کا پاؤں مبارک ٹوٹ گیا۔ ان کی زوجہ محترمہ نے عرض کی: میرے سر تاج گھر لوٹ چلیے اب مجھے طلاق نہیں چاہیے۔ آپ ہی نے مجھے مدینہ کے سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا تھا کہ اللہ عزوجل جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔ میں آپ کی زوجیت میں برسوں سے ہوں مگر آج تک آپ کو کوئی مصیبت نہیں پہنچی تھی۔ (یعنی

آپ نہ کبھی بیمار ہوئے نہ زخمی) لہذا میں گھبرا گئی تھی کہ شاید اللہ عزوجل آپ سے محبت نہیں کرتا۔ اب جب کہ آپ کی ٹانگ شدید زخمی ہو گئی ہے تو میرے دل کو ڈھارس بندھ گئی ہے کہ اللہ عزوجل آپ سے ضرور محبت کرتا ہوگا۔

۳- تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدتنا ام السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا 'تجھے کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہے؟ عرض کی بخار آ گیا ہے اللہ عزوجل اس میں برکت نہ کرے' فرمایا بخار کو برا نہ کہو کہ یہ تو آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔ (ابن ماجہ)

۴- ایک دراز قد صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کا رنگ کالا تھا بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مرگی ہے جب دورہ پڑتا ہے تو میرا ستر کھل جاتا ہے لہذا میرے لئے دعائے شفاء فرمادیجئے۔

محبوب رب العزت جانِ رحمت طیب کل امت ما لک جنت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے تو تیرے لئے دعا کر دوں کہ تندرست ہو جائے۔ اس نے عرض کی میں صبر کروں گی بس اتنی دعا فرمادیجئے کہ جب دورہ پڑے تو میری بے پردگی نہ ہو۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں دعا فرمائی۔ (بخاری)

۵- سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے جو ایک رات بیمار رہا صبر کیا اور اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہا تو وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔ (مکاشفۃ القلوب)

۶- حدیث پاک میں یہ مضمون ہے کہ بروز قیامت جب اہل بلا یعنی جو دنیا میں بیمار، تنگدست اور طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا رہے ہوں گے ان کو جب ثواب تقسیم کیا جا رہا ہوگا۔ اس وقت وہ لوگ جنہیں دنیا میں آسائش کی زندگی نصیب ہوئی تھی انہیں بڑا افسوس ہوگا اور وہ تمنا کریں گے کہ کاش! دنیا میں ہماری کھال کو چنچنی سے نکلے کر دیا جاتا مگر ہمیں بھی یہ ثواب مل جاتا جو آج اہل بلا کو دیا جا رہا ہے۔

۷۔ حضرت سیدنا ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے جو ہر چالیس رات میں ایک مرتبہ بھی آفت یا فکر و پریشانی میں مبتلا نہ ہو اس کیلئے اللہ عزوجل کے یہاں کوئی بھلائی نہیں۔ (مکاشفۃ القلوب) میرے بیمار بخت بیدار! دیکھا آپ نے؟ بیماری اور آفت کتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کی برکت سے اللہ عزوجل بندے کے گناہ مٹاتا اور درجات بڑھاتا ہے۔ لہذا آپ پریشان نہ ہوں مرض ہو یا زخم و دہنی ٹینشن ہو یا گھبراہٹ نیند کم آتی ہو یا نفسیاتی امراض گھریلو ناچاقی ہو یا خاندانی نا اتفاقی اولاد کے سبب غم ہو یا روزگار کا صدمہ ان تمام مصائب پر ثواب ملتا ہے لہذا بہر صورت صبر و شکیبائی سے کام لیں کہ بے صبری اور شکوہ و شکایت کرنے سے تکلیف تو جاتی نہیں الناصبر کے ذریعے ہاتھ آنے والا ثواب ہی ضائع ہو جاتا ہے۔

یاد رکھئے! سب سے خطرناک بیماری کفر کی ہے اور گناہوں کی بیماری بھی تشویش ناک ہے۔

۸۔ حضرت سیدنا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دفعہ دریا کے کنارے پر ایک بزرگ تشریف فرما تھے ان کے مبارک پاؤں کو چیتے نے کاٹ لیا تھا اور زخم بے حد خطرناک صورت اختیار کر گیا تھا۔ لوگ جمع تھے اور ان پر رحم کھا رہے تھے۔ مگر وہ فرما رہے تھے کوئی تشویش کی بات نہیں یہ تو مقام شکر ہے کہ مجھے جسمانی مرض ملا۔ اگر میں گناہوں کے مرض میں گرفتار ہو جاتا تو یہ میرے لئے سب سے زیادہ خطرناک صورت ہوتی۔

زیر علاج مریضوں کے لئے مناسب خوراک کے بارے ہدایات

ترمذی اور ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیماروں کو زبردستی کھلانے پلانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ خدا تعالیٰ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔

فاضلین اطباء نے اس حدیث کے مضمون پر سر و حضا شروع کیا کہ ان چند لفظوں میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان سے نکلتے ہیں کتنی حکمتیں پائی جاتی ہیں۔ بالخصوص

معلّمین جو مریضوں کا علاج کرتے ہیں ان کے لئے تو بے شمار حکمتیں ہیں۔ اس لئے کہ مریض کو جب کھانے پینے کی خواہش نہ ہو تو اس کا سبب مریض کی طبیعت کا مرض کے بگڑنے میں لگن ہوتا ہے یا اس کی خواہش کے ختم ہونے کی بنا پر یا حرارت غریزی کی کمی کی بنیاد پر یا اس کے بالکل ختم ہونے کی وجہ سے۔ غرض وجہ کچھ بھی ہو ایسے موقع پر مریض کو غذا دینا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ بھوک تو اعضاء کے غذا طلب کرنے کا نام ہوتا ہے کہ طبیعت اس غذا کے ذریعے بدل یا تحلیل کا نظم کر کے اس لئے کہ معدے سے دور کے اعضاء قریب کے اعضاء سے جذب غذا کرتے ہیں۔ پھر غذا کے جذب کرنے کا سلسلہ معدے تک پہنچتا ہے جس سے انسان میں بھوک کا احساس ہوتا ہے اور غذا طلب کرتا ہے اور جب مریض ہوگا تو طبیعت مادہ مرض کو پختہ کر کے اس کے نکالنے کی طرف مشغول ہو جائے گی اور طلب شراب و غذا سے کوئی سروکار ہی نہ رہ جائے گا۔

ایسی صورت میں اگر کسی مریض کو غذا یا مشروب کے استعمال پر مجبور کیا جائے تو طبیعت اپنے عمل ہی کو معطل کر دے گی اور بجائے مرض کے مادہ کے انضاج و اخراج کے دیئے گئے کھانے کے پکانے کھانے لگانے میں لگ جائے گی۔ نتیجتاً اس غذا سے مریض کو سخت نقصان پہنچے گا۔ خصوصاً بحران کے وقت یا ضعف حرارت غریزی یا حرارت غریزی کے بالکل بجھ جانے کے وقت تو پوچھے نہیں کہ کیا کچھ نہ ہو جائے گا۔

صحیحین میں حضرت عبداللہ بن جعفر سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور ککڑی کے ساتھ استعمال فرماتے تھے۔ کھجور دوسرے درجے میں حار و رطب ہے۔ برودت معدہ کو ختم کر کے اسے قوی کرتی ہے۔ معدے کی طبیعت کے مناسب ہے۔ باہ کو قوی کرتی ہے مگر سر بلع العفونت ہے پیاس لاتی ہے۔ خون میں تلچھٹ پیدا کرتی ہے۔ درد سر پیدا کرتی ہے۔ مولد سہ ہے درد مثانہ پیدا کرتی ہے۔ دانتوں کے لئے ضرر رساں ہے اور ککڑی دوسرے درجے میں سرد و تر ہے۔ پیاس دور کرتی ہے۔ اس کی بو سے قوت ابھرتی ہے۔ اس لئے کہ اس میں ایک طرح کی عطریات ہے۔ انتہا معدہ کو بھاتی ہے۔ گھٹلی خشک کر کے اس کا ستوپانی میں گھول کر پیا

جائے تو پیاس کو سکون دیتا ہے اور پیشاب لاتا ہے۔ دردِ مثانہ کو دور کرتا ہے۔ کوٹ چھان کر اس کی گھٹلی کا ستو بناتے ہیں۔ اس کو دانت پر ملنے سے چمک پیدا ہوتی ہے اور اس کے پتوں کو کوٹ چھان کر مویز منقی کے ساتھ ضماد کرنا، سنگ گزیدہ کے لئے مفید ہے۔

کھجور اور کلڑی دونوں کا مزاج علیحدہ علیحدہ ہے۔ ایک گرم، ایک سرد۔ دونوں کے ملانے سے ایک دوسرے کی اصلاح ہو جاتی ہے اور کھجور کا مضر پہلو ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ ہر کیفیت کو اس کی ضد سے ہی ختم کر سکتے ہیں اور ایک کے غلبے کو دوسرے کے غلبے سے کم کیا جاتا ہے۔ یہی طریقہ علاج کا بنیادی پتھر ہے اور حفظانِ صحت کا بنیادی اصول بلکہ پورے فنِ طب کا دار و مدار اسی پر ہے۔ اس کو بطور نمونہ سمجھیں۔ اسی طریقہ پر غذا اور دوا میں اصلاح کرتے ہیں اور اس کا اعتدال باقی رکھنے میں اس کی مضر کیفیات کو اس کے مقابل کی چیزوں کے ذریعے ختم کرتے ہیں۔ اسی طریقے سے بدن کی صحت کی حفاظت ممکن ہے اور اس میں قوت و شادابی پیدا کی جاسکتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے گداز بدن بنانے کے لئے ہر صورت اختیار کی گئی مگر مجھ میں فرہی نہ آئی۔ پھر جب کھجور اور کلڑی کا استعمال کیا گیا تو بدن گداز ہو گیا۔ الحاصل سرد کو گرم سے، گرم کو سرد سے، تر کو خشک سے، خشک کو تر سے یا کسی ایک کو ہم وزن کرنے کے لئے اور مناسب اصلاح کے لئے ایک دوسرے کے مقابل کو ذریعہ بنانا علاج کی اعلیٰ ترین قسم ہے اور حفظانِ صحت کا عمدہ اصول ہے۔

لاکھوں درود و سلام اس ذاتِ گرامی پر جس کی نبوت کا منشا دل اور بدن کی تعمیر اور دنیا و آخرت کی اصلاح تھی۔

بسا اوقات بہت سی چیزیں اور بہت سے مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ مریض تو مریض، کمزور و ناتواں اور صحت مند کو اس سے بچانا چاہئے۔ جب مریض کی خواہش اس کی جانب غیر معمولی ہو اور طبیعت اس کی طرف پوری طرح راغب ہو۔ ایسی صورت حال میں اس چیز کا معمولی استعمال کرنا مضر نہیں جو طبیعت اور ہضم پر گراں نہ ہو بلکہ بعض مواقع پر اس طرح کی چیز کے استعمال سے فائدہ ہی ہوتا ہے کیونکہ طبیعت اور معدہ دونوں ہی اسے پسند کرتے اور

اس غذا کو رغبت کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں جس ضرر کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس کی اصلاح کرتے ہیں۔ اس کے استعمال سے اس درجہ نفع پہنچتا ہے جیسے کسی ایسی چیز سے پہنچتا ہے جس کو طبیعت ناپسند کرتی ہو اور اس کو قبول نہ کرتی ہو۔ پھر بھی اس کا استعمال کر لیا جائے تو اس سے غیر معمولی ضرر پہنچتا ہے کیونکہ اس غذا سے دوا کا اثر ختم ہو جاتا ہے یا متاثر ہوتا ہے۔ اس سے ایک تو طبیعت کی نفرت اور دوسرا اس کے استعمال کے بعد طبیعت کا اس کے ہضم کی فکر میں لگ جانے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوا کی طرف سے طبیعت کا رخ ہٹ کر اس کھانے کے ہضم کرنے میں لگ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو کہ آشوب چشم میں مبتلا تھے کھجور کے چند دانے استعمال کرنے پر سرزنش نہیں فرمائی۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تھا کہ رغبت ہوتے ہوئے چند دانوں سے ضرر نہ ہوگا۔ اسی قبیل سے وہ روایت ہے جس میں مذکور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ آشوب زدہ تھے۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھجور کے دانے چنے ہوئے تھے جسے آپ تناول فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا جی چاہتا ہے اور ایک دانہ کھجور کا ان کی طرف بڑھایا۔ پھر اسی طرح سات دانے عنایت کئے اور فرمایا۔ ”بس علی بس۔“ اسی قسم کی وہ بھی روایت ہے جس کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں عکرمہ سے نقل کیا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی بیمار داری فرمائی۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا کھانے کو جی چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ گےہوں کی روٹی یا دوسرے لفظوں میں کہا ایک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام اللہ علیہم الرضوان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جس کے یہاں گےہوں کی روٹی موجود ہو وہ اس کے دے دے۔ پھر فرمایا کہ جب تمہارے مریض کو کسی چیز کی رغبت ہو تو اسے کھلا دیا کرو۔ اس حدیث میں ایک لطیف طبی حکمت مضمر ہے کہ مریض کو جب کسی چیز کے کھانے کی پوری رغبت ہو اور وہ اسے حقیقی طبی بھوک کے ساتھ کھا لے تو

بالمفرض اس میں نقصان کا کوئی اندیشہ بھی ہوگا تو وہ اس کے لئے نفع بخش ہوگی اور اس کا ضرر اس چیز کی بہ نسبت کمتر ہوگا جتنا کہ غیر مرغوب چیز کے کھانے سے ہوتا ہے۔ اگرچہ غیر مرغوب چیز فی نفسہ اس مریض کے لئے نافع ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے کہ اس کی چچی خواہش اور طبعی رغبت اس کا ضرر دور کر دیتی ہے اور طبیعت کی نصرت اور کراہت نافع چیز کو بھی مریض کے حق میں نقصان دہ بنا دیتی ہے۔

الغرض لذیذ و پسندیدہ چیز کو طبیعت بڑی رغبت سے قبول کرتی ہے اور اس کے ہضم کا اچھے انداز میں نظم کرتی ہے۔ بالخصوص جبکہ طبیعت راغب ہو اور طبیعت کو پوری خواہش ہو اور وہ اسے استعمال کرے اور اگر مریض صحیح و تندرست ہو اور اس کی قوت پوری طرح کام کر رہی ہو تو اس کی منفعت اور بھی سوا ہو جاتی ہے۔

ابن بخت یثوع کا مقولہ ہے کہ انڈا اور مچھلی ایک ساتھ کھانے سے پرہیز کرو اس لئے کہ ان دونوں کو استعمال کرنے والا قوچ، بوا سیر اور داڑھ کے درد میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ انڈے کا دائمی استعمال چہرے پر سیاہی زردی مائل جھانکس پیدا کرتا ہے۔ نمک سود مچھلی، نمکین اور حمام کے بعد فصد کرنے سے خارش اور برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ بکری کے گردے کا دائمی استعمال بانجھ پن پیدا کرتا ہے اور تروتازہ مچھلی کرنے کے بعد غٹھڑے پانی سے غسل کرنے سے فالج ہو جاتا ہے۔

حائضہ عورت سے مباشرت کرنا خدام کے لئے پیش خیمہ ہے اور جماع کے بعد بغیر غسل کیے دوبارہ جماع کرنے سے پتھری پیدا ہوتی ہے۔ عورت کی شرمگاہ میں زیادہ دیر تک عضو مخصوص کو ڈالے رہنا شکم میں بیماری پیدا کرتا ہے۔

بقرط کا قول ہے کہ مضر چیزوں کی قلت نفع بخش چیزوں کی کثرت سے بہتر ہے اور صحت کی دائمی حفاظت تکان سے پیدا ہونے والی سستی سے بچنے اور بھرپور کھانے پینے سے پرہیز کرنے سے ممکن ہے۔

بعض اطباء کا کہنا ہے کہ جو اپنی صحت برقرار رکھنا چاہے اسے عمدہ غذا استعمال کرنی چاہئے۔ پوری طرح پیٹ خالی ہونے کے بعد کھانا کھانا چاہئے اور غیر معمولی تشنگی کے وقت

پانی پینا چاہئے اور غذا کے ساتھ پانی کم مقدار میں پینا چاہئے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد آرام اور شام کے کھانے کے بعد چہل قدمی کرنی چاہئے اور پیشاب و پاخانے سے فراغت کے بعد سونا چاہئے۔ شکم سیر کی حالت میں حمام میں داخل ہونے سے بچنا چاہئے۔

موسم گرما میں ایک مرتبہ غسل کرنا موسم سرما کے دس مرتبہ غسل کرنے سے بہتر ہے اور خشک باسی گوشت رات میں کھانا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ سن رسیدہ عورتوں سے مباشرت جو انوں کو بوڑھا بنا دیتی ہے اور صحت مند کو مریض بنا دیتی ہے۔ اس روایت کی نسبت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح کی گئی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے بلکہ یہ عرب کے مشہور طبیب حارث بن مکدہ کا قول ہے یا اس کے علاوہ کسی دوسرے کا کلام ہے۔

حارث کا قول ہے کہ جو زندہ رہنے میں خوش ہوا اسے صبح کا کھانا جلدی کھالینا چاہئے اور رات کا کھانا بھی جلد کھالینا چاہئے۔ بلکی چادر استعمال کرنی چاہئے اور عورتوں سے جماع کم کرنا چاہئے۔

حارث بیان کرتے ہیں کہ چار چیزوں سے صحت ختم ہو جاتی ہے۔ شکم سیر ہونے کی حالت میں عورتوں سے جماع کرنا، شکم سیر ہو کر غسل کرنا، خشک گوشت کھانا اور سن رسیدہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنا۔

جب حارث کی موت کا وقت آیا تو لوگ اس کے پاس گئے اور کہا ”ہمیں کوئی آخری نصیحت کیجئے کہ ہم اس پر عمل کرتے رہیں۔“ انہوں نے یہ نصیحت کی۔

”صرف جوان عورت سے شادی کرو۔ پھل درخت پر پکا ہوا استعمال کرو اور اسی موسم میں کھاؤ۔ جب تک جسم میں قوت برداشت ہو دوا سے پرہیز کرتے رہو۔ ہر مہینے معدے کو صاف کر لیا کرو۔ اس سے بلیغ صاف ہو جائے گا اور صفر ختم ہو جائے گا اور گوشت پیدا ہوگا۔ جب کوئی دوپہر کا کھانا کھائے تو اسے کھانے کے بعد ایک گھنٹہ آرام کرنا چاہئے اور شام کا کھانا کھانے کے بعد ایک سو بیس قدم چلنا چاہئے۔“

ایک سلطان نے اپنے معالج سے کہا کہ آپ کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس لئے مجھے کوئی ایسا نسخہ لکھ دو کہ میں اس پر عمل کر سکوں۔ اس پر معالج نے کہا کہ دیکھو صرف جوان

عورت سے شادی کرو۔ صرف جوان جانوروں کا گوشت استعمال کرو۔ بغیر کسی بیماری کے کوئی دوانہ پینا، پختہ پھل استعمال کرنا اور اسے خوب چبا چبا کر استعمال کرنا۔ اگر دوپہر کو کھانا کھا کر لیٹ جاؤ تو کوئی مضافتہ نہیں۔ رات میں کھانا کھانے کے بعد چہل قدمی کر لیا کرو۔ پھر سو جاؤ۔ خواہ پچاس قدم ہی چل لیا کرو۔ کھانے کی خواہش کے بغیر کھانا نہ کھاؤ۔ عورت کو جماع کی خواہش نہ ہو تو زبردستی اس کے ساتھ جماع نہ کرو۔ پیشاب مت روکو۔ حمام اس وقت کرو جب تم کو اس سے نفع پہنچے۔ کھانا معدے میں موجود ہونے کی صورت میں ہرگز نہ کھانا۔ ایسی چیز کھانے سے بچنا جس کو دانت چبانے کی استطاعت نہ رکھیں کیونکہ معدے کو اس کے عمل کرنے میں دشواری سے دوچار ہوتا پڑے۔

ہر ہفتے معدے کو صاف کرنا ضروری سمجھو۔ خون بدن کا بیش بہا خزانہ ہے۔ اسے بلا ضرورت ضائع نہ کرو۔ غسل کیا کرو کیونکہ یہ بدن کے اندرونی حصوں سے ان فضلات کو نکال باہر کرتا ہے جن کو دوائیں خارج نہیں کر پاتیں۔

چار چیزیں بدن کو بیمار کرتی ہیں۔ کثرت گفتار زیادہ سونا، زیادہ کھانا اور بکثرت جماع کرنا کثرت گفتار سے دماغ کا مغز کم ہوتا ہے اور کمزور ہو جاتا ہے اور بڑھاپا جلد آتا ہے۔ زیادہ سونے سے چہرے پر زردی آ جاتی ہے۔ دل اندھا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں ہیجان برپا ہو جاتا ہے۔ کام کرنے میں سستی چھائی رہتی ہے اور جسم میں رطوبات زیادہ ہو جاتی ہیں۔ زیادہ کھانے سے معدے کے منہ کو فاسد کرتا ہے۔ جسم کو کمزور لاغر بنا دیتا ہے۔ ریاح غلیظہ اور پیچیدہ بیماریوں سے دوچار کرتا ہے۔

کثرت جماع سے بدن لاغر ہو جاتا ہے۔ قوی کمزور ہو جاتے ہیں اور رطوبات بدن خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اعصاب کو کمزور اور ڈھیلا کرتا ہے۔ بالخصوص دماغ کو تو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے کہ روح نفسانی غیر معمولی طور پر تحلیل ہو جاتی ہے اور منی کے زیادہ اخراج کی وجہ سے اس میں اکثر کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور کثرت جماع سے جو ہر روح کا اکثر حصہ اس سے نکل جاتا ہے۔

چار چیزوں سے جسم کمزور ہو جاتا ہے۔

رنج، غم، فاقہ کشی اور رات کا جاگنا۔

چار چیزوں سے فرحت حاصل ہوتی ہے۔ سبز و شاداب چیزوں کی طرف دیکھنا۔ آب رواں کا نظارہ کرنا۔ پھلوں کا نظارہ کرنا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ چار چیزیں جسم کو قوی بنا دیتی ہیں۔ گوشت خوری، خوشبو سونگھنا، جماع کے بعد غسل کرنا، کتان کا تیار کردہ لباس زیب تن کرنا۔

چار چیزیں بدن کو کمزور کرتی ہیں۔ بکثرت جماع، ہمہ وقت رنج و غم کرنا، نہار منہ کافی مقدار میں پانی پینا اور ترش چیزوں کا زیادہ استعمال۔

چار چیزوں سے نگاہ کو تقویت ملتی ہے۔ کعبہ کے سامنے بیٹھنا، سونے کے وقت سرمہ استعمال کرنا، سر سبز و شاداب چیزوں کی طرف دیکھنا اور نشست گاہ کو صاف ستھرا رکھنا۔

چار چیزیں نگاہ کو کمزور کرتی ہیں۔ گندگی کو دیکھنا، سولی دیتے ہوئے شخص کو دیکھنا، عورت کی شرمگاہ دیکھنا اور قبلے کی طرف پشت کر کے بیٹھنا۔

چار چیزوں سے قوت جماع بڑھتی ہے۔ گورے کا گوشت کھانا، اطمینان کا استعمال، پستہ اور کسر گاوردنی کا کھانا۔

چار چیزوں سے عقل بڑھتی ہے۔ غیر ضروری باتوں سے بچنا، مسواک کرنا، بزرگوں کی صحبت اختیار کرنا، علماء کی مجلس میں حاضر ہونا۔

چار چیزوں سے آنکھ میں دھندلا پن پیدا ہوتا ہے۔ ننگے پاؤں چلنا، صبح و شام نفرت انگیز گراں چیز یا دشمن کو دیکھنا، زیادہ آہ و بکا کرنا، باریک خطوط کو زیادہ غور سے دیکھنا۔

چار چیزوں سے بدن کو تقویت ملتی ہے۔ نرم و ملائم ملبوسات زیب تن کرنا، اعتدال کے ساتھ غسل کرنا، مرغن اور شیریں غذا استعمال کرنا اور عمدہ خوشبو لگانا۔

چار چیزوں سے چہرے پر رونق اور شگفتگی آتی ہے۔ مروت، وفاداری، جود و سخاوت اور پرہیزگاری۔

چار چیزیں باہم نفرت و عداوت کا سبب بنتی ہیں۔ تکبر، حسد، دروغ گوئی اور چغل خوری۔ چار چیزوں سے روزی بڑھتی ہے۔ نماز تہجد کی ادائیگی، صبح سویرے بکثرت اللہ عز و جل

سے مغفرت کی طلب، صدقے کا باہم معاہدہ کرنا، دن کے ابتداء اور آخر میں اللہ عزوجل کا ذکر و اذکار۔

چار چیزوں سے روزی روک دی جاتی ہے۔ صبح کے وقت سونا، نماز سے غفلت، خیانت اور سستی۔

چار چیزیں فہم و ادراک کیلئے ضرر رساں ہیں۔ ترش چیزیں، چت سونا، رنج و غم اور پھولوں کا دائمی استعمال۔

عقل کے لئے متعدد چیزیں ضرر رساں ہیں۔ ہمیشہ پیاز کھانا، لوبیا، مینگن کا دائمی استعمال، جماع کی کثرت، خلوت نشینی، بے ضرورت افکار و خیالات، بے نوشی، بہت زیادہ ہنسنا اور رنج و غم کرنا۔ یہ تمام چیزیں عقل کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

باب دوم

حفظانِ صحت اور ہدایاتِ نبوی ﷺ

چونکہ صحت و عافیت اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے پر سب سے بڑی اور اہم نعمت ہے اور اس کے عطیات و انعامات میں سب سے عمدہ ترین اور کامل ترین ہے لہذا ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی صحت و عافیت کی حفاظت و مراعات اور اس کی نگہبانی اور نگرانی ان تمام چیزوں سے کرے جو صحت کے منافی ہیں اور جس سے صحت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ارشاد ہے۔ ”تمہارے جسم کا بھی تمہارے اوپر حق ہے اور وہ یہی حق ہے کہ انسان اپنے جسم کی حفاظت کرے اور ایسے اسباب پیدا نہ ہونے دیئے جائیں کہ بدن کو بیماریوں کی حد تک پہنچا دیا جائے۔ آج کی تحقیقات نے تندرستی کے لئے یہ باتیں ضروری قرار دی ہیں۔ مثلاً بدن اور لباس صاف ستھرا رکھنا۔ پانچ وقت اعضائے ظاہری کو پاک صاف رکھنا یعنی وضو غسل اور نماز کو قائم کرنا صحت و توانائی کے ضامن ہیں۔

یہ بھی حدیث شریف ہے کہ اللہ ﷻ کی نظر میں ایک قویٰ مومن کمزور مومن کے مقابلہ میں بہتر اور پسندیدہ ہے۔ یہ حدیث اس بات پر زور دیتی ہے کہ مسلمانوں کو اپنی صحت کی طرف خیال کرنا اور ہمیشہ صحت مندرہنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ محض بیماری اور ضعف کو دور کرنے کا نام صحت نہیں ہے بلکہ مکمل طور پر جسمانی، روحانی اور سماجی آسودگی کا نام صحت ہے۔

حفظانِ صحت کے اصولوں کا تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر اہتمام تھا کہ ابوقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی خدمت اقدس میں ایسے وقت حاضر ہوئے کہ وہ خطبہ سننے کے لئے دھوپ میں کھڑے ہو گئے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا اور وہ سایہ

کی طرف ہٹ گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ ایک حدیث کا یہ حصہ ہر مسافر کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ فرماتے ہیں:

”دورانِ سفر رات بسر کرنے کے لئے عام گزرگاہ سے ہٹ کر آرام کرو کیونکہ سڑک چوپاؤں کی گزرگاہ اور کیڑے مکوڑوں کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔“ (مسلم)

تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سایہ میں ہو اور سایہ اس میں سے یوں گزرنے لگے کہ اس کا جسم کا ایک حصہ دھوپ میں آجائے اور دوسرا حصہ سایہ میں ہو تو اسے چاہئے کہ کھڑا ہو جائے۔ (ابوداؤد)

یعنی آدھا دھوپ اور آدھا چھاؤں میں نہ رہے کیونکہ اس سے بیماری کا خطرہ ہوتا ہے۔

اس موضوع پر ہم ایک مختصر گفتگو نقل کرتے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ایک صحابی حضرت ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مابین ہوئی۔ صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھے صحت و عافیت حاصل رہے تو میں شکر ادا کرتا ہوں اور یہ بات مجھے اس امر کے مقابلہ میں زیادہ محبوب ہے کہ میں بیماری سے آزمائش میں پڑوں اور صبر کروں۔ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی تیرے ساتھ صحت و عافیت محبوب رکھتا ہے۔“

(الطب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم الکمال)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کاموں سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے جو مضر صحت ہوں۔ مثلاً رات کو برتن کھلے چھوڑ دینا، دروازے بند نہ کرنا۔ چراغ جلا چھوڑ دینا، آگ نہ بجھانا وغیرہ۔

اور یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے جذبات اور خواہشات پر قابو رکھنا ایک مسلمان کی صفت ہے اور جسم و روح کے لئے صحت کی شرط ہے۔ خیالات کی پراگندگی اور ذہنی آوارگی سے صرف قلب ہی مردہ نہیں ہوتا بلکہ چہرے کی معصومیت اور فطری حسن بھی ختم ہو جاتا ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو نعمتیں انسان پر ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ ان میں غفلت کر جاتے ہیں۔
ایک صحت اور دوسرے قارخِ البابی۔

سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے تم فضل و عافیت اور صحت طلب کرو۔ اس لئے کہ کسی کو یقین کے بعد صحت مندی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں عطا کی گئی۔

ترمذی ہی میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول ہے کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے عطا کردہ نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہم نے تمہارے جسم کو تندرست نہیں بنایا تھا اور تمہیں آبِ سرد سے ہم نے سیراب نہیں کیا تھا۔

مسند امام میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ ”اے چچا! دنیا اور آخرت دونوں میں اللہ ﷻ سے عافیت مانگئے۔“
مسند احمد ہی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا سے یقین اور عافیت طلب کرو اس لئے کہ کسی کو یقین کے بعد سب سے بڑی دولت ملی ہے وہ عافیت ہے۔

اس حدیث میں دنیا و آخرت دونوں کی عافیت کو یکجا کر دیا ہے کیونکہ دنیا و آخرت میں بندے کی پوری طور پر اصلاح یقین و عافیت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ یقین کے ذریعے آخرت کے عذاب کا دفاع ہوتا ہے اور عافیت سے دنیا کے تمام قلبی و جسمانی امراض دور ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بیچگانہ نماز کی ادائیگی

کے بعد میں خدا سے کس چیز کا سوال کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے عافیت طلب کرو۔ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار ارشاد فرمایا اور تیسری مرتبہ فرمایا کہ دنیا اور آخرت دونوں میں عافیت طلب کرو۔ جب صحت و عافیت کا یہ مقام ہے تو اس کی مناسبت سے ہم یہاں ہدایات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن مطہرہ کا ذکر کریں گے تاکہ جو شخص اس پر غور و فکر کرے گا اور عملی طور پر بھی یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ مطلقاً یہ کامل ترین ہدایات ہیں جن سے جسمانی و قلبی صحت کی حفاظت کلی طور پر کی جاسکتی ہے۔ اسی کے ساتھ دینوی اور اخروی زندگی کی حفاظت بھی ہو سکتی ہے۔

چہل قدمی کی اہمیت

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات میں آرامِ طلبی کو کبھی دخل نہیں رہا۔ ذاتِ گرامی باوجود سیتکڑوں جانثاروں کے اپنا کام خود اپنے دست مبارک سے انجام دیتے دودھ دھو لیتے، کپڑا ہی لیتے، خادم کے ساتھ آٹا پیس لیتے، بازار سے سودا خود لا دیتے، صحابہ کی عیادت فرماتے، جنازوں میں شرکت فرماتے۔

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار مبارک کے بارے آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ چیز رفتار میں کوئی نہیں دیکھا۔ (شامل ترمذی ص ۸۸)

ہمت اور قوت سے پاؤں اٹھاتے، عورتوں کی طرح پاؤں زمین پر گھسیٹ کر نہیں چلتے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اونچائی سے اتر رہے ہیں۔

سست رفتاری میں نہ جسم میں دورانِ خون تیز ہوتا ہے نہ چستی پیدا ہوتی ہے بلکہ یہ بیماروں کی رفتار ہوگی یا شاہانہ نوابی چال۔

آج کے دور میں ہم بہت زیادہ آرامِ طلبی کا شکار نظر آتے ہیں بلکہ چند گز کے فاصلے پر جانے کیلئے بھی سواری اختیار کرتے ہیں۔ اس لئے آج اکثریت پیٹ کے امراض میں مبتلا ہو چکی ہے۔ ہر وقت ملائم گدوں پر بیٹھے رہنا یا ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں آرام کرنا صحت کیلئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ قیمتی اور عمدہ چیزیں خواہ کتنی ہی کھائی جائیں مگر وہ ہضم نہ ہوں تو سب بیکار ہیں بلکہ اننا طبیعت پر بوجھ ہو جاتی ہیں۔ یہ آرامِ طلبی اور کالنی کی وجہ سے ہے۔

نظام دوران خون کو درست رکھنے کا راز چلنے پھرنے میں مضمر ہے۔ چلنے پھرنے سے ہمارے زیریں جسم کی پرورش ہوتی ہے اور قلب کو اپنے قدرتی وظائف انجام دینے میں مدد ملتی ہے اور اگر اس حصہ (زیریں) کے اعصاب کام نہ کریں تو خون ہمارے پیروں اور پیٹ میں جمع ہونے لگتا ہے اور دل کو ان حصوں سے خون کو نکالنے کیلئے معمول سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اور اس طرح صورتحال بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔

انسان کے جسم کی بناوٹ کچھ ایسی ہی ہے کہ اسے ہر وقت اس دوسرے دل (اعصابی امداد) کی ضرورت پڑتی ہے۔

بہت سی تحقیقات کے بعد سائنس دان اور ماہرین طب اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ قلب کے مریضوں کیلئے چلنا پھرنا نہایت ضروری ہے۔ زیریں اعصاب کے حرکت میں آنے سے قلب کا بار بڑی حد تک کم ہو جاتا ہے۔ چہل قدمی سے دوران خون پر اچھا اثر پڑتا ہے اور دل کو اس سے متعلق تکلیف نہیں ہوتی۔

چہل قدمی سے ان مریضوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے جن کی نبض معمول سے زیادہ چلتی ہے اور جنہیں فشار خون یا ہائی بلڈ پریشر کی شکایت ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ صرف تیز تیز چلنے سے ورزش ہوتی ہے اور فائدہ ہوتا ہے۔ کھڑے رہنے اور راستہ چلنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے جیسے نماز میں ہلکی ورزش بار بار مفید ہوتی ہے اور آپ کے قلب کا فعل تیز اور خون کا دباؤ دونوں معمول پر آ جاتے ہیں۔

آج آرام طلبی نے ہمیں سواری کے بغیر چلنے پھرنے سے روک دیا پھر اگر پیٹ کے عوارض فریبی اور اختلاج قلب جیسے امراض زیادہ پیدا ہو جائیں تو تعجب کی کیا بات ہے۔ آج کل سرجن آپریشن کے بعد چند ہی گھنٹے بعد مریض کو چند قدم چلنے کی تاکید کرتے ہیں ایسا کرنے سے دوران خون تیز ہو جاتا ہے اور مریض تیزی سے صحت یاب ہونے لگتا ہے ہاضمہ میں بھی مدد ملتی ہے اور قبض نہیں ہونے پاتا۔

اگر انسان چلتا پھرتا رہے تو اس کا وزن بھی حد سے تجاوز نہیں کرے گا لیکن اگر باقاعدگی سے چہل قدمی چلنا پھرنا جاری رکھیں تو آپ کا وزن معقول حد سے تجاوز بھی نہ ہوگا

اگر وزن بڑھنا شروع ہو تو غذا کو کم کرنے کے علاوہ چلنا پھرنا بہترین علاج ہے۔
دن بھر بیٹھے رہنے یا دن میں سونے سے آپ کے جسم میں جتنے اضافی حرارے یا
کیلوریز جمع ہو جاتے ہیں۔ انہیں جلانے کا بہترین طریقہ بھی چلنا پھرنا ہے ایک گھنٹہ چلنے
پھرنے سے آپ کا جسم تین سو حرارے صرف کرتا ہے اور آپ کو فربہ ہونے سے بچاتا ہے۔

دماغی افسردگی اور ذہنی دباؤ

دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہوگا جو افسردگی کا شکار نہ ہوتا ہو ہر شخص کبھی نہ کبھی غم
ماپوسی یا تھکاوٹ کے باعث افسردگی کی کیفیت ضرور محسوس کرتا ہے۔ عموماً افسردگی کے لمحے
مختصر ہوتے ہیں لیکن بسا اوقات یہ کیفیت طویل بھی ہو جاتی ہے ماہرین کے نزدیک افسردگی
کیفیت کا زیادہ عرصہ تک رہنا انسان کیلئے انتہائی نقصان دہ ہے۔

کئی ڈاکٹر اور نفسیات دان ڈیپریشن یا افسردگی کے مریضوں کو محض یہ کہہ کر ٹال دیتے
ہیں کہ یہ سب ایک واہمہ ہے یا ان کے اپنے ذہن کی پیداوار ہے لیکن مریض کی اس سے تشفی
نہیں ہوتی بلکہ اکثر اوقات ڈاکٹر کی طرف سے اس قسم کی رائے انہیں مزید الجھنوں اور
پریشانیوں کا شکار بنا دیتی ہیں۔

لیکن افسردگی کے بارے میں جدید ترین تحقیق کے مطابق یہ کیفیت ہماری محض ذہنی یا
جذباتی بگاڑ کے نتیجے میں نہیں ہوتی بلکہ اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔ جس میں جسمانی
خرابیاں بھی شامل ہیں۔ ماہرین کے مطابق گلے اور پیٹ کی خرابیاں فلو اور بے خوابی کی
کیفیت اور ذہنی صدمات عموماً افسردگی کا سبب بنتے ہیں۔

ماہرین کے مطابق ذہنی دباؤ افسردگی کا ایک اہم اور بنیادی سبب ہے۔ ماہرین کے
مطابق ازدواجی زندگی میں الجھنیں، غیر صحت بخش رہائش، کام کاج ایسا جو ذہنی اور جذباتی سطح
پر انسان کے ہم آہنگ نہ ہو نا پسندیدہ ماحول اور نا پسندیدہ اشخاص کے ساتھ کام کرنے سے
ذہنی اور اعصابی دباؤ پیدا ہوتا ہے۔

لیکن بعض جسمانی اور حیاتیاتی خرابیاں بھی اسی کیفیت کا باعث بنتی ہیں نیز انسانی
دماغ میں کیمیائی عدم توازن بھی جذباتی اور ذہنی افسردگی پیدا کرتا ہے۔

اس کے علاوہ دواؤں کا مسلسل استعمال اور ضرورت سے زیادہ محنت بھی توانائی میں کمی کا باعث بنتی ہے اور اس طرح بے شمار مرد افسردگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عورتوں میں حمل کے ایام میں افسردگی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ذیابیطس اور خوراک کی بعض قسموں سے الر جک افراد بھی افسردگی یا ڈیپریشن کا شکار رہے ہیں۔ ڈاکٹروں اور خصوصاً دماغی ماہرین کا کہنا ہے کہ ڈیپریشن کو ختم کرنے کیلئے ایسے اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔ جس سے آدمی کی ذہنی اور جذباتی کیفیات خوشگوار رہ سکتی ہیں۔ ایک ماہرین کی رائے ہے کہ بہترین خوراک کے استعمال سے ڈیپریشن کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

طہارت و صفائی کی اہمیت

بیمار جسم میں نہ صحت مند دماغ رہ سکتا ہے اور نہ صحیح روح کام کرتی ہے۔ اس لئے کہ جسم کی صفائی سے دل و دماغ میں بلند خیالات اور پاکیزہ تصورات جنم لیتے ہیں دل بھی اچھے اور نیک کاموں کی طرح مائل ہوتا ہے اور عبادت تلاوت کی طرف رجوع ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس دور کے تمدن کا اصل اصول صفائی ہے مگر اس اہمیت کے جاننے کے باوجود جدید طرز تمدن میں جسمانی طہارت کا کوئی ضابطہ عمل مقرر نہیں ہے اور نہ خیالات فاسد کی اصلاح کیلئے کوئی اصول مدون ہے۔

ایک کہادت ہے کہ صحت خوبصورتی ہے اور خوبصورتی بھی خوب صحت کی آئینہ دار ہے اس میں شک نہیں ہے کہ ایک صحت مند آدمی کی وجاہت بیمار کے مقابلہ میں بہتر ہوتی ہے اور یہ بات حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

اسلامی عقائد میں جو اہمیت توحید کی ہے وہی حیثیت عبادت میں ”طہارت“ کی ہے جیسے توحید کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہو سکتا ویسے ہی طہارت کے بغیر کوئی عبادت قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ غرض جس طرح ہم توحید کو مذہبی اعتقادات کا اصل الاصول سمجھتے ہیں اسی طرح طہارت پر اپنی عبادت کا دار و مدار مانتے ہیں۔ اس لئے تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ النظافة من شعبة الايمان (ترجمہ) نظافت وپاکی ایمان کا ایک اہم شعبہ (گلزارِ حصہ) ہے۔

مزید فرمایا اے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوری طہارت کیا کرو تا کہ تمہاری عمر دراز ہو۔
(کیسے سعادتمند) گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درازی عمر کیلئے طہارت و صفائی کو لازم قرار دیا اور ہمیشہ با وضو رہنے کو سراہا گیا۔ (ترمذی)

اب دیکھنا یہ ہے کہ طہارت ہے کیا؟ اور اسلام نے اس کے متعلق کیا احکامات دیئے ہیں۔ عام طور پر طہارت کے معنی پاکیزگی یا صفائی کے ہیں لیکن علامہ غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اسلامی طہارت میں ظاہری و باطنی دونوں قسم کی پاکیزگی شامل ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ظاہری صفائی یہ ہے کہ جسم کسی قسم کی نجاست سے آلودہ نہ ہو بالفاظ دیگر جسم ہر قسم کی نجاست سے چاہے وہ حقیقی ہو (جو بظاہر نظر آئے جیسے بول و براز وغیرہ یا حکمی ہو) (جو نظر نہ آئے) جیسے (حدیث ہوا کا اخراج) ان تمام کو دور کرنے کا نام طہارت ہے۔ اسی طرح جسم کے علاوہ لباس اور مقام عبادت وغیرہ کی ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا شرط عبادت ہے۔ یعنی ایسی طہارت کے بغیر عبادت ناقص اور ناقابل قبول ہے۔

طہارت باطنی کا زیادہ تعلق چونکہ دل سے ہے اس لئے ارشاد ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے صورتوں کو نہیں دیکھتا۔

یہ کہ خیالات کو فاسد عقائد سے پاک کیا جائے اور دل کو کفر و شرک، بغض و کینہ اور حسد جیسی نجاستوں سے پاک کیا جائے اسلام نے دل کی طہارت کے ساتھ جسم اور لباس کی صفائی و پاکیزگی پر بہت زور دیا ہے اور ان دونوں کو پاک و صاف رکھنے کی تاکید فرمائی ہے حتیٰ کہ جسم اور لباس کی صفائی کو داخل عبارت قرار دیا ہے۔

جسم کی صفائی اور میڈیکل سائنس

یہ امر تحقیق شدہ ہے کہ تمام امراض کی اصل وجہ ”جراثیم“ (وہ خوردبینی اجسام) ہیں جو حجم میں ایک ملی میٹر کے ہزاروں حصے سے بھی کم ہوتے ہیں اور جو مختلف حیوانی یا نباتاتی اجسام سے اپنا تغذیہ حاصل کرتے رہتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں کیمیاوی تبدیلیوں کی وجہ جراثیمی سمیت پیدا ہوتی ہے جو نہایت مضر بلکہ خطرناک امراض پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ (بحوالہ علم الجراثیم)

جراثیم میلی کجلی جگہوں پر مختلف طریقوں سے پیدا ہوتے ہیں یہ کثافت و غلاظت میں نشوونما پاتے ہیں اور طرح طرح کی خطرناک بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

جراثیم کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں

جدید سائنس کے لحاظ سے جراثیم مختلف طریقوں سے اثر انداز ہوتے ہیں۔

۱- بذریعہ ہوا AIR OBES جیسے فلوڈق اور نمونیا کے جراثیم ہوا کے ذریعہ پھیلے ہیں۔

۲- پانی اور غذا اسہال، پیچش، کالرا، ٹائیفائیڈ وغیرہ۔

۳- بذریعہ جراثیم و زخم جسم پر کے کسی مقام پر ٹینس کا باعث ہو سکتا ہے۔

۴- بذریعہ حشرات (کیڑے مکوڑے) PARASITES طفلیات سے ملیریا، فلیپا، پلگ فضلات کے ذریعہ جیسے داؤ خارش وغیرہ۔

جسم کی صفائی کی دوسری اہمیت یہ ہے کہ جسم کے مسامات ہمیشہ صاف اور کھلے رہنا چاہیے ورنہ میل کچیل کے سبب مسامات بند ہو کر اندرونی فضلات باہر نہیں نکل سکتے اور میل کچیل کو اپنا مسکن بنا لیتے ہیں اور قسم قسم کے امراض پیدا ہونے کا سبب بنتے ہیں اس لئے جسم کا ہمیشہ پاک و صاف رہنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔

نیند سے بیداری پر پہلے ہاتھوں کی صفائی

حکم ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اٹھے تو جب تک تین بار ہاتھ نہ دھو لے اس کو کسی پانی کے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے کیونکہ سوتے وقت نامعلوم اس کا ہاتھ کہاں کہاں پڑا ہو گا۔

نیند سے بیدار ہونے پر ہاتھوں کی صفائی یعنی (دھونا) نہایت معقول اور سائنٹیفک حکم ہے جس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اس طرح غیر مطہر ہاتھ یا ہاتھ کی انگلیاں اگر صاف پانی میں ڈبو دی جائیں تو یقیناً اس کو ملوث یا نجس کر دیں گی۔ اس لئے تاکید فرمائی گئی۔ اس ہدایت سے معلوم ہوا کہ اسلامی تعلیمات میں ہر عضو کی پاکیزگی کا کتنا اہتمام کیا گیا ہے اور امراض کے نہ صرف ایک دوسرے سے لگنے بلکہ خود اپنے بدن کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں

منتقل ہونے کے امکانات کو ان کے اپنے ابتدائی مرحلوں میں ہی نہایت موثر طریقہ سے بے اثر کر دیا جاتا ہے۔ یہ ہیں صحت کو متاثر کرنے والی اور روزمرہ کام آنے والی احتیاطیں جن کے صرف نظر کرنے پر صحت کے متاثر ہو جانے کے قوی امکانات ضرور موجود رہتے ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی بھی سنت رہی ہے یہ مقامات ایسے ہیں جن کی صحت و صفائی طبعی نقطہ نظر سے ضروری ہیں اور جس کو دینِ فطرہ نے بھی رموزِ فطرات قرار دیا ہے احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں کم و بیش (دس) امورِ فطرت معلوم ہوتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

پانچ فطرتی امور

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ یعنی انبیائے سابقین علیہم السلام کی سنت سے ہیں۔ (۱) ناخن ترشوانا (۲) بغل کے بال اکھیرنا (۳) مونچھیں کم کرنا (۴) موئے زیر ناف مونڈنا (۵) ختنہ کرنا۔ (بخاری و مسلم)

۱۔ ناخن ترشوانا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے جو موئے زیر ناف کو نہ مونڈے اور ناخن نہ ترشوائے اور مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم)

یہ کتنا افسوس ناک امر ہے کہ بعض مرد اور خصوصاً عورتیں ناخن بڑھا کر فطرت سے جنگ کرنا چاہتی ہیں۔ دوسرا یہ کہ ناخن پالش بھی لگاتی ہیں کہ یہ حرام ہے۔ اس لئے کہ پینٹ کے رنگ کی وجہ سے پانی ناخن کے جرم اور سطح تک نہیں پہنچتا اور اس کے لگانے والوں اور دایوں کا غسل وضو طہارت سب ناقص اور باطل رہ جاتے ہیں کیونکہ ان مقامات کے بال کے برابر جگہ خالی رہ جائے تو وضو یا غسل نہیں ہوگا۔ البتہ مہندی کی سرخی جو کسی قسم کے جرم یا تہ سے خالی ہوتی ہے عورتوں کے ہاتھوں اور مردوں کے سفید داڑھیوں کو رنگ مزین کرنے کیلئے جائز ہے۔ بہر حال زیادہ بڑھے ہوئے ناخن جراثیموں کی پناہ گاہ اور اکثر متعدی

بیماریوں مثلاً ٹائیفائیڈ، اسہال، چیچش، ہیضہ اور آنتوں کے کیڑے انسانی ناخن میں پوشیدہ ہیں اور جب انسان کھانا کھاتا ہے تو یہ غذا میں شامل ہو کر پیٹ کے اندر چلے جاتے ہیں اور اندر ہی اندر پھیلنے اور پھولنے رہتے ہیں۔

۲۔ بغل کے بال اکھیڑنا

بغل اور زیر ناف کے بالوں کو صاف کرتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور تاکید فرمائی کہ ان مقامات پر چالیس دن سے زیادہ بال رکھنا عبادت میں نقص پیدا کرتا ہے۔ نیز بالوں کے صاف کرنے کا یہ عمل جسم کو کئی معزز جرثوموں سے بچاتا ہے اور قوت باہ میں زیادتی کا سبب بھی ہے۔

اسلام کی کیسی جامع ہدایات ہیں کہ پاکیزگی کے ساتھ روح میں تجلی بھی حاصل ہوتی ہے اور روح کو ارتقاء نصیب ہوتا ہے۔

۳۔ مونچھیں کم کرنا

تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے جو شخص مونچھیں نہ کٹائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ترمذی و نسائی)

جدید تحقیق کے مطابق اگر مونچھیں بڑی ہوں تو جراثیم ان میں اٹک جاتے ہیں اور یہی جراثیم اس وقت اندر چلے جاتے ہیں جب ہم غذا کھاتے ہیں جس سے طرح طرح کی بیماریاں جنم لے سکتی ہیں۔

۴۔ موئے زیر ناف مونڈنا

اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

۵۔ ختنہ کرنا

یہ فعل مسلمانوں کو نہ صرف دیگر اقوام سے ممتاز رکھتا ہے بلکہ ختنہ کروانے کی وجہ سے پیشاب کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ چنانچہ اس کی افادیت کے پیش نظر خاص کر یہودی اور عیسائی اور دیگر قومیں بھی ختنہ کے عمل کو تیزی سے اپنا رہی ہیں۔

کھانسی اور چھینک کی بے احتیاطی سے امراض

ڈاکٹر اور اطباء نہ صرف ناک کی صفائی پر زور دیتے ہیں بلکہ اس کی صفائی کے طور طریق میں بھی احتیاط اور سلیقہ کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ اس لئے کہ بے موقع اور بے جا بھانپنا اور ناک صاف کرنا نہ صرف ایک گھناؤنا منظر پیش کرتا ہے جو انارٹی پن کا ثبوت ہے۔ بلکہ نہایت خطرناک نتائج کا جامل ہونے کی وجہ سے ایسی بے احتیاطی سے کھانسنے چھینکنے اور ناک صاف کرنے سے جو باریک باریک ذرات و قطرات اور مواد یکجہت نکل پڑتے ہیں وہ دوسرے تندرست انسانوں تک مختلف امراض کے پھیلانے کا سبب بن جاتے ہیں اس کو سائنس کی زبان میں OROP LET INFECTION کہا جاتا ہے۔

چنانچہ ڈاکٹر سیل نے سوشل میڈیسن صفحہ ۱۶۰ میں اس حقیقت کو دہرایا ہے کہ LET OROP INFECTION سے بچنے کیلئے چھینک اور کھانسی اور جمائی کے وقت رومال اور دستی وغیرہ کا استعمال کریں اور بے احتیاطی کے خطرناک نتائج کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جذام کے مریضوں کی ناک کی رطوبت میں جذام کے جراثیم خارج ہوتے رہتے ہیں جس کو ناروے کے سائنس دان منشن نے ۱۹۸۴ء میں دریافت کیا۔

پوسٹ گریجویٹ ایجوکیشن اینڈ ریسرچ نے تحقیق کیا ہے کہ نہ صرف کھل اور جوئیں بلکہ پھر بھی جذام کو پھیلانے کا سبب بنتے ہیں اور ایک تحقیق کے مطابق کھانسنے اور چھینکنے سے یہ موذی مرض فروغ پاتا ہے۔

الیکٹرونک مائیکرو اسکوپ (برقی فوٹو گرافی) کے ذریعہ چھینک کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ایک سلنڈر میں گیارہ لاکھ ذرات ہوا میں خارج ہوتے ہیں۔ محققین نے معلوم کیا کہ ان ذرات میں ۱۹۰۰۰ جراثیمی نوآبادیات قائم ہو سکتی ہیں صلاحیت ہوتی ہے اور اس کے ذرات ۱۳ تا ۳۰ فٹ فاصلے تک پھیلے ہیں اور نصف گھنٹہ تک فضاء میں تیرتے رہتے ہیں۔

اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلام نے چھینکنے کے بعد الحمد للہ کا حکم دیا ہے تاکہ ہم کسی دہم یا غلط خیالات میں نہ پڑیں بلکہ ہر حال میں اپنے خالق اور مالک کا شکر یہ ادا کریں کہ اس نے ہمیں معمولی چھینک کے ذریعہ لاکھوں جراثیم سے اور آنے والی پریشانیوں اور

بیماریوں سے محفوظ فرما دیا۔

چھینک کے خطرہ سے بچنے کا طریقہ

ڈاکٹر ارون روس امریکہ اپنے ایک مقالہ میں لکھتا ہے رضا کارانہ طور پر چھینک کے رخ پر قابو رکھنے کو چھینک سے متعلق کوشش کرنا چاہیے تاکہ امراض کے خلاف جنگ میں اہم مناسب ہتھیار کا کام دے سکے۔ (ماخوذ از ہیرالڈ آف ہیلتھ ۱۹۸۱ء)

تقابلی مطالعہ

حیرت ہے کہ چھینک کے ان گنت خطرات سے موثر طور پر بچنے کی اسلام نے جو ہدایات دی ہیں وہ آج بھی آسان و اعلیٰ مکمل اور بے حد موثر ہیں اور ان خطرات سے بچنے کیلئے اور چارہ کار ہی نہیں ہے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھینک کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس وقت تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم چھینکتے تو اپنے چہرہ انور کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لیتے اور اپنی آواز کو پست فرما لیتے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ خود غور فرمائیں کہ ایسے زمانہ میں جب کہ دنیا تہذیب و تمدن سے بالکل نا آشنا تھی بلکہ جاہلیت کے اندھیروں میں غرق تھی ایسی سائنٹیفک سادہ و فطری اور صحت کے بنیادی اصولوں پر مکمل تعلیمات ایک زبردست اور غیر فانی معجزہ سے کم نہیں تو اور کیا ہے۔

احکام کا موازانہ

مندرجہ بالا ریسرچ مقالہ میں ڈاکٹر ارون روس (امریکہ) چھینک کے وقت سمت کی اہمیت دیتا ہے تاکہ اس طرح چھینک سے تعذیب امراض کا انسداد عمل میں آ سکے لیکن تاجدارِ مدینہ رحمت دو عالم طبیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہیں بہتر فوری قابل عمل موثر اور فطرتاً آسان اور ناگزیر سائنٹیفک حسب ذیل نمونہ پیش کر دیا ہے کہ۔

۱۔ منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک دیا جائے۔

- ۲- آواز کو بھی دبا کر پست کیا جائے جس سے چھینکنے والے کے منہ سے ذرات بہت ہی کم خارج ہوں گے اور جو کچھ بھی خارج ہوں گے وہ کپڑے یا ہاتھ تک محصور ہو کر رہ جائیں گے اور فضا میں پھیل کر امراض کے پھیلنے کا سبب نہیں بنیں گے۔
- ۳- آواز کو پست کرنے سے آواز اوطار الصوت LRRYNX بھی کم متاثر ہوں گے اور آواز پر اثر نہیں پڑے گا۔

متعدی امراض اور متعدی مریضوں سے

بچنے سے متعلق ہدایات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث تعلیمِ نقل کی ہے۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجذوم سے دور رہو، جیسا کہ تم شیر سے خود کو دور رکھتے ہو۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجذومیوں کی طرف ٹکلی باندھ کر برابر دیکھتے نہ رہو۔ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مرض پیدا کرنے والا کسی تندرست کے پاس نہ ٹپک پڑے۔

جذام ایک خراب بیماری ہے جو بدن میں مرۃ سرۃ سوداء کے پھیلنے سے پیدا ہوتی ہے جس سے سارا بدن خراب ہو جاتا ہے۔ تمام اعضاء کا مزاج اس کی شکل و صورت بگڑ جاتی ہے۔ جب یہ بیماری عرصے تک رہ جاتی ہے تو اس کے تمام اعضاء گل سڑ جاتے ہیں اور ریختہ ہونے لگتے ہیں۔ اطباء کے نزدیک یہ بیماری متعدی اور نسلی طور پر وراثتاً چلنے والی ہے جو آدمی مجذوم کے قریب رہتا ہے یا مسلول کے قریب رہتا ہے وہ اس کے سانس کے اثر سے متاثر ہو کر اس بیماری میں مبتلا وہ جاتا ہے۔ اس لیے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت پر کمالِ شفقت اور خیر خواہی کی وجہ سے امت کے ہر فرد کو ایسے اسباب اختیار کرنے سے منع فرمایا جن سے امت کا کوئی فرد فساد و عیب جسمانی و قلبی میں مبتلا ہو جائے۔ بہر حال رحمتِ دو عالمِ طبیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے پینے، صفائی ستھرائی رکھنے، جسمانی صفائی کا خیال

رکھنے اور روزمرہ کے کاموں کے سلسلہ میں جو آداب بیان فرمائے ہیں اگر ہم ان پر عمل کریں تو متعدی امراض سے مکمل حفاظت ہو سکتی ہے اور صحت قائم رہ سکتی ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ بیمار شخص کو صحت مند شخص کے پاس ہرگز نہ لاؤ۔ (بخاری کتاب الطب)

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں کسی علاقہ میں طاعون پھیل جانے کی اطلاع ملے تو وہاں نہ جاؤ۔ اگر تم کسی ایسے علاقے میں ہو جہاں طاعون پھیل گیا ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔ (حوالہ مذکورہ) اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی معنویت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جدید طبی تحقیقات اس کی مکمل تائید کرتی ہے۔ ان کی وجہ سے اگر کسی علاقہ میں کوئی وبائی مرض پھیلا ہو تو وہاں کسی صحت مند کو نہیں جانا چاہئے۔ نہ کسی مریض کو وہاں منتقل ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ دونوں صورتوں میں صحت مند لوگ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

نیز تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ جذام اگرچہ ابتدائی مرحلہ میں متعدی مرض نہیں ہے لیکن آخری مرحلہ میں پہنچ کر متعدی ہو جاتا ہے۔ مریضوں کے ساتھ ٹھلنے پٹنے کی ممانعت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف بھی واضح اشارہ کیا کہ یہ مرض بجائے خود مؤثر نہیں ہے بلکہ اللہ ﷻ کی مرضی سے ایسا ہوتا ہے۔ اس طرح ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کے ساتھ کھانا کھایا۔ اس طرح متعدی مرض کے بذات خود مؤثر نہ ہونے کا عملی ثبوت پیش کیا۔

تقدیر کا تصور ہمیں تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں بھی ملتا ہے مگر یہ اس سلسلہ کے جدید و قدیم تصورات سے کچھ مختلف ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک بدو نے عرض کیا اے اللہ ﷻ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم دیکھتے ہیں کہ صحرا میں بہت سے اونٹ صحیح و سالم ہوتے ہیں۔ پھر ان میں ایک

خارش زدہ اونٹ شامل ہو جاتا ہے تو وہ سب کو خارش کر دیتا ہے۔ آخر اس کا کیا سبب ہے؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'آخر پہلے اونٹ کو یہ مرض کیسے ہوا؟

(صحیح بخاری کتاب الطب)

اس حدیث پاک سے ایک بہت اہم حقیقت پر روشنی پڑتی ہے۔ وہ یہ کہ تعدیہ بذات خود موثر نہیں۔ اللہ ﷻ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیہ کے سبب فاعلی ہونے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا پیدا کرنے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ چاہتا ہے تو بیماری منتقل ہو کر ایک دوسرے تک پہنچ جاتی ہے اور چاہتا ہے تو بیمار شخص کے ساتھ رہنے کے باوجود صحت مند شخص کو کچھ نہیں ہوتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں کے درمیان یہ بات مسلم تھی کہ بیمار اونٹ کے ساتھ رہنے سے صحت مند اونٹ بھی بیمار ہو جاتے ہیں اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی تردید نہیں کی اور تعدیہ سے انکار نہیں فرمایا بلکہ اس کے متعلق اس وقت کے رائج تصور کو کہ تعدیہ بذات خود موثر ہے کی تردید کرتے ہوئے اس کے برخلاف یہ تصور پیش کیا کہ اس کا سبب فاعلی اللہ تعالیٰ ہے۔ اس توجیہ کے حدیث میں پایا جانے والا تعارض دور ہوتا ہے۔

کھانے پینے کی عادات مبارکہ

کھانے پینے کے سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود کو کسی خاص غذا کا پابند نہ بناتے۔ اس لئے کہ یہ طبیعت کے لئے مضر ہے اور کبھی کبھی اس سے طبیعت پر بڑی گرانی ہوتی ہے۔ اگر عادت کے خلاف غذا کا استعمال نہ کریں تو اس سے کمزوری کا اندیشہ ہے نہ ہلاکت کا خطرہ۔

اور اگر خلاف عادت کوئی غذا استعمال کرتا ہے تو طبیعت اسے قبول نہیں کرتی بلکہ اس کو اس سے نقصان ہوتا ہے لہذا کسی ایک انداز کے کھانے کا معمول خواہ وہ عمدہ ترین غذا کیوں نہ ہو ایک زبردست خطرہ ہے۔

بلکہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے شہر کے باشندوں کے مزاج کے مطابق ہی غذا استعمال کرتے تھے خواہ وہ از قسم گوشت ہو پھل ہو یا روٹی ہو کھجوریں ہوں۔ اگر ماکول و

مشروب میں سے کسی ایک میں ایسی کیفیت ہوتی جس کے توازن و اصلاح کی ضرورت پیش آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اصلاح اس کی ضد سے کرتے اور امکانی حد تک توازن فرماتے اور اگر دشوار ہوتا تو پھر اسی انداز سے تناول فرما لیتے۔ مثال کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے استعمال کے وقت تربوز کو بھی ملا لیتے تاکہ کھجور کی حرارت اور تربوز کی برودت سے توازن پیدا ہو جائے۔ اگر یہ چیز دستیاب نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش کے مطابق اور حسب ضرورت غذا استعمال فرماتے۔ اس میں تکلف نہ فرماتے کہ جس سے طبیعت کو کوئی ضرر پہنچے۔

اگر کھانے سے طبیعت مبارکہ گریز کرتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کھاتے اور نہ کھانے پر طبیعت کو زبردستی آمادہ کرتے۔ یہی حفظانِ صحت کا بنیادی اصول ہے۔ اس لئے کہ جب انسانی طبیعت کے گریز کے باوجود اور خواہش نہ ہونے پر بھی کھانا کھا لیتا ہے تو اس کے فائدہ سے کہیں زیادہ نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا۔ اگر کھانے کی خواہش ہوتی تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے اور اسے تناول نہ فرماتے۔ چنانچہ جب گوہ کا بھنا ہوا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا یہ حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لیکن ہماری سرزمین عرب کا یہ جانور نہیں۔ اس لئے میری طبیعت مبارکہ اس سے گریز کرتی ہے۔

اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عادت اور خواہش کی رعایت فرمائی۔ چونکہ عرب میں اس کے کھانے کا رواج نہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش بھی نہ تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس سے رک گئے اور جس کو اسے کھانے کی خواہش تھی اسے منع بھی نہ کیا اور حکم دیا کہ جو عادی ہو اسے کھائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت پسند تھا اور دست کا گوشت تو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ بالخصوص بکری کے اگلے دست کا۔ اسی لئے اس میں زہر ملا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کو کھلایا گیا تھا۔

یہ حقیقت ہے کہ بکری کے گوشت میں سب سے لطیف حصہ گردن، پہلو یا دست کا گوشت ہوتا ہے۔ اس کے کھانے سے معدے پر گرانی نہیں ہوتی اور زود ہضم بھی ہوتا ہے۔ غذا کے سلسلے میں ایک اصولی بات یہ ہے کہ جس غذا میں یہ تین اوصاف پائے جائیں، وہی اعلیٰ درجے کی غذا ہوگی۔

پہلا وصف: یہ کہ غذا کثیر النفع ہو اور اعضاء پر پوری طرح اثر انداز ہو۔

دوسرا وصف: یہ کہ معدہ گرانی محسوس نہ کرے بلکہ معدے پر ہلکی ہو۔

تیسرا وصف: یہ کہ زود ہضم ہو۔

غذا کی بہترین قسم ان خوبیوں کی حامل ہوتی ہے۔ اگر اس غذا کا تھوڑا حصہ بھی استعمال کر لیا جائے تو وہ غذا کثیر مقدار کی غذا سے کہیں زیادہ نفع بخش ثابت ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلویہ اور شہد پسند فرماتے تھے اور یہ تینوں چیزیں یعنی گوشت، شہد اور حلویہ سب سے عمدہ ترین غذا ہے اور یہ بدن اور جگر اور اعضاء کے لئے بے حد مفید ہے۔

اگر کوئی ان چیزوں کو بطور غذا استعمال کرے تو اس سے صحت و قوت کی حفاظت میں غیر معمولی فائدہ ہوگا اور ان چیزوں کو وہی شخص ناپسند کر سکتا ہے جس کو کوئی مرض لاحق ہوگا یا کسی اضا دکا شکار ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم روٹی سالن کے ساتھ استعمال فرماتے۔ اگر سالن میسر آتا اور کبھی سالن میں گوشت لیتے اور فرماتے کہ یہ دنیا اور آخرت دونوں جگہوں کے کھانے کا سردار ہے۔ اس کو ابن ماجہ وغیرہ نے نقل کیا ہے۔ اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تربوز اور کبھی کھجور کے ساتھ روٹی تناول فرماتے۔

چنانچہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجور رکھ کر فرمایا کہ یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے۔ اور یہ بہترین غذا کی صورت ہے۔ اس لیے کہ جو کی روٹی یا بس بارہ ہوتی ہے اور اطباء کے قول کے مطابق حار و رطب ہے۔ چنانچہ جو کی روٹی اس سالن کے ساتھ عمدہ ترین غذا ہے۔ بالخصوص ان لوگوں کے لئے جو اس کے عادی ہوں جیسے

اہلِ مدینہ اس کے عادی ہوتے ہیں۔

اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم روٹی سر کے ساتھ تناول فرماتے اور یہ فرماتے کہ سر کے بہترین سالن ہے۔ سر کے کی یہ تعریف حالات کے مقتضی کے مطابق ہے۔ اس سے کوئی شخص دوسرے سالنوں پر سر کے کی فضیلت نہ سمجھ بیٹھے۔

حدیث کا موقف سمجھنے کے لئے یہ سمجھیں کہ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو گھر والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی پیش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”کیا شور بہ بھی ہے؟“ عرض کیا کہ اس وقت سر کے کے سوا کچھ بھی نہ ہے۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین سالن سر کے ہے۔

مقصود کلام یہ ہے کہ سالن کے ساتھ روٹی کھانا حفاظتِ صحت کے اصول میں سے ہے۔ صرف ان میں سے کسی ایک کے استعمال سے بہتر ہے کہ دونوں کا ایک ساتھ استعمال کیا جائے۔ گویا سالن سے روٹی کی اصلاح ہوتی ہے اور وہ حفاظتِ صحت کے لئے مناسب معلوم ہوتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے علاقے کے پھلوں کا استعمال اس کے موسم میں فرماتے اور اس سے پرہیز نہ کرتے۔ یہ بھی حفظانِ صحت کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ہر علاقے میں پھل پیدا فرمائے جو اس علاقے کے باشندوں کے لئے موسم میں سودمند ہوتے ہیں اور لوگ ان کی بہتات کے وقت استعمال کر کے آسودہ ہو جاتے ہیں۔ اس سے ان کی صحت و توانائی میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے اور یہ پھل انہیں کتنی ہی دواؤں سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو اپنے علاقے کے پھلوں سے بیماری کے خوف سے پرہیز کرتے ہیں۔ ہاں ایسے شخص کو پرہیز کرنا مناسب ہے جو بہت زیادہ بیمار رہتا ہے اور اس کی صحت و قوت کی بازیابی کی کوئی توقع بھی نہ ہو۔

ان پھلوں میں جو رطوبت کی کثرت ہوتی ہے وہ موسم اور زمین کے موافق ہوتی ہے اور معدے کی حرارت پکا کر اس کی مضرت کو ختم کر دیتی ہے مگر اس کے کھانے میں

بدا احتیاطی نہ کی جائے۔ پھل کا استعمال طبیعت کی قوت برداشت سے زیادہ بھی نہ ہو کہ تکلیف کا باعث ہو جائے اور نہ اتنا کھائے کہ غذا کو ہضم ہونے سے پہلے ہی فاسد کر دے اور نہ اس کے استعمال کے بعد مزید پانی استعمال کر کے اسے فاسد کیا جائے اور نہ غذا کا استعمال پانی کے استعمال کے بعد کیا جائے۔ اس لئے کہ عموماً قولنج کی بیماری اسی سے پیدا ہوتی ہے۔ جو شخص پھلوں کی اتنی مقدار اس وقت استعمال کرے جو وقت کے استعمال کے لئے مناسب تھا اور اسی انداز پر استعمال کرے جس طرح کرنا چاہیے تھا تو یہ پھل اس کے لئے اکسیر کا کام دے گا۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کی پسندیدہ غذائیں

تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی غذائے مبارکہ کے سلسلہ میں پچھلے عنوان میں چند ایک روایتیں قلم بند کی گئی ہیں۔ اب غذائے مبارکہ کو علیحدہ تفصیل کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ محبوب کی اداؤں اور غذاؤں یا کسی بھی چیز کا بار بار ذکر کیف و سرور میں اضافے کا باعث ہی ہوتا ہے۔

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات شریفہ میں بہت تھوڑا کھانا کھایا اور بعض دفعہ کئی کئی روز کے روزے جن کو صوم وصال کہا جاتا ہے رکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی زیادہ پیٹ بھر کر کھانا تناول نہ فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم کبھی پورا مہینہ آگ نہیں جلاتے تھے۔ ہمارا کھانا صرف پانی اور کھجوریں ہوتا تھا مگر یہ کہ کہیں سے تھوڑا سا پکا ہوا گوشت آ جاتا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر کبھی جو کی روٹی سے بھی مسلسل دو یوم میں پیٹ نہیں بھرا۔

(ترمذی شریف)

ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں اور اس جیسی بہت سی دیگر روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس جہان فانی کے خورد و نوش کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے ورنہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو تہامہ کے پہاڑ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سونے کے بنادیئے جاتے۔ (الحديث)

بہر حال تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مخصوص غذاؤں کا تکلف نہ فرماتے تھے بلکہ اہل مدینہ کی عام روش کے مطابق جو کچھ حاضر ہوتا، مثلاً گوشت، ترکاری، پھل، روغن زیتون، شہد

کھجور وغیرہ تناول فرمالیتے تھے۔

گوشت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کو کھانوں کا سردار فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوربے والا اور بھنا ہوا گوشت بھی شوق سے تناول فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر بھنا ہوا گوشت کھایا۔ (شمائل ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک بار حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت اقدس میں ایک عورت نے دو چپاتیاں اور تھوڑا سا گوشت پکا ہوا ہدیہ پیش کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیالے میں رکھ کر کسی چیز سے ڈھانپ دیا اور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیغام بھیجا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو وہ گوشت اور روٹی سے لبالب بھرا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حیران رہ گئیں اور سمجھ گئیں کہ یہ اللہ ﷻ کی طرف سے برکت ہے۔

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اے فاطمہ! تمہارے پاس یہ کہاں سے آیا؟“ تو انہوں نے عرض کیا۔

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُنِي مِنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

”یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔“ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”پیاری بیٹی! اللہ تعالیٰ نے تجھے حضرت مریم علیہا السلام کے مشابہ بنایا ہے۔ ان کی بھی یہی کیفیت تھی کہ جب کوئی ان سے پوچھتا کہ یہ شے کہاں سے آئی ہے تو وہ یہی جواب دیتیں۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی المرتضیٰ حضرت فاطمہ الزہراء حضرت امام حسن حضرت امام حسین اور تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ گوشت اور روٹی سیر ہو کر تناول فرمائی مگر پیالہ میں گوشت اور روٹی بدستور موجود رہا۔ پھر سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ

تعالیٰ عنہا نے وہ کھانا ہمسایوں میں تقسیم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کھانے میں خیر کثیر اور برکت عطا فرمائی۔ (خصائص کبریٰ خبر ثانی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ، مڈی، صباری، مچھلی، قدید کا گوشت تناول فرمایا۔ ایک روایت کے مطابق خرگوش کا گوشت قبول فرمایا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ تناول فرمایا۔

اصطلاحات: مڈی ایک اڑنے والا چھوٹا سا جانور ہے اور غول درغول آیا کرتا ہے۔ جب یہ آتا ہے تو سر سبز و شاداب فصلوں اور درختوں کے پتوں کو چٹ کر جاتا ہے۔ عموماً اسے مڈی دل کہا جاتا ہے۔ ابابیل (پرنده) اس کا سخت دشمن ہے۔

کتاب المغزوات میں لکھا ہے کہ اس کا مزاج گرم خشک ہے۔ یہ مقوی باہ اور غلیظ اخلاط کا مصفی ہے۔ پھپھڑوں کے بیرونی پردوں کے امراض اور جذام کو مفید ہے۔ روغن زیتون میں پکا کر کھانے سے وجع المفاصل (جوڑوں کے درد) کو فائدہ بخش ہے۔

حباری: حباری کے معنی میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ کسی نے بھٹ تیز، کسی نے بیڑ اور کسی نے ”چر“ اس کا ترجمہ فرمایا۔ ”مصباح اللغات“ نے اس کا ترجمہ سرخاب تحریر کیا۔

قدید: قدید خشک کیا ہوا گوشت جسے پانی میں بھگو کر پکا پکایا جاتا ہے۔

(1) ثرید: ثرید اہل عرب کے نزدیک ایک بہترین کھانا خیال کیا جاتا تھا۔ خود تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ثرید کو بڑی چاہت سے تناول فرماتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین کھانا روٹی کا ثرید اور (حیس) کا ثرید تھا۔ (ابوداؤد شریف)

ثرید کی پسندیدگی کا اندازہ ترمذی شریف کی اس روایت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔ (شمائل ترمذی)

ثرید حمزہ جو یا گندم کی روٹی کو گوشت کے شوربے میں پکانا یا گوشت کے شوربے میں

روٹی توڑ کر بھلونا تاکہ اچھی طرح گل جائے، شریہ کہلاتا ہے۔

اور شریہ (حیس) کھجور گھی اور روٹی سے تیار کیا جاتا ہے۔ (مدارج النبوة)

(2) کدو:- حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبزیوں میں کدو بہت پسند تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا اور دعوت دی۔ میں بھی ساتھ ہی تھا۔ اس درزی نے جو کی روٹی اور شوربہ پیش خدمت کیا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے تھے۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش فرما کر تناول فرما رہے تھے۔ میں اس روز کے بعد ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگا۔ (بخاری-مسلم-ترمذی)

حضرت جابر بن طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ کدو کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کئے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ان کا کیا بنے گا؟ فرمایا۔ سالن میں اضافہ کیا جائے گا۔ (ترمذی شریف)

کدو عقل کو تیز کرتا اور دل و دماغ کو قوت دیتا ہے۔ (حاشیہ شائل ترمذی)

کتاب المفردات میں ہے کہ اس کا مزاج سرد تر ہوتا ہے۔ تپ دق کے مریض کے لئے اس سے بہتر کوئی غذا نہیں۔ زیادہ کدو کھانے والا اسل سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کے بیجوں کا تیل دماغ کی خشکی دور کر کے میند لاتا ہے۔ لغث الدم (خون تھوکننا) صغراوی بخارا اندرونی اعضاء کے جریان خون اور مرض سل و دق میں بھلائے ہوئے کدو کا پانی پلانا بڑا نافع ہے۔ کدو کی بیل پر مکھی نہیں بیٹھتی۔ مزید فوائد دیکھنے کے لئے آگے حصہ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ملاحظہ فرمائیں۔

سرکہ:- حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف سرکہ تناول فرمایا بلکہ اس کی تعریف بھی فرمائی۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”سرکہ بھی کیسا بہترین سالن ہے۔“

(ترمذی شریف)

حضرت ام بانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے

گھر پر تشریف لائے اور فرمایا۔ ”کیا تیرے پاس کھانے کے لئے کوئی شے ہے؟“ میں نے عرض کیا کہ ”سوکھی ہوئی روٹی اور سرکہ کے سوا کچھ نہیں۔“ حضور تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”وہی لے آؤ۔ وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس گھر میں سرکہ ہو۔“ (شامل ترمذی) مجموعی اعتبار سے سرکہ حسب ذیل فوائد کا حامل ہے۔

غذا کو ہضم کرتا اور پیاس کو ختم کرتا ہے۔ تھے، تھکی اور سو ہضم میں اس کا استعمال مفید ہے۔ موسمِ برسات میں اس کا استعمال انتہائی مفید ہے۔ یہ اسہال اور ہیضہ کے جراثیموں کو ختم کرتا ہے۔ ملیریا یا دیگر امراض میں جب تلی بڑھ جائے تو انجیر سرکہ میں بھگو کر چند روز استعمال کرنا انتہائی نافع ہے۔ سرکہ دافعِ قبض اور جراثیم کش ہونے کے سبب پھپھوندی سے ہونے والی تمام سوزشوں میں مفید ہے۔

روٹی:- حضور تاجدارِ مدینہِ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر جو کی روٹی تناول فرمائی اور کبھی کبھی گندم کی بھی مگر کبھی بھی میدہ کی روٹی (جیسے پوری یا کچھ وغیرہ) تناول نہ فرمائی۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا کبھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کی روٹی تناول فرمائی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اخیر عمر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کبھی میدہ پیش ہی نہیں کیا گیا۔ پھر سائل نے پوچھا کہ اس زمانہ میں چھتیاں تھیں؟

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نہیں۔ سائل نے پوچھا کہ پھر جو کی روٹی کیسے پکاتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو کے آٹے میں پھونک مار لیا کرتے تھے جو موٹے موٹے تھکے ہوتے اڑ جاتے باقی گوندھ کر روٹی پکا لیتے تھے۔

(بخاری شریف - شامل ترمذی - مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ)

حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھی اور فرمایا۔ ”یہ اس کا سالن ہے۔“ اور روٹی کو کھجور کے ساتھ تناول فرمایا۔ (ابوداؤد - مشکوٰۃ - ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر خواہش ہوتی تو تناول فرمالیتے۔ اگر ناپسند سمجھتے تو چھوڑ دیتے۔ (صحیح بخاری و مسلم شریف)

گھی، مکھن، پنیر:۔ بنی ہر مسلمین سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تناول فرمانے کے لئے مکھن اور کھجوریں پیش کیں کیونکہ حضور شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم مکھن اور کھجوروں کو پسند فرماتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکارِ ابدِ قرار شافع روز شمار حبیب پروردگار جناب احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ پنیر تناول فرما کر وضو فرماتے ہوئے دیکھا۔ پھر ایک دفعہ دیکھا کہ بکری کا شانہ تناول فرما رہے تھے لیکن وضو نہیں فرمایا۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں پنیر کا ایک ٹکڑا لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ شریف پڑھ کر (تناول فرمانے کے لئے) اسے کانا۔ (سنن ابوداؤد۔ مشکوٰۃ شریف)

حضرت ام اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے گھی گرم کر کے ایک برتن میں بھر لیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں ہدیہ پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا اور برتن میں تھوڑا سا گھی چھوڑ کر پھونک ماری اور برکت کی دعا فرمادی اور اصحاب سے فرمایا کہ اوس کا برتن واپس کر دو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ام اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا برتن واپس کیا تو وہ گھی سے بھرا ہوا تھا۔ حضرت ام اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خیال کیا کہ شاید حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی قبول نہیں فرمایا۔

حضرت ام اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے کے انداز میں بات کرتی ہوئی حاضر خدمت ہوئیں اور عرض کرنے لگیں۔ ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے گھی اس لئے گرم کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں گے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ام اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کی بات سے سمجھ گئے کہ دعا قبول ہوگئی ہے اور برتن گھی سے بھر گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام اوس سے کہہ دو کہ ہم نے گھی قبول فرمایا ہے اور تناول بھی فرمایا ہے۔ اب خود یہ گھی کھائیں۔ ام اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ گھی حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ خلافت تک کھایا۔ اس برتن سے مسلسل گھی نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جھگڑا ہوا یعنی اس وقت برکت جاتی رہی اور گھی ختم ہو گیا۔
(خصائص کبریٰ جلد ثانی)

کھجور اور کلڑی

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ میں نے شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ کلڑی کو تازہ کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔

(شمال ترمذی - بخاری - مسلم - مشکوٰۃ)

حضرت ربیع بنت معوذ بن عضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے چچا معاذ بن غفران نے تازہ کھجوروں کا ایک تھال جن پر چھوٹی چھوٹی روئیں دار کلڑیاں بھی تھیں مجھے دے کر حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلڑی خوب مرغوب تھی۔ میں جس وقت حاضر خدمت ہوئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین سے آئے ہوئے کچھ زیورات رکھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لب بھر کر مجھے عنایت فرمایا۔
(ترمذی)

کھجور، خر بوزہ اور تربوز۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو خر بوزہ اور کھجور ایک ساتھ تناول فرماتے ہوئے دیکھا۔
(ترمذی شریف)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو تازہ کھجوروں کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔ (شمال ترمذی)

ابوداؤد میں یہ زائد ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور کی گرمی کو

تربوز کی سردی سے اور تربوز کی سردی کو کھجور کی گرمی سے ختم کیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)
انگور و کشمش: حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انگور کے ساتھ خوشے اس طرح تناول فرماتے ہوئے دیکھا کہ چھوٹا سا خوشہ منہ میں لے کر دانے توڑتے اور ٹکوں کو باہر کھینچ لیتے۔ (مدارج النبوة)

جب اہل طائف نے حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام کا انتہائی بری طرح جواب دیا تو واپسی پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم زخمی حالت میں عقبہ اور شبیہ پسران ربیعہ کے باغ میں تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے غلام عدلس کے ہاتھ ایک تھال میں انگور کا ایک خوشہ پیش کیا جسے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا۔ (مدارج النبوة)

انجیر: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دو طباق انجیر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیں۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی تناول فرمائیں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بھی فرمایا کہ کھاؤ۔ (مشکوٰۃ شریف - نزہۃ المجالس)

پیلو - اراک: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہر الظہران میں تھے۔ ہم پیلو چنتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سیاہ رنگ کے پیلو چنو کیونکہ وہ زیادہ اچھے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں تو حضور سید عالم شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! اور کوئی نبی نہیں گزرا مگر یہ کہ اس نے بکریاں چرائی ہوں۔“ (صحیح بخاری - مسلم شریف)

روغن زیتون: حضرت عمرو ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”زیتون کا تیل کھاؤ اور مالش میں استعمال کرو۔ اس لئے کہ وہ مبارک درخت سے پیدا ہوتا ہے۔“ (مدارج النبوة - جلد اول)

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی کو روغن زیتون سے چیر کر تناول فرمایا۔

(حوالہ مذکورہ)

حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن بن علی المرتضیٰ

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمائش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کھانا پسند تھا اور رغبت سے تناول فرماتے تھے وہ ہمیں پکا کر کھلاؤ۔ حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ پیارے صاحبزادو! آج وہ کھانا تمہیں شاید پسند نہ آئے گا۔ انہوں نے فرمایا ضرور! پسند آئے گا۔ چنانچہ وہ انھیں تھوڑے سے جو لے کر آئیں۔ انہیں باریک کیا اور ہانڈی میں ڈالا پھر اس پر تھوڑا سا روغن زیتون ڈالا۔ پھر کچھ مرچیں اور زیرہ پیس کر ڈالا اور پکا کر ان کے سامنے رکھ دیا اور فرمایا یہ کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ (ترمذی شریف) مختلف کھانے :- مدارج النبوۃ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کے ساتھ چقندر تناول فرمایا۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوہ (شیرینی) بہت پسند فرماتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز خوب دن چڑھے تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے خزیہ تیار کر کے خدمت اقدس میں پیش کیا۔ (مدارج النبوۃ - جلد اول) نیز حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھنا ہوا جگر بھی تناول فرمایا۔ ایسے ہی بخاری شریف اور خصائص کبریٰ کی روایات سے ثابت ہے۔

حافظ ابی نعیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی کہ شاہ روم کی طرف سے خدمت اقدس میں سونٹھ کے مربہ کا بھرا ہوا برتن ارسال کیا گیا۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تقسیم بھی فرمایا اور خود بھی تناول فرمایا۔

پھل :- پھل اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بہترین نعمت ہے۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقدر خواہش پھلوں کو بھی شامل فرمایا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بازار میں کوئی نیا پھل دیکھتے تو خرید کر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کر دیتے تاکہ نیا پھل پہلے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہی تناول فرمائیں۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ نیا پھل کھانے سے پہلے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ درود شریف پیش کرنا مستحب ہے۔

کھانے کی نشست کا طریقہ نبوی ﷺ

صحیح حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا بلکہ بیٹھ کر کھاتا ہوں۔ (بخاری شریف)

حضرت ابو جہس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھانا کھاتے وقت جوتے اتار لو کیونکہ یہ سنت جمیلہ ہے۔ (حاکم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کھجوریں پیش کی گئیں۔ میں نے دیکھا کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اکڑوں بیٹھے کھجوریں تناول فرما رہے تھے۔ (مسلم شریف - ترمذی شریف)

بعض علماء کرام کے نزدیک چار زانو (چو کڑی مار کر) بیٹھنا بھی خلاف سنت ہے۔ صحیح طریقہ یا تو گھٹنوں کو کھڑا کر کے (اکڑوں) بیٹھنا ہے یا داہنا گھٹنا کھڑا کرنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا ہے۔ کسی چیز سے ٹیک لگا کر کھانا کھانا فرعون اور متکبروں کا طریقہ ہے۔ ہاں اگر کوئی مجبوری مثلاً بیماری وغیرہ ہو تو جائز ہے۔ (مدارج النبوة)

اور کھڑے ہو کر کھانا بھی خلاف سنت ہے اور فی زمانہ عیسائیوں کا طریقہ بھی۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ کھڑے ہو کر پانی پینے کا کیا نقصان ہے تو وہ پانی تم حلق میں انگلی ڈال کر باہر نکال دو۔

کھانا کھاتے وقت دائیں گھٹنا کھڑا اور بائیں بچھا لینا اس انداز نشست میں خدا تعالیٰ کے لئے فروتنی کا اظہار ہے اور اس کا کمال ادب ہے اور کھانے اور کھلانے والے کا احترام بھی ہے۔ یہی انداز نشست کھانے کی تمام نشستوں سے بہتر ہے۔ اس لئے کہ اس انداز میں

تمام اعضاء اپنی طبعی حالت پر رہتے ہیں۔ جس انداز پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا ہے جب انسان کے اعضاء اپنی حالت پر ہوں تو غذا بھی ہضم کا پورا لطف اٹھاتی ہے اور یہ صورت صرف اس انداز پر پیدا ہو سکتی ہے جب انسان طبعی حالت پر ہو۔

کھانے کی بدترین صورت پہلو پر ٹیک لگا کر کھانے کی ہے کہ مجری اور نگٹنے والے غذا کے دوسرے حصے اس وقت تنگ ہو جاتے ہیں۔ معدہ بھی طبعی انداز پر نہیں رہ پاتا۔ اس لئے کہ وہ زمین سے متصل شکم کی وجہ سے انچوڑ کھاتا ہے اور پشت اس حجاب سے متصل ہوتی ہے۔ جو آلات غذا اور آلات تنفس میں فاصل کی حیثیت رکھتا ہے۔

تاجدار رسالت ﷺ کے مشروبات اور ان کا طریقہ استعمال

پانی:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھنڈے اور شیریں پانی کو پسند فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ”سقیّا“ سے ٹھنڈا اور میٹھا پانی منگوایا جاتا تھا۔ مروی ہے کہ سقیّا ایک چشمہ ہے جو مدینہ طیبہ سے دو دن کی مسافت پر واقع ہے۔ (سنن ابوداؤد)

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی چیزوں میں ٹھنڈی اور میٹھی چیز زیادہ محبوب تھی۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک ڈول آب زمزم کا لایا گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھڑے تھے۔ (بخاری - مسلم - مشکوٰۃ)

پینے کا طریقہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک ہی سانس میں پانی نہ پیو۔ جیسا کہ اونٹ پیتا ہے بلکہ دو تین سانس لے کر پیو جب پیو تو بسم اللہ پڑھو اور جب برتن سے منہ جدا کرو تو الحمد للہ کہو۔ (ترمذی شریف)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

پکی لسی:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم

رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک صحابی کے ہمراہ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہ انصاری صحابی اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی مشکیزہ میں جو تولاؤ ورنہ ہم منہ لگا کر (نہریا کیاری) سے پانی نوش فرما لیتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس رات کا باسی پانی مشک میں ہے۔ وہ (انصاری صحابی) اپنے جھونپڑے میں گئے۔ پیالے میں پانی ڈالا۔ پھر اس میں بکری کا دودھ دوہا یعنی کچی لسی بنائی۔ اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش جان فرمایا۔ انہوں نے دوبارہ ایسے ہی کیا تو اس صحابی نے بھی نوش کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری کا دودھ دوہا گیا۔ پھر اس میں اس کنویں کا پانی جو کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں تھا ملایا گیا۔ پھر تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش کیا گیا۔ حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش جاں فرمایا۔ (نوش جاں فرمانے کے بعد جو دودھ کی لسی بچ گئی، وہ بطور تبرک تقسیم فرمانے لگے) تو بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دائیں طرف ایک اعرابی بیٹھے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ابوبکر کو دیجئے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی کو پیالہ پکڑا دیا جو دائیں طرف تھا اور ارشاد فرمایا ”دائیں طرف کیونکہ دایاں مقدم ہے۔“ دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا کہ ”دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں۔“

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ)

دودھ :- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دودھ کے علاوہ کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو کھانے اور پینے کا کام دیتی ہو۔

(شمائل ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزوں کو رد نہیں کرنا چاہئے۔

1- تکلیف۔ 2- خوشبو۔ 3- دودھ (شامل ترندی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گئے۔ وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا۔ میں دائیں اور خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بائیں جانب تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمانے کے بعد مجھے فرمایا کہ اب پینے کا حق تیرا ہے۔ ہاں اگر تو بخوشی قبول کر لے تو خالد کو ترجیح دیدے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس خوردہ پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ اس کے بعد ارشادِ گرامی فرمایا کہ جب کسی شخص کو حق تعالیٰ کوئی چیز کھلا دے تو یہ دعا پڑھی چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاطْعَمْنَا خَيْرًا مِنْهُ اور جب کسی کو اللہ تعالیٰ دودھ عطا فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَارْزُقْنَا مِنْهُ۔

حضرت نضللہ بن عمرو الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک برتن میں دودھ دوہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا اور بچا ہوا مجھے عنایت فرمادیا۔ میں نے وہ دودھ پیا تو سیراب ہو گیا۔ میں نے بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سات بکریوں کا دودھ پی جاتا ہوں مگر سیراب نہ ہوتا تھا (لیکن آج تھوڑا سا پی کر سیراب ہو گیا) (خصائص کبریٰ) جنتی دودھ:- حضور تاجدارِ مدینہِ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی دودھ بھی نوش فرمایا۔ کتبِ احادیث و سیر میں مغراج شریف کا واقعہ بڑی تفصیل سے مذکور ہے۔ اس میں شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شمعِ رسالت کے پروانوں کو اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہی کی طرف بلند کیا گیا۔ اس کے پیر (پھل) اتنے بڑے تھے کہ گویا مقامِ ہجر کے مکے اور اس کے پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان وہاں سے چار نہریں جاری تھیں۔ دو اندر کو جاری تھیں اور دو باہر کو۔ جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ اندر جانے والی نہریں جنت کی نہریں ہیں اور باہر والی نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور دکھایا گیا اور میرے پاس ایک پیالہ شراب کا، ایک دودھ کا اور ایک شہد کا لایا گیا۔ میں نے دودھ والے

پیا لے کو اختیار (یعنی دودھ نوش فرمایا) حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا۔ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرت کو پسند فرمایا ہے۔“

(طویل حدیث سے مختصراً۔ بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ)

مسلم شریف کی ایک روایت میں بیت المقدس سے نکلنے وقت دودھ نوش فرمانے کا ذکر ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملاقات کے بعد مجھے ساتویں آسمان سے آگے لے جایا گیا۔ یہاں تک کہ ایک نہر پر پہنچے جس پر یاقوت، موتی اور زمرہ جود کے پیا لے رکھے تھے۔ اس پر سبز لطیف پرندے بھی تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے رب نے عطا فرمایا۔ اس کے اندر سونے اور چاندی کے برتن پڑے ہیں۔ یاقوت اور زمرہ کے بنے ہوئے سنگریزوں پر چلتی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ میں نے ایک برتن لے کر اس میں سے کچھ پیا تو شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

شہد:- شہد تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ اور مرغوب ترین اشیاء میں سے ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلوہ اور شہد بہت پسند تھا۔ (بخاری۔ مشکوٰۃ)

عموماً سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصبح شہد میں پانی ملا کر نوش جاں فرمایا کرتے تھے۔ پھر جب اس پر کچھ وقت گزر جاتا اور بھوک محسوس ہوتی تو جو کچھ از قسماً موجود ہوتی، تناول فرمالیتے۔ (مدارج جلد اول نزہۃ المجالس)

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید بن عیسر سے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شہد نوش فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری)

طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن ابی ملکیہ کی اسناد سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شہد نوش فرمایا کرتے تھے۔ (تفسیر مظہری جلد یازدہم)

ابن سعد نے حضرت عبداللہ بن رافع سے نقل کیا کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے پاس شہد کی ایک کچی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شہد کو پسند فرماتے تھے اور اس میں سے کچھ نوش فرمایا کرتے تھے۔ (حوالہ مذکورہ)

نبیذ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اس پیالے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی اشیاء شہد نبیذ پانی اور دودھ پلایا۔ (مسلم شریف - مشکوٰۃ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم ایک مشکیزہ میں حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بناتے تھے۔ اوپر کی طرف سے مشکیزہ کا منہ بند کر دیا جاتا تھا اور نیچے اس کا دہانہ تھا۔ ہم صبح اس میں نبیذ ڈالتے تو تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو پنی لیتے۔ اگر رات کو ڈالا جاتا تو صبح نوش جاں فرمالیتے۔ (صحیح مسلم شریف)

ستو: حضرت سدید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے پاس ستولاتے گئے۔ انہوں نے ان کو پانی میں گھول کر نوش جاں فرمایا۔ (بخاری شریف)

برتنوں کی حفاظت سے متعلق ارشادات

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سونے سے قبل:

- 1- برتن ڈھانپ دیا کرو۔
 - 2- پانی کے مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو۔
 - 3- دروازے بند کر لیا کرو۔
 - 4- چراغ بجھا دیا کرو۔
- (متفق علیہ)

غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ روزمرہ زندگی میں یہ تدابیر و اعمال کس قدر ضروری اور اہمیت کے حامل ہیں۔ ہر ایک کے متعلق ذیل کی مختصر تشریحات سے اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ اسلام کے دینِ فطرت اور سائنٹفک اور صحت نواز ہونے کا ثبوت ہے۔

(1) برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو

آج کل تو خوردبینوں اور الیکٹرانک کیمروں کے ذریعے دیکھا جاسکتا ہے کہ فضا میں ان گنت جراثیم موجود ہیں اور ہمارا ماحول تو مختلف امراض کے جراثیم کی آماجگاہ بنا ہوا رہتا ہے۔ فضا کے ہر سنی میٹر میں کروڑوں جراثیم کا وجود ہے جو غاہری آنکھ سے نظر نہیں آتے۔ اس کے علاوہ آنکھ سے نظر آنے والے کیڑے مکوڑوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ بعض ایسے کیڑے مکوڑوں اور مکڑیوں کا وجود ہے جن کے برتنوں پر سے گزر جانے سے زہریلے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان سب کے مضر بلکہ مہلک اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے برتنوں کو ڈھانپ کر سونا کتنا اہم اور ضروری ارشادِ گرامی ہے۔

(2) پانی کے مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو

کھانے کے بعد پانی کی احتیاط بھی ضروری ہے۔ اس لئے فرمایا پانی کے مشکیزے جس میں عام طور پر پینے کا پانی رکھا جاتا ہے۔ عام طور پر اس کا بھی وہی حال ہے کہ اگر ان کا منہ کھلا رہے تو ٹھنڈک اور پیاس کے مارے بہت سے جاندار اس کے اطراف اور اندر داخل ہو جائیں گے جس کے نتیجے میں مختلف پیچیدگیاں اور عوارض پیدا ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے پانی کو کھلے برتن میں لے کر اچھی طرح دیکھ کر اور بیٹھ کر قدرے چوس کر تھوڑا تھوڑا سانس باہر لے کر پینے کا حکم دیا گیا ہے۔ غور فرمائیے کہ یہ طریقہ کتنا سائنٹفک اور محفوظ طریقہ ہے جس کو ہر عقل سلیم تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

(3) دروازے بند کر لیا کرو

ایسا کرنے سے نہ صرف گھروالوں کی پردہ پوشی ہوتی ہے بلکہ انسان اور جنات گھر میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ نہ چوروں اور رہزنوں کا کھنکا رہے گا اور نہ بد باطنوں کو نقصان پہنچانے

کا موقع ہاتھ آئے گا۔ اس سے سامان اور عصمتیں بھی محفوظ رہیں گی اور نہ گھر کے سکون و آرام میں خلل پڑے گا۔

امت کے نمکسار آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے رات سونے سے پہلے کے احکام میں یہ بھی فرمایا ہے کہ ابتدائے شب ہی میں اپنے بچوں کو سمیٹ لو اور دروازے بند کر دو اور رات دیر گئے سونے اور قصہ کہانیوں سے پرہیز کرو۔ ہر رات بستر کو جھاڑ لیا کرو۔

لیکن آہ! افسوس صد افسوس کہ آج کل ٹی وی اور سینما بنی اور کاروبار کی دھن اور دولت کی ہوس، تفکرات، جنسی بے راہ روی لوگوں کو جلد سونے میں مانع ہو رہی ہے۔ افسوس کہ صحت جیسی نعمت مفت برباد کی جا رہی ہے۔

(4) چراغ بجھا دیا کرو

سوتے وقت چراغ کو بجلتے ہوئے رکھنے سے کئی حادثات پیش آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ خود تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اگر تم نے چراغ جلتا ہوا چھوڑ دیا تو چوہا چراغ کی جتنی سے گھر کو آگ لگا دے گا۔“

چند مختصر ضمیمہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ جتنی والے چراغ کے زمانہ کی بات تھی۔ اب تو زمانہ برقی قہقوں سے روشن ہے لیکن الحمد للہ رات میں روشنی کے بجھانے کی اہمیت اب بھی ہے۔

- 1- روشنی سے نیند میں بے بستری کا اظہار ہو سکتا ہے۔
- 2- روشنی سے نیند میں خلل واقع ہوتا ہے۔
- 3- روشنی سے چور کو رہبری ملتی ہے۔
- 4- روشنی سے پتنگے آتے ہیں اور پتنگوں کے لئے سپلک Lizard سانپ کی مقبول غذا سے غرض یہ کہ حشرات الارض کے اہل پڑنے کے لئے راستے ہموار ہو جاتے ہیں۔
- 5- تیز روشنی سے آنکھوں پر بار پڑتا ہے۔ سینما اور ٹی وی کی فلیش لائٹ سے کئی لوگ اندھے ہو گئے۔ یا ان کی نظر میں کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ روشنی سے آنکھ کی پتلی سکتا رہے اور نیند کے لئے پتلی کے پھیلنے کی ضرورت ہے جو روشنی کی موجودگی میں ممکن نہیں۔ اگر نیند آتی بھی ہے تو غیر طبعی مختصر اور گہری نہیں ہو پاتی۔

ملبوسات کے استعمال کا طریقہ نبوی ﷺ

تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم عموماً سادہ اور کم قیمت والا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ کبھی کبھی (بیانِ جواز کے لئے) بڑھیا لباس بھی استعمال فرماتے مگر جلد ہی اتار کر اسے کسی کو عنایت فرما دیتے۔

لباس پہننے اور اتارنے میں تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے زیادہ کامل اور بدن کے لئے سب سے نفع بخش اور سب سے ہلکا آسان طریقہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر چادر اور تہبند پہنتے تھے۔ اس لئے کہ یہ دوسرے ملبوسات کے مقابل بدن پر ہلکا معلوم ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کرت بھی زیب تن فرماتے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھا۔ اس کے پہننے اور استعمال کرنے میں دوسرے کپڑوں کی بہ نسبت زیادہ آسانی ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے کی آستینیں نہ زیادہ لمبی ہوتیں اور نہ بہت زیادہ کشادہ ہوتیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے کی آستینیں پہنچے تک ہوتیں۔ اس سے بڑی نہ ہوتیں کہ پہننے سے دقت کا سامنا کرنا پڑے اور معمولی حرکت اور گرفت سے مانع ہو نہ اس سے چھوٹی ہوتیں کہ سردی اور گرمی میں پریشانی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے کا دامن نصف پنڈلی تک ہوتا اور تہبند ٹخنوں سے نیچے نہ ہوتا کہ چلنے میں تکلیف ہو اور قدم کو گراں بار کر کے تھکا دے اور قیدی کی طرح بنا دے اور عضلہ ساق سے اوپر بھی نہ ہوتا کہ موسم سرما اور گرما میں پنڈلی کے کھلے رہنے کی وجہ سے تکلیف ہو۔

حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک نہ تو بہت بڑا ہوتا تھا نہ ہی بہت چھوٹا بلکہ متوسط ہوتا تھا۔ عمامہ شریف کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑتے تھے۔ اس میں کئی فوائد ہیں۔ عمامے کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیونکہ عمامے کا شملہ حرام مغز کو سردی اور گرمی اور موسمی تغیرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

دوسرا یہ کہ اس سے عمامے کا ٹھہراؤ بہتر طور پر ہوتا ہے۔ بالخصوص گھوڑے اور اونٹ کی سواری کے وقت یہ طریقہ بہت عمدہ ہے۔

بہر حال غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ حفظانِ صحت کے لئے یہ ملبوسات اور ان کے طریقے کس قدر نفع بخش اور پروقار ہیں۔ ان میں کتنی سادگی ہے۔ تکلف کا پتہ ہی نہیں اور بدن کو اس سے پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہمیشہ موزے استعمال فرمایا کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر حالات سفر میں پاؤں مبارکہ کو سردی و گرمی سے محفوظ رکھنے کے پیش نظر موزے استعمال فرماتے اور کبھی حالت حضر میں بھی موزے استعمال فرمایا کرتے۔

کپڑوں کے لئے سب سے بہتر رنگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سفید ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ، سیاہ، رنگین اور چمکدار کپڑا نہ پہنتے۔ جو یہ آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ جوڑا زیب تن فرمایا تو وہ یمنی چادر تھی جس میں سیاہی، سرخی اور سفیدی تینوں موجود تھیں۔ صرف سرخ نہ تھی۔

مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ بہتر ہے۔ حضرت سرہ بن حذاف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ زیادہ صاف ستھرے ہیں اور انہی (سفید کپڑوں) میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ (شامل ترمذی) مرد کے لئے سفید کے علاوہ دوسرے رنگ بھی جائز ہیں لیکن سرخ اور زعفرانی رنگ کی ممانعت آئی ہے۔ البتہ عورتوں کو اجازت ہے۔

سونے جاگنے کا طریقہ نبوی ﷺ

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود یکہ شہنشاہ کونین تھے مگر آپ کا بستر مبارک بادشاہوں کی طرح پر تکلف نہیں بلکہ انتہائی سادہ ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ اور دائیں رخسار مبارک کے نیچے دایاں ہاتھ رکھ کر آرام فرماتے تھے۔

صاحب مدارج النبوۃ نے اس کی حکمت یہ نقل کی ہے کہ چونکہ بائیں جانب دل ہوتا ہے۔ اگر اس کروٹ کے بل سویا جائے تو نیند بہت گہری آتی ہے حتیٰ کہ آدمی اپنے آپ

سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اگر دائیں طرف سویا جائے تو دل معلق رہتا ہے اور شدید گہری نیند نہیں آتی یعنی ذرا سی آہٹ پر آنکھ کھل جاتی ہے۔ اس طرح خدا نخواستہ کسی بھی ناگہانی کی صورت میں آدمی اپنی اور اپنے اہل و عیال کی حفاظت کر سکتا ہے اور صبح کی نماز کے لئے آسانی سے آنکھ کھل سکتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے شب میں سو جاتے اور رات کے نصف ثانی کے شروع میں بیدار ہو جاتے۔ جاگنے کے بعد مسواک فرماتے اور وضو فرما کر نماز ادا کرتے۔
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقدر ضرورت سوتے تھے۔ زیادہ سونے کی عادت نہ تھی۔ بستر مبارک چمڑے کا ہوتا جس میں کھجور کے ریشے بھرے ہوتے۔ کبھی تکیہ استعمال فرماتے اور کبھی ہاتھ کا تکیہ۔

باب سوئم

تلاوت قرآن سے ہر مرض کا علاج

قرآن مجید پورے کا پورا شفاء ہے۔ جب بھی مریض خود قرآن کی تلاوت کرتا ہے یا سنتا ہے تو مریض پر اس تلاوت کے براہ راست شفا کی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ قرأت قرآن کا سننے سے بلڈ پریشر اور دوسرے امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ قلب کی رفتار معتدل اور متوازن ہو جاتی ہے۔ اس سے جسم کے دوسرے حصے بھی پرسکون ہو جاتے ہیں جس میں خاص طور پر دماغ شامل ہے۔

قرآن پاک بیماری میں اور صحت دونوں صورتوں میں اس کی تلاوت کرنا چاہیے۔ ماہر روحانیت لیڈ بیٹر لکھتا ہے کہ ہر لفظ ایک یونٹ ہے اس سے ایک تیز روشنی نکلتی ہے۔ جو مثبت اور منفی ہوتی ہے قرآن سے نکلا ہوا لفظ مثبت ہوتا ہے اور جب مثبت اثرات لہریں انسان پر پڑیں گی تو ان کے اندر بے شمار امراض ختم ہوں گے۔ (سائنسی دنیا)

خون کے سرخ ذرات تحقیق کے مطابق غیر سرکی اثرات سے ٹوٹے رہتے ہیں اور اس کے ٹوٹنے کے عوامل بڑھتے جائیں تو پھر بلڈ کینسر کے اثرات بڑھ جاتے ہیں اور تلاوت کی لہریں اس مرض سے بہت محفوظ رکھتی ہے۔

وضو سے متعدد امراض کا علاج

وضو کا مطلب صرف جسمانی پاکیزگی نہیں بلکہ روحانی پاکیزگی بھی ہے ہمارے شعبہ روحانیت نے مشاہدہ کیا ہے کہ جن خواتین و حضرات نے با وضو رہنے کی پابندی کی ہے وہ ذہنی پراگندگی سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

اس سے یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ جسم کی صفائی اور پاکیزگی ذہن کو بھی پاک اور صاف رکھ سکتی ہے۔ وضو ایک ایسا عمل ہے جو کسی بھی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ اسکے ذریعے سے بدن کے وہ حصے صاف ہوتے ہیں یا یوں کہیے کہ وضو محافظ ہے ان راستوں کا جن کے ذریعے صحت کا دشمن بدن میں داخل ہوتا ہے۔

جدید تحقیق کے مطابق بہت سی بیماریوں کا سبب جراثیم ہیں یہ جراثیم ہمیں چاروں اطراف سے گھیرے ہوئے ہیں ہوا زمین الغرض استعمال کی ہر چیز پر یہ مسلط ہیں۔ جسم انسانی کی حیثیت ایک قلعہ کی مانند ہے کوئی دشمن اس میں داخل نہیں ہو سکتا سوائے زخموں یا سوراخوں کے۔ منہ اور ناک کے سوراخ ہر وقت جراثیم کی زد میں ہیں اور ہمارے ہاتھ ان جراثیم کو اندر لے جانے میں مدد کرتے ہیں وضو کی بدولت ہم نہ صرف ان سوراخوں کو بلکہ اپنے جسم کے ہر حصے کو جو کپڑے سے ڈھکا ہوا نہیں ہے اور آسانی سے ان جراثیم کی آماجگاہ بن سکتا ہے دن میں کئی بار دھوتے ہیں اس طرح وضو بہت سے امراض سے بچاؤ کی عمدہ تدبیر ہے۔

قدرت کا یہ عجیب سربستہ راز ہے کہ انسان کے اندر بجلی پیدا ہوتی رہتی ہے اور پورے جسم میں دورہ کر کے پیروں کے ذریعہ اترتے ہو جاتی ہے۔

تو جب بندہ وضو کرتا ہے تو روشنیوں کا بہاؤ عام راستے سے ہٹ کر اپنی راہ تبدیل کر لیتا ہے وضو کے ساتھ ہمارے اعضاء سے برقی روئیں نکلنے لگتی ہیں اور اس عمل سے جسمانی اعضاء کو ایک نئی طاقت اور قوت حاصل ہوتی ہے۔

آپ کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوگی کہ ایک خاص وقت کا وضو اندرونِ جسم کے ایک خاص عضو پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر ظہر کے وقت کے وضو کا اثر خاص طور پر قلب و دماغ پر زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی طرح وضو کا اثر اندرونی اعضاء پر بھی ہونے سے جسم کا اکثر اندرونی بیماریوں پر اعصاب کا کنٹرول مضبوط ہوتا جاتا ہے جس کی وجہ سے عضلات بدن میں جستی اور طاقت قائم رہتی ہے جس کو حیاتیاتی توازن کہا جاتا ہے۔

وضو کے تفصیلی فوائد پڑھنے ہوں تو میری کتاب ”سنتیں اور ان کی برکتیں“ میں وضو کے عنوان کا مطالعہ بغور فرمائیں۔

نماز ہر امراض کا علاج

حدیث شریف میں ارشاد ہے ”نماز میں شفاء ہے“

نماز میں جہاں روحانی فرحت اور اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے وہاں اس میں جسمانی صحت کے راز بھی مضمر ہیں۔ اس کے تمام ارکان کو اگر اچھی طرح اور باقاعدگی سے ادا کیا جائے تو کئی جسمانی بیماریوں سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

طبی نقطہ نگاہ سے کولیسٹرول یعنی چربی جو کہ شریانوں میں تنگی پیدا کرتی ہے۔ نماز کی ورزش سے وہ اعتدال پر آ جاتی ہے کیونکہ یہ طبی اصول ہے کہ ہم دن میں جتنی بار کھانا کھاتے ہیں اتنی بار ہی کولیسٹرول یعنی چربی کی مقدار ہمارے خون میں عام سطح سے بلند ہو جاتی ہے اور خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اس گاڑھے پن کا خاتمہ نماز کرتی ہے اور کولیسٹرول کو بڑی حد تک کم کرنے میں معاونت کرتی ہے۔

ایک طبی نقطہ ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ ساٹھ سال کی عمر کے بعد دورہ دل زیادہ خطرناک نہیں ہوتا۔ کیونکہ عمر کے تقاضے سے جوں جوں دل کی شریانیں تنگ ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ساتھ ہی نئی شریانیں نکلنے لگتی ہیں جو بوقت ضرورت خون کی فراہمی میں مدد دیتی ہیں یوں تو امراض قلب کیلئے درجنوں ادویات مارکیٹ میں موجود ہیں جن میں انگریزی ادویات کی تعداد زیادہ ہے جو کہ جڑی بوٹیوں کی بجائے مصنوعی کیمیکلز سے تیار کی جاتی ہیں اور ان کے سائیڈ افیکٹ بھی زیادہ ہیں۔

جدید سائنٹیفک نظریات میں نماز جسمانی تندرستی اور اندرونی اعضاء مثلاً دل، دماغ، گردے، پھیپھڑے، آنتیں، معدہ، ریڑھ کی ہڈی، سینہ، گردن اور تمام جسم کے گلیٹنڈز کی نشوونما کرتی ہے۔

نماز اس قدر ہلکی پھلکی ورزش ہے کہ اس سے پسینہ بھی نہیں آتا اور تھکاوٹ بھی نہیں ہوتی اس کے برخلاف دوسری ورزشیں انسان کو پسینہ میں شرابور کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے

وہ وقتی طور پر سوسائٹی میں شامل ہونے کے قابل نہیں رہتا۔ لیکن نماز ایک معتدل راستہ ہے۔ جو جسمانی ریاضت کی وساطت سے مزاج اور کارکردگی میں اضافہ کرتی ہے۔

نماز کے ہر ارکان کے الگ الگ جسمانی اور طبی فوائد بے شمار ہیں۔ جسے آپ میری کتاب ”سنتیں اور ان کی برکتیں“ میں نماز کے عنوان میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

روزہ رکھنے سے صحت

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ صحت نشان ہے ”روزہ رکھو صحت مند رہو“ (ترغیب و ترہیب)

نیز فرمایا ”ہر چیز کی ایک صفائی ہوتی ہے اور جسم کی صفائی روزہ ہے“۔ (ابن ماجہ)

روزہ بہترین ڈائیٹنگ ہے اور صحت کا راز بھی۔ اس لئے کہ روزہ سے جسم میں موجود کیڑے اور جراثیم تقریباً ۱۲ سے ۱۴ گھنٹہ پانی اور خوراک نہ ملنے سے مر جاتے ہیں۔ بہر حال روزہ اگر اصول کے مطابق رکھا جائے تو یہ موٹاپا، چربی کی زیادتی، شوگر، نقرش، پتھری، ہائی بلڈ پریشر، آنتوں اور معدہ کے جملہ امراض کیلئے مفید ہے۔

علم طب کے ماہرین بتاتے ہیں کہ بہت سے امراض میں ترکِ غذا شفاء کا ایک یقینی طریقہ ہے ان کے نزدیک اس پر مداومت بقائے صحت کی ضمانت ہے۔

زکوٰۃ دینے سے صحت

زکوٰۃ نکالنے سے کردار و اخلاق کو اچھا بنانے کی ترغیب ملتی ہے اور اچھے اخلاق اور نیک کردار اچھی صحت کے ضامن ہیں زندگی کے معاملات اور لین دین میں انسان ذہانت اور شعور سے جب کام لیتا ہے تو وہ اس کی عافیت اور درازی عمر کا سبب بن جاتے ہیں۔

اگر دنیاوی امور کو اس نیت اور روشنی سے سرانجام دیا جائے تو اس کے مفید اور صحت بخش ہونے میں کوئی شک نہیں۔

حج کرنے سے صحت

حج ایک ایسی عبادت ہے جس سے اجنبیت میں اپنائیت، خود اعتمادی، بھائی چارہ جیسی

خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جن کے ذریعے اعصاب کو کشادگی اور روح کو تازگی نصیب ہوتی ہے اور کامیاب و صحت مند زندگی گزارنے کے راستے ہموار ہوتے ہیں۔

نماز تہجد سے صحت

یہ روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں کی شفاء کا زبردست ذریعہ ہے۔ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رات کا قیام بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے۔

تہجد کے بارے میں طویل تحقیقات کے بعد ماہرین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ پچھلی رات کا جاگنا (۱) دل کے امراض کیلئے تریاقِ اعظم ہے (۲) اعصابی کھچاؤ اور جکڑاؤ کیلئے بھی مفید ہے (۳) دماغی امراض خاص طور پر پاگل پن کیلئے آخری علاج ہے۔ (۴) نگاہوں کا علاج ہے خاص طور پر جن کی نگاہ میں دو چیزیں نظر آتی ہیں۔ (۵) انسانی جسم میں نشاطِ فرحت اور غیر معمولی طاقت پیدا کرتا ہے جو سارا دن اسے ہشاش بشاش رکھتی ہے۔ (دینی زندگی)

ہوا سے امراض کا علاج

جو چیزیں ہماری زندگی میں صحت اور بقا کیلئے ضروری ہیں ان میں سرفہرست ہوا بھی ہے۔ جو لوگ صاف اور تازہ ہوا میں رہتے ہیں وہ تندرست مضبوط اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف جو لوگ کثیف (گندی) ہوا میں یا تنگ مکانات میں رہتے ہیں اور جن میں تازہ ہوا کی آمد و رفت کم ہوتی ہے وہ لوگ کمزور زرد رنگ اور نحیف ہوتے ہیں اور اکثر مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس سے ظاہر ہوا کہ صحت اور تندرستی صاف اور تازہ ہوا پر منحصر ہے۔

اس لیے لازم ہے کہ ہر شخص تازہ اور صاف ہوا میں رہے اور سانس لینے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے منہ کی بجائے ناک کے ذریعے سانس لیں کیونکہ منہ کے ذریعے سانس لینے سے آپ کو زکام کی شکایت رہے گی ہو سکتا ہے آپ بہرے بھی ہو جائیں طبی نقطہ نظر سے بھی دیکھا جائے تو ناک سے سانس لینے سے ہوا کے نامیاتی اجزاء اور جراثیم ناک کے

اندرونی بالوں سے چھن جاتے ہیں تاکہ کی جھلی میں رطوبت رس کر اسے تر رکھتی ہے جب ہوا اس رطوبت سے مس کرتی ہوئی گزرتی ہے تو وہ چھیننے کے علاوہ کسی قدر گرم اور مرطوب بھی ہو جاتی ہے جب کہ منہ کے ذریعے سانس لینے سے یہ فوائد حاصل نہیں ہوتے۔ یہ عمل آپ نماز فجر کے بعد کھلی فضا میں کھل کر کریں تو پچھڑوں کی بیماری سانس کی بیماری اور دوسری بیماریوں کیلئے مفید ہے۔ یہ عمل روزانہ کریں۔

نیز تازہ ہوا میں گھاس پر خوب تیز تیز پیدل چلیں بعد نماز فجر گھاس پر چلنا بہت سے موذی امراض کیلئے مفید ہے۔

”پانی“ سے کئی بیماریوں کا علاج

کچھ عرصہ قبل Japane Sickmess Association کی جانب سے ایک رپورٹ شائع ہوئی کہ بہار منہ پانی پینے سے بہت سے موذی امراض سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً شدید ذہنی تناؤ، السر، سرطان، کینسر، پیشاب کی بیماریاں، بواسیر، سرد، انیمیا (خون کی کمی) جوڑوں کا درد، فالج، موٹاپا، بلڈ پریشر، قبض، ماہواری کی تکلیف، لیکوریا، بچہ دانی کا کینسر، ناک، کان، گلے کے امراض، چیپش، گیس کی بیماریاں وغیرہ۔

صبح اٹھ کر چار گلاس پانی ایک ساتھ پینا ہے اس کے بعد ۴۵ منٹ تک کچھ بھی کھانا پینا نہیں ہے اور دونوں وقت کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد ۲ گلاس پانی پینا ہے اس سے پہلے نہیں۔ جنہیں پانی پینے کی عادت نہیں شروع میں انہیں زیادہ پیشاب آئے گا پھر رفتہ رفتہ معمول پر آ جائے گا۔ جو شخص شروع میں چار گلاس پانی ایک ساتھ نہ پی سکتا ہو تو وہ پہلے چند دن دو گلاس پھر چند دن بعد تین گلاس اور پھر چار گلاس پانی پئے۔ اس سے مختلف بیماریاں مختلف عرصہ کے استعمال سے ٹھیک ہو سکتی ہیں مثلاً خون کا دباؤ ایک ماہ میں اور گیس وغیرہ دس یوم میں۔ شوگر ایک ماہ میں، قبض دن دس، کینسر چار ماہ، ٹی بی تین ماہ میں۔

صبح چار گلاس کا یہ کورس ہر بیماری کے مطابق کر کے بند کر دیں۔ اگر اتفاق نہ ہو تو ایک ماہ کے وقفہ سے دوبارہ شروع کر دیں لیکن دس گلاس پانی ترجیحاً ایک ایک گلاس ہر گھنٹہ بعد پینا ہے۔ پوری زندگی ۲۲ گھنٹوں میں کم از کم دس گلاس پانی پینا صحت کیلئے نہایت ضروری ہے۔

ممکن ہو تو روزانہ کم از کم ایک بار غسل کریں اس سے بھی امراض دور ہوتے ہیں۔

شبنم سے امراض کا علاج

بعد نماز فجر گھاس پر ننگے پاؤں چلیں جس پر شبنم گرمی ہوئی ہو۔ خوب پیدل چلیں جتنا زیادہ سے زیادہ چل سکتے ہوں۔ اکثر بیماریاں مثلاً بلڈ پریشر، معدہ کی جلن، تیزابیت، آنکھوں کی بیماری وغیرہ انشاء اللہ عزدوجل ٹھیک ہو جائیں گی۔

دھوپ سے امراض کا علاج

ہوا کے ساتھ دھوپ اور روشنی بھی ہماری صحت کیلئے بہت ضروری ہے۔ اگر پودوں کو چند روز تک ہوا اور دھوپ سے بچا کر کسی اندھیری کوٹھڑی میں رکھیں تو وہ مرجھا جائیں گے۔ اسی طرح دھوپ اور روشنی اور ہوا سے محروم انسان بھی کمزور اور نحیف ہو جاتے ہیں دھوپ جسم کو بڑھاتی، جسمانی گرمی کو برقرار رکھتی، خون کی گردش قائم رکھتی اور زندگی کو خوشگوار بناتی ہے دھوپ اور روشنی کے فوائد سے بہرہ اندوز ہونے کیلئے روزانہ صبح کو سورج نکلنے کے وقت کسی کھلے میدان یا نہر یا دریا کے کنارے اگر یہ نہ ہو سکے تو مکان کی چھت پر جا کر سورج کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور تمام جسم پر کم از کم نصف گھنٹہ آفتاب کی شعاعیں ڈالیں۔ منہ سینہ اور پشت اور پہلو الغرض جسم کے ہر حصے کو باری باری کرنوں کے سامنے کریں۔ گرمی کے موسم میں جسم پر کپڑا ہلکا سا ہو تو بھی کوئی حرج نہیں اس کو غسل آفتابی (دھوپ کا غسل) کہتے ہیں۔

جس طرح پانی سے غسل کرنے سے جسم کے مسامات کھلتے اور بیرونی آلائشیں صاف ہوتی ہیں اس طرح غسل آفتابی سے جسم کی اندرونی غلاظتیں دھل جاتی ہیں غسل آفتابی کے وقت گہرے سانس لینا یا ہلکی ورزش کرنا نہایت فائدہ بخش ہے۔

تین شدید بیماریوں سے محفوظ رہنے کا علاج

حضرت قبصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ آپ روزانہ صبح کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ وظیفہ پڑھ لیا کرو دنیا کی تین

بیماریوں سے محفوظ اللہ عزوجل تم کو محفوظ رکھے گا۔

(۱) ناپینا ہونے سے (۲) جذام کی بیماری سے (۳) قالج کی بیماری سے

وہ وظیفہ یہ ہے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ (اللہ پاک ہے وہ تعریفوں والا ہے) اس دعا کو ہمیشہ بعد نماز فجر پڑھنے والا ان بیماریوں سے انشاء اللہ عزوجل محفوظ رہے گا۔ (مسند احمد)

نفیاتی بیماریوں کا علاج

مریض قرآن پاک کی چھوٹی چھوٹی سورتیں خود پڑھے اور خاص طور پر سورہ اخلاص بار بار پڑھے یا دوسرے لوگ با آواز بلند مریض کے سامنے قرآن پڑھیں اس لئے کہ قرآن پڑھنا اور سننا دونوں ہی باعث شفاء ہیں۔

اور سورہ اخلاص دل کی تنگی دور کرنے کا بہترین علاج بھی ہے۔ (ابوداؤد)

جدید تحقیق کے مطابق خون کے سرخ ذرات غیر مری اثرات سے ٹوٹتے رہتے ہیں اور اسکے ٹوٹنے کے عوامل بڑھتے جائیں تو پھر بلڈ کینسر کے اثرات بڑھ جاتے ہیں اور تلاوت کی لہریں اس مرض سے بہت محفوظ رکھتی ہیں۔

نفیاتی امراض فی زمانہ انسان کیلئے وبال جان ہیں اور ان سے بچاؤ صرف اور صرف یہی ہے کہ ایسی لہروں کو اپنے اندر منتقل کیا جائے۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس)

جھوٹ بولنے سے ذہنی اور اعصابی بیماریاں

جھوٹ بولنے سے ذہنی الجھنیں اور اعصابی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولنا چاہیے۔ جھوٹ بول کر مال بیچنا حرام ہے۔ یہ بیماریوں کی جڑ اور جہنم کا راستہ ہے۔ جھوٹ بولنے سے ذہنی سکون سے محروم ہو جاتی ہے۔ غصہ، حسد، تکبر اور جھوٹ بولنے جیسی بری عادتیں انسان کی زندگی کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہیں۔ اس لئے ان بری عادتوں کو چھوڑ کر ان سے توبہ کر کے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے جو کچھ خدا تعالیٰ نے دیا ہے اس پر قناعت کرنا چاہیے۔

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے جھوٹ بولنا ذہنی خلجان کا باعث ہے اور سچ ذہنی اطمینان کا باعث ہے۔ (مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں ہے کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے (اعمال لکھنے والا) فرشتہ ایک میل دور بھاگ جاتا ہے۔ (ترمذی)

چغلی اور حسد سے دل کے امراض

جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ گناہ کرنے سے پریشانی، تذبذب اور نفسیاتی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ دراصل گناہ سے خون میں ہشامین کی زیادتی ہو جاتی ہے جن سے برین سیل بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور انسان بے شمار مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بعض گناہوں کی نحوست کے اثرات ذہنی بیماریوں کی شکل میں سامنے آتے ہیں اور بعض کے جسمانی بیماریوں کی صورت میں اور بعض گناہوں کی نحوست سے جسم میں درد، تھکان اور بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ جسم کے عضلات کھینچے جاتے ہیں۔ دماغ بوجھل بوجھل اور ہاتھ پاؤں میں کمزوری آ جاتی ہے۔ گناہوں کی وجہ سے خوف، گھبراہٹ، مایوسی، چڑچڑاہٹ اور وحشت ناک خواب وغیرہ آنے لگتے ہیں۔ ہاضمہ خراب اور نیند کم آتی ہے۔ پڑھنے لکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ نیز اعصابی اور جنسی کمزوری آ گھیرتی ہے۔ پھر ڈاکٹروں اور حکیموں کے چکروں میں پھنس کر جیب کا صفایا بھی ہو جاتا ہے۔

چغلی اور حسد کرنے سے دل کی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ دل کی کمزوری جسم کے دوسرے اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ گناہ سے انسان میں حوصلہ اور ہمت کم ہو جاتی ہے۔ ناامیدی اور بزدلی آ جاتی ہے۔ لیکن گناہ سے بچنے والے نیک لوگوں کا دل مضبوط ہوتا ہے اس میں بے پناہ ہمت اور حوصلہ ہوتا ہے ان کے عزم پتھر کی چٹانوں کی طرح ہوتے ہیں لیکن ان میں قوتِ ایمانی اور گناہوں سے بچنے کے سبب اتنی دلیری اور حوصلہ تھا کہ انہوں نے بڑی بڑی سلطنتوں کے تختے الٹ دیے۔ بڑے بڑے جابر حاکموں کے سامنے کلمہ حق سنایا۔ ان کی کامیابی کا راز صرف یہی تھا کہ یہ لوگ گناہوں سے بچے اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری میں اپنی

زندگی بسر کی۔

جسم میں بیماری پیدا ہونے کی چار وجوہات

(۱) بد نگاہی کرنا (۲) زیادہ گفتگو یعنی بے مقصد باتیں کرنا

(۳) زیادہ کھانا (۴) زیادہ سونا۔

۱۔ بد نگاہی کرنا

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق نگاہیں جس جگہ جمتی ہیں پھر ان کا اچھا اور برا اثر اعصاب و ماغ اور ہارمونز پر پڑتا ہے۔ شہوت کی نگاہ سے دیکھنے سے ہارمونز سسٹم کے اندر خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان نگاہوں کا اثر زہریلی رطوبت کا باعث بن جاتا ہے اور ہارمونز گلینڈز ایسی تیز اور خلاف جسم زہریلی رطوبتیں خارج کرتے ہیں جس سے تمام جسم درہم برہم ہو جاتا ہے اور آدمی بے شمار امراض و علل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

بہر حال نگاہوں کی حفاظت نہ کرنے سے آدمی ڈپریشن، بے چینی اور مایوسی کا شکار ہوتا ہے جس کا علاج ناممکن ہے کیونکہ نگاہیں انسان کے خیالات اور جذبات کو منتشر کرتی ہیں ایسی خطرناک پوزیشن سے بچنے کیلئے صرف اور صرف اسلامی تعلیمات کا سہارا لینا پڑے گا۔ یعنی چلتے پھرتے اپنی نگاہوں کو نیچا رکھنے کی عادت بنائیں اور دل میں اللہ عز و جل کا خوف پیدا کریں کہ اللہ عز و جل مجھے دیکھ رہا ہے جس قدر اللہ عز و جل کا خوف زیادہ ہوگا اتنا ہی حرام چیزوں سے بچنا آسان ہوگا۔

یاد رکھئے! اگر اجنبی یا نامحرم عورت پر اچانک نظر پڑ جائے تو دوبارہ دیکھنا گناہ ہے قیامت کے روز ایسی آنکھ میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا حرام اشیاء کو دیکھنا ہے۔

(بخاری، مسلم)

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اللہ عز و جل دیکھنے اور دکھانے والی

دونوں پر لعنت فرمائے۔ (بیہقی)

۲- زیادہ باتیں کرنا

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
جب تم اپنے دل میں قساوت (سنگ دلی) بدن میں سستی اور رزق میں تنگی محسوس کرو تو
سمجھ لو کہ تم سے کہیں فضول کلمے نکل گئے ہیں جس کا یہ نتیجہ ہے۔
بدن میں سستی اور دل کی سختی سے بیسیوں روحانی اور جسمانی امراض جنم لیتے ہیں۔

۳- زیادہ کھانا

یہ حقیقت پر مبنی ہے کہ زیادہ کھانا متعدد امراض کا سبب بنتا ہے اور معدہ کی خرابی بہت
سے امراض کی جڑ ہے۔ جن میں سے زیادہ خطرناک شوگر، بلڈ پریشر، فالج اور موٹاپا ہیں۔ کم
کھانے سے طبیعت ہلکی پھلکی اور دماغ روشن رہتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ بوجھل پیٹ کے
ساتھ کوئی شخص اپنی خداداد صلاحیتوں کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ جب کہ
اصول یہ ہے کہ تھوڑی سی بھوک رکھ کر دسترخوان سے ہاتھ کھینچ لینا چاہیے۔
سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھانے پینے کی کثرت کر کے دلوں کو نہ
مارو کیونکہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ جیسے پانی کی کثرت کے باعث کھیتی مر جاتی ہے۔
تباہ ہو جاتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کی ڈکار سنی تو ارشاد فرمایا:

”اپنی ڈکار کم کر کیونکہ قیامت کے روز سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زیادہ
پیٹ بھرتا ہے۔“ (ترمذی)

مزید فرمایا ”آدمی نے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرا“ ابن آدم کو چند لقمے کافی
ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا کر دیں اگر زیادہ کھانے کی ضرورت ہو تو تہائی پیٹ کھانے کیلئے
اور تہائی پانی کیلئے اور تہائی سانس کیلئے رکھے۔“ (ترمذی وابن ماجہ)

یہ حدیث خوراک کی متوازن مقدار کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ معدہ میں غذا پانی اور رطوبتوں کے عمل سے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بنتی ہے اور یہ معدہ کے اوپر والے حصہ میں آ جاتی ہے اگر معدہ کے اس حصے کو بھی خوراک سے بھر دیا جائے تو گیس کیلئے جگہ نہ ہوگی۔ یہ عمل معدہ کی بہت سی بیماریوں کا باعث اور سانس میں دشواری پیدا کرتا ہے۔

۴- زیادہ سونا

زیادہ سونا اعصاب اور دماغ کو کند کر دیتا ہے اور دورانِ خون کم و بیش نہ ہونے سے دل اور اعصاب کے کئی عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ قبض اور ہاضمہ کی خرابی بڑھتی شروع ہو جاتی ہے خصوصاً کھانے کے فوراً بعد سوجانا معدہ اور آنتوں کی سنگین بیماریاں پیدا کرتا ہے۔

ذہانت میں اضافہ کیسے ممکن ہے

(۱) فضول گفتگو کو چھوڑنا (۲) مسواک کرنا (ہر وضو سے پہلے) (۳) نیک صحبت میں بیٹھنا (۴) عالم دین کی مجلس میں بیٹھنا۔

یہ قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

حادثات سے بچنے کا علاج

حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا۔ فرمایا نہیں جلا۔ پھر دوسرے شخص نے آ کر یہی اطلاع دی تو فرمایا نہیں جلا۔ پھر تیسرے شخص نے آ کر یہی خبر دی۔ آپ نے فرمایا نہیں جلا۔ پھر ایک اور شخص نے آ کر کہا اے ابو الدرداء آگ کے شرارے بہت بلند ہوئے مگر جب آپ کے مکان تک آگ پہنچی تو بجھ گئی۔ فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اللہ عز و جل ایسا نہیں کرے گا (کہ میرا مکان جل جائے) کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ”جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے شام تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی“۔

میں نے یہ کلمات پڑھے تھے اس لئے مجھے یہ یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا۔

وہ کلمات یہ ہیں: الھم انت ربی لا الھ الا انت علیک توکلت وانت رب العرش الکریم ماشاء اللہ کان وما لم یشالھ یکن ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اعلم ان اللہ علی کشتی قدیر وان اللہ قد احاط بکل لشی علماً الھم انی اعوذ بک من شر نفسی ومن شر کل دآبۃ انت اخذتنا صیتھا ان ربی علی صراط مستقیم۔

جو شخص شام کو یہ کلمات پڑھے گا ان شاء اللہ عزوجل صبح تک اسے کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔

برے خواب کا علاج

سونے سے پہلے کم از کم ایک صفحہ قرآن کا ترجیماً سورہ بقرہ کا آخری رکوع اور سورہ ملک مکمل اور چاروں قل اور پھر سونے کی دعا پڑھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ برے اور ڈراؤنے خواب سے محفوظ فرمائے۔ سونے سے پہلے پیشاب کریں اور با وضو سویا کریں۔

برا خواب دیکھ کر لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھیں۔ نیز اچھا خواب اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ برے خواب کو کسی سے بیان نہ کریں شیطان کے شر سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگیے کچھ نقصان نہ ہوگا۔ (بخاری)

بری موت سے بچنے کا علاج

تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجا دیتا ہے اور بری موت کو دور رکھتا ہے۔ (ترمذی)

روزانہ کچھ نہ کچھ صدقہ دیجئے خواہ آدھی کھجور ہی کیوں نہ ہو۔

باب چہارم

طب نبوی ﷺ میں درد سر کا علاج

- پہلے درد سر ہونے کے اسباب پیش خدمت ہیں۔
- 1- اخلاط اربعہ حار بارڈرطب ویالہس کے غلبہ کی وجہ سے۔
 - 2- ریح غلیظہ جو معدے میں پیدا ہوتی ہے اس کا صعود کھوپڑی کی جانب ہوتا ہے جس سے کھوپڑی میں تناؤ کے بعد درد پیدا ہوتا ہے۔
 - 3- غیر معمولی بیدار نیند کا فقدان۔
 - 4- کثرت غذا کی وجہ سے امتلاء معدہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کچھ حصہ تو معدے سے براز وغیرہ کی شکل میں نیچے آ جاتا ہے۔ کچھ خام حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اس کی گرانی سے سر میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔
 - 5- زخم معدہ کی وجہ سے کیونکہ معدے کا اعصاب کے ذریعے براہ راست دماغ سے تعلق ہے۔ قرم معدہ کی وجہ سے وہ عصب متورم ہو جاتا ہے یا خود معدے کا مقام ماؤف و متورم ہو کر عصب کے تناؤ کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح معدے کی اذیت کا احساس سر کو ہوتا ہے اور درد سر پیدا ہو جاتا ہے۔
 - 6- معدے کے عروق میں ورم پیدا ہوتا ہے۔ ان عروق میں ورم کی وجہ سے سر میں درد کا احساس ہوتا ہے۔
 - 7- درد سر بعض اوقات تھکے اور استنفارغ کے بعد ہوتا ہے۔ جس کا سبب یا تو خشکی ہوتی ہے یا معدے سے بخارات سر کی طرف آنے لگتے ہیں۔
 - 8- بعض اوقات درد سر گرم ہوا اور گرمی کے موسم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

9- شدید ٹھنڈک کی وجہ سے اس لئے کہ ٹھنڈک سے بخارات کثیف ہو جاتے ہیں اور سر سے تحلیل نہیں ہوتے بلکہ جم جاتے ہیں۔

10- سر کے اوپر غیر معمولی دباؤ یا گراں چیزوں کے اٹھانے سے۔

11- دماغ کی جھلی میں درم کی وجہ سے جس میں مریضوں کو دماغ پر ہتھوڑا چلنے اور سر پھٹنے کا احساس ہوتا ہے۔

12- بخار کی وجہ سے بھی درد سر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ بخار میں حرارت پیدا ہوتی ہے جو سر کی تکلیف کا باعث بن جاتی ہے۔

13- اعراض نفسانیہ کی بناء پر جیسے غم، فکر، رنج و سادس افکار و رویہ۔

14- غیر معمولی ریاضت و محنت، شدید کثرت حرکت کی وجہ سے بھی درد سر پیدا ہوتا ہے۔

15- کثرت گفتار جس سے دماغ اس کی تکان محسوس کرتا ہے اور ضعف کی وجہ سے برداشت کی قوت کمتر ہو جاتی ہے، درد سر کا باعث بن جاتا ہے۔

16- شدید بھوک سے اس لئے کہ اس وقت پیدا ہونے والے بخارات کا کوئی مصرف نہیں رہ جاتا تو وہ اور زیادہ ہو جاتے ہیں اور دماغ کی جانب چڑھتے ہیں جس سے درد سر پیدا ہو جاتا ہے۔

17- جسم کے کھوکھلا اور کمزور ہونے کی وجہ سے جماع کے بعد درد سر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ اختلال کی وجہ سے ہوا کی گرمی سر میں مقدار سے زیادہ پہلائی ہوتی ہے۔

علاج:- ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اس سلسلے میں ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جس کی صحت محکم نظر ہے۔

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی درد سر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر مہندی کا لپ کر تے۔ مہندی کا پلاسٹر چڑھاتے اور فرماتے کہ یہ صداع کے لئے خدا کے حکم سے نافع ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کوئی بھی درد سر کی بیماری کی شکایت کرتا، حضور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے کہ سینگلی لگوا لو اور پاؤں میں جو درد کی شکایت کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے کہ مہندی لگا لو۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

خیال رہے کہ سینگلی یا پچھنے لگانا سر کی ان بیماریوں میں نسبتاً زیادہ فائدہ بخش ہے جو دوسوی (خونی) ہوں۔ خون کی کمی ہو تو سینگلی یا پچھنے نہ لگوائے۔ منگل کے دن بھی پچھنا افضل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاند کی سترہ انیس یا اکیس تاریخ کو سینگلی کھنچوائے اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء ہوتی ہے۔ (ابوداؤد۔ شریف)

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سر میں پچھنے لگوانا سات امراض کی شفاء ہے۔

(1) جنون (2) حد (3) جذام (4) برص (5) درد داڑھ (6) طلسم چشم (7) درد سر۔
مزید فرمایا جو شخص پچھنے لگتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے۔ اس کو پچھنے کا نفع پہنچتا ہے۔ پچھنے لگانے کے فوراً بعد دودھ یا دودھ کی بنی ہوئی کوئی شے مثلاً پنیر وغیرہ نہ کھائے بلکہ شیرینی اور سرکہ کھائے اور اس کے بعد عورتوں کے قریب نہ جائے۔ پچھنے لگوانے سے ایک روز پہلے بھی عورتوں کے پاس نہ جائے۔ (نزہۃ المجالس۔ اوّل)

سینگلی کھنچوانا یا پچھنے لگوانا بالیقین بہت فائدہ بخش چیز ہے مگر ان ایام میں کہ جن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان کا اندیشہ ہے۔

حضرت کبیرہ ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں کہ میرا باپ منگل کے دن اپنے اہل خانہ کو سینگلی لگوانے سے روکتا تھا اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منگل کے دن خون کے جوش کا دن ہے اور اس میں ایک ایسی ساعت آتی ہے کہ جس میں خون نہیں تھمتا۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل مروی ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص ہفتہ یا بدھ کے روز سینگلی کھچوائے یا لپ کرے تو اسے (العیاذ باللہ

تعالیٰ) کوڑھ ہو جائے تو اپنے آپ کو ملامت کرے (مشکوٰۃ)

فائدہ:- دردِ سر کا علاج نوعیت و اسباب کے پیش نظر مختلف ہوتا ہے۔ اس کی بعض اقسام کا علاج استفرغ سے کیا جاتا ہے۔ بعض کا غذا استعمال کرا کے بعض میں آرام و راحت رسانی علاج ہے اور بعض کا پلاسٹر سے، بعض کا دردِ سر ٹھنڈک پہنچانے سے ختم ہوتا ہے۔ بعض کا گرمی پہنچا کر علاج کیا جاتا ہے۔ بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں آواز سننے حرکت کرنے کی سخت ممانعت ہوتی ہے۔ اسی سے انہیں نفع ہو جاتا ہے۔ اس بات کے علم کے بعد آپ اس بات کو سمجھیں کہ حدیث میں حنا سے معالجے کا ذکر جزئی صداع کا ہے۔ کلی صداع کا نہیں۔ یہ صداع ایک قسم کا علاج ہے جبکہ صداع تیز حرارت کی بنا پر ہو اور صداع سادہ ہو مادی نہ ہو۔ اس میں استفرغ ضروری ہو۔ ایسے صداع میں حنا سے کھلے طور پر نفع ہوگا۔ حنا کو پیس کر سر کے میں ملا کر پیشانی پر ضماد کیا جائے تو دردِ سر جاتا رہے گا۔ اس لیے کہ حنا میں اعصاب کے مناسب قوت موجود ہے۔ جب اس کا ضماد ہوگا تو درد جاتا رہے گا۔ یہ کچھ دردِ سر کی خصوصیت نہیں بلکہ کسی عضو کا درد اگر غیر مادی اور حرارت سادہ کی بنا پر ہو تو اس میں نافع ہے۔ اس میں ایک قسم کا قبض ہے جس سے اعضاء میں قوت اور جان آتی ہے اور اگر کسی درم حار یا التهاب کے مقام پر لگایا جائے تو اس کے ضماد سے درد کو سکون ہو جاتا ہے۔

نکسیر کا علاج نبوی ﷺ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کے تھنوں سے خون جاری تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کیا؟ لوگوں نے کہا کہ کوا میں جو کئے لانے کی وجہ سے یا دردِ سر کی وجہ سے سیلانِ خون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری سمجھ پر پتھر پڑے۔ اپنی اولاد کو ہلاک نہ کرو۔ جب کسی عورت کے بچے کو کوئے کی تکلیف ہو یا دردِ سر ہو تو اسے عود ہندی کو لے کر پانی سے رگڑنا چاہیے۔ پھر اسے ناک میں چڑھانا چاہیے۔ یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس تدبیر کے کرنے

کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ یہ ترکیب عمل میں لائی گئی۔ بچہ پوری طرح تندرست ہو گیا۔
 قسط بھری جس کا ذکر حدیث شریف میں ہے: وہ یہی عود ہندی ہے جو نسبتاً سفیدی مائل
 ہوتی ہے۔ وہ شیریں اور کثیر المنفعت ہے اور عربوں کا دستور تھا کہ وہ کوئے کو زخمی کر کے علاج
 کرتے یا کوئی چیز لٹکا کر علاج کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح علاج
 کرنے سے منع کیا اور ایسا علاج بتلایا جو بچوں کے لئے زیادہ نفع اور والدین کے لئے آسان
 تر ہے۔

سعود ناک میں پہنچانے والی دوا کو کہتے ہیں۔ اس کے لئے مفرد و مرکب دونوں ہی قسم
 کی دوائیں کام میں لائی جاسکتی ہیں۔ چنانچہ شیخ نے سقوط لبہاۃ میں جو علاج لکھا ہے۔ اس
 میں عود ہندی، شب میانی، تخم مرو کے ساتھ مفید ہے۔
 ان دواؤں کو پیس چھان کر گوندھ کر کبھی سفوف بنا کر ضرورت کے وقت کسی چیز میں حل
 کر کے ناک میں ڈالتے اور چڑھاتے ہیں۔ دوا ڈالنے کے وقت مریض کو چت لٹا دیتے
 ہیں۔ مونڈھے اور پیٹھ کی تکیے پر ٹیک لگاتے ہیں تاکہ سر کا حصہ نیچے ہو اور یہ حصہ اٹھا ہوتا کہ
 دوا ڈالنے کا نتیجہ یہ ہو کہ دوا دماغ تک پہنچ جائے اور جو مواد دماغ میں ہو، چھینک کے ساتھ
 باہر نکل آئے۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعود کے ذریعے علاج کو پسند فرمایا جہاں
 ضرورت ہو۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ناک میں دوا ڈلوائی۔ اس کا ذکر احادیث کی
 بہت سی کتابوں میں محدثین نے کیا ہے۔ خود ابو داؤد نے اس روایت کو اپنی سنن میں بیان کیا
 ہے۔ (ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعط) ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک میں دوا
 ڈلوائی۔“

آشوب چشم کا علاج نبوی ﷺ

علامہ عبدالرحمن صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے آشوب چشم کا علاج ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے سے فرمایا۔
 (نزهۃ المجالس - جلد ثانی)

چندھیا پن: - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کہ کیا کھمبی زمین کی چپک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ من کی ایک قسم ہے۔ (من وہ کھانا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت پر میدان تہیہ میں آسمان سے نازل ہوتا ہے۔) اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے اور عجمہ جنت سے ہے اور وہ زہر سے شفاء ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے تین پانچ یا سات کھمبیاں لیں۔ ان کو نچوڑ کر ان کا پانی شیشی میں ڈالا اور بطور سرمہ اپنی ایک چندھی لونڈی کی آنکھ میں ڈالا تو وہ بفضل خدا اچھی ہو گئی۔ (ترمذی)

کمزوری نظر کا علاج نبوی ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اشد سرمہ آنکھ میں ڈالا کرو اس لئے کہ وہ آنکھ کی روشنی کو بھی تیز کرتا ہے اور پلکیں خوب اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے ہر رات تین تین سلائی دونوں آنکھوں میں ڈالا کرتے تھے۔ (ترمذی شریف)

جدید تحقیق کے مطابق جب آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے تو سورج کی تیز شعاعیں آنکھوں کی پتلی کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ سرمہ اعلیٰ درجہ کا قلعن یعنی اینٹی سپٹک ہے۔ سرمہ سے آنکھوں کے اوپر پھنسی لینڈ انفلکشن اور نگرے بالکل نہیں ہوتے۔ آشوب چشم کے لئے سرمہ بہت مفید ہے حتیٰ کہ جو آدمی سرمہ مستقل استعمال کرتا ہے اسے آشوب چشم کا مرض نہیں ہوتا۔

آنکھوں کے زخم خراش اور سوزش کے لئے سرمہ بہت مفید ہے۔ ہر قسم کے چھوٹی جراثیم ختم کر دیتا ہے۔

چہرے کی چھائیاں وغیرہ کا علاج نبوی ﷺ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے اس وقت چہرے پر ایلو اگا رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ام سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ ایلو ہے۔ اس میں خوشبو نہیں ہے۔ اس پر تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ چہرے کو صاف اور خوبصورت بناتا ہے۔ اس لئے اگر لگانا ہو تو رات کو لگایا کرو اور دن میں لگانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ خوشبو اور مہندی سے بال نہ سنوارو۔ میں نے عرض کیا کہ کنگھا کرنے کے لئے کیا چیز سر پر لگاؤں؟ ارشاد فرمایا کہ بیری کے پتے سر پر تھوپ لیا کرو۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

علماء طب کے نزدیک بیری کے پتوں سے سر دھونے سے بال لمبے ملائم اور خوشنما ہو جاتے ہیں۔ موجودہ دور میں چہرے کے داغ، دھبے، کیل، چھائیاں دور کرنے کے لئے بڑے بڑے لوشن استعمال کئے جاتے ہیں۔ اگر ان تمام لوشنوں کی بجائے صرف ایلو استعمال کیا جائے تو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

گلے پڑنا اور علاج نبوی ﷺ

یہ بیماری عموماً چھوٹے بچوں کو ہوا کرتی ہے۔ اکثر طور پر عورتیں حلق دبا کر یا تیل کی مالش سے اس کا علاج کرتی ہیں مگر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو بچوں کا حلق دبا کر ان کو تکلیف دینے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ ”بچوں کو حلق کی بیماری میں حلق دبا کر عذاب نہ دو بلکہ تم قسط کا استعمال لازم پکڑو۔“ (بخاری۔ مسلم)

دیگر حلق اور ذات الجنب کے لئے

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”تم اپنی اولاد کے حلق کیوں دباتی ہو۔ تم پر لازم ہے کہ عود ہندی استعمال کرو کیونکہ اس میں

سات بیماریوں کی شفا ہے جن میں سے ایک ذاتِ الجذب (نمونہ) کی بیماری ہے۔ حلق کی بیماری ہو تو ناک میں ڈالی جائے اور ذاتِ الجذب کی بیماری ہو تو حلق میں ڈالی جائے۔
قسط کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ شیریں اور تلخ، اندرونی طور پر صرف کوٹھ شیریں ہی استعمال ہوتا ہے۔ کوٹھ تلخ بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ سے ۳ ماشہ ہے۔
یہ اعضاء رکیہ اور اعصاب کو طاقت دیتا ہے۔ امراضِ دماغی، فالج، لقوہ کو مفید ہے۔
پیٹ کے کیڑے مارتا ہے۔ پیشاب اور حیض کو کھول کر لاتا ہے۔ ذرا سی الائچی خورد کے ساتھ خیساندہ تیار کر کے استعمال کرانے سے بلغمی امراض مزمن، وجع المقاصل (جوڑوں کا درد) اور جلدی امراض کو فائدہ دیتا ہے۔ ضیق النفس اور کھانسی وغیرہ میں شہد ملا کر چٹاتے ہیں۔
(کتاب المفردات)

معدہ کے علاج میں طریقہ نبوی ﷺ

(۱) بدہضمی:۔ بدہضمی ایک عام سی بیماری ہے۔ پیٹ میں بوجھ کھٹے ڈکارُ منہ میں کھٹا پانی آتے رہنا۔ پیٹ میں ہوا رہنا۔ یہ تمام کیفیات معدہ کی خرابی کی آئینہ دار ہیں۔ غذا ٹھیک سے ہضم نہ ہونے کی وجہ سے جسم میں کمزوری، سستی وغیرہ واقع ہو جاتی ہے۔
بدہضمی اکثر مرغن غذاؤں، مسلسل بیماری خوری، آرام طلب زندگی، پرانی قبض، کھانے کے غیر متعین اوقات یا کھانے کے بعد جلد سو جانے کی وجہ سے آنتوں میں غذا معمول سے زیادہ ٹھہرتی ہے جس کی وجہ سے بدہضمی کی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ پیدل چلنے سے آنتوں میں موجود خوراک بھی آگے کو چلتی ہے۔ جو لوگ گھر سے سواری پر کام پر جاتے ہیں حتیٰ کہ تھوڑے سے فاصلہ پر بھی سواری کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کو بدہضمی اپنی اس کوشش سے حاصل ہوتی ہے۔

مسح الملک حکیم اجل خان دہلوی نے ثقیل غذاؤں، ٹھنڈی اور بادی غذاؤں نیز کھانے کے درمیان زیادہ پانی پینے اور پیٹ بھر کر کھانا کھانے کو بدہضمی کا باعث قرار دیا ہے۔ مسند

اور دوسری کتابوں میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی خالی برتن کو بھرنا اتنا برا نہیں ہے جتنا کہ آدمی کا خالی شکم کو بھرنا۔ انسان کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی توانائی کو باقی رکھیں۔ اگر پیٹ بھرنے کا ہی خیال ہے تو ایک تہائی کھانا، ایک تہائی پانی اور ایک تہائی سانس کے لئے خالی رکھے۔

مذکورہ بالا حدیث خوراک کی متوازن مقدار کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ معدہ میں پانی، غذا اور رطوبتوں کے عمل سے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بنتی ہے اور یہ معدہ کے اوپر والے حصے میں آ جاتی ہے۔ اگر معدہ کے اس حصے کو بھی خوراک سے بھر دیا جائے تو گیس کے لئے جگہ نہ ہوگی۔ یہ عمل معدہ میں بہت سی بیماریوں کا باعث اور سانس میں دشواری پیدا کرتا ہے۔ بدہضمی بذات خود کوئی بیماری نہیں بلکہ متعدد بیماریوں کی علامت ہے۔ ذہنی بوجھ یا ثقل غذاؤں کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورتحال کا علاج تو ادویات سے کیا جاسکتا ہے لیکن پتہ یا اپینڈکس کی سوزش کا دواؤں سے علاج خطرناک ہے۔

علاج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بدہضمی کا بنیادی علاج شہد ہے۔ حالت خواہ کچھ بھی ہو شہد پینے سے آرام آتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کی جلن رفع ہوتی ہے۔ شہد اگر گرم پانی میں پیا جائے تو اکثر اوقات نیند آ جاتی ہے جس کے بعد علامات کا بیشتر حصہ ختم ہو جاتا ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق شہد قدرے ملین، محلل ریح اور دافع لقعن ہے۔

کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ زیادہ ہو تو 3-4 دانے خشک انجیر چالینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ پیٹ میں اگر السرنہ ہو تو انجیر کو کچھ عرصہ لگا تار کھانا مفید رہتا ہے۔ یہ فائدہ پتہ کی سوزش میں بھی جاری رہتا ہے۔ معدہ میں کینسر یا زخم کی صورت میں زیتون کا تیل ایک شافی علاج ہے۔ اکثر مریضوں میں جو کا دلہ شہد ملا کر دینا مفید رہتا ہے کیونکہ جو کی لیس جلن کو سکون دیتی ہے۔ یہ قبض، کشاء اور جسمانی کمزوری کا بھی علاج ہے۔ بدہضمی اور تہیج کے سلسلہ میں یہ دوائیں انتہائی مفید ہیں۔

کلونچ 50 گرام

سوئے 10 گرام

تمام کو سفوف کر کے کھاتے کے بعد پون چھوٹا چمچ پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔

(طب نبوی اور جدید سائنس)

(2) سوزش معدہ

سوزش معدہ کا مرض آج بالکل عام ہے۔ اس سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدایت عطا فرمائی وہ یہ ہے کہ کھانا گرم گرم نہ کھایا جائے کیونکہ جب گرم کھانا پیٹ کے اندر جاتا ہے تو معدہ کی تھلیوں میں اپنے درجہ حرارت کی وجہ سے خون کا ٹھہراؤ پیدا ہوتا ہے۔ جب ایسا بار بار ہوتا ہے تو معدہ میں سوزش کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

معدہ کی جھلیاں متورم ہو جاتی ہیں۔ ان میں سرخی آ جاتی ہے۔ اس کے رد عمل کے طور پر نازک خلیے گھسنے یا گلنے لگتے ہیں جن کی وجہ سے اندرونی طور جریان خون وہ جاتا ہے۔ یہ معمولی بھی ہو سکتا ہے اور شدید بھی۔

گردوں کے فیل ہونے کے نتیجے میں جب خون میں یوریا کی مقدار بڑھ جاتی ہے یا خون میں پیپ پیدا کرنے والے جراثیم کی وجہ سے زہر یاد پیدا ہو جاتا ہے تو اس کے اثرات معدہ پر سوزش کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ نیز سوزش اور جلن پیدا کرنے والی دواؤں مثلاً اسپرین، شراب اور جوڑوں کے درد کی دواؤں از قسم PHENYL BUTAZONE کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔

علاج:- تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے معدہ کو بیماری کا گھر قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدہ کی تھلیوں کی حفاظت کے سلسلہ میں متعدد اہم ہدایات عطا فرمائی ہیں جن میں صبح کو ناشتہ جلدی کرنے کا حکم بھی ہے۔ رات بھر کے فاقہ کے بعد معدہ صبح کو خالی ہوتا ہے۔ اس وقت اگر چائے یا کافی یا لیموں کا عرق وغیرہ پیا جائے تو معدہ کی تیزابیت میں اضافہ ہوتا ہے جس کے نتیجے میں وہاں پر سوزش اور السر کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی الصبح خود ہمیشہ شہد پیا جو تیزابیت کو کم کرتا ہے اور معدہ کی

تھلیوں کی حفاظت کرتا ہے۔

نہار منہ شہد ناشتہ میں جو کا دلیا شہد ڈال کر، جس وقت پیٹ خالی ہو اس وقت زیتون کا تیل پلانے سے معدہ میں سوزش کا کوئی بھی عنصر باقی نہیں رہتا۔

اسہال

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ میرے بھائی کو اسہال ہو رہے ہیں۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہد پلاؤ۔ وہ پھر آیا اور عرض گزار ہوا کہ دستوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اسے پھر شہد ہی کی ہدایت کی گئی اور اس طرح وہ تین مرتبہ اضافہ کی شکایت لے کر اور شہد پینے کی ہدایت لے کر چلا گیا۔ پھر وہ چوتھی مرتبہ آیا تو پھر یہی ارشاد فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے اسے شہد پلایا ہے مگر ہر بار اس کے دست بڑھ گئے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ عزوجل کا فرمان سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اس شخص نے پھر شہد پیا تو اس کا بھائی صحت مند ہو گیا۔

(بخاری - مسلم - مشکوٰۃ)

علم الادویہ اور اپنے افعال کے لحاظ سے شہد ملیں بھی ہے اور زخموں کو مندل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس لئے شہد کو بار بار دینے سے پہلے تو پیٹ میں جمع جراثیم کی TOXINS خارج ہو جائیں اور پھر اس نے جراثیم کو ہلاک کیا اور اس طرح مریض کے شفا یاب ہونے میں اگرچہ ابتدائی طور پر کچھ وقت لگا لیکن اس وقت کا ہر حصہ مریض کی صحت کی بحالی کے لئے ضروری تھا۔ شہد جراثیم کو مارتا اور مقوی بھی ہے۔

پہلے کے اطباء اسہال کے علاج کی ابتداء کسٹرائیل سے کرتے تھے تاکہ زہریں نکل جائیں۔ اسہال کے علاج میں اہم ترین مسئلہ اور ضرورت سبب کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ مریض کے جسم سے نکل چکے نمکیات اور پانی کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ شہد وہ عظیم اور منفرد دوائی ہے جو کمزوری کو دور کرتی ہے۔ پانی اور نمکیات کی کمی کو پورا کرتی ہے اور جراثیم کو ہلاک

کر کے آنتوں اور زخموں کو مندمل کرتی ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس مریض کو بار بار شہد پلانے کا مقصد یہ تھا کہ ایک خاص مقدار شہد کی پلائی جائے کیونکہ جب تک کسی بھی دوائی کی مطلوبہ مقدار استعمال نہ کی جائے۔ اس وقت تک خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب خوراک پوری ہوئی، مریض کو صحت ہو گئی۔ بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ ضرورت ہی اس امر کی تھی کہ مریض کو مسہل دیا جائے تاکہ پیٹ سے فاسد مواد نکل جائے کیونکہ یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے کہ اگر پیٹ میں فاسد مواد موجود ہو تو دست بند کرنے سے مریض کو نقصان ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی کہ اللہ ﷻ سچا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہد کے استعمال کا حکم دینا عین مہی کے مطابق تھا۔ اس لئے کہ ارشادِ بانی ہے۔ مَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ (النجم) یعنی ”یہ محبوب اپنی مرضی سے گفتگو نہیں فرماتے۔“ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جالینوس وغیرہ دیگر حکماء کی طرح ظنی نہیں بلکہ یقینی ہے۔

(مدارج النبوة - نزہۃ المجالس وغیرہ)

قبض کا علاج نبوی ﷺ

اگر اجابت معمول کے مطابق نہ آئے یا آئے تو پاخانہ تھوڑا تھوڑا کئی بار آئے یا روزانہ حاجت ہونے کے بجائے دوسرے تیسرے روز آئے۔ ان دونوں صورتوں کو قبض کہتے ہیں۔ باقاعدہ اجابت نہ ہونے سے طبیعت مضطرب رہتی ہے جسم کا تھکا تھکا زبان میلی اور بھوک روز بروز کم ہونے لگتی ہے۔ جب آنتوں میں پہلے سے جگہ موجود نہ ہو تو ان میں نئی غذا کا داخل کرنا ممکن نہیں رہتا اور جب غذا اندر نہ جائے تو توانائی میں کمی ایک لازمی نتیجہ ہے۔

آنتوں میں خوراک جب معمول سے زیادہ ٹھہرتی ہے تو وہاں پر سرائند پیدا ہو کر بدبو دار ریاخ پیدا ہوتی ہے۔ اگر رکاوٹ زیادہ ہو تو ان ریاخ کا اخراج نہیں ہوتا۔ اس طرح پیٹ بوجھ کے ساتھ ڈھولک کی طرح تن جاتا ہے۔

پیٹ میں ریاچ کی کثرت کی وجہ سے دماغ پر بوجھ چکر بے خوابی لازمی نتائج ہیں۔ پیٹ میں جب بوجھ محسوس ہو رہا ہو تو آسانی سے نیند نہیں آتی۔ ڈکار مارنے کی کوشش بذاتِ خود ایک بیماری ہے جس سے اور مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں اطباء کا یہ قول بھی ہے کہ قبض عام بیماریوں کی ماں ہے۔

غذائی علاج

قبض کے علاج کے سلسلہ میں ابتدائی اہم بات غذا ہے۔ پرانی قبض میں جتنا لوگوں کو کھانا وقت پر کھانا چاہیے۔ کھانا جو بھی ہو اس میں پھوک یا ریشہ کی معقول مقدار ہونی چاہیے۔ گوشت کے ساتھ اگر سبزیاں شامل نہ ہوں تو ان کی کمی پھلوں سے دور ہو سکتی ہے لیکن پھلوں کا جوس یا عرق ہرگز اس ضرورت کو پورا نہیں کرتے۔ آٹا ان چھنا ہو۔

پانی کی مقدار زیادہ بھی قبض کشا ہے لیکن کھانے کے ساتھ اس کی مقدار بہر حال کم ہونی چاہیے۔ رفع حاجت کے لئے کموڈ کی نسبت پیروں پر بیٹھنا زیادہ مفید ہے۔ اس شکل میں مریض اپنے بائیں گھٹنے کو جو کہ پیٹ کے ساتھ لگا ہوتا ہے اگر اندر کی طرف دبا کر رکھیں تو یہ بڑی آنت کے آخری حصوں پر دباؤ ڈال کر اس میں موجود اشیاء کو اپنے دباؤ کی مدد سے آگے کو دھکیل کر باہر نکلنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

علمِ غذا کے بارے میں آج سے صدیوں پہلے بڑی اہمیت کا ایک دلچسپ واقعہ یاد آ گیا۔ حضرت ام یمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سفر پر گئیں تو وہاں سے واپسی پر ایک نئے کھانے کی ترکیب سیکھ کر آئیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نئے کھانے کی دعوت دی جس کا حال وہ خود بیان فرماتی ہیں۔

”انہوں نے چھان کر سفید آٹا گوندھا اور بتایا کہ ہمارے ملک کا یہ کھانا ہے جو کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کر رہی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باریک آٹا دیکھ کر فرمایا کہ تم نے آٹے میں جو کچھ نکالا ہے اس کو اس میں دوبارہ شامل کرو اور پھر تیار کرو۔“ (ابن ماجہ)

یہ واقعہ حدیث کی کئی کتب میں آیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہوں نے چھلنی نہ دیکھی تھی اور تنکے وغیرہ پھونک مار کر اڑا دیتے تھے۔ یہی بات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ ان کے گھر میں آٹا چھان کر استعمال کرنے کا رواج نہ تھا۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹے سے چھان کر جس چیز کو بڑی محنت اور کاوش سے نکال کر پھر اس کی سفید روٹیاں پکائیں مگر ان کو ہدایت فرمائی گئی کہ وہ چھان کو پھر سے شامل کر کے روٹی پکائیں جس سے چھان کی اہمیت کو آشکارا کیا گیا۔

جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ آٹے کا چھان پرانی قبض اور ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہترین دوا کی ہے۔ اس میں ریٹے کے علاوہ وٹامن ب طاقت کا باعث ہو سکتی ہے۔ وٹامن ب عضلات کے لئے مقوی ہے۔

قبض کا دوسرا اہم علاج غذا اور حاجت کے اوقات کا تعین ہے۔ جب جی چاہا بیت الخلاء چلے جائیں اور جب فرصت نہ ہو یا جی نہ چاہے ملتوی کر دیا جائے۔ ایسے میں قبض کو صرف ادویہ کی مدد سے وقتی طور پر دور کیا جاسکتا ہے۔ باقاعدہ علاج سے نہیں۔ صبح اٹھ کر کچھ کھانے کے بعد ایک مقررہ وقت پر بیت الخلاء جانا اہم نکتہ ہے بلکہ مقررہ وقت پر اگر حاجت نہ ہو تب بھی جانا چاہیے۔ اس طرح وقت پر حاجت ہونے کی عادت بن جاتی ہے مگر اس کے لئے تین اہم لوازمات ہیں۔

○ خالی پیٹ بیت الخلاء نہ جائیں۔ ضرور کچھ کھا کر جائیں۔ جیسا کہ ہمارے شہد پینے کے بعد۔

○ رات کو کھانا ضرور کھایا جائے کیونکہ رات کا کھانا نہ کھانے سے صبح تک 18-19 گھنٹے کا فاقہ بن جاتا ہے۔ اتنے لمبے فاقہ سے خون میں مٹھاس کی مقدار گر جاتی ہے۔ کمزوری کے علاوہ سابقہ غذا کو آگے بڑھانے والا عنصر نہ ہونے کی وجہ سے قبض ہوتی ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کا کھانا ہرگز ترک نہ کیا جائے خواہ مٹھی بھر کھجور کھا

لیں کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنے سے بڑھاپا (کمزوری) طاری ہوتی ہے۔

اس سلسلے میں متعدد روایات میسر ہیں جیسے کہ ”رات کا کھانا امانت ہے۔“ اور ارشادِ گرامی میں واضح فرمایا گیا ہے کہ رات کا کھانا نہ کھانے سے کمزوری ہو جائے گی۔

○ رات کو کھانے اور سونے کے درمیان کم از کم تین گھنٹے کا وقفہ ہونا چاہئے اور اس وقفہ کے درمیان 500 قدم چلنے سے آنتوں کی توانائی میں اضافہ ہے اور اگلے دن اجابتِ اطمینان سے ہوتی ہے۔

قبض کشاء ادویات - طب یونانی

جمال گوٹہ۔ جلاب۔ مصر۔ سقونیا۔ املتاس وغیرہ

ان میں جمال گوٹہ اس حد تک مخرش ہے کہ اس کا تیل اگر تندرست جلد پر لگایا جائے تو وہاں پر آبلہ اور پیپ پڑ جاتے ہیں۔ اپنے مضر اثرات کی وجہ سے جمال گوٹہ علاج کے طور پر استعمال نہیں ہوتا۔ اس کے مدبر (اصلاح) کے بعد استعمال کیا جاسکتا ہے۔

چکنائی کی زیادہ مقدار آنتوں میں پھسلن پیدا کر کے اجابت لاتی ہے۔ اس غرض کے لئے روغن بادام روغن بیدانجیر کسٹرائیل اور گھی شہرت رکھتے ہیں۔

عضلات میں اگر کمزوری ہو تو یہ بھی قبض کا باعث ہے۔ اس لئے وہ تمام ادویہ جو جسم کو اور بالخصوص اعصاب اور عضلات کو طاقت دیتی ہے جیسے کہ کچلا، بلبلیہ سیاہ لوگ اسی امید پر سکھیا بھی دے دیتے ہیں لیکن سکھیا معدہ اور آنتوں میں شدید قسم کی خراش ہی نہیں بلکہ سوزش پیدا کرتا ہے۔ اسی لئے دودھ اذرگھی میں آمیز کر کے دیا جاتا ہے۔

سناکی ایک قابلِ اعتماد محفوظ اور مفید دوائی ہے۔ اس میں تھوڑی سی خرابی پیٹ میں مروڑ ڈالنے کی ہے۔ وہ اگر تنکے چن کر اور سوئے اور شہد ملا کر استعمال کریں تو انتہائی نفع بخش ثابت ہوتی ہے۔ سوئے پیٹ سے ہوا نکالنے میں شہد آنتوں کو سکون دیتا اور مقوی ہے۔ اس طرح قبض کا باعث اگر آنتوں کی کمزوری بھی ہو تو سنا اور سوئے سے فائدہ ہوگا۔

طب نبوی ﷺ

قبض کے مسئلہ کو تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شاندار اور سائنسی طریقہ سے حل فرمایا ہے طب جدید آج بھی اس سے بہتر لائحہ عمل تجویز نہیں کر سکی جس پر عمل کرتے ہوئے قبض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حفظ ما تقدم:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقات خوراک متعین فرما کر معدہ اور آنتوں کے GASTRO-COLIC REFLEX سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ جیسا کہ نہار منہ شہد کا استعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی روزمرہ کی عادت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشہ دار غذاؤں پر اصرار فرمایا۔ ان چھنے آٹے کی تاکید فرمائی۔ ”اپنے دسترخوان کو سبز چیزوں سے مزین کرو۔“ یہ ایک جامع ارشاد ہے جو کہ پیٹ میں اتنا پھوک پیدا کرتا ہے کہ آنتوں میں اخراج کا عمل خیر و خوبی سے وقوع پذیر ہوتا رہے۔

علاج بالغذاء:- قبض کی ابتدائی حالتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادویہ کی بجائے کھانے پینے کی چیزوں کو دوا کے طور پر استعمال فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں۔

”جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کو لایا جاتا کہ اس کو بھوک نہیں لگتی تو ارشاد ہوتا کہ اس کو جو کا مفید دلیا کھلایا جائے۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ پیغمبری عطا کی ہے۔ یہ پیٹ کو اس طرح صاف کر دیتا ہے کہ جیسے تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر اس سے غلاظت کو اتار دیتا ہے۔

یہ ایک بڑی خوبصورت مثال ہے کیونکہ جو میں باریک ریشہ کثیر مقدار میں ہوتا ہے۔ یہ پیٹ میں جا کر پھولتا ہے اور آنتوں میں بوجھ کی کیفیت پیدا کر کے اجابت کے عمل کو تیز کرتا ہے۔ جو میں لحمیات کے اجزاء جمی ہوتے ہیں جو جسم کو توانائی مہیا کرتے ہیں۔ اگر کسی کو کمزوری کی وجہ سے قبض محسوس ہو رہی ہو تو جو کھانے سے اس کا مداوا بھی ہو جائے گا۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے انجیر کی یہاں تک تعریف فرمائی کہ اسے جنت کا میوہ

قرار دیا۔ چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”انجیر کھایا کرو۔ اگر مجھ سے کہا جائے کہ کیا کوئی پھل جنت سے زمین پر آ سکتا ہے تو میں کہوں گا کہ ہاں یہی ہے۔ یہ بلاشبہ جنت کا پھل ہے۔ اسے کھایا کرو کہ یہ بوا سیر کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے اور گھٹنیا میں مفید ہے۔“

ہم جانتے ہیں کہ بوا سیر پرانی قبض، جگر کی خرابیاں اور پیٹ کے آخری حصہ میں خون کی نالیوں میں دورانِ خونِ ست پڑ جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ جب یہ ان کا علاج ہے تو مطلب یہ ہوا کہ انجیر قبض کو دور کرتی ہے۔ جگر کے لئے مصلح ہے اور خون کی نالیوں میں دورانِ خون کو درست کرتی ہے۔

انجیر کی ساخت میں موجود چھوٹے چھوٹے دانے پیٹ میں جا کر پھول جاتے ہیں۔ ان کا استغول کی مانند پھولنا بھی قبض کو دور کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم اپنے پیٹ کو چلانے کے لئے کیا استعمال کرتی ہو۔ میں نے بتایا کہ شہرہ لیتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تو بہت گرم ہے۔ پھر اس کے بعد میں سنا استعمال کرنے لگی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی چیز موت سے شفا دے سکتی ہے تو وہ سنا ہے۔ (ابن ماجہ)

سنا کی مفید قسم وہ ہے جو وادی مکہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتے نشتر کی شکل کے اور دونوں طرف سے چکنے ہوتے ہیں۔ ان کی پھلی گول اور پھول سبزی مائل سنہرے لگتے ہیں۔ اس کا بیج مصر میں بویا گیا مگر زمین کی وہ تائید حاصل نہ ہو سکی۔ اسی طرح بھارت اور سکھر میں پیدا ہونے والی سنا فوائد کے لحاظ سے تیسرے درجہ پر ہے کیونکہ ان میں اجزاء عاقل کی مقدار کم ہوتی ہے۔

اطباء نے سنا کا استعمال دسویں صدی سے شروع کیا۔ البتہ بوعلی سینا اسے مفید قرار دے چکے ہیں۔ عربوں کو دیکھ کر بھارتی وید بھی اس کے مدح ہو گئے اور اب اس کے کئی متعدد نسخے مرتب ہوئے ہیں۔ سنا کے مزید خواص اسی کتاب کے حصہ مفردات میں ملاحظہ

فرمائیں۔

بہر حال قبض کے بارے ماہرین کی تازہ ترین رائے کے مطابق اس کا علاج ادویہ کی بجائے غذا میں ریشہ دار اشیاء کے استعمال میں اضافہ (پھل اور سبزیاں) سے کیا جائے۔ آج کے تمام مشاہدات اور ایک ہزار سال کے تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبض کے علاج میں جو ارشادات فرمائے ہیں سائنس اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود ان کے برابر بھی نہیں آ سکی۔ ان کے اہم نکات کا خلاصہ یہ ہے۔

- ☆ کھانا وقت پر کھایا جائے۔
- ☆ رات کے کھانے کے بعد جلد نہ سویا جائے اور پیدل چلا جائے۔
- ☆ کھانے سے پہلے تر بوز یا خر بوزہ پیٹ کو صاف کرتا ہے۔
- ☆ ناشتہ میں جو کا دلیا آنتوں کو صاف کرتا ہے۔
- ☆ ریشے دار غذا کھائی جائیں جیسا کہ سبزیاں یا پھل۔
- ☆ آنا چھان کر نہ پکایا جائے کیونکہ اس کی بھوسی قبض اور دل کا علاج ہے۔
- ☆ خشک انجیر کے 2-3 دانے ہر کھانے کے بعد کھانے سے نہ صرف قبض ختم ہو جاتی ہے بلکہ یہ بواسیر کا علاج بھی ہے۔
- ☆ ان تمام کوششوں کے باوجود اگر قبض میں بہتری نہ ہو تو سب سے پہلے زیتون یا اس کا کوئی مرکب نسخہ استعمال کیجئے۔

اگر ان تمام کوششوں کے باوجود قبض دور نہ ہو یا اس کے ساتھ درد سوزش یا بخار ہو تو ایسے میں آنتوں میں رکاوٹ یا اپینڈکس کا شبہ کیا جاسکتا ہے جس کے لئے خود علاج کرنے کی بجائے کسی مستند معالج سے رجوع کرنا چاہئے کہ یہ بیماری خطرناک ہو سکتی ہے۔

بواسیر کا علاج نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انسان نے جب سے آرام طلب زندگی اختیار کی ہے اور جب سے اس نے نفیس اور پر تکلف خوراک اپنائی ہے اس وقت سے بواسیر کی بیماری اس کے لئے اذیت کا مستقل

سامان بنی رہی ہے۔ اس مرض میں مقعد سے باہر یا اس کے کناروں پر نیز اس کی اندرونی جانب سرفخی مائل نیلے ابھار پیدا ہو جاتے ہیں جو مسے کہلاتے ہیں۔ ان کا حجم مردانہ مثر سے لے کر اخروٹ تک ہوتا ہے۔

مدمن قبض سے زیادہ یہ بیماری لاحق ہوتی ہے کیونکہ آنتوں کی رگوں پر فضلہ کا دباؤ پڑنے سے ان کے آخری کنارے پھول کر مسوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جن سے پیپ زرد رنگ یا خون نکلتا ہے۔

گوشت کی کثرت اور بار بار جلاب بھی اس مرض کو پیدا کر سکتے ہیں۔ نیز بواسیر کا اہم ترین سبب پیٹ کے نچلے حصے اور ٹانگوں کے دوران خون میں ٹھہراؤ بیان کیا جاتا ہے۔ جو لوگ پیدل نہیں چلتے، سارا دن گدے دار کرسیوں پر بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کی خون کی نالیوں میں دوران خون متاثر ہوتا ہے اور مقعد اور اس سے اوپر کی وریاں پھول جاتی ہیں۔ آج کے ماہرین اس کا اہم ترین سبب وراثت قرار دیتے ہیں۔ جن کو بواسیر کی بیماری رہی ہو ان کی اولاد کی خون کی نالیاں بھی کمزور ہوتی ہیں اور وریاں کی دیواروں کی کمزوری ان کو بھی بواسیر میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اسی سبب کے تحت 2-3 سال کے بچوں کو بھی بواسیر کے مسے اور اجابت کے ساتھ خون آتے دیکھا ہے۔

جانوروں کو بواسیر نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ چار پیروں پر چلتے ہیں تو ان کے مقعد کے ارد گرد کی وریاں پر کوئی اضافی بوجھ نہیں پڑتا۔ اس لئے ان کی وریاں کی دیواریں پچک کر مسے نہیں بنا سکتیں جبکہ انسان دو پیروں پر چلتا ہے اور مقعد کے ارد گرد کی وریاں پر دباؤ بڑھ جاتا ہے اور وہ کمزور پڑنے پر مسوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

بسا اوقات بواسیر کا اہم ترین اور خطرناک سبب بڑی آنت کا کینسر ہے۔ آنت میں کینسر کے بوجھ اور اس کی وجہ سے دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور وریاں پھول کر بواسیر کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اچھے اچھے ماہر یہاں غلطی کھا جاتے ہیں۔ مدتوں بواسیر کا علاج ہوتا رہتا ہے اور جب بات کھلتی ہے تو علاج کا وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ اس لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ بواسیر کے ہر مریض کا اوزار ڈال کر اندرونی معائنہ کیا جائے گا۔ اگر

مقعد کی نالی میں کوئی رسولی ہوئی تو آسانی سے نظر آجائے گی۔ خواتین میں حمل کے دوران پیٹ کے اندر خون کی نالیوں پر بوجھ اور دباؤ سے اکثر بواسیر ہو جاتی ہے۔ بواسیری کی مشکل قسم وہ ہے۔ جب وہ بڑی آنت کے کینسر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے لئے ادویات سے علاج نامناسب اور خطرناک کام ہے۔ حمل کے دوران اگر بواسیر تکلیف دے تو اس کا علاج مرحموں اور ملہن تیلوں سے کیا جائے۔

دوسرا اسبغول بھی بہترین دوا ہے۔ اسبغول آنتوں میں جا کر پھول جاتا ہے جس سے قبض نہیں ہوتی اور یہ پاخانہ میں اپنی لیس شامل کر کے اس کے اخراج کو آسان بنا دیتا ہے۔ بواسیر کا سارا زور نچلے حصے پر ہوتا ہے۔ اس لیے طب جدید میں ابتداء سے ہی ایسے مرہم تیار کئے جاتے ہیں۔ جن کو لگانے سے مسوں میں درد، جلن اور خارش رفع ہو جائیں۔ وہاں پر ورم نہ رہے اور اس طرح خون نہ بہے۔

اس طرح طب یونانی میں مفید ادویہ کا ایک عظیم ذخیرہ موجود ہے جس میں ہر بیماری اور حالت کے مطابق مناسب دوائیں موجود ہیں۔ اگر ایک سے فائدہ نہ ہو تو اس کے بدل میں دس بھی مل سکتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ نتیجہ لکھنے والا دواؤں کے اثرات اور اس کی ماہیت سے آشنا ہو۔ مشہور اطباء کی بیاض سے نسخہ نکل کرنے والا کام علم کی ترقی میں رکاوٹ اور مریضوں کے لئے مفید نہیں ہوتا۔

اطباء قدیم نے بواسیر کے علاج میں زیادہ تر ایسی ادویات استعمال کی ہیں جو پرانی قبض کو دور کرتی ہیں۔ اس سے اکثر کو فائدہ ہوا لیکن مقعد میں دورانِ خون کی ست رفتاری کا مسئلہ محتاجِ توجہ رہا۔ بہنے والے خون کو روکنے میں بکائن بڑی مفید ہے۔

طبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بواسیر ان چند بیماریوں میں سے ہے جن کا علاج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے براہِ راست عطا فرمایا اور اس سے بچاؤ کئے متعدد طریقے بھی بتلائے۔ غذا کے نظامِ اوقات کا تعین فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبض کا بندوبست فرما دیا۔ بہترین ناشتہ وہ ہے جو صبح جلد کیا جائے۔ رات کا کھانا جلد اور ضرر نہ رکھایا جائے۔ کھانا کے بعد پیدل سیر کی جائے اور

دن میں بھی متحدہ مرتبہ پیدل چلنے کی صورت پیدا کی جائے۔ خوراک میں سبزیوں کی شمولیت اور روٹی میں چھان کو شامل کرنے کی اہمیت دی۔ یہ تمام امور ہیں جن پر عمل کرنے والے کو بوا سیر نہ ہوگی۔ اگر ہو جائے تو پھر قبض کے بندوبست میں ایک ایسی دوا مرحمت فرمائی کہ وہ آج بھی جدید ترین سمجھی جاتی ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انجیر کا ایک تھال تھا آ یا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ اس میں کھاؤ۔ اگر کوئی کہے کہ اگر کوئی پھل جنت میں سے زمین پر آ سکتا ہے تو میں کہوں گا کہ یہی ہے۔ بلاشبہ یہ جنت کا میوہ ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ اس کو کھاؤ کہ یہ بوا سیر کو کاٹ کر پھینک دیتی ہے اور نفرس میں فائدہ دیتی ہے۔

انجیر میں گلوکوس والی مٹھاس کی مقدار 2-6 فیصدی تک ہو سکتی ہے لیکن اگر یہ درخت پر پک چکی ہو تو مٹھاس کی مقدار 8-3 فیصدی کے درمیان رہتی ہے۔ اس میں نشاستہ، گلوکوس، لحمیات اور چکنائیوں کو ہضم کرنے والے خامرے معقول مقدار میں ملتے ہیں۔ اس لئے کھانے کے بعد انجیر کھانے سے کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ ہوتا ہے ان کو اس کے کھانے سے آرام آ جاتا ہے اور پیٹ سے ہوائ نکل جاتی ہے۔ انجیر بنیادی طور پر قبض کشا ہے۔ اس میں ایک خاص قسم کا دودھ ہوتا ہے جو ملین اثرات رکھتا ہے۔ انجیر میں پائے جانے والے چھوٹے چھوٹے دانے معدہ کے تیزابوں میں جا کر پھول جاتے ہیں اور اس طرح آنتوں میں بوجھ کی کیفیت پیدا کر کے قبض کشائی کا باعث بنتے ہیں۔

حکیم جالینوس کہتا ہے کہ انجیر اور گلوکوجی کو نہار منہ کھانے والا زہروں کے اثر سے محفوظ رہتا ہے۔ انجیر بھوک لگانے والی سکون آور دافع سوزش و اورام ملین جسم کو ٹھنڈک پہنچانے والی اور مخزاج بلغم ہے۔ کچھ مدت کھائی جائے تو پتہ اور گروہوں سے پتھریاں گلا کر نکال دیتی ہے۔

حضرت علقمہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا تمہارے لئے زیتون کا تیل موجود ہے۔ اسے کھاؤ اور لگاؤ کیونکہ بواسیر میں فائدہ دیتا ہے۔ حضرت علقمہ کے بھائی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ابن السخا اور ابو نعیم کی اسی مضمون کی ایک روایت بیان کرتے ہیں جس میں بواسیر کی جگہ ”البا سور“ منقول ہے۔ با سور کا پھوڑا مقعد میں شگاف ڈال کر وہاں پر ہمیشہ رستار ہوتا ہے۔ کسی ڈاکٹر نے اس پھوڑے کا کبھی بھی دواؤں سے علاج نہیں کیا۔ اس کا علاج آپریشن ہے اور وہ اذیت ناک ہونے کے علاوہ نامکمل کیونکہ اکثر مریضوں کو دوبارہ شکایت ہو جاتی ہے۔ ہم نے بواسیر کے رسنے والے مسوٰۃ ناسور اور مقعد کی سوزش کے زخموں کے لئے ایک اور حدیث مبارکہ کے سند لیکر یہ مرکب تیار کیا۔

برگ مہندی (پس کر) 50 گرام
روغن زیتون 250 گرام

ان کو اچھی طرح ملا کر 5 منٹ ابالنے کے بعد چھانے بغیر کھلے منہ کی کسی ڈبیہ میں رکھ لیا گیا۔ رات سونے سے پہلے مریض اسے اپنے مسوں پر اور روئی سے تھوڑا اندر کی طرف لگا لیتا ہے۔ اس طرح صبح اٹھ کر یہ تیل لگایا جاتا ہے۔ اللہ ﷻ کا فضل رہا کہ ہر مریض کو سات دن سے کم عرصہ میں تمام شکایات جاتی رہیں۔ اضافی طور پر سوتے وقت بڑا چمچہ خالص تیل بھی پلایا جاتا رہا۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

بواسیر کے لئے انجیر کافی مدت تک کھانا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ اگر مسوں پر کوئی علامات ہوں تو وہاں تیل لگایا جائے۔ اس کے علاوہ جگر کی اصلاح کی ادویہ کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ جن کا ذکر ہم معدہ کی بیماریوں میں کر آئے ہیں۔

استسقاء (پیٹ میں پانی بھر جانا)

پیٹ میں پانی بھر جانا بذات خود کوئی بیماری نہیں بلکہ یہ دوسری بیماریوں کی علامت ہے۔ اس کے درج ذیل اسباب ہیں۔

- 2- گردوں کی بیماریاں
 - 3- جگر کی بیماریاں، لبلبہ کی سوزش، پیٹ کے کیڑے، رسولیاں وغیرہ
 - 4- پیٹ کی تھلیوں کی سوزش خاص طور پر تپ دق کی وجہ سے۔ اگر تھلیوں کی دوسری سوزشوں میں بھی پانی پڑ سکتا ہے لیکن وہ زیادہ عرصہ نہیں رہتا۔ کیونکہ سوزش اگر ٹھیک ہوگئی تو پانی ختم ہو گیا ورنہ مریض راہِ عدم ہو جاتا ہے۔
 - 5- بچے دانی کے ساتھ مہیض کی بیماریاں۔
 - 6- غذائی کمی۔ بالخصوص لحمیات اور وٹامن کی مسلسل کمی۔
 - 7- اطباء قدیم نے اسے اسباب کی بجائے مختلف شکلوں کی اساس پر لکھی، طبعی اور ذقی قسموں کے لحاظ سے بیان کیا ہے۔ چونکہ وہ جسم کے اندرونی حالات اور بیماریوں کے پھیلاؤ کے علم سے زیادہ طور پر آگاہ نہ تھے۔ اس لئے انہوں نے اس کی اقسام کو ظاہری شکل و صورت کے مطابق بیان کیا ہے۔
- دل، گردوں اور غذائی کمی سے پڑنے والے پانی صرف پیٹ تک محدود نہیں رہتے بلکہ یہ جسم کے دوسرے حصوں میں بھی ورم کا باعث ہوتا ہے۔ جگر کی بعض بیماریوں میں پیٹ پہلے پھولتا ہے اور باقی جسم بعد میں جبکہ دوسری بیماریوں میں ابتداء جسم پر ورم سے ہوتی ہے۔

طب نبوی ﷺ

تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کے سلسلہ میں اکثر اوقات اصولِ علاج یا ادویہ کے فوائد مطلع فرما کر مستند معالج کو یہ موقع دیا ہے کہ وہ علاج خود تلاش کریں لیکن چند بیماریوں کے علاج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائے یا کسی مریض کو شفا یاب کر کے اپنے نسخہ کی افادیت خود آشکار فرمائی۔ اس میں استسقاء اہم ترین ہے۔

عربینہ کے کچھ لوگ مدینہ آ کر تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ ہمارے پیٹ مدینہ کی آب و ہوا کی وجہ سے پھول گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جگہ صدقہ کے اونٹ رکھے جاتے ہیں وہاں چلے جاؤ۔ اونٹوں کا دودھ اور

پیشاب پو اس علاج سے وہ تندرست ہو گئے۔ شفا یاب ہونے کے بعد انہوں نے ساربانوں پر حملہ کیا۔ اونٹ چوری کر کے لے گئے۔ محافظ قتل کر دیئے اور اس طرح اللہ ﷻ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

(بخاری - ابوداؤد - ترمذی - نسائی - مسند احمد)

اس نسخہ میں توجہ طلب بات یہ ہے کہ عرینہ کے مریضوں کے پیٹ پھولے ہوئے تھے اور چہرے پر درم تھا۔ علامات سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً ان کے گردے خراب تھے اور پیٹ میں پانی اس کی وجہ سے ہو سکتا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ درم دل یا جگر کی وجہ سے ہو یا لمبے سفر میں رہنے کی وجہ سے غذائی کمی کا نتیجہ ہو۔ آج کے اصل علاج کے مطابق سب سے پہلے طے ہونا ضروری تھا کہ پیٹ میں پانی اور چہرے پر درم کس وجہ سے ہے۔ یہاں طبیعوں کے طبیب اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدا داد علم کو استعمال فرماتے ہوئے ایک ایسا نسخہ تجویز فرمایا جو تمام اسباب پر حاوی تھا۔ اس میں غذائی کمی کے علاج کے لئے دودھ کی لحمیات تھیں۔ یہی لحمیات دوسرے اسباب میں بھی جگر اور گردوں کو توانائی دے سکتی تھیں اور جسم میں جمع شدہ پانی کو نکالنے کے لئے ایک قدرتی مریض بظور پیشاب کے نسخہ میں شامل تھا۔

دل اور گردوں سے پیدا ہونے والے اور ام میں سوڈیم کے مرکبات پسند نہیں کئے جاتے۔ اس پیشاب آور ادویہ کا دائرہ محدود ہو جاتا ہے۔ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”تمہارے لئے اونٹ کا دودھ موجود ہے۔ یہ ہر قسم کے درختوں سے چرتا ہے اور اس میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔“ (ابن عساکر)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج میں اونٹنی کے دودھ کی افادیت کا باعث بنا دیا کہ یہ اپنے مقررہ اجزاء کے علاوہ ہر قسم کے درختوں کی تاثیریں بھی ساتھ رکھتا ہے۔

دردِ گردہ کا علاج نبوی ﷺ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”کمر میں گروے کی جڑ یا رگ ہوتی ہے اور جب اس میں جنبش ہوتی ہے تو آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اور اس کی دوا یہ ہے کہ شہد پانی میں جوش دے کر پئے۔“

(نزہۃ المجالس)

یاد رہے کہ دردِ گردہ ریجی بھی ہوتا ہے۔ اور پتھری والا بھی۔ یہ علاج جو حدیثِ پاک میں بیان ہوا یہ دردِ گردہ ریجی کا علاج ہے۔

عرق النساء کا علاج نبوی ﷺ

عرق النساء کو دردِ ریگن یا ٹنگڑی کا درد کہتے ہیں۔ یہ درد کو لہر کی پچھلی طرف سر کے نیچے سے شروع ہو کر گٹے کے پیچھے تک تمام ٹانگ میں ہوتا ہے۔ بعض دفعہ آہستہ آہستہ اور بعض دفعہ یک لخت شدت کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ مریض کے لئے چلنا پھرنا سخت دشوار ہو جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے ہیں۔ ”عرق النساء بیماری کی دوا عربی بکری یعنی دنبہ کی چکی میں ہے۔ اسے پگھلایا جائے پھر اس کے تین حصے کئے جائیں۔ روزانہ ایک حصہ پی لیا جائے۔“ (احمد۔ حاکم)

تفسیر صادی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں نقل ہے کہ دنبہ کی چکی کو پگھلا کر تین حصے کئے جائیں اور روزانہ ایک حصہ اس رگ جسے رگ رین کہتے ہیں مالش کر کے جذب کر دیا جائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے سومریضوں پر آزمایا اور الحمد للہ مجرب پایا۔

ذاتِ الحجب کا علاج نبوی ﷺ

اس مرض میں پھپھوڑے کے غلاف میں درم ہو جاتا ہے۔ اکثر یہ مرض ایک ہی طرف ہو جاتا ہے لیکن کبھی دونوں طرف بھی ہو جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) شدید۔ (2) مزمن۔

علامات:- مرض کی ابتداء میں مریض کو خفیف سی سردی سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ پھر پستان کے نیچے چھن محسوس ہوتی ہے۔ پھر اتنا شدید درد اٹھتا ہے جیسے کوئی برچی مار رہا ہو۔ یہ درد بغل یا ہنسی کی ہڈی تک محسوس ہوتا ہے۔ سانس کھینچ کر آتا ہے۔ ہلکی ہلکی کھانسی بھی ہوتی ہے۔ نبض تیز اور سخت چلتی ہے۔ زبان میلی اور سفید ہوتی ہے۔ پیشاب کم اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ اگر فوراً مناسب علاج نہ کیا جائے تو مرض مزمن بن جاتا ہے اور بعض دفعہ مہلک بھی ہوتا ہے۔ اطباء کے نزدیک ذاتِ الحجب کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور غیر حقیقی۔

حقیقی درم مارے جو پسلیوں کے اندرونی جانب پھیلی ہوئی غشاء میں پیدا ہوتی ہے اور غیر حقیقی اسی طرح کا درد ہے جو پسلی کے ارد گرد ہوتا ہے جس کا سبب ریاح غلیظہ ہوتا ہے۔ اس کی دوا قسط ہے۔ اسے باریک پیس کر روغن زیتون میں ملا کر مقام درد پر مالش کرتے ہیں اور اس کی چند انگلیاں چٹاتے ہیں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم ذاتِ الحجب کا علاج زیتون اور قسط بحری کے ساتھ کیا کریں۔ (ترمذی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتِ الحجب کا علاج زیتون اور ورس سے بیان فرماتے تھے۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

دل کے مریض کا علاج نبوی ﷺ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست

مبارک میرے سینے پر رکھا، دست اقدس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل میں محسوس کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا دل درد کرتا ہے؟ تو حارث بن مکدہ کے پاس جا جو قبیلہ ثقیف سے ہے وہ طب جانتا ہے۔ (اسے چاہئے کہ) وہ مدینہ طیبہ کی سات عجوہ کھجوریں لے اور ان کو گٹھلیوں سمیت کوٹ کر تیرے منہ میں ڈال دے۔

دل کے دورے کا یہ انتہائی کامیاب علاج ہے۔ اس علاج کا دوسرا کوئی دینی علاج ثانی نہیں۔ اس لئے کہ علاج تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے تجویز فرما چکا ہے۔ پھر اس علاج کا دوسرا بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ صحت حاصل ہو جانے کے بعد مرض کے دوبارہ عود کرنے کا اندیشہ نہیں ہوتا جبکہ طب جدید کے طریق علاج سے صحت یاب ہونے والے کو ہر جھٹے یا دو جھٹے بعد اپنے خون کا دباؤ (بلڈ پریشر) چیک کروانا پڑتا ہے اور وہ کوئی سخت محنت طلب کام نہیں بھی نہیں کر سکتا۔ بعض دفعہ میٹرھیاں تک نہیں چڑھ سکتا۔ گویا صحت یاب ہو کر بھی بیمار ہی رہتا ہے۔

مگر قربان جائیں علاج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اس سے شفا یاب ہو کر بھی ہونے والے صحابی حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی ہزار میل کا سفر گھوڑے پر کیا۔ میدان جنگ پر کفار سے جاں ہتھیلی پر رکھ کر تلوار نیزہ اور تیر چلا کر بہت سی لڑائیوں میں حصہ لیا۔ بعض دفعہ اپنے سے کئی گنا زیادہ دشمن کے خلاف شدید دشمنی دباؤ برداشت کر کے اپنی فوج کو لڑایا مگر کیا مجال کہ درد دل کا کبھی شائبہ بھی گزرا ہو۔

حافظ ابو نعیم نے طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ذکر کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی کو بھی عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اسے لے لو یہ دل کو تقویت دیتی ہے۔ یہ منہ کو خوشبودار بناتی اور تنگدلی کو دور کرتی ہے۔ حضرت ذہبی نے طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی کھایا کرو کیونکہ یہ قلب کو صاف کرتی ہے۔ (نزهۃ المجالس - جلد ۲)

حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں بھی کا ایک

پھل تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ ”اے طلحہ لے لو بے شک یہ دل کو فرحت دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ)

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ہانڈی پکایا کرو تو اس میں کدو زیادہ ڈال لیا کرو کیونکہ یہ غمگین دل کو مضبوط کرتا ہے۔

حضرت ذہبی نے طب نبوی میں بیان کیا کہ کدو کھانے سے عقل بڑھاتی ہے۔
تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کدو سینہ کو صاف کرتا ہے اور دلی کو قوت دیتا ہے۔ (نزہۃ المجالس - جلد ۲)

گرمی دانوں کا علاج نبوی ﷺ

ابن سنان نے اپنی کتاب میں بعض ازواج مطہرات سے یہ روایت نقل کی ہے۔
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میری انگلی میں دانہ نکلا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس چراستہ ہے؟ میں نے کہا ہاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اس پر لگاؤ اور یہ کہو۔ اے بڑے کو چھوٹا اور چھوٹے کو بڑا بنانے والے خدا مجھے جو چیز پیش آتی ہے اسے چھوٹا کر دے۔

ذریعہ:- یہ ایک دوا ہے جسے جڑ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ معدہ، جگر کے ورم اور استسقاء کے لئے مفید ہے۔ اس کی خوشبو کی وجہ سے دل کو تقویت پہنچتی ہے۔

بشرہ ایک چھوٹا، معمولی، پھوڑا پھنسی جو مادہ حار کی وجہ سے جسم میں دافع طبیعت کے قوی ہونے سے پیدا ہوتا ہے، جہاں دافع کے زور سے پھنسی نکلنے والی ہوتی ہے وہاں کی جلد رقیق ہو جاتی ہے۔ اب نفخ اور اخراج مادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ چراستہ سے یہ عمل بڑی جلدی تکمیل پذیر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ چراستہ میں خوشبو کے ساتھ انضاج و اخراج مادہ کی بھی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ مزید برآں اس میں اس سوزش کو بھی ٹھنڈا کرنے کی صلاحیت

موجود ہے جو اس مادہ میں موجود ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے صاحب ”قانون“ ابوعلی سینا اس خیال کا اظہار کرتا ہے کہ آگے سے جلنے کے بعد جو چیز سب سے زیادہ مفید ہوتی ہے وہ چرائیہ ہے جسے روغن گل اور سر کے میں آمیز کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ مویز منقی کھانا لازم کرو کیونکہ یہ بت (گرمی دانے) کو دور کر کے صورت کو حسین اور منہ کی بو کو پاکیزہ اور فکر کو دور کرتا ہے۔ (نزهت المجالس)

زخموں کا علاج نبوی ﷺ

حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ) فرماتی ہیں کہ اگر کوئی بھی زخم ہوتا پتھر لگتا یا چوٹ لگتی تو حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے۔ میں اس پر سنہری لگاؤں۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

جنگ احد میں ابن قمر ملعون نے حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پتھر پھینکا تو رخسار اقدس خون آلود ہو گیا اور خود لوہے کی ٹوپی کی کڑیاں رخسار انور میں پیوست ہو گئیں۔ حضرت ابوسعیدہ ابن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیٹھ کر اپنے سامنے کے دونوں دانت خود کی کڑی پر رکھ کر روئے انوار سے کھینچا تو ان کا دانت ٹوٹ کر گر پڑا مگر انہوں نے پروانہ کی جبکہ دوسرا دانت دوسری کڑی پر رکھ کر زور لگایا تو ان کا وہ دانت بھی ٹوٹ گیا مگر خود کی کڑیاں رخ انور سے نکل گئیں۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر مبارک سے خون صاف کرتے جاتے تھے۔ اسی دوران عتبہ بن ابی وقاص نے ایک اور پتھر پھینکا جس سے لب زیریں لہولہاں ہو گیا اور سامنے والے دو دانت مبارک شہید ہو گئے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب روئے انور سے خون بہنے لگا تو میرے والد مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً اس جگہ منہ رکھ کر خون چکیدہ کو پل جاتے۔ اس پر کسی نے کلام کیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل جائے تو اس پر آتش دوزخ حرام ہو جاتی ہے۔“

مروی ہے کہ (جنگ کے بعد) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سر پر پانی ڈھوتے

تھے اور سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا زخموں کو دھوئی تھیں مگر کسی طرح بھی خون بند نہ ہوتا تھا۔ بالآخر بورے کا ایک ٹکڑا جلایا گیا اور اس کا خاستر زخم پر چھڑکا گیا۔ تب خون بند ہوا۔ اربابِ سیر بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جلی ہوئی ہڈیوں کی راکھ سے زخم کا علاج فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ زخم کا اثر بالکل جاتا رہا۔

(مدارج النبوة - جلد دوم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رگِ ہفت اندام میں تیر لگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر کے پھل کے ساتھ اپنے دست مبارک سے ان کے زخم کو داغ دیا۔ پھر جب ورم آ گیا تو دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا۔ (مسلم - مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی ہے کہ ابی کو جنگِ خندق کے دن رگِ الحکل پر تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے زخم کو داغا۔ (مسلم - مشکوٰۃ)

ان دو روایات میں داغنے کا ذکر ہے جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت ذکر فرمائی اور اسے صاحب مشکوٰۃ نے بھی نقل فرمایا کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزوں میں شفا ہے۔

(۱) سبکی لگوانے میں۔ (۲) شہد پینے میں۔ (۳) آگ کے ساتھ داغ لگانے میں

اور میں اپنی امت کو داغنے سے روکتا ہوں۔ اس حدیثِ پاک میں اور پہلی دونوں روایات کی علماء کرام اس طرح تطبیق فرماتے ہیں کہ اگر بغیر داغ لگائے خون بند ہو جائے تو داغنا منع ہے لیکن اگر خون بند نہ ہو تو داغنے میں مضائقہ نہیں۔ (واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم)

سر کی جوؤں کا ازالہ اور علاجِ نبوی ﷺ

صحیح بخاری و مسلم میں کعب بن عجرہ سے روایت ہے۔ میرے سر میں تکلیف تھی۔ لوگ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اٹھا کر لے گئے۔ میرے سر میں اتنی جوئیں تھیں کہ چہرے پر ریگلتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بڑی سختی اور اذیت میں

ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سرمنڈوانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کے عوض چھ آدمیوں کی ایک جماعت کو کھانا کھلائیے یا ایک بکری ذبح کرے یا تین دن روزہ سے رہے۔

بدن میں یا سر میں جوں کے پیدا ہونے کے دو سبب ہیں۔ اس کا سبب خارج بدن سے ہوتا ہے یا داخل بدن سے۔

خارج بدن سے ہونے والا سبب میل پچیل ہے جو تہہ بہ تہہ جسم کے اوپر جم جائے اور دوسرا سبب خلط رومی اور عفن ہے جس کو طبیعت جلد اور گوشت کے درمیان پھینکتی ہے۔ یہ خلط رومی رطوبت دسوی سے مل کر مسامات سے نکلنے کے بعد بشرہ میں متعفن ہو جاتا ہے۔ جس سے جوں پیدا ہو جاتی ہے اور عموماً مریض کی بیماری کے بعد یہ پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کہ بیماری کی وجہ سے میل پچیل کی کثرت ہوتی ہے۔ بچوں کے سروں میں جوئیں زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ ان میں زیادہ ایسے رطوبات اور اسباب پائے جاتے ہیں جن سے جوں پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی جعفر کے سروں کو منڈایا تھا۔

اس کا سب سے بہترین علاج یہ ہے کہ سر منڈایا جائے تاکہ مسامات کھل جائیں جن سے بخارات نکلتے ہیں۔ چنانچہ جڑیں کھلنے سے رومی بخارات نکل جائیں گے اور مادہ خلط کمزور پڑ جائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ سر منڈوانے کے بعد جوؤں کو مارنے والی دوائیں اس پر لیپ کی جائیں جن سے سر میں جوں کا وجود نہ رہے۔

طاعون کا علاج نبوی ﷺ

طاعون لغت کی دبا کی ایک قسم ہے مگر اطباء کے نزدیک ایک رومی جان لیوا ورم ہے جس کے ساتھ سخت قسم کی سوزش اور غیر معمولی درد اور بے چینی ہوتی ہے۔ یہ ورم اپنی حد سے بھی بڑھا ہوتا ہے۔ اس ورم کے ارد گرد کا حصہ اکثر سیاہ مہر منٹلا ہوتا ہے اور بڑی جلدی اس میں زخم پڑ جاتا ہے۔ یہ عموماً تین جگہوں پر ہوتا ہے۔ بغل میں، کان کے پیچھے، کنج ران اور نرم گوشت میں۔

طب کی کتابوں میں لکھا ہے کہ طاعون درحقیقت چوہوں کی وبا ہے جو انسان کو طاعون زدہ چوہوں کے پسوؤں کے کانٹے سے ہو جاتی ہے۔ خفیف طاعون میں بخار نہیں ہوتا۔ عموماً طاعون وبائی انداز سے ہوتا ہے اور وباء پذیر ممالک میں ہوتا ہے۔ جن کی فضا، غذا، آب و ہوا فاسد و خراب ہوتی ہے۔ اس لئے طاعون کو وباء کے لفظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ طاعون ان وبائی امراض میں سے ہے۔ طاعون، ذہل، زخم ورم ردی کو کہتے ہیں جو جسم کے کھلے مقامات میں سے کسی جگہ پیدا ہو جاتے۔

یوں سمجھئے کہ یہ قروح، یہ ورم، یہ ذہل طاعون کے آثار ہیں۔ فی نفسہ طاعون نہیں ہیں۔ چونکہ اطباء کو بجز ان آثار ظاہرہ کے کوئی دوسری چیز نظر نہیں آتی، اس لئے انہیں آثار کو طاعون کے نام سے پکارنے لگے۔ طاعون تین تعبیرات کا نام ہے۔ پہلی چیز یہی اثر ظاہر جس کو اطباء طاعون کہتے ہیں۔

دوسری چیز وہ موت جو ان آثار کے ترتب کے بعد واقع ہوتی ہے اور غالب گمان ہے کہ حدیث میں ”الطاعون شہادہ لکل مسلمہ“ سے یہی مراد ہے۔

تیسری بات وہ سبب قاعل جس سے یہ بیماری پیدا ہوئی ہے اور حدیث صحیح میں موجود ہے کہ طاعون اس عذاب کا باقی ماندہ حصہ ہے جو بنی اسرائیل پر بھیجا گیا تھا اور اسی میں ہے کہ طاعون جنوں کی خلش ہے جو انسان کو تباہ کر دیتی ہے اور اسی حدیث میں ہے کہ طاعون کسی پیغمبر کی بددعا کا اثر ہے۔

یہ علل و اسباب اطباء کے نزدیک واضح نہیں ہیں۔ جس طرح ان کے پاس اس بیماری کو بتانے والی بھی کوئی چیز نہیں ہے۔ پیغمبر تو آنکھوں سے ادھم چیزوں کو بتاتے ہیں اور اطباء نے طاعون کے سلسلے میں جن آثار کو دریافت کیا ہے، اسے یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ روح کے توسط سے نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ارواح کی تاثیر، طبیعت امراض اور ہلاکت طبعی کوئی ایسی چیز نہیں جس کا کوئی انکار کر سکے۔ وہی انکار کرے گا جو روحوں اور اس کے اثرات سے بالکل ناواقف اور کورا ہوگا یا اسے روح، جسم اور طبیعت کے انفعال کے بارے میں ادنیٰ معلومات بھی نہ ہوں گی۔

باری تعالیٰ وباء کے پیدا کرنے کے وقت اجسام بنی آدمی میں روحوں کو متصرف بنا دیتا ہے۔ اسی طرح جب فضا اور آب و ہوا فاسد ہو جاتی ہے اس وقت بھی ارواح کا اجسام انسانی میں تصرف کرتے رہتا اور کسی جسم کا اس تصرف سے متاثر ہونا ایک عام بات ہے۔ اس کا بالکل وہی حال ہے جیسا کہ مواد رویہ کے ذریعے بعض لوگوں پر ہیئت رویہ پیدا کرتے وقت دیکھنے میں آیا ہے۔ اس لئے کہ ارواح شیطانی کی کارکردگی سے ان عوارض کے شکار لوگوں میں وہ صورت پیدا ہو جاتی ہے جو کسی دوسرے بد سے بد اثرات سے نہیں ہوتی۔ البتہ اگر ان کو دفع کرنے والے اسباب ان سے قویٰ ہیں تو بہت ممکن ہے کہ یہ عوارض پیش نہ آئیں۔ مثلاً یاد الہی دعا میں غیر معمولی آہ زاری خدا کی راہ میں صدقہ قرآن کی تلاوت کہ ان کے ذریعے ارواح ملکی کا نزول ہوتا ہے جو ارواح خبیثہ کو کھینچ کر مقبور کر دیتی ہیں اور ان کے شر کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود بنا دیتی ہیں۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں کسی علاقہ میں طاعون پھیل جانے کی اطلاع ملے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر تم کسی ایسے علاقے میں ہو جہاں طاعون پھیل گیا ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔

(بخاری کتاب الطب)

اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی معنویت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جدید طبی تحقیقات اس کی مکمل تائید کرتی ہے۔ اس کی وجہ سے اگر کسی علاقہ میں کوئی وبائی مرض پھیلا ہو تو وہاں کسی صحت مند کو نہیں جانا چاہیے۔ نہ کسی مریض کو وہاں منتقل ہونا چاہیے۔ اس لئے کہ دونوں صورتوں میں صحت مند لوگ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اسی طرح ایک حدیث شریف میں ہے کہ جذام زدہ شخص سے اس طرح بھاگو جیسے شر کو دیکھ کر بھاگتے ہو۔

(بخاری کتاب الطب)

تقویت بدن اور باہ کا علاج نبوی ﷺ

ایک شخص نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے قلت اولاد یعنی ضعف باہ کی شکایت ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انڈے کھانے کا

حکم صادر فرمایا۔ (نزہۃ المجالس - جلد اول)

نبیہتی نے تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پاک نقل فرمائی کہ کسی نبی علیہ السلام نے بارگاہ رب العالمین میں ضعف (بدن) کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے انڈے کھانے کا حکم فرمایا۔ (حوالہ مذکورہ)

صاحب نزہۃ المجالس فرماتے ہیں کہ عمدہ انڈا سیاہ رنگ کی چھوٹی مرغی کا ہوتا ہے۔ مرغی کے انڈے کی زردی مرکب القوی مائل بہ گرمی ہے اور سفید سرد تر ہوتی ہے۔ نیم بریاں (آدھا ابلا) بہترین اور زیادہ خون پیدا کرتا ہے۔ یہ دل، دماغ، بدن اور قوت مروی کو تقویت دیتا ہے۔ کمزور مریضوں کے لئے بہترین غذا ہے۔ اس کی زردی کا تیل بال پیدا کرتا ہے۔ جب بچوں کو تے اور دست آتے ہوں اور کوئی غذا ہضم نہ ہو تو (ایلیو من وائر) پلایا جاتا ہے۔ یہ ایک انڈے کی سفیدی کو پاؤ بھر پانی میں پھینٹ کر بقدر ذائقہ کھانڈ ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔

ضعف اعصاب کا علاج نبوی ﷺ

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انگور کیا اچھی غذا ہے۔ یہ پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ مرض کو دور اور غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ نیز یہ بلغم کو دور رنگ کو صاف اور منہ کی خوشبو پاکیزہ بناتا ہے۔ (نزہۃ المجالس)

انگور خشک ہو کر کشمش بنتی ہے۔ یہ بطور غذائیت بہت زیادہ استعمال کی جاتی ہے جس سے غذائیت بہت حاصل ہوتی ہے۔ تلخین شکم اور باہ کو تقویت دیتی ہے۔ مفرح و مقوی قلب ہونے کے باعث حقان اور ضعف قلب میں مستعمل ہے۔ خصوصاً جبکہ ایک ایک تولہ کشمش کو رات کے وقت گلاب میں بھگو دیا جائے اور صبح کے وقت کشمش کھا کر اوپر سے گلاب پیا جائے۔

قبل از وقت بڑھاپا کا مدنی نسخہ

حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”رات کا کھانا ضرور کھایا کرو

کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنے کی عادت بنانے سے بڑھاپا جلد آتا ہے۔“

(کتاب الطب)

نفاس کے لئے مدنی نسخہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے نزدیک نفاس والی عورت کے لئے کھجور کے برابر کوئی شفا نہیں اور نہ ہی شہد کے برابر مریض کے لئے کوئی شے ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو حالت نفاس میں کھجور کھلایا کرو کیونکہ جب حضرت مریم علیہا السلام کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو حضرت مریم علیہا السلام کی یہ ہی غذا تھی۔ اگر علم خداوند میں اس سے اعلیٰ کوئی دوسری غذا ہوتی تو ان کو وہ ضرور کھانے کو ملتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! حالت نفاس میں جس عورت کی غذا کھجور یا چھوہارے رہتی ہے اس کا بچہ بردبار ہوتا ہے۔ (نزمۃ المجالس۔ جلد دوم)

دورانِ حمل کا مدنی نسخہ

ابن طرخان نے طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ذکر کیا کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی حاملہ عورتوں کو لوہان کھلایا کرو۔ (اس سے عصی لوہان کا ذکر مراد ہے) پس اگر پیٹ میں لڑکا ہے تو ٹھکند پیدا ہوگا اور اگر لڑکی ہوگی تو خوش خصال ہوگی۔

(نزمۃ المجالس۔ جلد ثانی)

لوہان کی دو معروف اقسام ہیں۔ لوہان کوڑیا اور لوہان سیامی۔ یہ دوسری ہی طب جدید میں مستعمل ہے کیونکہ اس میں کثافت یا کھوٹ نہیں ہوتی۔ لوہان درخت فرد کا رال دار گوند ہے۔ اس میں سناک ایسڈ اور بڑونک ایسڈ کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ لوہان دافعِ قحط ہے۔ یہ جگر کو تحریک دیتا ہے اور بلغم کو نکالتا ہے۔ مقوی باہ بھی ہے۔ مخرجِ بلغم ہونے کی وجہ سے بلغمی کھانسی اور ضعیف انفس میں استعمال کرتے ہیں۔ کوڑیا لوہان شربتِ ہفتہ کے ساتھ

کھلانے سے پسینہ آ کر بخار اتر جاتا ہے۔ اس کی لکڑی کا برادہ خون بہنے کو مفید ہے۔ اس کا تیل پٹھوں کو قوت دیتا ہے۔ اور جاع سردی، لقوہ، فالج، وجع المفاصل کو فائدہ بخش ہے۔ اس کی دھونی کیڑوں کو بھگاتی ہے۔ (کتاب المفردات)

تریاق زہر کا مدنی نسخہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عجمہ جنت سے ہے اور وہ زہر کے لئے شفاء ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

عجمہ مدینہ طیبہ کی ایک مشہور کھجور کا نام ہے۔ حدیث پاک میں اس کی بہت تعریف فرمائی گئی ہے۔ یہ درمیانے سائز کی سیاہی مائل رنگت والی کھجور ہے۔ بعض لوگ بغیر گٹھلی والی کھجور کو عجمہ خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ یہ گٹھلی والی ہوتی ہے۔ دلیل اس بات کی وہ حدیث جو درودول کے تحت درج ہے کہ عجمہ کو بعد گٹھلی کے کوٹا جائے۔ وہاں حدیث پاک کے اصل الفاظ یوں ہیں۔ فَلْيَجَاهَنْ بَنُو إِثْيَنْ۔ (سنن ابوداؤد و مشکوٰۃ - جلد ثانی)

جادو سے بچاؤ کا مدنی نسخہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح سویرے سات عدد عجمہ کھجوریں کھا لیا کرے اسے اس دن کسی زہر یا جادو سے نقصان نہیں پہنچے گا۔ (بخاری شریف)

چار فائدہ بخش بیماریاں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چار چیزوں کو چار وجہ سے برامت جانو۔

- 1- آشوب چشم کو برامت سمجھو کیونکہ وہ نایمانی کی جڑ کاٹی ہے۔
- 2- زکام کو برامت سمجھو کیونکہ وہ جذام (کوڑھ) کی جڑ کو قطع کرتا ہے۔
- 3- کھانسی کو برامت کہو کیونکہ وہ فالج کی جڑ کی قاطع ہے۔

- 4- دل کو براست جانو کیونکہ وہ برص کی جڑ کا نٹا ہے۔ (نزہۃ المجالس)
دل ایک پھوڑے کا نام ہے۔ برص بدن پر سفید داغوں کو کہا جاتا ہے۔

عشق مجازی کا علاج

عشق مجازی کی بنیاد عموماً وہ نگاہ بنتی ہے جسے انسان نے آزاد چھوڑنے کی حماقت کی تھی۔ جب نگاہ کسی کے حسن پر پڑے اور یہ دیکھنے والا باطنی لحاظ سے مضبوط نہ ہو تو پھر دل کو قابو میں رکھنا بے حد مشکل ہو جاتا ہے۔

”مکاشفۃ القلوب“ میں ہے کہ شہوانی نظریں اور گھڑی بھر کی لذتیں طویل غم کا باعث ہوتی ہیں۔ انسان کے کسی بھی قسم کے گناہ میں مبتلا ہونے کا سب سے بڑا سبب نفس و شیطان کی اطاعت ہے۔ ان خبیثوں کا کام ہی انسانوں کے ایمان کا بیڑا غرق کر کے انہیں جہنم کا ایدھن بنانا ہے۔

عشق مجازی کے سلسلے میں دونوں فریقین کے قلوب میں ایک دوسرے کے لئے محبت کے جذبات بیدار کرنا اس سلسلے کو آگے بڑھانے کے لئے مشورے دینا انہیں دنیا و آخرت کے خطرات سے بے خوف کرنا اور بدنگاہی سے زنا تک پہنچا دینا نفس و شیطان کی کوششوں ہی کا نتیجہ ہے، لہذا ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ حتی الامکان اپنی نگاہ کو حرام و فضول چیزوں کے دیکھنے سے بچانے کی کوشش کرے۔ خصوصاً اس مصیبت میں گرفتار مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو بالفرض علاج کی کوشش کرنی چاہیے کہ کسی دوسری شخصیت کو نہ تو ارادتا دیکھیں اور نہ ہی اس کا خیال جان بوجھ کر اپنے ذہن میں لائیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے۔ ”مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہ کچھ نیچی رکھیں اور شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت سہرا ہے۔ بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہ کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔“ (نور 30-31 پ 18)

کیونکہ جب نگاہوں کی حفاظت ہوگی تو دل کی حفاظت بھی آسان ہو جائے گی اور جب دل کی حفاظت ہوگی تو بدن کے دیگر اعضاء بھی قابو میں رہیں گے اور بالفرض اگر کبھی بلا

ارادہ کسی پر نگاہ پڑ بھی جائے تو فوراً لاجول شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کرے اور ذہن میں آجانے والے تصور کو فوراً جھٹک دے۔ اس کے بارے میں مزید نہ سوچے کیونکہ مزید سوچنے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے شیطان کو اپنا کام کرنے کے لئے راستہ فراہم کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ ”اے علی (نا محرم پر غیر ارادی طور پر) ایک مرتبہ نظر کے بعد دوسری نظر مت ڈالو کیونکہ تمہارے لئے صرف پہلی نظر معاف ہے۔ دوسری نہیں۔“ (مشکوٰۃ)

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ ”کوئی مسلمان جب پہلی مرتبہ (غیر ارادی طور پر) کسی نا محرم عورت کی خوبصورتی پر نظر کرے پھر وہ اپنی نظر جھکا لے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت کی توفیق فرمائے گا کہ جس کی لذت اسے محسوس ہوگی۔“

(مسند احمد)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میرے بعد مردوں کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ فتنہ عورتوں سے زیادہ اور کوئی نہ ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”دنیا مٹھی اور سرسبز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں اس لئے بھیجا ہے تاکہ تمہارا امتحان لے لے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ پس تم دنیا اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں سے اٹھا تھا۔“ (مسلم۔ ترمذی)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی ایسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو کہ جس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو کیونکہ ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

عاشق کے لئے شرعی حکم

اگر مطلوبہ شخصیت سے شادی ممکن نہ ہو تو حکم یہ ہے کہ غلط و فاسد قدم اٹھانے کی بجائے صبر کرے۔ اس عش کو چھپائے اور اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کی بھرپور کوشش جاری رکھے۔

پھر اس صبر کا نتیجہ یا تو ”دل سے محبوب کی محبت دور ہو جانے“ کی صورت میں حاصل ہوگا یا تمام یا کچھ زندگی غم میں چلتے ہوئے گزرنے کی شکل میں اور یا پھر گھلتے گھلتے مرجانے کی حالت میں۔

اگر سمجھداری سے غور کیا جائے تو یہ تینوں صورتیں ہر لحاظ سے اس سے کہیں بہتر ہیں کہ بے صبری کا مظاہرہ کر کے اپنی آخرت کو تباہ و برباد کر دیا جائے کیونکہ محبت دور ہو جانے کی صورت میں تو ظاہر ہے کہ گناہ سے دوری بھی حاصل ہوگی اور آئندہ زندگی میں کوئی تکلیف بھی محسوس نہ ہوگی۔ دوسری صورت میں چلتے کڑھنے کی تکلیف تو ضرور ہوگی لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان عالیشان بھی تو ایک بشارت عظیمہ کے ساتھ موجود ہے کہ **إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ** یعنی بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور یہ بھی ہے کہ **وَاللَّهُ يُجِبُ الصَّابِرِينَ** ترجمہ ”اور صبر کرنے والے اللہ کے محبوب ہیں۔“ اور یہ حدیث پاک بھی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ عَشَقَ وَكَسَمَ وَعَفَّ وَصَبَرَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ** جس نے عشق کیا اور اسے چھپایا اور پاک دامن رہا اور صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما کر اسے جنت میں داخلہ عطا کرے گا۔
(اتحاف سادۃ المؤمنین للزبیدی)

اور تیسری صورت میں بظاہر جان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا نقصان ہوتا نظر آتا ہے لیکن حقیقتاً اس میں بھی نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **مَنْ عَشَقَ فَكَسَمَ وَعَفَّ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ شَهِيدًا**۔ یعنی جس نے عشق کیا پھر اسے چھپایا اور پاک دامن رہا پھر (اسی کے باعث) مر گیا تو وہ شہدا کی موت مرا۔ اللہ ﷻ شادی یا صبر کے علاوہ کسی اور ”آخرت کی بربادی کی صورت“ کو اختیار کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یہ تحریر علامہ محمد اکمل عطا قادری کی ہے۔ اسی عنوان کے تحت مزید تفصیل درکار ہو تو موصوف کی کتاب شیطانی چکر کا مطالعہ فرمائیے۔

باب پنجم

تاجدارِ مدینہ ﷺ کی مفرد واؤں کا ذکر

آب زم زم

دنیا کے ہر حصے سے لاکھوں کی تعداد میں مسلمان ہر سال حج و عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ میں حاضر ہوتے ہیں اور قدرت الہی کے اس چشمہ فیض سے سیراب ہوتے ہیں۔ زم زم کا پانی چھوٹی بڑی کھیوں میں بوتلوں میں ڈرم اور کنستروں میں بھر کر بطور تحفہ اپنے اہل وطن کیلئے لے جاتے ہیں۔ اہل مکہ سال بھر جی بھر کر زم زم کا پانی ہی پیتے ہیں مگر پانی ہے کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا۔

آب زم زم تمام پانیوں کا سردار ہے۔ سب سے اعلیٰ سب سے بہتر اور قابل احترام ہے۔ لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور سب سے زیادہ بیش بہا ہے۔ سب سے نفیس پانی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پیر مارنے سے پیدا ہوا اور یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سیرابی کا ذریعہ بنا۔

زم زم کا ذکر احادیث میں

آب زم زم کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے رحمت کے پھول کچھ یوں بکھرے۔ ارشاد ہوا۔

”اللہ تعالیٰ اسماعیل علیہ السلام کی ماں پر رحم کرے۔ اگر وہ زم زم کے پانی کو اس طرح نہ روکتیں اور اس کے چاروں طرف باؤ نہ لگاتیں تو زم زم آج بہتا ہوا ایک زبردست چشمہ ہوتا۔“ (بخاری شریف - کتاب الروایا - کتاب الانبیاء)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ وہ آب زم زم کو خوب سیر ہو کر نہیں پیتے۔“ (ابن ماجہ)

ایک اور جگہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
 ”میں نے نبی اکرم مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کو زم زم کا پانی پلایا اور انہوں نے کھڑے ہو کر پیا۔“ (بخاری - مسلم - ابن ماجہ)

اس غرض کے لئے ایک خصوصی دعا:

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایک ایسے علم کا جو فائدہ دینے والا ہو اور ایسے رزق کا جو مجھے دل سے عطا کیا جائے اور مجھے تمام بیماریوں سے شفا مرحمت فرما۔“
 وہ خود اسے بڑے احترام کے ساتھ پیتے رہے اور جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو صلح حدیبیہ کے موقع پر منگوا کر پیا اور واپسی میں ساتھ لے کر آئے۔ ان کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس سے مزید استفادہ کے لئے سفر حج کے بعد واپسی میں ہمراہ لایا کرتے تھے۔ حضور اکرم رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دستور کے بارے میں انہی سے ارشاد ہے۔

”وہ زم زم اپنے ہمراہ لے جایا کرتی تھیں اور بتاتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح لے جایا کرتے تھے۔“ (ترمذی)

اور یہ خوش رسم اسی انہماک سے آج بھی جاری ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زم زم کے فوائد کا خلاصہ:

ابن ماجہ میں حضرت جابر بن عبداللہ سے زم زم کے فوائد کا خلاصہ کچھ یوں مروی

”زم زم کا پانی جس غرض سے بھی پیا جائے مفید ہے۔“ (ابن ماجہ)

سبحان اللہ سبحان اللہ زم زم کے پانی کے کتنے کثیر فوائد ہیں اور یہ اتنے فوائد رکھنے کے ساتھ ساتھ باعث شفا بھی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

آب زم زم سے استسقاء کا شافی علاج

ابن القیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ذاتی طور پر مشاہدہ کیا ہے کہ زم زم پینے سے پیٹ میں پانی کا مریض شفا یاب ہو گیا۔ اس کے علاوہ بڑی اذیت ناک بیماریوں کے مریض اللہ تعالیٰ عز و جل کے فضل سے زم زم پی کر شفا یاب ہوئے۔ ہم نے ایک شخص کو دیکھا جو سارا دن چلتا پھرتا اور طواف کرتا تھا۔ آب زم زم کے علاوہ نہ کچھ کھاتا تھا نہ پیتا تھا۔ اسے نہ بھوک تنگ کرتی تھی اور نہ پیاس اور وہ اسی طرح آدھ مہینہ یا کچھ دن زیادہ زم زم پی کر شفا یاب ہوا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ بخاری اور مسلم میں موجود ہے کہ وہ چالیس دن کھائے پئے بغیر کعبہ شریف سے لگے صرف زم زم کے پانی پر گزارا کرتے رہے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”یہ پانی کھانا بھی ہے اور پینا بھی اور سب سے بڑھ کر یہ طبیعت کو بحال کرتا ہے۔“

سبحان اللہ سبحان اللہ اکبر کیا کیا غذائیت خدا تعالیٰ ﷻ نے اس پانی کے اندر ڈال رکھی ہے۔

آب زم زم پر 1935ء میں کیا گیا کیمیاوی تجزیہ

ابتدائی طور پر 1935ء میں مصری کیمیا دانوں نے آب زم زم کے اجزاء معلوم کرنے کی کوشش کی اور ان کی تحقیق کے مطابق اس میں مندرجہ ذیل عناصر پائے جاتے ہیں۔

MAGNESIUM SULPHATE

میکینیشیم سلفیٹ

SODIUM SULPHATE

سوڈیم سلفیٹ

SODIUM CHLORIDE

سوڈیم کلورائیڈ

CALCIUM CARBONATE

کیشیم کاربونیٹ

POTASSIUM NITRATE

پوٹاشیم نائٹریٹ

HYDROGEN SULPHIDE

ہائیڈروجن سلفائیڈ

1935ء میں کیا گیا یہ تجزیہ نامکمل اور غلط ہے کیونکہ اس کے مطابق پانی میں قلمی شورہ اور ہائیڈروجن سلفائیڈ موجود ہے۔ موٹی اور اہم بات تو یہ ہے کہ جس پانی میں یہ دو عناصر موجود ہوں وہ انسانی استعمال کے قابل نہیں ہوتا۔

پاکستانی ڈاکٹر غلام رسول کا تفصیلی تجزیہ

ڈاکٹر غلام رسول قریشی لاہور کے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں علم الارض کے پروفیسر ہیں۔ قریشی صاحب نے آب زم زم کا تفصیلی تجزیہ اپنی ذاتی لیبارٹری میں کیا ہے۔ ان کے مشاہدات کے مطابق اس پانی میں دیگر عناصر کے علاوہ فولاد، میکینیز، جست اور کافی مقدار میں گندھک اور آکسیجن سے مرکب سلفیٹ اور سوڈیم ملتے ہیں۔

پروفیسر کا کہنا ہے کہ ان موجودات کی وجہ سے یہ پانی خون کی کمی کو دور کرنے کے لئے مفید اور کارآمد ہے۔ دماغ کو تیز کرتا ہے اور ہاضمہ کی اصلاح کرتا ہے۔

جدید کیمیاوی عناصر کی ترکیب

زم زم میں موجود کیمیاوی عناصر کے بارے میں راجہ ابومن اور طرابلس کی ٹیم نے 1976ء اور 1977ء میں معلوم کیا کہ موجودہ کیمیاوی عناصر کی ترکیب یوں ہے۔

1620

TOTAL DISSOLVED SOLIDS

234

CHLORINE

365

CALCIUM CARBONATE

190

SULPHATE

+VE

CALCIUM

+VE

MAGNESIUM

IRON

-VE

SULPHUR

-VE

NIRATES

مکہ مکرمہ سے 18 میل دور نہر زبیدہ کے دامن میں جبل عرفات کے قریب ایک کنواں واقع ہے۔ اس پانی کے کیمیاوی اجزاء زم سے قریب تر ہیں لیکن جو کمال کی چیزیں آب زم زم میں ملتی ہیں وہ کسی اور میں کبھی بھی نہیں ہو سکتیں۔

دماغ پر آب زم زم کے اثرات

آب زم زم کو جس غرض سے بھی استعمال کیا جائے الحمد للہ اس میں شفا ہی شفا ہے۔ بس یقین والوں کے بیڑے پار ہیں۔ باقاعدگی سے آب زم زم پینے سے انسان کا دماغ تندرست رہتا ہے اور ساتھ ساتھ انسان کا حافظہ بھی بہتر ہو جاتا ہے۔

آنکھوں پر اثرات

آنکھوں میں لگانے والا سرمہ پینے کے لئے عرق سونف کا پھر عرق گلاب استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض بلکہ اکثر اطباء نے عرق کی جگہ آب زم زم میں سرمہ کھل کیا ہے۔ زم زم کے پانی کی برکت کے ساتھ ساتھ اس میں موجود کیمیاوی عناصر اور گندھک اس سرمہ کی افادیت میں خصوصی طور پر اضافہ کرتے ہیں۔

پیٹ کی گرانی کا فوری علاج

آب زم زم کو اللہ تعالیٰ نے پانی ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سے فوائد سے مالا مال کر دیا ہے۔

آب زم زم پینے کے بعد پیٹ کی گرانی فوراً ختم ہو جاتی ہے۔ تیزابیت جاتی رہتی ہے اور بھوک باقاعدہ لگتی شروع ہو جاتی ہے۔

چند دن میں کینسر سے مکمل نجات

حرم شریف کے ایک خادم نے ہمیں بتایا کہ اس نے کینسر کے ایک مریض کو دیکھا جو جان بلب تھا۔ لوگ اسے اٹھا کر نماز کے وقت مسجد میں لاتے تھے۔ وہ روزانہ زم زم کا پانی

پیتا اور اسی پانی کو اپنی رسولیوں پر ڈال کر دن بھر کے لئے مزید پانی ہمراہ اپنے لئے جاتا۔ چند دن کے بعد وہ شخص اپنے پیروں سے چل کر آنا شروع ہو گیا اور پھر پوری طرح تندرست ہو گیا۔

ذیابیطس پر ذاتی تجربہ

ذیابیطس ایک خطرناک بیماری ہے۔ جب یہ کسی کو لگ جاتی ہے تو اس کی ہر ہر رگ میں گھل مل جاتی ہے۔ یہ ہمارا ذاتی مشاہدہ ہے کہ ذیابیطس کا جو بھی مریض حج کرنے گیا اور اس نے باقاعدگی سے زم زم پیا۔ اس کے خون اور پیشاب سے شکر ختم ہو گئی جتنی دیر وہ حجاز مقدس میں رہے ان کو انسولین لینے کی کبھی ضرورت نہیں پڑی۔

آب زم زم اور بلڈ پریشر

جب حجاج اکرام حج کے دوران آب زم زم کا استعمال شروع کرتے ہیں تو اس دوران آب زم زم کی برکت سے بلڈ پریشر کے کسی بھی مریض کو کسی بھی قسم کی کوئی دوائی کی ضرورت نہیں پڑی۔ حرم شریف میں جگہ جگہ ٹھنڈا پانی مہیا کرنے والے کو لڑ نصب ہیں جن سے زائرین ٹھنڈ زم زم بلا روک ٹوک پی سکتے ہیں۔ اس لئے نبی اکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اب دوبارہ میں لکھنا چاہتا ہوں کہ

”آب زم زم کا پانی جس غرض سے بھی پیا جائے مفید ہے۔“ (ابن ماجہ)

آب زم زم کی مقبولیت اور دیگر مذاہب

الحمد للہ ﷺ آب زم زم تو خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے شفا کا چشمہ کھول دیا ہے۔ اب اپنے عقیدے اور یقین کے مطابق کوئی جتنا چاہے اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ آب زم زم کی مقبولیت اور تقدس سے متاثر ہو کر دیگر کئی مذاہب نے اپنے ماننے والوں کے لئے مقدس پانی تلاش کر لئے۔ ان میں اکثر پانی بیمار یوں کا باعث ہوئے کیونکہ آلودہ پانی پینے سے پیٹ کی متعدد بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ الحمد للہ ﷺ کمال کی یہ بات ہے کہ پوری تاریخ اسلام میں آج تک کوئی شخص زم زم کا پانی پی کر بیمار نہیں ہوا اور اس کے

برعکس ایسا کوئی پانی تاریخ کے کسی دور میں اور کسی ملک میں ایسا نہیں ہوا جس کی وجہ سے لوگ بیمار نہ ہوئے ہوں۔ ان پانیوں میں بجائے شفا کے وباء ہی وباء ہے۔

حال ہی میں کچھ چشموں کا پانی عالمی شہرت حاصل کر گیا ہے۔ لوگ ان کے معدنی پانی توانائی کے خیال سے پیتے ہیں۔ ایسا پانی پی کر توانائی حاصل کرنے والا ابھی تک کوئی نہیں دیکھا گیا۔

انجیر

مفسرین کا خیال ہے کہ زمین پر انسان کی آمد کے بعد اس کی افادیت کے لئے سب سے پہلا درخت جو معرض وجود میں آیا وہ انجیر کا تھا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام نے اپنی ستر پوشی کے لئے انجیر کے پتے استعمال کئے تھے۔ اس کے استعمال کی بہترین صورت اسے خشک کر کے کھانا ہے۔

قرآن مجید میں انجیر کے بارے ارشاد

قرآن مجید میں انجیر کا ذکر صرف ایک ہی جگہ آیا ہے مگر بھرپور ہے۔

وَالْزَّيْتُونِ ۝ وَطُورِ سَيْنٍ ۝ وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا
الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝ (التین: ۱-۴)

ترجمہ ”قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینا کی اور اس دارالامن شہر کی کہ
انسان کو ایک بہترین ترتیب سے تخلیق کیا گیا۔“

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سفر کے دوران کی نمازوں میں نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں سورہ التین ضرورتاً تلاوت فرماتے تھے۔ تفسیری اشارات کے طور پر دیکھیں تو اللہ ﷻ نے انجیر کو اتنی اہمیت عطا فرمائی کہ اس کی قسم کھائی جس کا واضح مطلب یہی ہے کہ اس کے فوائد کا کوئی شمار نہیں ہے۔

انجیر کے بارے میں ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمتِ بابرکت میں کہیں سے انجیر سے بھرا ہوا تھاں آیا۔ انہوں نے ہمیں فرمایا کہ ”کھاؤ۔“ ہم نے اس میں سے کھایا اور پھر ارشاد فرمایا۔ ”اگر کوئی کہے کہ کوئی پھل جنت سے زمین پر آ سکتا ہے تو میں کہوں گا کہ یہی وہ ہے کیونکہ بلاشبہ جنت کامیوہ ہے۔ اس میں سے کھاؤ کہ یہ بوا سیر کو ختم کر دیتی ہے اور گنشیا (جوڑوں کا درد) میں مفید ہے۔“

یہی حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے کثر الاعمال میں مسند فردوس کے ذریعہ سے دوسری جگہ بیان کرتے ہوئے ”تقطع البواسیر“ کی جگہ ”یذهب بالبواسیر“ کی تبدیلی کی ہے۔

انجیر کو بطور پھل اللہ تعالیٰ نے اہمیت دی اور نبی اکرم رحمتِ دو عالم سرور کائنات نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اسے جنت سے آیا ہوا میوہ قرار دینے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ بوا سیر کو ختم کر دیتی ہے۔ علمی لحاظ سے یہ ایک بڑا اعلان ہے جو عام طور پر علم طب میں فاضل اطباء بڑی مشکل سے کرتے ہیں مگر جوڑوں کے درد میں اس کو صرف مفید قرار دیا اس لئے یہ امور انجیر سے فوائد حاصل کرنے کے سلسلے میں پوری توجہ اور اہمیت کے طلبگار ہیں۔

جالینوس کا انجیر کے بارے قول

جالینوس جس کو حکیم ہونے کے ناطے سائنسدان ہونے کے ناطے ہر کوئی جانتا ہے اور پوری دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ملے جو اس نام سے واقف نہ ہو۔ جالینوس وہ نام جس نے طب میں اپنا لوہا جمایا اور ایک نہیں، دو نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں لاعلاج مریضوں کا علاج کیا اور اس وقت ایک چمکتا ہوا سورج بن کر پوری دنیا میں چمکا۔ جالینوس کہتا ہے کہ ”انجیر کے ساتھ جوز اور بادام ملا کر کھائے جائیں تو یہ خطرناک زہروں سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔“

انجیر کے بارے میں امام محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

امام محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ انجیر میں تمام دوسرے پھلوں کی نسبت بہتر غذا ایت موجود ہے۔ یہ پیاس کو بجھاتی ہے اور آنتوں کو نرم کرتی ہے۔ بلغم کو نکالتی ہے۔ پرانی بلغمی کھانسی میں مفید ہے۔ پیشاب آور ہے۔ آنتوں سے قونچ اور سبوں کو دور

کرتی ہے اور اسے نہار منہ کھانا عجیب و غریب فوائد کا باعث ہوتا ہے۔

انجیر میں پائے جانے والے کیمیائی اجزاء
انجیر میں موجود کیمیائی اجزاء کا تناسب یوں ہے:

لحمیات	1.5
نشاستہ	15.0
حدت کے حرارے	66
سوڈیم	24.6
پوٹاشیم	2.88
کیلشیم	8.05
مگنیشیم	26.2
فولاد	1.18
تانبہ	0.07
فاسفورس	26
گندھک	22.9
کلورین	7.1

ایک سو گرام خشک انجیر میں عام کیمیائی اجزاء کا یہ تناسب اسے ایک قابل اعتماد غذا بنا دیتا ہے۔ اس میں کھجور کی طرح سوڈیم کی مقدار کم اور پوٹاشیم زیادہ ہے۔ ایک سو گرام کے جلنے سے حرارت کے 66 حرارے حاصل ہوتے ہیں۔ حراروں کی یہ مقدار عام خیال کی نفی کرتی ہے کہ کھجور یا انجیر تاثیر کے لحاظ سے گرم ہوتے ہیں۔ وٹامن الف۔ ج کافی مقدار میں موجود ہیں اور ب مرکب معمولی مقدار میں ہوتے ہیں۔

بھارت کے طبی شعبہ کی انجیر پر تحقیقات

بھارت کی حکومت کے طبی شعبہ کی تحقیقات کے مطابق یہ ملین ہے۔ مدر البول ہے۔

اس لئے پرانی قبض، دمہ، کھانسی اور رنگ نکھارنے کے لئے مفید ہے۔ پرانی قبض کے لئے روزانہ پانچ دانے کھانے چاہئیں جبکہ موٹاپا کم کرنے کے لئے تین دانے بھی کافی ہیں۔ اطباء نے چیچک کے علاج میں بھی انجیر کا ذکر کیا ہے۔ چیچک یا دوسری متعدی بیماریوں میں انجیر چونکہ جسم کی قوت مدافعت بڑھاتی ہے اور سوزشوں کے ورم کو کرتی ہے۔ اس لئے سوزش خواہ کوئی بھی ہو انجیر کے استعمال کا جواز موجود ہے۔

مذکاری سے انجیر کے فوائد کا خلاصہ

مذکاری نے انجیر کے فوائد کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ بھوک لگانے والی سکون آور دافع سوزش اور ورم، ملین، جسم کو ٹھنڈک پہنچانے والی اور مخرج ملغم ہے۔ انجیر کے دودھ میں غذا کو ہضم کرنے والے جوہر Papaine کی مانند ہوتے ہیں۔ یہ غذا میں موجود نشاستہ کو منٹوں میں ہضم کر دیتے ہیں۔ ان فوائد کے ساتھ ساتھ ان میں بڑی عمدہ غذائیت بھی موجود ہے۔

اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے کہ انجیر غذا کو مکمل طور پر ہضم کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ درد جسم کے کسی بھی حصہ میں ہوا سے ختم کرتی ہے۔ تھلیوں کی جلن کو رفع کرتی ہے اور پیٹ کو چھوٹا کرتی ہے۔ بھارتی ماہرین بھی متفق ہیں کہ انجیر پتھری کو مار کر سکتی ہے۔

دماغ پر انجیر کے اثرات

افستہین جو کا آٹا اور انجیر ملا کر کھانے سے متعدد دماغی امراض میں فائدہ ہوتا ہے۔ انجیر میں کیونکہ فاسفورس بھی پایا جاتا ہے اور فاسفورس چونکہ دماغ کی غذا ہے اس لئے انجیر دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ ضعف دماغ میں بادام کے ساتھ انجیر ملا کر کھانے سے چند دنوں میں دماغ کی کمزوری ختم ہو جاتی ہے اور یہ کم خرچ اور بالائین نسخہ ہے۔ انجیر کیونکہ ہر قسم کے درد کے لئے مفید اور موثر ہے۔ اس لئے درد میں انجیر کو کھانا مفید اور موثر ہے۔

انجیر کے دانتوں پر اثرات

کیٹشیم کیونکہ دانتوں کی غذا ہے، کیٹشیم انجیر میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے انجیر کو چبا چبا کر کھانے سے دانت مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں۔

دمہ اور کھانسی میں انجیر کے فوائد

قدرت کی عطا کردہ اس خاص نعمت یعنی انجیر میں نشاستہ بھی موجود ہے اور نشاستہ چونکہ سینہ کی اور حلق کی کھڑکھڑاہٹ کو دور کرتا ہے۔ اس لئے میٹھی کے بیج، انجیر اور پانی کو پکا کر خوب گاڑھا کر لیں۔ اس میں شہد ملا کر کھانے سے کھانسی کی شدت میں کمی آ جاتی ہے۔ انجیر کیونکہ مخرج بلغم ہے، اس لئے یہ دمہ میں مفید پائی جاتی ہے۔ دمہ میں چونکہ بلغم گاڑا ہوتا ہے اس لئے حال ہی میں کیسیا دانوں نے اس میں ایک جوہر BROMELAIN دریافت کیا ہے جو بلغم کو پتلا کر کے نکالتا ہے اور انتہائی سوزش کم کرتا ہے۔

انجیر میں غذا کو ہضم کرنے کی خصوصیات

غذا کو ہضم کرنے والے جوہروں کی تینوں اقسام یعنی نشاستہ کو ہضم کرنے والے لیمیات کو ہضم کرنے والے اور چکنائی کو ہضم کرنے والے اجزاء عمدہ تناسب میں پائے جاتے ہیں۔ اس میں ان اجزاء کی موجودگی انجیر کو ہر طرح کی خوراک کو ہضم کرنے کے لئے بہترین مددگار بنا دیتی ہے۔

انجیر سے جگر اور پتہ کی سوزش کا کامیاب علاج

انجیر چونکہ محلل اور ام ہے۔ اس لئے جگر کا ورم اور سوزش میں بہت کامیابی سے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ جگر اور پتہ کو تمام غلیظ مواد سے صاف کرتی ہے۔ انجیر میں چونکہ فولاد بھی پایا جاتا ہے اس لئے یہ جگر کو طاقت دیتی ہے اور فون صالح پیدا کرتی ہے۔

ایک خاتون کو پتہ کی پرانی سوزش تھی۔ ایکسرے پر متعدد پتھریاں پائی گئیں۔ بطور ڈاکٹر اسے آپریشن کا مشورہ دیا گیا۔ وہ درد سے مرنے کو تیار تھی مگر آپریشن کی دہشت کو برداشت کرنے کا حوصلہ نہ رکھتی تھی۔ اس مجبوزی کے لئے کچھ کرنا ضروری ٹھہرا۔ چونکہ نبی

اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلوٹھی کو ہر مرض کی شفا قرار دیا ہے۔ اس لئے کاسنی اور کلوٹھی کا مرکب کھانے کو صبح نہار منہ چھ دانے انجیر کھانے کو کہا گیا۔ وہ دو ماہ کے اندر نہ صرف کہ پتھریاں نکل گئیں بلکہ سوزشیں جاتی رہیں۔ علامات کے ختم ہونے کے ایک ماہ بعد کے ایکسے سے پتہ مکمل طور پر صحت مند پایا گیا۔

انجیر سے بوا سیر کا شافی علاج

بوا سیر کے تین اہم اسباب ہیں۔

1- پرانی قبض۔ 2- تبخیر معدہ۔ 3- اور کرسی نشینی (یعنی کرسی پر زیادہ دیر بیٹھنا) ان چیزوں سے مقعد کے آس پاس کی اندرونی اور بیرونی وریدوں میں خون کا ٹھہراؤ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ رگیں پھول کر مسوں کی صورت میں باہر نکل آتی ہیں اور پاخانہ کرتے وقت ان سے خون آتا ہے۔

ان تمام مسائل کا آسان حل انجیر ہے۔ انجیر پیٹ میں تبخیر ہونے ہی نہیں دیتی۔ انجیر قبض کو توڑ دیتی ہے۔ انجیر خون کی نالیوں سے سدے نکالتی ہے اور ان کی دیواروں کو صحت مند بناتی ہے۔

انجیر خون کی نالیوں میں جمی ہوئی غلاتوں کو نکال سکتی ہے اور اس کی اسی افادیت کو حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوا سیر میں پھولی ہوئی وریدوں کی اصلاح کے لئے استعمال فرمایا جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

انجیر سے برص کا مکمل علاج

برص چونکہ بلفی مرض ہے اس لئے اس بیماری میں انجیر اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

طب یونانی کے مشہور نسخہ سفوف برص کا خود عامل انجیر ہے۔ پوست انجیر کو عرق گلاب میں کھرل کر کے برص کے داغوں پر لگایا جاتا ہے اور آدھ چھٹانک انجیر اس کے ساتھ کھانے کو بھی دی جاتی ہے جس سے مرض ایک دو ماہ میں مکمل جاتا رہتا ہے۔

انجیر سے دائمی قبض سے نجات

قبض کا سبب چونکہ آنتوں کی خشکی ہے۔ انجیر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ عمدہ ملین ہے۔ اس لئے پرانی سے پرانی قبض کو چند دنوں میں درست کر دیتا ہے۔ قبض کے لئے خشک انجیر 5 سے 7 دانے رات کو سوتے وقت یا صبح کو نہار منہ اگر چبا چبا کر کھائے جائیں تو اس سے چند دن میں پرانی سے پرانی قبض سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

انجیر اور آنتوں کا کینسر

(حیرت انگیز جدید تحقیق) ڈاکٹر سید خالد غزنوی کراچی نے اپنے مضمون طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس کے عنوان پر انجیر کے بارے میں لکھا ہے۔

جاپان میں انجیر سے حاصل ہونے والے جوہر برومی لین کو بڑی مقبولیت حاصل رہی اور انہوں نے سوزش کو رفع کرنے کے لئے (KIHOTABS) تیار کیس ڈاکٹروں نے مطلع کیا کہ انہوں نے اسے آنتوں کے کینسر میں مفید پایا ہے۔ انجیر میں پائے جانے والے جوہر آنتوں کے سرطان کا علاج ہیں۔

انجیر سے پتھری کا اخراج

کرنل چوپڑا اعتراف کرتا ہے کہ انجیر گردوں سے پتھری اور ریت کو نکال سکتی ہے اور خوراک کو ہضم کرتی ہے۔ جب پیٹ خراب ہو تو وہ یوریت اور آکسی لیٹ پیدا کرتا ہے۔ جب یہ سیات جسم سے باہر نکلتے ہیں تو جلن پیدا کرتے ہیں اور مکمل اخراج نہ ہو تو جوڑوں میں جم کر گنٹھیا کی بیماری پیدا کرتے ہیں اور گردوں میں پہنچتے ہیں تو وہاں پتھری بن جاتی ہیں۔ تاہم حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ انجیر قاطع بواسیر اور جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔

انجیر اور گردوں کا فعل ہو جانا

گردوں کے فیل ہو جانے کے متعدد اسباب ہیں۔ اس میں مرض کی اندرونی صورت یہ ہوتی ہے کہ خون کی نالیوں میں جگہ کی وجہ سے گردوں کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ یہی کیفیت پیشاب میں کمی اور بلند پریشر میں زیادتی کا باعث بن جاتی ہے۔ ان حالات میں

اگر زندگی کو اتنی مہلت مل سکے کہ کچھ مدت انجیر کھائی جائے تو اللہ ﷻ کے فضل و کرم سے وہ بیماری جس میں گردے اگر تبدیل نہ ہوں تو موت یقینی ہے۔ شفا یابی ہو جاتی ہے۔

انجیر اور جوڑوں کا درد

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث کے انجیر بوا سیر کو قاطع اور جوڑوں کے درد میں فائدہ کرتی ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں دیکھیں تو ڈاکٹر چوپڑا اس حدیث کی ہر طرح تصدیق کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ جوڑوں کی تکلیف کو بوا سیر کی مانند ختم کر دیتی ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لفظ فرمایا ”یشفع“ یعنی نفع یا آرام دیتی ہے۔ جب تک انجیر استعمال میں رہے گی کیونکہ جوڑوں میں درد پیدا کرنے والی اور بھی بیماریاں ہیں۔

انار

انار کی بحیثیت ذائقہ کئی قسمیں ہیں۔ بیٹھا انار، کھٹا انار، کھٹا مٹھا انار۔ انار کی سب قسمیں خشک شدہ دانے جنہیں انار دانہ کہتے ہیں، پھل کا پوست غنچے اور پھول پتے درخت کی چھال سب دوا بکثرت کارآمد ہیں۔ ڈاکٹری میں اس کے درخت کی چھال کو بطور قابض اور دافع کرم شکر استعمال کرتے ہیں۔

جدید تحقیقات

جدید تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ جملہ قسم کے انار میں اجزاء لحمیہ، شکر، کیلشیم، فاسفورس اور فولاد جیسے قیمتی اجزاء پائے جاتے ہیں جو خون کی پیدائش و افزاء اور جسم کی پرورش میں معاون اور مدد ثابت ہوتے ہیں اور خون کو اعتدال پر رکھتے ہیں۔ اس لئے بیماری کے بعد کی کمزوری کو رفع کرنے کے لئے انار بطور دواء بہت مفید ہے اور صحت کی حالت میں صحت کو برقرار رکھنے میں مفید ہے۔

انار کے بارے میں ارشادات ربانی ﷻ

سورة الانعام اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

”وَجَنَّتْ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهٍ وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ
اَنْظُرُوا إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ“
(الانعام: 99)

ترجمہ ”اور وہاں پر باغ ہیں جن میں انگور زیتون اور انار ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کی شکلیں آپس میں ملتی بھی ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو اپنی شکل اور ذائقہ میں مختلف ہیں۔ تم توجہ دو اور غور کرو پھلوں پر کہ وہ کیسے پھل کی شکل اختیار کرتے ہیں کیونکہ یہ وہ چیزیں ہیں جن میں خدا ﷻ کی قدرت کے کرشمے نظر آتے ہیں۔“

سورۃ الانعام میں دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

”وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ
وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكْلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ
كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ. وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ
لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ.“
(انعام: 141)

ترجمہ ”تمہارا رب ﷻ وہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے مختلف اقسام کے باغات بنائے ہیں جن میں رنگ برنگ کی فصلیں جیسے کہ کھجور زیتون اور انار اگتے ہیں۔ ان کی شکلیں اور ذائقے آپس میں ملتے جلتے بھی ہیں اور مختلف بھی۔ اللہ ﷻ دیئے ہوئے ان پھلوں کو اس وقت خوب کھاؤ جب وہ کھانے کے قابل ہو جائیں لیکن ان میں سے حقداروں یعنی غریب رشتہ داروں اور ان لوگوں کو جو انہیں خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کا حصہ مزدور اور اسراف نہ کرو۔ غالباً اس سے مراد تباہی فوری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ﷻ ضائع کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

جنت میں پائی جانے والی نعمتوں کے باب میں ارشاد فرماتا ہے۔

”فِيهَا فَاكِهَةٌ“ وَنَخْلٌ ”وَرُمَّانٌ“ ۚ فَبِآئِيَ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ. (الرحمن: 69)

”یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں ہر قسم کے پھل جیسے کہ کھجور اور انار موجود ہے۔ تو تم اپنے رب عزوجل کی کوئی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔“

جنت میں پائی جانے والی نعمتوں اور سہولتوں کی ایک طویل فہرست اس سورۃ میں بتائی گئی ہے۔

انار کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ انار کے بارے میں نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے رحمت کے پھول کچھ یوں بکھرے۔ ارشاد فرمایا کہ:

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انار کے بارے میں پوچھا۔ حضور پاک نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کوئی انار نہیں ہوتا کہ جس میں جنت کے اناروں کا دانہ شامل نہ ہو۔“

ابن القیم میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”انار کھاؤ اس کے اندرونی چھلکے سمیت کہ یہ معدہ کو حیات نو عطا کرتا ہے۔“

(ابن القیم)

اطباء کا قول

اطباء کا یہ قول مشہور ہے کہ جو شخص انار بستانی کے تین ٹکڑے ہر سال نگل لے اس کو پورے سال آشوب چشم سے نجات مل جائے گی۔

ویدوں کا خیال:- ویدوں کا خیال ہے کہ انار کا پانی صفر کو زائل کرتا ہے۔ دل اور جگر کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ مقوی تسکین دینے والا اور مفرح ہے۔ پیشاب آور ہونے کے علاوہ بلغم کو رفع کرتا ہے جس کی جلد سے بار بار خون نکل آتا ہو یا بواسیر سے خون بہتا ہو انار کے دانے فائدہ دیتے ہیں۔

انار کا کیمیائی تجزیہ

بھارت اور پاکستان کے بازاروں میں ملنے والے اناروں کی بارہ اقسام ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ترکیبی عناصر دوسروں سے جدا ہیں۔ زرعی کالج پونا میں بازار سے ملنے والا اور ایک بہترین انار منگایا گیا اور اس سے تقابلی جائزہ کے لئے مسقطی انار منگوا یا گیا اور دونوں کا کیمیائی تجزیہ یوں ظاہر ہوا۔

بازار سے ملنے والا انار	(اچھا) مسقطی انار
کھایا نہ جانے والا حصہ 49.40	30.26 فیصدی
چھلکا 32.60	16.71 فیصدی
دانے 16.80	13.55 فیصدی
جوس 50.60	69.74 فیصدی

انار کے جوس کا تجزیہ

تیزابیت (کھٹائی) 0.516	0.27 فیصدی
گلا دیے والی مٹھاس 14.56	11.32 فیصدی
نہ گلانے والی مٹھاس 0.00	0.00 فیصدی
کل مٹھا 14.56	11.32 فیصدی

عام اناروں میں قابلِ خوراک حصہ 28 سے 49 فیصدی کے درمیان اور جوس 57 فیصدی سے 71 فیصدی کے درمیان پایا گیا۔

انار میں کیمیائی اجزاء کی موجودگی

عام انار میں ناقابلِ خوراک حصہ 28 سے 49 فیصدی کے درمیان اور جوس 57 فیصدی سے 71 فیصدی کے درمیان پایا گیا۔

انار میں کیمیائی اجزاء کی موجودگی اس طرح سے ہے۔ ایک سو گرام انار میں تناسب اس طرح ہے:

PROTEINS	0.2
CARBOHYDRATES	11.6
CALORIES	48
SODIUM	1.1
POTASSIUM	2.4
CALCIUM	2.9
MAGNSSIUM	3.1
FATS	0.15
COPPER	0.07
PHOSPHORUS	7.5
SULPHUR	4.2
CHLORIPES	52.5

ان تجویزوں سے دواہم باتیں سامنے آتی ہیں۔ پہلی یہ کہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ غذاؤں اور دواؤں کے ایک خصوصی اصول کے مطابق اس میں سوڈیم کی مقدار بہت کم اور پوٹاشیم زیادہ ہے جس کا اہم فائدہ یہ ہے کہ دل اور گردوں کی کسی بھی بیماری میں انار بے کھلے دیا جاسکتا ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس میں مٹھائی کی ایسی کوئی قسم موجود نہیں جو ذیابیطس کے مریضوں کے لئے مضر ہو۔ اس لئے شکر کے مریض کھلے دل سے انار کا جوس پی سکتے ہیں۔ اس میں چکنائی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس لئے انار کھانے سے خون کی نالیوں کو نقصان نہ ہوگا۔ کولیسٹرول میں اضافہ نہ ہوگا اور وزن کم کرنے والوں کے لئے مفید ہے۔

طب قدیم میں اس کے تمام اجزاء سے مختلف قسم کی دوائیں تیار کی جاتی ہیں اور وہ اکثر امراضِ بدنہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔

انار اور امراضِ دماغ

اس کا شربت اور رُب شراب کے شمار کو دور کرتا ہے۔ انار شیریں کے پتوں کے سایہ

میں خشک کر کے پیس لیں اور شہد کے ہمراہ گولیاں بنائیں۔ ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسنے سے نزلہ حار کو فائدہ ہوتا ہے۔

انار اور امراض چشم

آشوب چشم کے لئے اس کے پتوں کو پیس کر نکلیاں بنا کر آنکھوں پر باندھنے سے آشوب چشم کو آرام ہو جاتا ہے۔

اگر انار شیریں کے دانوں کا پانی ایک بوتل میں بھر کر دھوپ میں یہاں تک رکھیں کہ گاڑھا ہو جائے اور پھر اسے آنکھوں میں لگایا کریں تو اس سے آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔ بصارت قوی ہوتی ہے اور یہ جتنا پرانا ہوا اتنا ہی بہتر ہے۔

انار ترش کا عصا رہتا بنے کے برتن میں ڈال کر آگ پر پکائیں۔ جب گاڑھا ہو تو اسے آنکھوں میں لگائیں۔ اس سے سبل اور ناخنہ دفع ہوتا ہے۔ سلاق اور دھند کو مفید ہے۔ انار دانہ کو پانی میں بھگو کر یہ پانی آنکھوں میں ڈالنے سے آشوب چشم کو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر انار کی کلیاں یا اس کے پھول تین عدد روزانہ ایک ہفتہ تک نگل لیا کریں تو اس عمل سے سال بھر تک آشوب چشم کا عارضہ نہیں ہوتا۔ بعض اطباء کا قول ہے کہ انار کی سات گلیاں اس طرح نگل لیں کہ ان کو ہاتھ نہ لگے، منہ سے توڑ کر نگل جائیں تو ایک سال تک پھوڑے پھنسیاں نہیں نکلیں اور نہ آنکھیں دکھتی ہیں۔

ابن زہر کا انار کے بارے میں بیان

ابن زہر نے کہا ہے کہ صرف ایک کلی نگلی جائے تو سال بھر تک آنکھیں نہیں دکھتیں۔ انار کی کلیوں کو باہیک پیس کر آنکھوں پر لیپ کرنے سے آنکھوں کے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔

انار کے امراض گوش پر اثرات

انار شیریں کو مع پوست کے کوٹ کر شراب میں پکائیں۔ جب اچھی طرح نرم ہو جائے تو کان پر باندھیں۔ اس سے درم گوش دفع ہوتا ہے۔

انار شیریں کے دانوں کا پانی شہد کے ساتھ ملا کر کان میں ڈالنے سے درد گوش کو آرام

ہو جاتا ہے۔

انار ترش کا پانی کان میں ٹپکانے سے بھی کان کا درد دفع ہوتا ہے۔ اگر اس میں قدرے شہد حل کر کے ڈالیں تو زیادہ مفید ہے۔

امراض ناک پر انار کے اثرات

اگر ناک کے اندر پھنسیاں ہوں تو انار شیریں کا پانی ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا پانی ناک میں سھوٹ کرنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح گل انار تازہ کا پانی نچوڑ کر ڈالنے سے نفع ہوتا ہے۔

انار اور امراض دہان

اگر منہ میں چھالے پیدا ہو جائیں جس کو منہ آنا کہتے ہیں تو انار ترش کے پانی سے کلیاں کرنے سے ان کو آرام ہوتا ہے۔
اگر انار ترش کو مع پوست پانی میں جوش دے کر اس سے کلیاں کریں تو مسوڑے مضبوط ہوتے ہیں اور ان سے خوف آنا بند ہو جاتا ہے۔
گل انار خشک کو پیس کر دانتوں پر ملنے سے مسوڑے مضبوط ہوتے ہیں اور دانتوں کی جڑوں سے خون آنا رک جاتا ہے۔
انار کے درخت کی چھال کو پانی میں جوش دے کر کلیاں کرنے سے مسوڑے مضبوط ہوتے ہیں اور ان کا درد دفع ہو جاتا ہے۔

انار اور امراض حلق

انار شیریں کا پانی گھونٹ گھونٹ پینے سے حلق اور سینہ کی خشونت دفع ہوتی ہے۔ اس کا غرغہ کرنے سے حلق کا درد گرم دور ہوتا ہے۔

انار اور امراض سینہ

انار شیریں کا پانی یا اس کا شربت پینے سے درد سینہ اور کھانسی دفع ہوتی ہے۔ اس کا چوسنا درد سینہ اور پرانی کھانسی کے لئے مجرب ہے۔ چنانچہ آب انار شیریں میں شکر تری اور

روغن بادام شیریں ملا کر قدرے صنع عربی اور نشاستہ کا سفوف اضافہ کر کے نیم گرم پانی سے پورا فائدہ ہوتا ہے۔

اگر پوست انار پیس کر سینہ پر لیپ کریں تو اس سے ٹنم میں خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ پوست انار کو پیس کر گولیاں بنا کر چوسنے سے کھانسی کو آرام ہو جاتا ہے۔ غچہ گل انار کو پیس کر بقدر ایک ماشہ کھانا کھانسی کو مفید ہے۔

امراض قلب اور انار

آب انار شیریں اور اس کا شربت و زب مقوی قلب ہے اور خفقان قلب کو دفع کرتا ہے۔ اسی طرح انار ترش بھی خفقان گرم میں مفید ہے۔

انار اور امراض معدہ

اگر بخارات گرم سے ضم معدہ جلتا ہو تو آب انار شیریں یا اس کا شربت بہت نفع دیتا ہے۔

شربت انار شیریں مقوی معدہ ہے۔ بخارات معدہ کو دفع کرتا ہے۔ اگر گرم مزاج آدمی بعد غذا استعمال کرے تو غذا بہت جلد ہضم ہو جاتی ہے۔

انار شیریں کے رس میں قدرے شکر تری ملا کر پینے سے متلی دفع ہوتی ہے۔ اس کے رس میں شہد ملا کر پینے سے بھوک خوب لگتی ہے۔

انار ترش اور کھٹا مٹھا انار بھی مقوی معدہ ہے۔ ان کے کھانے سے ہجلی دفع ہوتی ہے۔ ترش انار دانہ کا سفوف پانچ حصہ مویز منقی پانچ حصہ زیرہ سیاہ ایک حصہ پیس کر کھانے سے معدہ کو تقویت ملتی ہے۔ قابض ہے۔ بھوک پیدا کرتا ہے۔ مواد صفراوی کو معدہ پر کرنے سے بچاتا ہے۔ صفراوی تھے اور متلی کو نافع ہے۔

گل انار اور برگ انگور خام پیس کر معدہ پر لیپ کرنے سے شدید تھے ساکن ہو جاتی ہے۔

انار اور امراض امعاء

سالم انار مع پوست نچوڑ کر پینے سے دست بند ہو جاتے ہیں۔ نیز بواسیر کو فائدہ ہوتا

ہے۔ اگر بخار کی وجہ سے تے اور دست آرہے ہوں تو انار ترش کھانے یا اس کا پانی پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

اگر اس کو مع پوست نچوڑ کر پیا جائے تو صفراوی تے واسہال دفع ہوتے ہیں۔
پوست انار کو پانی میں بھگو کر اسی پانی کے ساتھ استنجا کرنے سے خون بواسیر کو بند کرتا ہے۔
اگر پوست انار کو پانی میں جوش دے کر صاف کریں اور چادلوں کی پیچھے کے ساتھ ملا کر اس سے حقنہ کریں تو اسہال بند ہو جاتے ہیں۔

پوست انار 2 تولہ شہوت 2 تولہ جوش دیکر پلانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔
پوست انار یا غنچہ انار پانی میں جوش دے کر دن میں چار بار پلانے سے اسہال قوی بھی بند ہو جاتے ہیں۔

غنچہ انار تین سے سات تک لے کر بول کے کچے پتے اور تھوڑا سا زیرہ اس میں ملا کر پانی سے پیئیں اور صاف کر کے اس میں پتھر گرم کر کے بھائیں۔ شیر خوار بچہ کو چار پانچ روز پلاتے رہیں تو کیسے ہی زبردست اسہال آرہے ہوں بند ہو جاتے ہیں۔ اس کے درخت کی چھال کو جوش دے کر پلانے سے سنگرنی کا عارضہ دور ہو جاتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ اگر اس کے جوشاندہ میں مریض کو آئین کرانیں تو بواسیر کے خون اور کالج نکلنے کو فائدہ ہوتا ہے۔

اس کے درخت کی چھال نہایت عمدہ کرم کش ہے اور کدو دانے کے اخراج کے لئے ایک نہایت مفید دوا ہے۔

اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ رات کے وقت مریض کو ڈیڑھ تولہ کیسٹرائل (روغن ارٹھ) پلائیں۔ اگلی صبح اس کو انار کی جز کا جوشاندہ بقدر 5-5 تولہ ایک ایک گھنٹہ بعد چار مرتبہ پلائیں۔ آخری خوراک کے پلانے کے دو گھنٹہ بعد نصف چھٹانک روغن ارٹھ پلائیں۔ اس کے اثر سے تقریباً بارہ گھنٹہ بعد کیڑے خارج ہو جاتے ہیں۔

انار اور امراض جگر و طحال

انار شیریں، یرقان، طحال اور استسقاء میں مفید ہے۔ صاحب استسقاء کو جہاں دیگر میوہ

جات کھانے کی اجازت نہیں اس کے لئے انار دانہ صرف جائز بلکہ نفع رساں ہے۔ سالم انار کو نچوڑ کر اس کا پانی 14 تالہ سے 23 تولہ تک لیں اور اس میں تین تولہ سے چھ تولہ تک شکر سفید ملا کر مریض کو پلائیں تو اس سے مرہ صفراء دستوں کی راہ نکل جاتا ہے اور معدہ کو قوت پہنچتی ہے۔ اس مطلب کے لئے یہ بلبلہ زرد کی طرح کام دیتا ہے۔ انار ترش جگر کی گرمی اور جوشِ خون کو دور کرتا ہے۔

انار اور امراض اعضاء بول

انار شیریں میں اسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو مدر بول ہیں۔ اس لئے احساس بول کی حالت میں اس کا کھانا فائدہ دیتا ہے۔ اس کی چھال کا جوشاندہ مسلسل البول کو مفید ہے۔

انار اور امراض مخصوصہ مرداں

انار شیریں مقوی باہ و مولد منی ہے۔ انار کے پھول تازہ کا رس نکال کر اطمینان میں پکپکاری کرنے سے زخم بجرائے بول اچھا ہو جاتا ہے۔

انار اور امراض زناں

انار ترش کھانے سے حاملہ کی مٹی کھانے کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ عورت کی اندام نہانی میں پوست انار کی دھونی دینے سے مرا ہوا بچہ نکل آتا ہے۔ پوست انار کے پانی سے کپڑا تر کر کے اندام نہانی میں رکھنے سے اس کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ درخت انار کی چھال کے جوشاندہ میں اگر عورت کو آبزین کرایا جائے تو رحم سے خون آنا موقوف ہو جاتا ہے۔ سیلان رحم کو فائدہ ہوتا ہے۔

انار اور حمیات

اگر شراب پینے کی وجہ سے تپ ہو گیا ہو تو انار شیریں کا پانی پینے سے رفع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انار ترش کا کھانا بھی مفید ہے۔

انار اور امراض جلد

اگر انار کر مع پوست پیس کر قدرے شہد ملا کر زخم پر باندھیں تو اس سے خراب اور

گندے زخم دور ہوتے ہیں۔ انار ترش کو آگ میں بھلجلا کر بدن پر مالش کرنے سے ترو خشک کھلی کو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر انار ترش کا پانی نکال کر قدرے شہد ملا کر تانبے کے برتن میں پکائیں۔ جب گاڑھا ہو تو آگ پر لگائیں۔ اس سے اس کی ترقی موقوف ہو جائے گی۔ انار ترش کا پانی خراب اور گندے زخم پر لگانے سے اس کو درست کرتا ہے اور گندے گوشت کو دور کر کے زخم کو جلد اچھا کرتا ہے۔ پوست انار باریک پیس کر زخم پر چھڑکنے سے اس کو بہت جلد بھرلاتا ہے۔ اسی طرح گل انار کا سفوف..... کرنے سے زخم جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ گلنار کو پیس کر ورم پر لگانے سے جلد تحلیل ہو جاتا ہے۔ درخت انار کی چھال کو پیس کر ہمراہ شہد چمک کے دانوں پر لگانے سے اس کی رطوبت بہت جلد خشک ہو جاتی ہے۔ اس کی چھال کا سفوف زخم آتشک پر کرنے سے جلد اچھے ہو جاتے ہیں۔

اس کو سرکہ میں پیس کر لگانے سے سرخیادہ رفع ہو جاتا ہے۔

انار اور حشرات الارض

ابن زہر کہتا ہے کہ انار کی ڈالیوں سے سانپ، بچھو اور دوسرے حشرات الارض ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پرندے زیادہ تر اس درخت پر اپنے گھونسلے بناتے ہیں تاکہ موذی کیڑوں سے امن رہے۔

عام صحت اور انار

عام صحت کے لئے انار نہایت عمدہ میوہ ہے۔ قرآن شریف میں بھی اس کو نعمت ہائے بہشت شمار کیا گیا ہے۔ اس کے کھانے سے صحت درست رہتی ہے۔ خون صالح پیدا ہوتا ہے اور بدن موٹا ہوتا ہے۔ اس کے کھانے سے انسان صحت مند اور توانا رہتا ہے۔

انار اور امراض اطفال

بچوں کے سوکھا اور آنتوں کی دق میں بھی بھارتی ماہرین اس کے جو شانہ کو مفید قرار دیتے ہیں۔ انار کے چھلکے میں پائے جانے والے الکلائڈ علیحدہ کر کے خالص صورت میں پیٹ سے کیڑے نکالنے کے لئے ماضی میں مستعمل رہے ہیں مگر کیمیاوی ذرائع سے حاصل

ہونے والی جدید ادویہ کے بعد لوگوں میں اس سے دلچسپی کم ہو گئی۔ حالانکہ یہ جدید ادویہ سے زیادہ مؤثر اور محفوظ ہے۔

انار سے روحانی علاج

انار کے کھانے سے انسان کا دل روشن ہو جاتا ہے اور اس کو طاقت ملتی ہے۔ گویا جس کسی نے انار کھایا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو روشن کر دے گا۔
دل کو روشن کر دینے سے صوفیاء کی اصطلاح میں تو حیات القلب لیا جاسکتا ہے لیکن اس کے پس منظر کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ دل کو طاقت دیتا ہے۔
وہ بیماریاں جن کی تفتیش پر تو دل میں کچھ نہیں ہوتا لیکن مریض دل کے فعل سے مطمئن سے نہیں ہوتا۔ وہ اسے مستحکم قرار دیتا ہے۔ غالباً اسی پس منظر کے بنا پر طائف کے مشہور باغ ”ہوایا“ کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کے انار اور چشموں کا پانی دل کو طاقت دیتے ہیں۔

مکہ معظمہ کے مقیم ڈاکٹر کا مشاہدہ

مکہ معظمہ میں عرصہ دراز سے مقیم ایک فاضل ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ان کے دل کے مریض جب طائف کے انار کھاتے ہیں تو ان میں بشارت آ جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا فعل ہے جس کا طب جدید کی کتابوں میں کسی دوائی کے بارے میں مذکور نہیں۔ البتہ طب قدیم کے ماہرین خمیرہ گاؤ زبان اور اس نوع کے دوسرے مرکبات کو مفرح قرار دیتے آئے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ ان میں سے اکثر ادویہ دل کو فرحت دیتی ہیں۔

انڈا

صاحبِ نزہۃ المجالس فرماتے ہیں کہ عمدہ انڈا سیاہ رنگ کی چھوٹی مرغی کا ہوتا ہے کیونکہ وہ خصوصیت سے مقوی قلب ہوتا ہے۔ اگر اس کی زردی گھی اور زعفران میں ملا کر درم پر لپ کی جائے تو درم کا پکائی ہے۔ مرغابی کا انڈا انسان کو بڑا مفید ہے۔ اس سے فہم بڑھتا ہے۔
طب جدید کے مطابق باسی انڈوں کی نسبت تازہ انڈے ہمیشہ بھاری ہوتے ہیں۔ اچھے اور گندے انڈے کی پہچان یہ ہے کہ پاؤ بھر پانی میں نصف چھٹانک نمک حل کر کے

ایک ایک انڈا ڈال کر دیکھیں۔ اگر ڈوب جائے تو درست ہے۔ اگر تیرنے لگے تو خراب ہے۔ مرغی کے انڈے کی زردی مرکب القویٰ مکئی بہ گرمی ہے اور سفیدی سرد تر ہوتی ہے۔ نیم بریاں (آدھا ابلا) بہترین اور زیادہ خون پیدا کرتا ہے۔ یہ دل دماغ بدن اور باہ (قوت مردی) کو تقویت دیتا ہے۔ کمزور مریضوں کے لئے بہترین غذا ہے۔ اس کی زردی کا تیل بال پیدا کرتا ہے۔ جب بچوں کو قے اور دست آتے ہوں اور کوئی غذا ہضم نہ ہو تو (ایلیومن دائر) پلایا جاتا ہے۔

یہ ایک انڈے کی سفیدی کو پاؤ بھر پانی میں پھیٹ کر بقدر ذائقہ کھاٹ ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔

حدیث مبارکہ میں انڈے کے بارے ارشادات

نبیؐ نے حضرت خولہ کو نبین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پاک نقل فرمائی۔
”کسی نبی نے بارگاہ رب العزت عزوجل میں ضعف (بدن) کی شکایت کی تو اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل نے انڈے کھانے کا حکم فرمایا۔“ (زمزم الجالس - جلد اول)
”قانون“ کے مصنف بوعلی سینا کا بیان

قانون کے مصنف نے اس کی زردی کو حار طب لکھا ہے۔ یہ خون عمدہ صالح پیدا کرتا ہے۔ معمولی طور پر تغذیہ کرتا ہے اور اگر انڈا ابال کر استعمال کیا جائے تو معدے سے تیزی کے ساتھ نیچے کی جانب جاتا ہے۔

قابل طبیب کا انڈے کے بارے بیان

طیب لکھتا ہے کہ زردی بیضہ مرغ مسکن درد ہے۔ حلق اور سانس کی نالی کو پکنا اور ملائم کرتی ہے۔ یہ حلق کے امراض کھانسی پھیپھڑے گردے اور مثانے کے زخموں کے لئے نفع بخش ہے۔ اس کے استعمال سے حلق کی خشونت ختم ہو جاتی ہے۔ بالخصوص شیریں بادام کے تیل کے ساتھ اس کا استعمال اور بھی نفع بخش ہے۔ مواد سیدہ کو پختہ کر کے اس کو نرم کرتا ہے اور حلق کی خشونت کے لئے مسہل ہے۔ اگر آنکھ میں گرم ورم ہو جائے اور اس سے درد

ہو تو اٹھ رے کی سفیدی کے چند قطرے آنکھ میں چمکانے سے درد ختم ہو جائے گا اور آنکھ میں ٹھنڈک پہنچنے کی وجہ سے سکون ملے گا۔ اگر آتش زدہ جلد پر اس کا ضاد کریں تو آبلے نہ آئیں گے۔ اگر درد کے مقام پر اس کا ضاد کریں تو درد جاتا رہے گا۔ اور اس کے ضاد سے حفاظت ہوگی۔ اگر گوند کے ساتھ اس کو آمیز کر کے پیشانی پر ضاد کیا جائے تو نزلے کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

بوعلی سینا سے انڈے کے فوائد کا خلاصہ

مصنف ”قانون“ شیخ بوعلی سینا نے دل کی دواؤں میں اس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اگرچہ یہ دل کی عام دواؤں میں سے نہیں پھر بھی اس کی زردی کو تقویت قلب میں خاص مقام حاصل ہے۔ اس لئے کہ اس میں تین خوبیاں پائی جاتی ہیں۔

- 1- یہ بہت جلد خون بن جاتا ہے۔
- 2- دوسرے اس سے فضلہ کی مقدار کم ہوتی ہے۔
- 3- تیسرے یہ کہ اس سے پیدا ہونے والا خون دل کی غذائیت کے کام آنے والے خون کی طرح ہلکا ہوتا ہے۔ تیزی کے ساتھ دل کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے جوہر روح کو تحلیل کرنے والے عام امراض کی تلافی کے لئے اسے سب سے مناسب مانا جاتا ہے کیونکہ اس سے بہت جلد تحلیل روح ہوتی ہے۔

اذخر (روسا گھاس)

اہل مکہ کے نزدیک ایک مشہور خوشبودار پودا ہے جس کی جڑ ابندر ہوتی ہے اور شاخیں پتلی ہوتی ہیں۔ یہ قابل کاشت ہموار اور غیر ہموار دونوں طرح کی زمینوں پر اگتا ہے۔ اذخر کا مزاج دوسرے درجے میں حار اور پہلے درجے میں یابس ہے۔ یہ لطیف زود ہضم ہے۔ سروں شریانوں کے منہ کھولتا ہے اور بار بار پیشاب لاتا ہے۔ مدد صغین ہے۔ یہ گھاس کنکروں کو ریزہ ریزہ کر کے خارج کر دیتی ہے۔ معدہ اور جگر اور گردوں کے سخت ورم اس کے پینے یا اس کے جماد کرنے سے تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اس کی جڑ دانتوں کو مضبوط کرتی ہے اور معدہ کو

تقویت بخشتی ہے۔ مٹی روکتی ہے اور پاخانہ بستہ کرتی ہے۔

حدیث مبارکہ میں اذخر کا ذکر

اس کا ذکر صحیح بخاری میں آیا ہے۔ آپ نے مکہ کی حرمت کے بارے میں فرمایا:

”مکہ کے سبزے بھی نہ کاٹے جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اذخر گھاس کو اس سے مستثنیٰ کر دیجئے۔ کیونکہ یہ ان کے لئے زیب و زینت کا سامان ہے اور اس سے گھروں کو سجاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے۔ اذخر اس سے مستثنیٰ ہے۔“

اذخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں بڑی اہمیت کی حامل تھی۔ اسی لئے فتح مکہ کے بعد وہاں ہر قسم کے نباتات کو کاٹنے سے منع فرمایا گیا لیکن اذخر کو کاٹنے کی چھوٹ دیدی گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کسی جاندار کو ہلاک کرنے یا پریشان کرنے یا نباتات کو کاٹنا حرام قرار دیا اور فرمایا۔ اس کا کاٹنا (شوک) نہ توڑا جائے۔ اس کا درخت نہ کاٹا جائے۔“

قریش میں سے ایک شخص نے کہا کہ ”اذخر کاٹنے کی اجازت دیجئے کہ ہم اسے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذخر کے سوا اذخر کے سوا۔“

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارادہ کیا کہ اونٹنی پر اذخر گھاس کاٹ کر لادلاؤں اور اس کو فروخت کر کے جناب سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ کا بندوبست کروں۔ (بخاری)

عرب میں اذخر کے جنگلات اور میدان ماحول کو بہن یقیناً بخشتے تھے کیونکہ یہ خوشبو بھی بکھیرتے تھے۔

اذخر کا سنار کے کام میں ضروری سمجھا جانا

اذخر کا استعمال سنار اپنے کام میں اس حد تک ضروری سمجھتے تھے کہ اسے کاٹ کر

سناروں کے ہاتھ بچپنا ایک نفع بخش کام سمجھا جاتا تھا۔

اذخر کے مختلف اعضاء پر اثرات

اذخر کے سرد بلغمی امراض مثلاً قالج، لقوہ، تشنج، استرخاء اور نسیان اور تپ بلغمی میں بطور منع و معدل بہت اچھے اثرات ہیں۔ استقاء و درم معدہ و جگر و طحال، احتیاس بول و حیض و سنگ گردہ و مثانہ میں اس کا جو شانہ تہیادیا دیگر ادویہ کے ہمراہ پلاتے ہیں۔

معدہ گردہ اور جگر کے سخت اور ام کو تحلیل کرنے کے لئے اس کا ضاؤ بھی لگاتے ہیں۔ روغن شکوفہ اذخر کا رش کو زائل کرنے اور بدن کی حکان دور کرنے کے لئے بدن پر ملتے ہیں۔

روغن شکوفہ اذخر

شکوفہ اذخر بقدر ضرورت لے کر اس قدر روغن زیت میں بھگوئیں کہ دو چند تیل اوپر ہو، مشتی میں ڈال کر تیس روز دھوپ میں رکھیں۔ اس کے بعد صاف کر لیں اور پھر اس صاف شدہ تیل کو دوبارہ اذخر کا شکوفہ بھگور رکھیں۔ غرضیکہ اسی طرح تین مرتبہ کریں اور روغن تیار ہے۔ دانتوں اور مسوڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے بیج اذخر کے جو شانہ سے مضمضہ (کلی) کراتے ہیں۔ علاوہ ازیں بیج اذخر کو ضعف معدہ اور غلشیاں بلغمی اور دستوں کو روکنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

مزید تحقیقات

اذخر کے کیمیائی تجزیہ سے اس کا روغن حاصل ہو گیا ہے جس کے فوائد اور تحریر کر دیئے گئے۔

اونٹنی کا دودھ

اونٹنی کا دودھ حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ تندرست اونٹنی سے حاصل کیا جائے۔ جانور کو اچھی خوراک دی جائے۔ جو اونٹنی باہر سے گھاس وغیرہ کھاتی ہے اس کا دودھ عمدہ ہوتا ہے۔ وہ اس لئے کہ اس نے ہر طرح کا گھاس اور ہر طرح جڑی بوٹی کھانی ہوتی

ہے اور ہر چیز جو اللہ ﷻ نے پیدا کی ہے اس میں اللہ ﷻ نے کسی نہ کسی مرض سے شفا کی طاقت رکھی ہے۔

نہیں کوئی چیز عکس اس زمانے میں
کوئی برا نہیں ہے قدرت کے کارخانے میں
اونٹنی کا دودھ جلا کرتا ہے اور معتدل القوام ہے اور جسم کو قوت بخشتا ہے اور سدہ کھولتا
ہے اور باطنی ورموں کو تحلیل کرتا ہے اور جلد دروئے کو اور ورمہ اور کھانسی کو مفید ہے۔

حدیث مبارکہ میں اونٹنی کے دودھ کا ذکر

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”اونٹنی کے دودھ اور اس کے پیشاب میں تمہارے پیٹ میں پڑنے والے پانی کا علاج ہے۔“ (ابن حبان)

سبحان اللہ ﷻ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بڑی بیماری کا علاج کتنا آسان بتایا ہے۔ قربان ہو جائیں ایسے طبیبوں کے طبیب پر قربان جائیں ایسے حکیم پر اللہ تعالیٰ ﷻ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کروڑوں درود اور کروڑوں سلام بھیجے۔ آمین۔

استسقاء کیا ہے

استسقاء ایسی بیماری ہے جس میں مریض کے پیٹ میں پانی پڑ جاتا ہے۔ پیٹ پھولنے لگتا ہے اور صحت گرنے لگتی ہے۔ پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ جلد اور زبان خشک آ نکھیں ویران نبض کمزور ہو کر چلنا پھرنا دو بھر ہو جاتا ہے۔ اس کیفیت کو انگریزی میں ASCITIES کہتے ہیں۔

استسقاء کا اونٹنی کے دودھ سے شافی علاج

جیسا کہ حدیث مبارکہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ نبی اکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”اونٹنی کے دودھ اور اس کے پیشاب میں تمہارے پیٹ میں پڑنے والی پانی کا علاج ہے۔“

استسقاء مرض مادی ہے جس کا سبب ایک مادہ غریبہ بارودہ ہے جو اعضاء کے خلل میں گھس جاتا ہے۔ جس سے ان اعضاء میں بڑھوتری آ جاتی ہے۔ کبھی تمام اعضاء ظاہرہ میں یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی ان خالی جگہوں میں جہاں غذا اور اخلاط میں مدبر اعضاء ہوتے ہیں اور اس کے نواحی میں یہ مادہ بارودہ غریبہ گھس جاتا ہے اور ان حصوں کو بڑھوتری کا سبب بن جاتا ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ کچی جوتیوں میں بدتر ہے۔ زقی، طیلی۔

اس مرض یعنی استسقاء میں جن دواؤں کی سخت ضرورت ہے۔ وہ دوائیں ایسی ہونی چاہئیں جو ان مواد کو کھینچ کر ہلکے دستوں کے ذریعے یا ادوار معتدل کے ذریعے باہر کر دیں۔ یہ دونوں خصوصیات اونٹوں کے دودھ میں اور ان کے پیشاب میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ نبی اکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کے استعمال کا حکم فرمایا۔ اس لئے گاجھن اونٹنی یعنی (حسل والی) کے دودھ میں جلا مادہ اور براز کی تلخین ہے جس سے نرم پاخانے کے ساتھ مادہ غریبہ بارودہ خارج ہو جائے، ڈھیلے پاخانے کے ساتھ اس میں پیشاب لانے کی بھی خاصیت ہے۔ خواہ یہ پاخانے و پیشاب کسی قدر زیادہ ہو، خواہ کسی قدر کم ہو، ان کے استعمال سے سدے کھل جاتے ہیں یعنی ہر قسم کے روک کھل جاتے ہیں۔ اس لئے کہ عموماً ہر اونٹ شیخ (درمنہ ترکی) مقیوم (ربہ پتہ) بابونہ اقحوان (سوبھل) اذخر (گنڈھل) چرتے ہیں اور اس کے علاوہ بہت سی دوسری گھاس جو مفید استسقاء ہے ان کی مرغوب غذا ہے۔

یہ بیماری جگر کی خرابی کے بغیر پیدا نہیں ہوتی۔ اگر جگہ سے کلیتہً نہیں تو کسی قدر شکرک توجہ ضروری ہوتی ہے اور عموماً جگر اس کا سبب ہوتا ہے اور عربی اونٹوں کا دودھ اس کے لئے اور سدوں کو کھولنے کے لئے مفید ہے۔ دوسرے ایسے منافع بھی اس سے مرتب ہوتے ہیں جو استسقاء کو کم یا ختم کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر عادل کا بیان

ڈاکٹر عادل ازہری نے لکھا ہے کہ استسقاء ایک ایسا مرض ہے جس میں اشتقاقِ بطن

خصوصی علامت ہے۔ اس لئے برتیونی تجولیف بدبودار رطوبت پائی جاتی ہے۔ اس کے چند اسباب ہوتے ہیں۔ جن میں سب سے اہم جگر کی دیازت رطوبی اور قلب کا نیچے آ جانا ہے یا برتیونی تدرن یا اس قسم کا کوئی دوسرا سبب ہے۔ اس کا علاج سبب کو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے۔

اونٹنی کے دودھ کے بارے میں رازی کا بیان

رازی لکھتا ہے کہ اونٹنی کا دودھ جگر کے تمام درہوں کے لئے دوائے شافی ہے۔ اسی طرح مزاج جگر کے فساد کو بھی ختم کر دیتا ہے۔ اسرائیل نے کہا کہ اونٹنی کا دودھ بہت زیادہ رفیق ہوتا ہے۔ اس میں ماہیت اور تیزی یعنی سرعت نفوذ غیر معمولی ہوتی ہے اور غذائیت کے اعتبار سے سب سے زیادہ قوی ہے۔ اس کے پینے سے دست آتے ہیں اور جگر اور دوسری تجولیفوں کے سرے کھل جاتے ہیں۔ اس میں موجود ہوتی ہے۔ اس کی تلطف کی خصوصیات پر دلیل بین ہے۔ اسی وجہ سے جگر کی ترتیب کے لئے استعمال ہونے والی دواؤں میں اسے سب سے زیادہ قوی اور عمدہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے سدے کھولتا ہے۔ اس سے طحال کی صلابت بھی اگر یہ صلابت اور ورم زیادہ پراٹا ہو تو اس سے فوراً تحلیل ہو جاتا ہے اور اگر حرارت جگر سے ہونے والے استقاء میں تھن سے نکلتے ہی گرم گرم دودھ اونٹنی کے بچے کے پیشاب کے ہمراہ استعمال کیا جائے تو بہت زیادہ نافع ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے کہ تھن سے نکلتے وقت کے دودھ کی گرمی کے ساتھ استعمال میں نمکیت کسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ اس سے فضولات جلد منقطع ہو جاتے ہیں اور اسہال بآسانی ہوتا ہے۔

اگر اس کے استعمال کے بعد بھی فضولات کا رخ نکلنے کی طرف نہ ہو اور اسہال میں دشواری یا تاخیر ہو رہی ہو تو پھر کسی دوسری دوائے سہل سے کام لیا جائے اور دست لائے جائیں۔ دوائیں ایسی ہونی چاہئیں جو استقاء کی قاطع ہوں۔

اونٹنی کے دودھ کے بارے میں بوعلی سینا کے خیالات

صاحب قانون نے کہا ہے کہ اس کا کوئی خیال نہ کیا جائے کہ دودھ کا مزاج علاج

استسقاء کے متضاد ہے۔ اس لئے کہ اونٹنی کا دودھ استسقاء کے لئے تریاق ہے کیونکہ یہ آنتوں کو صاف کرنے والا ہے۔ خواہ جس انداز کا بھی ہو اور بھی بہت سی خوبیاں اس میں ہیں۔ اس لئے کہ دودھ نہایت درجہ مفید ہے۔ اگر کوئی مریض پانی کے بجائے صرف دودھ ہی استعمال کرتا رہے تو اس میں شفا متیقن ہے۔

اونٹنی کے دودھ کے گردوں پر اثرات

اونٹنی کا دودھ گردوں پر بھی اپنے اثرات بہت زیادہ رکھتا ہے جس کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جاسکتا ہے۔

گو چرا نوالہ سے ایک نو عمر لڑکا گردوں کی خرابی لے کر در بدر بھٹک رہا تھا۔ اس کے پیٹ میں پانی تھا۔ چہرہ سو جا ہوا، ٹانگیں پھولی ہوئیں اور پیشاب برائے نام اس بچے کو پہلے تو شہد سے راہ راست پر لانے کی کوشش کی گئی لیکن بات نہ بنی۔ البتہ کمزوری جاتی رہی۔ پھر دودھ اور اونٹنی کا پیشاب دیا گیا۔ درم چند دنوں میں ختم ہو گیا۔ اس بات کو آج سات سال ہو گئے ہیں وہ ایک تندرست نوجوان کی شکل اختیار کر گیا ہے لیکن محض اپنے شوق سے اونٹنی کا دودھ ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پیتا ہے۔

ایک جگہ پر اونٹنی کے دودھ کا تجربہ ہوا ہے۔ اس کا تجربہ ایسے گردوں پر ہو چکا ہے جن کو جنگی اسباب نے عرب ممالک میں ٹھہرا دیا تھا۔ ضرورت نے انہیں اس مجرب دواء کے استعمال پر مجبور کیا۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

استعمال کے بعد وہ توانا و تندرست بھی ہو گئے۔ سب سے زیادہ مفید عربی دیہات کے اصل اونٹ کا پیشاب ہے۔ اس واقعہ سے پیشاب کا بطور دوا استعمال کرنا اور اس سے شفا پانا معلوم ہوتا ہے۔

بارش کا پانی

زمین کے آبادکاروں کی آسائش کے لئے جو چیزیں خدا نے تخلیق کی ہیں ان میں بارش ایک عجیب و غریب سہولت ہے۔ بادل آتے ہیں، بجلی چمکتی ہے اور مینہ برسنے لگتا ہے۔

بارش کے ہونے کے بعد ندی نالے بھر کر بنے لگتے ہیں۔ کھیتوں میں ہریالی آتی ہے۔ انسانوں، جانوروں اور نباتات کے لئے غذا کا بندوبست ہو جاتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو درخت مرجھا جاتے ہیں۔ فصلیں سوکھ جاتی ہیں۔ جنگلی جانور بھوک اور پیاس سے مرنے لگتے ہیں۔ بنجر زمین خوراک پیدا کرنے سے عاجز ہو کر قحط کا باعث بنتی ہے۔

قرآن مجید میں بارش کے بارے ارشادات

سورۃ الروم میں ارشاد ہوتا ہے کہ

ترجمہ ”اور اس کی نشانیوں میں سے جو وہ دکھاتا ہے۔ بجلی ہے جس سے تم ڈرتے بھی ہو اور بعد کی طمع بھی کرتے ہو اور آسمانی پانی اتارتا ہے۔ جو زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی دیتا ہے اور ان چیزوں میں نشانیاں ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو عقل و دانش رکھتے ہیں۔“ (الروم: 24)

قرآن مجید نے بارش کے برسنے اور اس کی وجہ سے زمین کو حیات نو میسر آنے والی بات متعدد مقامات پر وضاحت سے ان اشاروں کے ساتھ بتائی ہے کہ لوگ ان کی ماہیت کو سمجھنے کی کوشش کریں تو ان پر فوائد کے کئی اور راستے کھل جائیں گے۔

عقل مندوں کے لئے مزید اشارہ دیتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور اس نے آسمان سے پانی برسایا جس کی وجہ سے زمین سے تمہاری خوراک کے لئے پھل پیدا ہوتے ہیں۔“ (البقرہ: 22)

یہی بات سورہ ابراہیم میں دہرائی گئی اور پھر سورہ طہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ نباتات کی ہر صنف میں نر اور مادہ ہوتے ہیں جن کی قربت پودوں کی آئندہ نسل کو چلاتی ہے۔

چنانچہ سورہ انفال میں ذکر ہوتا ہے۔ اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا کہ:

”جب اس نے تم پر امن اور سلامتی کے نشان کے طور پر آگھ پیدا کی اور آسمان سے پانی برسایا تا کہ تم کو پاک اور شیطان کی گندگی دور کرے اور تمہارے دل کو مضبوط کر کے تمہارے قدم پکے کر دے۔“ (الانفال: 11)

بارش کے پانی کے متعلق ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

جب بارش نہ ہو تو نبی کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس کے لئے دعا کی اور نماز استسقاء پڑھی اور جب زیادہ ہوئی تو رکنے کی دعا کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ:

”جب بارش ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے کہ اے ہمارے رب! تو اسے ہمارے لئے مفید بنا۔“ (بخاری)

ابن کثیر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بیان ہے کہ وہ شفا کے لئے بیماروں کو ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ قرآن مجید کی کوئی سی آیت لکھ کر اس کو بارش کے پانی سے دھو کر اس پانی میں شہد ملا کر پی لیں۔ ان شاء اللہ عزوجل شفا یاب ہوں گے۔

بارش کے پانی کے فوائد

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گردے کا یطن اس کی جان ہے۔ اگر اس میں سوزش ہو جائے تو مریض کو شدید اذیت ہوتی ہے۔ اس کا علاج جلے ہوئے پانی اور شہد سے کیا جائے۔

(ابوداؤد۔ مستدرک حاکم)

محدثین نے ماء المحرق کا لفظی ترجمہ تو ابلا ہوا پانی ہی کیا ہے لیکن تشریح کے دوران اکثر کی رائے یہ ہے کہ مریض کو بارش کا پانی ملا کر دینا اس نسخہ کی مکمل ترکیب ہے۔

ڈاکٹر خالد غزنوی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ہم نے اپنے کئی مریضوں کو شہد اور بارش کا پانی متعدد بیماریوں میں دیا ہے۔ بلاشبہ دوسرے نسخوں سے زیادہ مؤثر ہے۔

بارش کا پانی اگر پینے یا دوائی کے لئے جمع کرنا مقصود ہو تو وہ مینہ برسنے کے شروع میں نہ لیا جائے کیونکہ فضا میں دھواں، کیمیائی عناصر اور آلودگی ہوتی ہے۔ ابتدائی بارش ان چیزوں کو دھو کر زمین پر لاتی ہے اور جب یہ ختم ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد کی بارش ہر طرح سے صاف اور پاک ہوتی ہے۔

بہی - سفرِ جل

بہی ایک مشہور سبب کی شکل کا پھل ہے۔ عام طور پر اس کا مربہ مستعمل ہے۔ اس کے بیجوں کو بھیدانہ کہتے ہیں۔ یہ پھل دل و دماغ، معدہ اور جگر کو طاقت دیتا ہے۔ یہ پھل دنیا کے اکثر ممالک کے پہاڑی علاقوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے جبکہ پاکستان میں آزاد کشمیر، سری، سوات اور مردان کے علاقوں میں پایا جاتا ہے مگر اب اس کے درخت ناپید ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ لوگوں کو اس کا صحیح مصرف معلوم نہیں رہا۔ اس کا درخت چار میٹر کے قریب بلند ہوتا ہے اور اس کے تمام حصے دواؤں میں استعمال ہوتے ہیں۔

احادیث میں بہی کی اہمیت اور دل کے دورے کا علاج

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ”سفرِ جل کھاؤ کیونکہ وہ دل کے دورے کو ٹھیک کر کے سینہ سے بوجھ اتار دیتا ہے۔“
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”سفرِ جل کھانے سے دل پر سے بوجھ اتر جاتا ہے۔“ (کنز العمال)

مزید فرمایا۔ ”سفرِ جل کھاؤ کہ دل کے دورے کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی نہیں مامور فرمایا جسے جنت کا سفرِ جل نہ کھلایا ہو کیونکہ یہ فرد کی قوت کو چالیس افراد کے برابر کر دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ)

مزید فرمایا۔ ”اپنی حاملہ عورتوں کو بہی کھلاؤ کیونکہ یہ دل کی بیماریوں کو ٹھیک کرتا ہے اور لڑکے کو حسین بناتا ہے۔“ (ذہبی)

مزید فرمایا: ”خالی پیٹ میں بہی کھاؤ۔“ (سیوطی)

حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں بہی کا ایک پھل تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ ”اے طلحہ لے لو بے شک یہ دل کو فرحت دیتا

ہے۔“

(ابن ماجہ)

ان روایات میں ایک ہی پھل کی متواتر تاکید سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفرِ جل کے طبی افادات کے قائل تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہار منہ کھانے کی ہدایت کی اور دل کی مختلف بیماریوں کے لئے اسے اکسیر قرار دیا۔

امراض ہضم پر بھی کے اثرات

ہر طبیب نے امراض ہضم اور پیٹ کی بیماریوں میں اس کے اثرات کو مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے۔ کچی ہوئی یہی کھانے سے خوراک جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ قے کو دور کرتی ہے۔ پیاس بجھاتی ہے۔ دل اور جگر کو طاقت دیتی ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے۔ اس کو بھون کر کھانے سے جن کو بھوک نہ لگتی ہو ان کو مفید ہے۔ جگر کے سدے کھولتی ہے۔ جن عورتوں کو مٹی کھانے کی عادت ہوتی ہے اگر وہ یہی کھائیں تو مٹی کھانے کی عادت جاتی رہتی ہے۔

بھی سے اسہال اور پیچش کا علاج

جب اسہال اور پیچش بخار کے بغیر ہوں تو بھی دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ برطانوی ماہرین کے مشاہدہ کے مطابق پرانی پیچش اور اسہال قدیم میں کمال کی چیز ہے۔ ان کے نزدیک یہ اثر اس لیسیدار مادہ کی وجہ سے ہے جو بھی میں پایا جاتا ہے۔ یہی سے پیچش اور اسہال کا علاج کرنے سے پاخانہ میں آنے والے لیسیدار مادے آہستہ آہستہ کم ہونے لگتے ہیں۔ بار بار کی حاجت میں کمی آنے لگتی ہے اور شفا ہو جاتی ہے۔ اسطوائی بیماریوں کے علاج میں عالمی شہرت رکھنے والے ڈاکٹر مینسن بابر نے سفرِ جل کو پیچش اسہال اور آنتوں کے زخموں کی مختلف قسموں میں اکسیر قرار دیا ہے۔

بھی دانہ سے گلے اور سانس کی بیماریوں کا علاج

بہید اند کا لعاب کھانسی کی شدت کو کم کرتا ہے۔ سانس کی نالیوں کو کھولتا ہے۔ اس سے منہ اور گلے کے چھالے مندل ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی دوائی کی وجہ سے پیٹ اور گلے میں جلن ہو تو اس کا لعاب فائدہ مند ہے۔ اس کی جڑ کا جو شائدہ دماغی امراض مانجھ لیا، مراق

اور ہسٹریا میں مفید قرار دیا گیا ہے اور سوزش والے مقامات پر پتوں کا لیپ اور اس کے پھل کا عرق بخار اور اختلاج قلب میں قدیم دوا ہے۔ نیز بی دانہ کا لعاب، شکر ملا کر دینے سے پیشاب کی جلن جاتی رہتی ہے۔ بی کا مربہ یا شربت منشیات کے نشہ کو زائل کرنے میں بہترین ہے۔ منہ کی بدبو جاتی رہتی ہے۔ یہ مربہ دل کے مریضوں کے علاوہ آنٹوں میں السر پرانی کھانسی دمہ دل کے پھیلاؤ اور پرانی چیخ کے مریضوں کو مفید ہے۔

بیر - سدر

بیر بطور میوہ بکثرت کھایا جاتا ہے۔ بیر کا اصل گھر چین ہے جہاں پر اس کے درخت 9 میٹر تک بلند ہو جاتے ہیں۔ ان کو زرد رنگ کے پھول لگتے ہیں جو پھل لگنے سے پہلے رنگ میں گہرائی اختیار کرنے لگتے ہیں۔ 1906ء میں چین سے بیر کی سفید قسمیں امریکہ میں درآمد کی گئیں اور جنوب مغربی علاقہ میں زراعت کی گئیں۔

لاہور میں اچھرہ سے مسلم ٹاؤن تک کا پورا علاقہ بیر یوں کے باغات پر مشتمل تھا جہاں لیے زرد اور میٹھے بیر لگتے ہیں۔

امریکہ میں بیر کے جوس سے چھوٹی چھوٹی موم بتیاں بنائی جاتی ہیں جن کو تقریبات میں جلایا جاتا ہے۔ بیر سے کئی قسم کی چٹنیاں بنتی ہیں۔ ان کو گوشت کے ساتھ مہزی کی مانند بھون کر پکایا جاتا ہے۔ ان کو شہد اور کھانڈ کے ساتھ پکا کر ان کا لذیذ مربہ بنایا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر بیر کی درخت کا ذکر آیا ہے۔ چنانچہ سورہ سبا (16) اور سورہ واقعہ 27 تا 30 اور سورہ النجم 13-14-15 اور 17 میں اس مبارک درخت کا ذکر آیا ہے۔

اس بیر کی تعریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے بیر جسامت میں منکے کی مانند ہوں گے۔ ان کے 72 ذائقے ہوں گے۔ مٹھاس اور خوشبو اس کے علاوہ ہوگی۔ (مسلم شریف)

احادیث میں بیر کا ذکر بطور پھل، جنت میں ملنے والے میوہ اور غسل میت کے سلسلہ میں اس کے پتوں کی افادیت کے بیان میں ملتا ہے۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارکہ سے بیر کی پھل کے پھل کے یہ اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ ”بیری کے پھل کا کسی اور سے کیا مقابلہ کے اس کے تین اہم اوصاف ہیں۔ اس کا سایہ گھٹا اور ٹھنڈا۔ اس کو لذیذ پھل لگتے ہیں اور اس سے اچھی خوشبو آتی ہے۔“ (بخاری)

ابن القیم نے یہ حدیث اسناد کے بغیر نقل کی ہے جس کی صداقت کے بارے میں وہ فرماتے ہیں۔ فی الحدیث الحنفی علی صحتہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں ذکر فرمایا۔ ”شب معراج آسمان پر سدرۃ المنتہی (بیری) دیکھی۔ اس کو لگے ہوئے بیر پتھر کے ٹکڑوں کی مانند تھے۔“

ایک روز ایک دیہاتی آیا اور اس نے پوچھا۔ ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسے درخت کا ذکر کیا ہے جو لوگوں کو تکلیف دیتا ہے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کیا ہے؟ کہا وہ بیری ہے کیونکہ اس کے کانٹے تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ قرآن مجید نے ایسی بیڑیاں بیان فرمائی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کانٹے دور کر کے ان کی جگہ پھل لگائے ہیں اور وہ ایسے پھل ہیں جن کے 72 رنگ اور مزے ہیں اور ہر ذائقہ اور رنگ دوسرے سے جدا ہے۔ قرآن مجید نے جنت میں ملنے والے پھلوں میں بیر کا ذکر کیا ہے۔ یہ دیہاتی غالباً اس بات سے گھبرا رہے تھے کہ بیڑیوں کے ساتھ تو کانٹے لگے ہوتے ہیں کیا جنت میں بھی ان کو کانٹے ہی سنبھالنے پڑیں گے؟ جن کا مفصل جواب ان کی تشفی کا باعث ہوا۔

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی وفات ہوئی اور وہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اسے غسل دو۔ تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ۔ یہ غسل پانی اور بیری کے پتوں سے دیا جائے اور اس کے آخر میں کافور یا اس سے بنی ہوئی چیز شامل کرو۔ پھر فرمایا کہ جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھے مطلع کرو۔ جب ہم غسل سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہ بند عطا فرمایا اور فرمایا کہ یہ اس کے بدن پر لپیٹ دو۔

(موطا امام مالک)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجۃ الوداع کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ ہمارے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کھڑا تھا۔ میدانِ عرفات میں اس کی اونٹنی نے اسے گرا دیا۔ گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ اس کا سر کپڑے سے ڈھانپا نہ جائے اور اسے خوشبو نہ لگائی جائے کیونکہ یہ قیامت کے روز جب اٹھے گا تو لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا۔

اس حدیث میں حج کے دوران اور حالتِ احرام میں وفات پانے والوں کے کفنِ دفن کے بارے میں بھی اصولِ مرحمت فرما دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کو جو خدا کے راستہ میں وفات پا گئے خوشبو نہ لگائی جائے۔ دو کپڑوں میں دفن کئے جانے اور ان کا سر نکا رکھا جائے کیونکہ جب یہ روز محشر اٹھائے جائیں گے تو احرام کی حالت میں ہوں گے اور ایک حاجی کی طرح لبیک لبیک پکارتے انھیں گے۔ اس سلسلہ میں بعض علماء کا خیال مختلف ہے۔ البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فقہ میں یہی طریقہ مروج ہے۔

بیر سے نظامِ ہضم کی اصلاح

ابن القیم بیر کو بڑی مفید چیز قرار دیتے ہیں اور اسے اسہال اور معدہ کی کمزوری کے لئے لاجواب قرار دیتے ہیں۔ ان کا مشاہدہ ہے کہ یہ نظامِ ہضم کی اصلاح کر کے اسے صحیح حالت پر لے آتا ہے۔ فوائد میں انہوں نے ایک جامع لفظ منفع الذباب الصفر اوی بیان کیا ہے۔ ذرب کے معنی کسی ایسی بیماری کا علاج کرنا بھی ہے جو آسانی سے ٹھیک نہ ہو رہی ہو۔

بیر سے پیچش اور پیٹ کے کیڑوں کا خاتمہ

بیر پیچش کے لئے بھی مستعمل ہے اور جب ذراب صفر اوی بیان کرتے ہیں تو ان کا مقصد ایسے اسہال ہیں جو طبیعت میں صفر اوی مادہ یا دوسرے الفاظ میں جراثیمی سوزش کی وجہ سے آرہے ہوں۔ آنتوں کی خراش اور جلن کو دور کرتا ہے۔ جسم کو عمدہ غذا مہیا کر کے گری ہوئی طبیعت کو بحال کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے اور اگر اسے کوٹ کر کھایا جائے تو تھلیوں کو

طاقت دیتا ہے۔ اس کے معضرات کو دور کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اسے شہد کے ساتھ کھایا جائے کیونکہ شہد اس کے تمام معضرات کو ختم کر دیتا ہے۔

بیر کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ اس کا جوشاندہ پینے سے بڑھی ہوئی کم ہو جاتی ہے اور مسلسل پلانے سے پیٹ میں اگر پانی پڑا ہو تو اس میں فائدہ ہوتا ہے۔

بیر سے معدہ اور آنتوں کے السر کا علاج

بیر کا پھل خواہ تازہ ہو یا سوکھا اپنی لیس کی وجہ سے منہ معدہ اور آنتوں کی جلن کو دور کرتا ہے۔ بیر کی کیمیائی ساخت میں لیسیدر، مادوں، مٹھاس، شری، حموضات کی موجودگی اسے کمزوری کے علاوہ معدہ اور آنتوں کے السر کے لئے مفید بنا دیتے ہیں۔ السر کے لئے دی جانے والی اکثر ادویہ میں خرابی یہ ہے کہ وہ تیزاب کو ختم کرنے کے ساتھ خوراک کو ہضم کرنے والے جوہر بھی ختم کر دیتی ہے۔ یہ تو درست ہے کہ ایسا کرنے سے درد اور جلن ختم ہو جاتے ہیں لیکن مریض کی بھوک اڑ جاتی ہے اور وہ کھانا ہضم کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ طب نبوی میں مذکور بیر، بھی اور جو اپنے لیس رکھنے کی وجہ سے فالتو تیزاب کو ختم کر دیتے ہیں لیکن وہ ہاضمہ کے عمل میں دخل انداز نہیں ہوتے بلکہ ہاضمہ میں معاون ہے۔ اس میں خوراک کو ہضم کرنے والے کیمیائی عناصر بھی موجود ہیں۔ اس لئے السر میں ان تین میں سے کسی ایک کا یا بہتر فوائد کے لئے تینوں کا استعمال مرض کو جلد دور کرتا اور مریض کی صحت کو بھی بحال کرتا ہے۔

بیر کی چھال سے منہ کے چھالوں اور گنٹھیا کا علاج

منہ کے چھالے دور کرنے کے لئے کیکر اور بیر کی چھالوں کے جوشاندہ سے کلیاں کرنا فوری فائدہ کرتا ہے۔ بیر اور نیم کے چنے گھوٹ کر گچ پر لگانے سے بال اگتے ہیں۔ بیر کی جڑوں کا رس نکال کر اسے قبض، گنٹھیا اور جوڑوں کے دردوں کے لئے پلاتے ہیں اور اس میں تلی کا تیل ملا کر جوڑوں کی تکالیف کے لئے مالش کرتے ہیں۔

پیلو۔ اراک

پیلو دراصل ایک صحرائی درخت ہے جو صحراؤں کے علاوہ خلیج عرب کے گرم ساحلوں

اور ایران میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ بازار میں بکنے والی سفید مسواکیں اس کی شاخیں اور جڑوں سے بنتی ہیں۔

حضرت ابی حمزہ الصباحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیلو کی شاخ مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ اس سے مسواک کیا کرو۔

(ابن سعد)

پیلو کا ذکر احادیث میں متعدد مقامات پر مختلف صورتوں میں آیا ہے لیکن اجتماعی ضرورت کے لئے تمام ساتھیوں کے لئے پیلو کی مسواکیں مہیا کرنے کا ایک دلچسپ واقعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بیتی کے طور پر بیان فرماتے ہیں۔

”مسواک اتارنے کے لئے پیلو کے درخت پر چڑھے۔ ان کی پنڈلیاں بڑی کمزور اور دہلی تھیں۔ جب ہوا کا جھونکا آیا اور وہ لگی ہو گئیں تو سارے ساتھی ہنسنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم لوگ کس بات پر ہنس رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان کی دہلی ٹانگوں پر ہنس رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، روزِ حشر یہ ترازو میں کسی سے بھی وزنی ہوں گی۔“

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مراظہر ان میں تھے کہ پیلو کے درختوں کا پھل (کباٹ) چنے کو نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کالے کالے دانے چنا کیونکہ وہ عمدہ ہوتے ہیں۔ ہم نے پوچھا، کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکریاں بھی چراتے رہے ہیں؟ تو فرمایا ہاں! کوئی نبی ایسا نہیں جس نے کبھی بکریاں نہ چرائی ہوں۔

دانتوں کی بیماریوں میں پیلو کے فوائد

پیلو کا مشہور ترین استعمال مسواک ہے۔ یہ دانتوں کو جلا دیتی ہے۔ مسوڑھوں سے گندے مواد کو نکالتی اور دانتوں کو مضبوط کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو ڈھیلا کرنے والی رطوبت نس کو نکال کر ان کو تندرست بناتی ہے۔

پاکستان میں صحرائی علاقوں کا پیلو فوائد میں دوسرے علاقوں سے ذائقہ میں تیز اور فوائد میں بہترین ہے۔ اس کی مسواک گلے کی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔

پیلو کی جڑ میں نرم ریشتے ٹینک ایسڈ، جزو عامل الکلائید اور دوسرے کیمیائی عنصر کثرت سے ملتے ہیں۔ اس لئے ان کا بطور مسواک استعمال ایک مفید عمل ہے کیونکہ جڑ اور چھال میں پائے جانے والے اجزاء جراثیم کش اثرات کے ساتھ دافع عفون بھی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ گھر میں تشریف لانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے کون سا کام کرتے تھے۔ فرمایا کہ مسواک۔ (مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر مجھے یہ احساس نہ ہوتا کہ میری امت پر بوجھ ہوگا تو میں حکم دیتا کہ ہر نماز سے پہلے مسواک کی جائے۔ (ترمذی-مسلم)

مسواک کرنے کے دس فوائد

- (1) منہ کو خوشبودار کرتی ہے۔ (2) مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ (3) نظر کو تیز کرتی ہے۔ (4) بلغم نکالتی ہے۔ (5) سوزش کو دور کرتی ہے۔ (6) فرشتوں کو خوش کرتی ہے۔ (7) اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث۔ (8) ٹیکوں میں اضافہ (9) معدہ کی اصلاح۔ (10) سنت پر عمل کا ثواب۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے۔ منہ کو پاک کرتی اور رب کو راضی کرتی اور شیطان کو بدگمان کرتی، بھوک بڑھاتی اور دانتوں کو چمکاتی ہے۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو مسوک سے جس قدر رغبت تھی، اس کے بارے میں روایات کی کمی نہیں۔

مسواک کرنے کی ایک اچھی ترکیب یہ ہے کہ اسے رات بھر عرقِ گلاب میں بھگو کر صبح استعمال کیا جائے۔ ایسی مسواک حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اس کے دیگر فوائد میں سانس کو خوشبودار بنانا۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرنا، بلغم نکالنا، پینائی کو تیز کرنا، معدہ کی اصلاح کرنا، آواز کو نکھارنا، کھانے کو ہضم کرنا، نیز قرأت کرنے والوں کے لئے بیش بہا تحفہ ہے۔

بعض محدثین نے مسواک کو دماغ کی طاقت کے لئے بھی مفید قرار دیا ہے۔
مسواک کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے لیکن سونے سے قبل اور اٹھنے کے بعد اور نماز سے پہلے یہ منہ سے غلاظت کو نکال کر منہ کو صاف کر دیتی ہے۔ روزے دار کے لئے مسواک ایک مفید عادت ہے کیونکہ یہ منہ کو صاف کرتی ہے اور روزہ دار کو پاک کرتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ یسناک اَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ (بخاری)

دن کے شروع ہونے اور ختم ہونے پر مسواک کرتے تھے۔
روزہ کے دوران مسواک کرنے کے بارے میں کچھ لوگ اختلاف کرتے رہے ہیں لیکن احادیث میں روزے کے دوران مسواک کی سند میسر ہے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ روزہ کی حالت میں مسواک کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)
تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارکہ میں مسواک کو ہر طرح سے اہمیت حاصل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تازہ شاخ سے مسواک استعمال فرماتے۔ پہلے اسے دانتوں سے چبا کر نرم کرتے تھے پھر اسے صرف استعمال ہی نہ کرتے تھے بلکہ کرتے رہتے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد سے پہلے مسواک کرتے دیکھا۔ حتیٰ کہ اپنی دنیاوی زندگی میں آخری کام بھی مسواک ہی کیا۔ اس غرض کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیلو کے درخت کی لکڑی کو پسند فرماتے تھے اور ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیتون کی مسواک بھی پسند فرمائی۔

مسواک کے فوائد پر توجہ کریں تو پیلو کی کیمیائی ترکیب میں وہ تمام عناصر شامل ہیں جن کے بارے میں کسی بھی ماہر امراض و دندان نے آج تک ذکر کیا ہے۔ اس میں سوڑھوں کو خشک کرنے کے لئے ٹینک ایسڈ ہے۔ دانتوں کے انحطاط کو روکنے کے لئے فلورائیڈ ہیں۔ منہ کی جھلی کی صحت کے لئے وٹامن ہے۔ جراثیم کو مارنے والے عناصر کے ساتھ نمک کی معقول مقدار موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ وہ مسواک کو دانتوں کے

اطراف میں اندر اور باہر سے پھیرنے کے علاوہ اسے زبان پر بھی ملتے تھے۔ جس کا اضافی فائدہ بلغم کا اخراج اور ہاضمہ کی اصلاح ہے۔ مسواک کرنے سے دانتوں اور مسوڑھوں کے عضلات کی ورزش ہوتی ہے۔ ان کے دوران خون میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب دانتوں کے دوران غذا نہ چھسنے گی، ان پر چپکی ہوئی چیزوں کو دن میں کم از کم اکیس مرتبہ دھو کر نکال دیا جائے گا اور ان کو دن میں کم از کم دو مرتبہ ورزش کے ساتھ جراثیم کش اور محرک کیسیاوی عناصر سے مالش کی جائے گی تو پھر ان کا خراب ہونا ناممکن امر ہے۔

پیلو کے متعدد افعال

بلغم چھانٹا ہے۔ مسام کھولتا ہے۔ ریاح غلیظ کو دفع کرتا ہے۔ اس کی چھال کا جوشاندہ بطور مقوی و محرک احتیاس طمٹ میں پلاتے ہیں۔ اس کا پھل کا سر ریاح، مدر بول اور ملین طبع ہے اور مارگزیدہ کو سہاگہ کے ہمراہ کھلاتے ہیں۔ اس کا مزاج گرم خشک ہے۔ معدے کے لئے مقوی ہے۔ ہاضمہ درست کرتا ہے۔ پشت کے درد کو دور کرتا ہے۔ اگر اس کو پیس کر پیا جائے تو پیشاب لاتا ہے۔ مثانہ صاف کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی بیماریوں میں نافع ہے۔

تربوز

تربوز دنیا کے اکثر گرم ملکوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے ہر ملک میں پایا جاتا ہے۔ ہندو پاکستان میں بھی عام ملتا ہے۔ امریکی ریاست کیلی فورنیا کا تربوز اپنی سرخی اور حلاوت میں مشہور ہے۔ کہتے ہیں کہ ریتلے علاقوں کا تربوز اپنی سرخی اور حلاوت میں مشہور ہے۔ تربوز کی عمدگی اس کے گودے کی سرخی اور مٹھاس پر قرار دی جاتی ہے۔ ملاوٹ کے اس دور میں دیکھا گیا ہے کہ پھل فروش سرخ رنگ میں سکرین ملا کر تربوزوں میں انجکشن لگا کر ان کو مصنوعی طور پر سرخ اور مٹھا کر لیتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ افریقہ کا پھل ہے جو ساحلوں کی بدولت دنیا بھر میں مقبول ہو گیا۔ آج کل پاکستان میں چین کے درآمدی بیج سے چھوٹے حجم کے ایسے تربوز کثرت سے پیدا ہو رہے ہیں جو لذیذ بھی ہیں۔ پھل وزنی ہونے کی وجہ سے اس کا پودا زمین پر ریگنے والا ہے۔ بیج بونے سے پانچ ماہ میں پھل پک کر تیار ہو

جاتا ہے۔ یکے ہوئے پھل کی پہچان میں کہا جاتا ہے کہ اگر اس پر ہاتھ ماریں تو جواب میں مدھم آواز مدھم کی علامت ہے۔

محدثین کی اکثریت تربوز کے بارے میں صرف ایک حدیث کو ثقہ قرار دیتی ہے۔ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تازہ پکی ہوئی کھجوروں کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے۔

اس حدیث کے الفاظ میں سنن ابوداؤد میں یہ اضافہ ملتا ہے۔ اور فرمایا کہ اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک مار دیتی ہے اور اس کی ٹھنڈک کو اس کی گرمی مار دیتی ہے۔ مزید فرمایا کہ تربوز کھانا بھی ہے اور مشروب بھی یہ مثانہ کو دھو کر صاف کر دیتا ہے اور باہ میں اضافہ اور چہرے کو نکھارتا ہے۔ (ذہبی، مسند فردوس)

اکثر محدثین نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پھلوں میں انگور اور تربوز بہت پسند تھے اور وہ انہیں شوق سے کھاتے ہیں۔

تربوز سے پیٹ کی گرمی کا علاج

تربوز کا ہر حصہ مدد بول ہے۔ پیٹ سے جلن اور سوزش کو رفع کرتا ہے۔ خون کی تیزی اور صفرا کو تسکین دیتا ہے۔ اس کا جوس پیاس کو بجھاتا ہے اور چپ محرقہ میں مفید ہے۔ اس میں غذائی عناصر کی مقدار اسے جسم کے لئے مقوی بلکہ وزن کو بڑھانے والا بنا دیتی ہے اور معدے میں غلاظت کو نکال کر پیٹ کو صاف کرتا ہے۔

تربوز کا استعمال پتھری میں مفید ہے

چونکہ تربوز پیشاب آور ہونے کی وجہ سے گردہ اور مثانہ کی پتھری کو نکالا ہے نیز سوزش بول اور سوزاک میں بھی پلایا جاتا ہے۔ اس کے جوس میں کھانڈ اور زیرہ ملا کر گردہ و مثانہ کی پتھری اور پیشاب اور پیشاب کی نالی کی سوزشوں میں مفید ہے۔

تربوز معدہ اور آنتوں کے زخم مندمل کرتا ہے

تربوز کھانے سے معدہ اور آنتوں کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ اس میں بھی کی طرح

pectin کی موجودگی اسے اسہال اور پچپش میں بھی مفید بنا دیتی ہے۔ سندھ میں پایا جاتا والا جنگلی تربوز کڑوا ہوتا ہے مگر وہ بھوک بڑھاتا ہے اور قبض میں مفید ہے۔ تربوز کے گودہ میں مواد لحمیہ، شحمیہ، معدنی مواد شکر و نشاستہ پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تربوز میں پکٹین کافی مقدار میں ہوتی ہے۔

تربوز کے بیج کے افعال

مذکورہ افعال کی طرح تخم تربوز کو لاغری، جسم لاغری گردہ، جوش خون، زیادتی صفراء، شدت عطس، سوزش معدہ، نفث الدم، حمیات حارہ میں زیادہ ترشیرہ نکال کر ہلایا جاتا ہے۔ مرد مرطب ہونے کے باعث پیوست دماغ اور سل دق میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ در بول ہونے کے باعث سوزش بول، سوزاک اور عسر البول جو کہ گرمی خشکی کی وجہ سے ہو میں استعمال کیا جاتا ہے۔

جو۔ شعیر

خوردنی اجناس میں جو ایک عام سی جنس ہیں۔ یہ گندم کے کھیتوں میں پائے جاتے ہیں اور گندم سے پہلے پک جاتے ہیں۔ عربی اور فارسی میں انہیں شعیر اور انگریزی میں Barley کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ کاشت کئے جاتے ہیں مگر اس کی خود رو قسم بھی پائی جاتی ہے۔ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بہت پسند تھے۔ یوں تو عرب میں ستو گندم سے بھی بنائے جاتے تھے مگر ان کو جو سے بنے ہوئے ستو پسند تھے۔

حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا کھلوا لیا۔ اس کے اوپر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ اس کا سالن ہے اور کھالیا۔ (ابوداؤد شریف)

جو کوٹ کر انہیں دودھ میں پکانے کے بعد ٹھاس کے لئے اس میں شہد ڈالا جاتا ہے۔ اسے تلخینہ کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو حکم ہوتا تھا کہ اس کے لئے جو کا دلیہ تیار کیا

جائے۔ پھر فرماتے تھے کہ بیمار کے دل سے غم کو اتار دیتا ہے اور اس کی کمزوریوں کو اتار دیتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر اس سے غلاظت اتار دیتا ہے۔

(ابن ماجہ)

اس سے معلوم ہوا دلہا مریض کو مسلسل اور بار بار دینا اس کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور اس کے جسم میں بیماری کا مقابلہ کرنے کی استعداد پیدا کرتا ہے۔

جو سے جسمانی کمزوری کا علاج

جو کا دلہا مریض کو کھلانے سے قوت حاصل ہوتی ہے۔ ابن القیم نے جو کے پانی کو پکانے کا جو نسخہ بیان کیا ہے۔ اس کے مطابق جو لے کر ان سے پانچ گنا پانی ان میں ڈالا جائے۔ پھر انہیں اتنا پکایا جائے کہ پانی دودھیا ہو جائے اور اس کی مقدار میں کم از کم ایک چوتھائی کی کمی آجائے۔ اس غرض کے لئے اگر ثابت جو استعمال کرنے کی بجائے جو کا دلیہ استعمال کیا جائے تو جو سے حاصل ہونے والے فوائد اور زیادہ ہو جائیں گے۔ یہ امر صریح ہے کہ پکنے کے بعد جو کا پانی فوری اثر کر کے طبیعت کو بشاش بناتا ہے۔ جسم کو کمزوری کا مقابلہ کرنے کے لئے غذا مہیا کرتا ہے۔ اگر اسے گرم گرم پیا جائے تو اس کا فوری اثر شروع ہو کر جسم میں حرارت پیدا کرتا مریض کے چہرے پر شگفتگی لاتا ہے۔

پیٹ کی جملہ سوزشوں کا علاج

جو کے چار بڑے تجھے 2½ اونس چار سیر پانی میں اتنی دیر پکاتے جائیں کہ پانی کی نصف رہ جائے۔ یہ پانی آنتوں اور معدہ کی سوزش بخاروں کی تپش پیشاب کی جلن، مقعد کے ناسور کی جلن اور گردوں کی سوزش میں مفید ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”گردے کا مرکز اس کی جان ہے۔ اگر اس میں سوزش ہو جائے تو جس کا گردہ ہے اسے بڑی اذیت ہوتی ہے۔ اس کا علاج ابلے ہوئے پانی میں شہد ملا کر کیا جائے۔ پانی کو ابالتے وقت اگر اس میں جو بھی شامل کر لیں تو فوائد سرگنا ہو جائیں گے۔ یہ لذیذ شرابٹ گردوں کی ہمہ اقسام کی سوزشوں، مثانہ کی سوزش

اور معدہ کے السر میں کسی بھی دوائی سے زیادہ مفید اور فوری طور پر مؤثر پایا گیا ہے۔
بھارتی ماہرین نے زچہ کے دستوں میں جو کے ساتھ مسور کی دال ابال کر یا بجنی میں
جو ڈال کر دینا کمزوری کے لئے بھی مفید بیان کیا ہے۔ انہوں نے معدہ آنتوں اور گلے کی
سوزش کے لئے یہ نسخہ مجرب بیان کیا ہے۔

انجیر خشک 2½ اونس

منقہ 2½ اونس

سفوف ملٹھی 2 پیچے

جو کا پانی 2 سیر

سادہ پانی 1 سیر

جب یہ پانی پینے پر آدھا رہ جائے تو اتار کر چھان لیں۔ آدھ پیالی چائے والی گرم
گرم دی جائے۔ یہ نسخہ ایک تاریخی نسخے سے حاصل کیا معلوم ہوتا ہے۔ مکہ معظمہ میں جب
حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن وقاص بیمار ہوئے تو ان کے لئے حکیم حارث بن کلدہ نے
ایک نسخہ کیا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کے بعد اس طرح تیار کیا گیا تھا، انجیر
خشک، ملٹھی، میتھرے، شہد پانی۔

یہ فریقہ مریض کو نہار مزہ گرم گرم پلایا جاتا ہے۔ بھارت ماہرین کے نسخہ میں جو کی
آمیزش ہے جبکہ اس نسخہ میں میتھرے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انجیر اور منقہ کو بیکہ
وقت دینے سے منع فرمایا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بھارتی نسخہ میں اکثر مریضوں کو اسہال شروع
ہو جاتے ہیں۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

پیشاب کے جملہ عوارض کا علاج

پیشاب میں خون اور پیپ کے مریضوں میں وجہ کوئی بھی ہو مناسب علاج کے ساتھ
جو کا پانی اگر شہد ڈال کر پلایا جائے تو یہ تکلیف پندرہ روز میں ختم ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات
یہی طریقہ پتھری نکالنے کا باعث بھی ہوا۔

کولیسٹرول کم کرنے کا علاج

اب یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی ہے کہ جو کالیا (تلمبہ) کھانے سے خون کی کولیسٹرول کم ہو جاتی ہے۔ متعدد تجربات کے بعد جو کالیا کھانے سے دل کے دورے کا خدشہ کم ہو جاتا ہے اور خون کی کولیسٹرول کم ہو جاتی ہے۔ دل کے ہر مریض کو بلڈ پریشر سمیت نہار منہ جو کالیا شہد ڈال کر دیا جائے تو نتائج شاندار ہوتے ہیں۔ بہر حال تلمبہ دل کے تمام مسائل کا مکمل علاج ہے۔

ویدک طب میں جوہر تجربات

ویدک طب میں اسے بھاری پن کو کم کرنے والا چہرے کو نکھارنے والا پیٹھ کو کم کرنے والا قرار دیا ہے۔ بدن کو مضبوط کرتا ہے۔ چونکہ یہ جلد ہضم ہو جاتا ہے اس لئے کمزوری اور بد ہضمی کے مریضوں کے لئے غذا اور دوا ہے۔ وید اسے بھوک بڑھانے کا باعث مانتے ہیں۔ پیٹھ سے ہوا نکالنا اور ملیں ہے۔ اس کا گرم پانی پینے سے گلے کی سوزش میں کمی آتی ہے۔ اس کا مریدہ قابض دواؤں کے ساتھ دست روکتا ہے۔ جو کالیا گوندھ کر اس میں چھچھ ملا کر پینے سے صفراوی تے۔ پیاس کی شدت اور معدہ کی سوزش میں فائدہ ہوتا ہے۔ اطباء نے اعصابی دردوں اور ام سوزشوں اور خارش کی مختلف اقسام میں جو کے استعمال کو مفید بتایا ہے۔ جو کالیا سرکہ میں گوندھ کر ہر قسم کی خارش میں لگانا مفید ہے۔ سرکی پھپھوندی کو دور کرتا ہے۔ جو کے آٹے کو شہد کے پانی میں گوندھ کر لیپ کریں تو بلغمی اور ام تحلیل ہوتے ہیں۔ سفر جل (بہی) کا چھلکا اتار کر اسے جو اور سرکہ کے ساتھ پیس کر جوڑوں کے درد اور اعصابی دردوں پر لگانا نفع آور ہے۔ جو کے ساتھ تخم ضیا پن پیس کر پلوری پستان کے درد میں لگانا مفید ہے۔ جو اور گیہوں کی بھوسی کو پانی میں ابال کر اس پانی سے کلیاں کریں تو دانت کا درد جاتا رہتا ہے۔ جو کے بارے میں حکماء نے بڑے اہم تجربے کئے ہیں۔ بوعلی سینا نے لکھا ہے کہ جو کھانے سے جو خون پیدا ہوتا ہے۔ وہ معتدل، صالح، اور کم گاڑھا ہوتا ہے۔ فردوس الحکمت میں لکھا ہے کہ جو کوئی اس کے وزن سے پندرہ گنا پانی میں اتنی دیر ہلکی

آگ پر پکایا جائے کہ تیسرا حصہ اڑ جائے۔ یہ پانی جسم کی تقریباً ایک سو بیاریوں میں مفید ہے۔ شمس الدین شمر قندی اسے فوائد کے لحاظ سے گندم سے کم درجہ دیتا ہے مگر گندم سے فضیلت دیتا ہے کہ جسم کی گرمی اور پیش کو کم کرتا ہے۔

چقندر

شلمجہ کی مانند مشہور ترکاری ہے۔ یہ باہر اور اندر سے سرخ ہوتی ہے۔ اس کے پتے پالک کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ چقندر کا ذائقہ گاجر کے مانند شیریں ہوتا ہے۔ یہ بھارت، پاکستان، شمالی افریقہ اور یورپ میں کثرت سے سبزی کے طور پر کاشت کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کی جنگلی قسم بھی ہے مگر اس کو خوراک اور علاج دونوں کے لئے بیکار سمجھا جاتا ہے۔ چقندر کی پھولی ہوئی جز اور پتے خوراک میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ سلاد کے طور پر پکایا جاتا ہے۔ اسے ابال کر کھاتے ہیں۔ گوشت کے ساتھ سالن کے طور پر پکایا جاتا ہے۔ اس کا اچار ڈالتے ہیں۔

حضرت اہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت چقندر کو جو کے آنے کے ساتھ اس طرح پکاتی کہ وہ بوئیاں لگنے لگتیں۔ یہ کھانا وہ جمعہ کے دن بناتی تھی۔ سارے مسلمانوں کو جمعہ کے دن کا انتظار ہوتا کیونکہ وہ نماز جمعہ کے بعد اس کھانے کو کھاتے۔ (بخاری)

حضرت ام المہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں میرے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ میرے یہاں اس وقت کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے۔ ان کی خدمت میں وہ پیش کئے گئے۔ وہ دونوں کھاتے رہے اور اس کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم اب مزید نہ کھاؤ کہ ابھی بیماری سے اٹھنے کی وجہ سے کمزور ہو۔ پھر میں نے ان کے لئے چقندر کا سالن اور جو کی روٹی پکائی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم اس میں سے کھاؤ کہ یہ تمہارے لئے مفید ہے۔

چقندر سے جگر اور تلی کی بیماریوں کا علاج

چقندر کھانے سے جگر کا فعل بہتر ہوتا ہے اور تلی کی سوزش کو کم کرتا ہے۔ چقندر کے پانی کو شہد کے ساتھ پیا جائے تو بڑھتی ہوئی تلی کو کم کرتا ہے اور جگر میں پیدا ہونے والی رکاوٹوں کو دور کرتا ہے۔ شہد اور چقندر کا پانی نہ صرف یرقان میں مفید ہے بلکہ صفرا کی نالیوں میں پتھری یا دوسرے اسباب سے پیدا ہونے والی رکاوٹوں کا علاج بھی ہے۔

محدثین کرام نے چقندر کے بارے میں جو مشاہدات رقم کئے ہیں ان میں سے اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدات کے برعکس ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے چقندر کے سالن کو اس وقت پسند فرمایا جب وہ بیماری سے اٹھے تھے۔ نقاہت محسوس کر رہے تھے۔ ایسے میں ان کو ایسی غذا دینی مقصود تھی جو آسانی سے ہضم ہو سکے اور ان کی کمزوری کو دفع کرے۔ اس غرض کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چقندر کا سالن اگر پسند فرمایا تو یہ یقینی بات ہے کہ اس سالن میں کمزوری کو دور کرنے اور جلد ہضم ہو جانے کی صلاحیت موجود تھی۔

چقندر کی کیمیائی ہیئت پر غور کریں تو اہم ترین بات جو سامنے آتی ہے وہ اس میں شکر کی موجودگی ہے۔ عام طور پر یہ مقدار 24 فیصدی کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ یہ عام بات ہے کہ لوگ بیماری کے دوران یا اس کے بعد کی کمزوری کے لئے گلوکوز دیتے ہیں۔ شکر اور نشاستہ کی قسم خواہ کوئی ہو جسم کے اندر جا کر ایک مختصر سے عمل کے بعد گلوکوز میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس لئے چقندر کے دیگر اجزاء سے قطع نظر بھی کریں تو شکر کی موجودگی کمزوری کے لئے یقیناً فائدہ مند ہوگی۔ سبزی اور پھل جیسے بھی ہوں ان میں ناقابل ہضم مادہ کثیر مقدار میں ہوتا ہے جو قبض کو دور کرتا ہے۔

درد سر اور درد دانت اور آنکھوں کی سوزش کا علاج

چقندر کی جڑوں کا جوس نکال کر اگر اس کو ناک میں چکایا جائے تو سرد اور دانت درد کو فوراً دور کرتا ہے۔ اسے اگر اس کے اطراف میں لگایا جائے تو آنکھوں کی سوزش اور جلن میں

مفید ہے۔ چقدر کے پانی کو روغن زیتون میں ملا کر جلے ہوئے مقام پر لگانا مفید ہے۔ سفید چقدر کا پانی جگر کی بیماریوں میں اچھے اثرات رکھتا ہے۔

چقدر کے بواسیر اور قبض پر اثرات

چقدر کے قتلوں کو پانی میں ابال کر اس پانی کی ایک پیالی صبح ناشتہ سے ایک گھنٹہ پہلے پینے سے پرانی قبض جاتی رہتی ہے ہے اور بواسیر کی شدت میں کمی آ جاتی ہے۔ یورپ اور ایشیا میں اکثر لوگ چقدر کے قتلوں کو ابال کر کھانے کے ساتھ سلاو کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

چقدر کے نسوانی اعضاء پر اثرات

سرخ چقدر کو نسوانی اعضاء کے لئے مقوی مانا گیا ہے۔ رحم کی کمزوری کے لئے بطور سبزی یا اس کا جوشاندہ ایک طویل عرصہ تک استعمال کرنا مفید ہے۔

امراض جلد میں چقدر کے فوائد

جلد کے زخموں، بھہ اور خشک خارش میں چقدر کے قتلوں کو پانی اور سرکہ میں ابال کر لگانا مفید ہے۔ اس مرکب کو دو چار مرتبہ لگانے سے سر کی خشکی غائب ہو جاتی ہے۔ سرکہ کی موجودگی کی وجہ سے زیر ناف خارش میں بھی مفید ہے۔

چقدر ایک مفید اور مقوی غذا اور خارش کی متعدد قسموں کے لئے مقامی استعمال کی قابل اعتماد دوا ہے۔

چقدر کے دیگر متعدد فوائد

چقدر کے چوں کا پانی نکال کر اس سے کلی کرنا اسے مسوڑھوں پر ملنے سے دانت کا درد جاتا رہتا ہے۔ بعض اطباء کا خیال ہے کہ ایسا کرنے کے بعد آئندہ درد نہیں ہوتا۔ سر کے بال کم ہوں تو چقدر کے پانی سے دھونا مفید ہے جبکہ ٹم انٹی خاں اس میں بورہ ارضی ملا کر استعمال اور ہاتھوں اور پیروں کے درم پر لپ کرنے کی تجویز کرتے اور فائدہ بیان کرتے ہیں۔

چقندر کے اجزاء دست آور ہیں جبکہ اس کا پانی دستوں کو بند کرتا ہے۔ سرخ قسم کو پکا کر کھانا کمزوری اور ضعف باہ میں مفید ہے۔ اس کو رائی اور سرکہ میں ڈال کر پکانے کے بعد کھایا جائے تو یہ جگر اور تلی سے سدے نکال دیتا ہے۔ اسے کافی دنوں تک کھانے سے درود گردہ و مٹانہ اور جوڑوں کے درد کو فائدہ ہوتا ہے۔

یہی ترکیب مرگی کی شدت کو کم کرنے میں مفید ہے۔ حکیم مفتی فضل الرحمن نے لکھا ہے کہ چقندر کے قتلے کاٹ کر ان کو پانی میں خوب ابالا جائے۔ اس پانی کے ساتھ نقرش یا گنٹھیا والے جوڑوں کو بار بار دھونے سے درد اور ورم جاتا ہے۔

اطباء نے لکھا ہے کہ چقندر کی اصلاح کے لئے سرکہ اور اسی شامل کرنا مفید ہے کیونکہ اس طرح کرنے سے پیٹ میں نفخ نہیں پیدا ہوتا۔

حب الرشاد - الشفاء

یہ ادھ میٹر سے کم بلندی کی جھاڑیاں ہیں جو تمام ایشیا میں کاشت کی جاتی ہیں۔ اس کے پتوں کو کھانے میں بطور سلا دشوق سے کھایا جاتا ہے۔ ان جھاڑیوں کو پھلیاں لگتی ہیں جن میں گلابی رنگ کے چھوٹے چھوٹے بیج ہوتے ہیں۔ ان بیجوں کو حب الرشاد یا ہالیوں یا حرف کہتے ہیں۔ حدیث میں اسے الشفاء کا نام میسر ہے۔ اس کا ذکر پرانی کتابوں میں مختلف ناموں سے ملتا ہے۔

احادیث میں اس کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابان بن صالح بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے گھروں میں حب الرشاد ڈراور صتر سے دھونی دیتے رہا کرو۔“

اسی روای نے عبداللہ بن جعفر سے ایک اور روایت نقل کی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے گھروں میں لوبان اور حب الرشاد کی دھونی دیا کرو۔“ (بیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”تمہارے پاس الشفا موجود ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری سے شفاء رکھی ہے۔“

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”کیا تم نہیں جانتے کہ کن دو کاموں میں شفاء ہے۔ الشفاء اور صبر میں۔“ (ابوداؤد)

اطباءِ قدیم میں سب سے پہلے الشفاء کو صرف اور حب الرشاد قرار دیا ہے۔ طبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے متقدمین میں محمد بن ابوبکر ابن القیم اور محمد احمد ذہبی نے بھی اسے حرف کے عنوان سے بیان کیا ہے۔ محققین جدید بھی حرف کو حب الرشاد قرار دیتے ہیں۔

کیمیائی ماہیت

حب الرشاد کے بیجوں میں ایک گاڑھا نباتاتی تیل ہوتا ہے اور دوسرا فرازی یعنی Volatile Oil ہوتا ہے۔ اس کے عناصر ترکیبی میں کو بالٹ ایوڈین، فاسفورس، پوٹاشیم اور گندھک کے علاوہ کئی معدنی نمک اور وٹامن بی پائے جاتے ہیں۔ اس میں لیسڈار مادے اور کڑوے عناصر بھی شامل ہیں۔ اس میں لحمیات کا سراغ بھی ملا ہے۔

حب الرشاد کے معدہ پر اثرات

بھارتی حکومت کے محکمہ طب کی سرکاری کتاب میں اسے ضعف ہضم، کمی بھوک اور بد ہضمی میں مفید قرار دیا ہے۔

حب الرشاد سے سینے کی بلغم پر اثرات

اس کے بیج پیس کر یا ان کا جوشاندہ پینے سے سینہ میں رکی ہوئی بلغم نکل جاتی ہے۔ سردی کی وجہ سے جو بھی عارضہ ہو دور ہو جاتا ہے۔ معدہ کا درد رفع ہو جاتا ہے۔ حاملہ عورتوں کو یہ جوشاندہ نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ اس کے جوشاندہ سے زکام رفع ہو جاتا ہے۔ یہ ہلکی اور ملین ہے مگر پکٹائی کے دستوں کو روکتی ہے۔ نیز اس کی ٹہنیوں کا جوشاندہ پینے سے سوکھی

کھانسی اور دمہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے جوشاندہ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ اس کے دو تولہ بیج نیم کوب کر کے اس کے ساتھ نیم کوب پونے چار ماشہ ملٹھی شامل کر لی جائے۔ پھر ساڑھے بارہ چھٹانک پانی میں ڈال کر برتن کو پوری طرح گل حکمت کر دیا جائے۔ اس طرح دس منٹ پکانے کے بعد اتار کر پھان لیں۔

حب الرشاد سے قبض اور قولنج کا علاج

حب الرشاد کا جوشاندہ گرم گرم پینے سے قبض دور ہوتی ہے۔ پیٹ سے ریاخ نکل جاتے ہیں اور قولنج کی دردوں کو دور کرتی ہے۔ اس کے گرم پانی سے کلیاں کرنے سے مسوڑھوں کی سوجن جاتی رہتی ہے۔

حب الرشاد اور ام اور دردوں میں مفید

بیرونی استعمال میں لیموں کے عرض کے ساتھ حب الرشاد کا سفوف اور ام کو دور کرنے میں مفید ہے۔ جرمی کے ڈاکڑ نے اسے دمہ میں مفید پایا۔ حب الرشاد کا سرکہ جو آٹے میں پلستر جوڑوں اور اعصاب کی دردوں میں مفید ہے۔ حب الرشاد کو بال اگانے میں مفید پایا گیا ہے۔

حب الرشاد کے دیگر متعدد فوائد

بھاؤ پر کاش کے نسخہ کے مطابق اس کے بیجوں کو پانی کی آٹھ گنا مقدار میں آدھ گھنٹہ ابال کر اس پانی کے دو بڑے چمچے اس وقت تک دیتے رہیں جب تک کہ بچگی دور نہ ہو جائے۔ بیج نہیں کر ان میں کھانڈ ملا کر اسہال اور بدہضمی میں مفید ہے۔ بھارت میں عام کمزوری کے لئے اسے کھانڈ ملا کر گھی میں بھون کر سردی کے موسم میں بطور مقوی استعمال کرتے ہیں۔ حب الرشاد کو دودھ میں پکا کر اس کی فرنی سی بنالی جاتی ہے۔ اس کو کھانے سے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ جسمانی درویں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ سیلان الرحم میں فائدہ ہوتا ہے۔ اطباء کے نزدیک یہ فرنی مادہ منویہ کو گڑھا کرتی ہے جبکہ ایک برطانوی محقق نے مشاہدہ کیا ہے کہ دودھ میں حب الرشاد ملا کر پکا کر دینے سے حاملہ عورت کو اسقاط ہو سکتا ہے۔ اس

لئے یہ دوائی حاملہ عورتوں کو نہ دی جائے۔

حب الرشاد کی دھونی کیڑوں مکوڑوں کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اسے شہد میں ملا کر اگر پیٹ پر لپ کیا جائے تو طحال کے درم کو دور کرتی ہے۔ اس کا جوشاندہ سر میں ڈالنے سے گرتے بال رک جاتے ہیں۔ اسے جو کے آٹے میں ملا کر سرکہ میں حل کر کے کسی چوٹ یا درم پر لپ کیا جائے تو پٹھوں کی اکڑن اور عرق النساء کو دور کرتی ہے۔ اسے پانی میں گھول کر پھنسیوں پر لگایا جائے تو وہ بیٹھ جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ کمر اور چوڑوں کے درد میں بھی مفید ہے۔ اگر اسے جلا کر برص پر لگایا جائے بلکہ ساتھ پلایا بھی جائے تو اسے دور کرتا ہے۔ مہلہری کے علاوہ اس کا لگانا چھپ میں بھی مفید ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ یہ رائی کی مانند ہے۔ اس کے فوائد بھی تقریباً ایک جیسے ہیں۔ یہ طبیعت کی ٹھنڈک کو دور کرتی ہے اور تلی کے درم کو بھی اتارتی ہے۔

حنّا HENNA

مہندی کا پودا دو میٹر کے قریب بلند اور ہندو پاکستان میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اسے عام طور پر گھروں اور کھیتوں کے ارد گرد باڑ لگانے کے لئے لگایا جاتا ہے۔ رات کو خوشبو دیتا ہے۔ پاکستان میں بھیرہ اور حیدر آباد کی مہندی زیادہ مقبول ہے۔ اس پودے کے پتے اور شاخیں اور پھول دوا اور زیبائش کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

مہندی کے بارے ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی میں نہ تو ایسا کوئی زخم ہوا اور نہ ہی کاٹھا چھا جس پر مہندی نہ لگائی گئی ہو۔“ (ترمذی)

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بھی کوئی درد سر کی شکایت لیکر آیا تو اسے پچھنے لگوانے کی ہدایت کی اور جس نے پاؤں میں درد کی شکایت کی اسے مہندی لگانے کا مشورہ دیا۔ (بخاری۔ ابوداؤد)

حضرت وائلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”تمہارے پاس مہندی موجود ہے۔ یہ تمہارے سروں کو پر نور بناتی ہے۔

تمہارے دلوں کو پاک کرتی ہے۔ قوتِ باہ میں اضافہ کرتی ہے اور قبر میں تمہاری گواہ ہوگی۔

(ابن عساکر)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم شاہِ نبی آدم رسول مقسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”بڑھاپے کو بدلنے کی بہترین ترکیب مہندی اور دسمہ ہیں مگر انہوں نے سیاہ رنگت سے نفرت فرمائی۔“

(ابن ماجہ)

مہندی کے پتوں سے زخموں کا علاج

محمد احمد ذہبی بیان کرتے ہیں کہ کسی بھی زخم کے علاج کا بنیادی اصول یہ ہے کہ اس میں موجود رطوبت نکل جائے مزید پیدا نہ ہو اور اس میں تندرست گوشت پیدا ہو کر شگاف کو بھر دے۔ مہندی کے اثرات میں یہ تینوں صفات بدرجہ اتم موجود ہیں۔ مہندی کے پتے رات پانی میں بھگو کر صبح نچوڑ کر ان کا رس شکر ملا کر اگر چالیس دن لگاتار پیا جائے تو یہ نہ صرف جذام کا علاج ہے بلکہ زخموں کو مندمل کر دے گا۔ ابن قیم اپنے تجربات میں بیان کرتے ہیں کہ یہ آگ سے جلے ہوئے کا بہترین علاج ہے۔ اس کو پانی میں ملا کر اگر غرارے کئے جائیں تو گلے، منہ اور زبان کے تمام زخموں اور منہ پک جانے میں از حد مفید ہے۔ اس کا لیپ گرم سوزشوں کو کم کرتا اور اگر پھوڑے میں پیپ نہ پڑ گئی ہو تو اسے مندمل کر دیتا ہے۔ اگر اس میں گرم کر کے موسم اور گلاب کا تیل ملا کر سینے کے اطراف اور کمر درد والے مقام پر لیپ کریں تو درد جاتا رہتا ہے۔

مہندی کے چچک پر اثرات

یہ آزمودہ ہے کہ چچک کے مریض کے پیروں کے ٹکڑوں پر اگر مہندی صبح شام لگا دی جائے تو اس کی آنکھیں بیماری سے محفوظ رہتی ہیں اور چچک کے آبلے جلد خشک ہو جاتے ہیں۔

مہندی مصفیٰ خون اور کثرتِ حیض کا علاج ہے

حکیم کبیر الدین نے مہندی کو مصفیٰ خون قرار دیا ہے۔ مسیح الملک حکیم جمیل خان نے

کثرت حیض کی ایک ایسی مریضہ کو جس کو پورا مہینہ خون جاری رہتا تھا ان کو مہندی اور پکھان پیس کر دی۔ یہ مرکب پانی میں حل کر کے اس کی ہتھیلیوں پر لپ کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جریان خون دس منٹ میں بند ہو گیا۔ پھوڑے پھنسیوں کے لئے خاندان شریفی کے اطباء نے مہندی کا جوشاندہ پینے میں اور اس کا لپ لگانے میں تجویز کر کے اچھے نتائج حاصل کئے ہیں۔

مہندی ریقان اور عظم الطحال میں مفید ہے

مہندی کے پتوں کو پانی میں رات بھگو کر صبح اس کا پانی شکر ملا کر ریقان کے مریض کو دینا مفید ہے۔ اسی پانی کے پینے سے بڑھی ہوئی تلی بھی کم ہو جاتی ہے۔

مہندی سے السر اور پیشاب کی تکالیف کا علاج

برطانوی سائنسدان جون نے مہندی کے پتوں کے جوشاندہ کو پیٹ کے السر میں مفید پایا۔ اس امر کی تصدیق امریکی محقق ہنری سے بھی میسر ہے۔ مہندی کا جوشاندہ بھی مفید پایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مثانہ میں گرمی اور جلن کو بھی فائدہ ہے۔

مہندی کے خضاب کے قوت باہ پر اثرات

بالوں کو مہندی سے رنگین کرنے سے متعلق ڈاکٹر نڈ کرنی اپنے میرا میڈیکا جلد دوم صفحہ نمبر 730 پر لکھا ہے کہ اس سے نہ صرف بالوں کی خوبصورتی بڑھتی ہے بلکہ بالوں کی مضبوطی اور جلد کے صحت مندی کی ضمانت ملتی ہے۔ نیز مہندی کے خضاب سے قوت باہ بھی بڑھتی ہے۔ اس کے برعکس بالوں کو سیاہ بنانے سے متعلق 5 جنوری 1978ء دہلی کے حوالے سے یہ خبر وحشت اثر شائع ہو چکی ہے کہ امریکی نیشنل کینسر انسٹی ٹیوٹ کے سائنسدانوں کی تازہ تحقیق کے بموجب بالوں کو سیاہ بنانے کے لئے استعمال کئے جانے والے خضاب میں ایک جزو شامل ہوتا ہے جس کی وجہ سے کینسر کا مرض لاحق ہو سکتا ہے۔ نیز سیاہ خضاب کے استعمال سے بعض آدمیوں میں بے حد حساسیت پائی گئی ہے۔

لیکچور یا اوراندام نہانی کی سوزش کا علاج

مسح الملک حکیم جمیل والا تجربہ بھارتی سائنسدانوں نے بھی کیا ہے۔ وہ کثرت حیض

کے علاوہ اندام نہانی کی سوزش اور لیکوریا میں بھی مہندی کا سفوف مقامی طور پر استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا جو شانہ بھی پلاتے ہیں۔

مہندی سے متعلق ایک محدث کا قول

محدث عبداللطیف بغدادی کہتے ہیں کہ اس کا آتشِ رنگ دل پسند ہوتا ہے۔ اس کا رنگ اور خوشبو محرک اعصاب ہیں۔ اس کے لگانے سے اعصاب کو تحریک ہوتی ہے۔ عبداللطیف کا یہ مشاہدہ محض خیال آرائی نہیں بلکہ جدید نفسیات میں مختلف رنگوں اور خوشبوؤں کے بھری اور ذہنی اثرات کے بارے میں خاصی تحقیق ہوئی ہے اور اب یہ بات ثابت ہے کہ خوشبو اور رنگ اعصاب اور باہ کو تحریک دینے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اس کے لگانے سے ناخنوں کا پھلنا ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مہندی کا پھول سونگھنے سے گرمی سے ہونے والے سرد درد میں مفید ہے۔ مہندی کے پھولوں کو کسی تیل یا روغن زیتون میں ملا کر دھوپ میں رکھ کر ہلکی آنچ پر پکا کر مہندی کا تیل تیار کیا جاتا ہے جس کی مالش سے پٹھوں کی اکڑن جاتی رہتی ہے۔

دودھ

دودھ حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ تندرست جانور سے حاصل کیا جائے۔ جانور کو اچھی خوراک دی جائے۔ دودھ نکالنے سے پہلے اس کے تھن صاف کئے جائیں تاکہ بیرونی غلاظت دودھ میں داخل نہ ہو۔ جس برتن میں دودھ نکالا جائے وہ برتن صاف ورنہ دودھ خراب ہو جائے گا۔ پھر اسے ڈھانپ کر رکھا جائے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں نفع سے انصار کا ایک شخص ابو حیدر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ایک برتن لے کر حاضر ہوا۔ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ڈھانپ کر کیوں نہیں رکھا گیا، خواہ اس پر لکڑی کا ٹکڑا ہی رکھ دیا جاتا۔ (بخاری و مسلم)

عام طور پر دودھ سے یہ مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

1- برتن نکا ہو تو اس پر کھیاں، آس پاس کی دھول، گوالوں کے گندے ہاتھ سے متعدد اقسام کے جراثیم داخل کر دیتے ہیں۔

2- گایوں میں تپ دق ایک عام بیماری ہے۔ کمزور جانور پر بھی تودق کا شبہ ہو سکتا ہے۔ لیکن انگلستان میں حیرت اس وقت ہوئی جب ہارکس کمپنی کی گائے کو صحت اور تندرستی کی بنا پر بہترین گائے کا انعام دیا گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس گائے کو دق تھی۔ اس کے علاوہ زہر باد، ہیضہ، اسہال اور مالٹا بخار جراثیم آلود دودھ سے ہو سکتے ہیں۔

3- گلے کی سوزش، جراثیمی سوزش، سرخ بخار، زہر باد، تپ محرقہ، گوالوں کے گندے ہاتھوں سے ہو سکتے ہیں۔

4- جانور کے تھنوں کی سوزش اور ان کی متعدد بیماریاں کچا دودھ پینے سے ہو سکتی ہیں۔

5- دودھ پڑا پڑا خراب ہو جاتا ہے۔ برتن اگر گندا ہو یا دودھ کو گرمی کے موسم میں ٹھنڈا نہ رکھا جائے تو خراب ہو کر پینے والوں کو آنتوں کی بیماری میں مبتلا کر سکتا ہے۔

دودھ سے پیدا ہونے والی بیماریاں کا آسان حل یہ ہے کہ بیمار جانور کا دودھ نہ لیا جائے۔ گندگی کھانے والے جانور کا دودھ نہ پیا جائے۔ دودھ کے برتن گوالے کے ہاتھ جانور کے تھن صاف رکھے جائیں۔ دودھ کو محفوظ رکھنے میں سب سے بڑی مشکل واثوہی ہے۔ اگر دودھ ایک مرتبہ کسی گندے برتن میں دودھ لیا جائے تو اس کے بعد بھی کوئی قدیم یا جدید طریقہ اختیار کریں، دودھ خراب ہو جائے گا۔

دودھ تازہ کو اسی وقت پینا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ اگر دودھ دودھ کر رکھ دیا جائے تو اس میں جراثیم کی شمولیت کا قوی امکان ہے۔ اس وقت دودھ کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ آگ پر جوش دے کر پیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ بہت پسند تھا۔ (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے دوا نازل فرمائی ہے۔ پس

گائے کا دودھ پیا کرو کیونکہ یہ ہر قسم کے درختوں پر چرتی ہے۔“ (نسائی)
حضرت ملکیہ بنت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”گائے کے دودھ میں شفا ہے۔ اس کا کھن دوا ہے۔ اس کا گوشت بیماری سے۔“ (طبرانی)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”تمہارے لئے اونٹنی کا دودھ ایک مفید چیز ہے۔ یہ ہر قسم کے درختوں سے چرتی ہے اور اس میں ہر بیماری سے شفا ہے۔“

حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اونٹنی کے دودھ اور اس کے پیشاب میں تمہارے پیٹ میں پڑنے والے پانی کا علاج ہے۔“ (ابن حبان)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے جانور کا گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا۔

(ابن ماجہ - ابو داؤد - ترمذی)

بہر حال دودھ کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پینے کے بعد شکر خداوندی ادا کرنے کے لئے ایک خصوصی دعا فرمائی۔

اللهم بارک لنا فیہ وزدنا منہ

دودھ سے زہروں کا علاج

طب جدید میں دودھ کا سب سے اہم اور بڑا استعمال زہروں کے علاج میں ہے۔ اگر کسی نے کوئی سی زہر بھی کھائی ہو تو اس کے مقامی اثرات کو زائل کرنے کے لئے سب سے پہلی اور مفید دوائی دودھ ہے۔ مثلاً سکھیا اور دوسری تیز زہروں کی وجہ سے معدہ کی جھلیاں جل جاتی ہیں جس سے قے، اسہال اور خون آنے لگتے ہیں۔ دودھ دینے سے ان چیزوں سے بچا جاسکتا ہے کیونکہ یہ سکون دیتا اور جلن کو دور کرتا ہے۔

ورم افشاء اور زیا بیطس کا دودھ سے علاج

دل گردہ اور جگر کے مریضوں کو جسم پر ورم آنے کے بعد غذائی پابندیاں لگتی ہیں۔ ان بیمار یوں میں دودھ ہی ایسی غذا ہے جو ان کو پورے اطمینان سے دی جاسکتی ہے۔ زیا بیطس کے مریضوں کی شکر میں جب علاج کے باوجود کمی نہیں آتی تو ایک طریقہ یہ ہے کہ مریض کو کچھ دنوں کے لئے کھانے پینے کے لئے دودھ کے علاوہ اور کچھ نہ دیا جائے۔ چند دنوں میں خون میں شکر کی مقدار کم ہونے لگتی ہے۔ جب وہ اعتدال پر آجائے تو پھر آہستہ آہستہ غذا میں ایک چیز شامل کر کے مشاہدات کے ساتھ پتہ چلا جاتا ہے کہ کون کون سی چیزیں کھانے سے مریض کی شکر کنٹرول رہے گی۔

استسقاء کا شافی علاج

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرینہ سے کچھ لوگ آکر معروض ہوئے کہ ہمارے پیٹ اور جسم مدینہ کی آب و ہوا کی وجہ سے پھول گئے ہیں۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم وہاں چلے جاؤ جہاں ہمارے صدقہ کے اونٹ رکھے جاتے ہیں اور وہاں پر ان کا دودھ اور پیشاب پیو تو اچھا ہے۔ وہ وہاں چلے گئے اور چند روز میں صحت مند ہو گئے۔ ان لوگوں نے ان کے چرواہوں کو قتل کیا اور اونٹ چوری کر کے بھاگ گئے اور اللہ ﷻ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی ابتداء کر ڈالی۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے ہنگامی دستہ روانہ فرمایا جس نے ان کو گرفتار کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں پیش کیا۔ سرقہ بالجبر اور قتل کے جرائم میں ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر کر ان کو دودھ میں مرنے کے لئے پھینک دیا گیا۔

(بخاری - ابوداؤد - ترمذی - مسند احمد)

دوسری احادیث میں ان کے پیٹ پھولنے، ٹانگوں اور چہرے کے ورم کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ام ذہبی نے اس بیماری پر تبصرہ کرتے ہوئے آج سے آٹھ سو سال پہلے لکھا تھا کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری کا ایسا شافی علاج بتایا جس کا طبیعوں کے پاس اور کوئی علاج موجود نہیں۔ ان کا مشاہدہ اس روز کے لئے نہیں بلکہ آج کے لئے بھی تندرست ہے۔ اس علاج کی ماہیت پر غور کریں تو اس میں تمام اسباب کا مکمل اور جامع علاج موجود ہے۔ ورم اگر گردوں کی خرابی کی وجہ سے ہو تو اس میں چکنائی اور نمکیات دینا درست نہیں۔ ورم اگر لمبیات کی کمی سے ہو تو لمبیات درکار ہیں لیکن چکنائی کم ہو تو دل کی بیماریوں میں چکنائی دینا درست نہیں۔ اونٹنی کے دودھ میں چکنائی کی مقدار سب سے کم ہوتی ہے۔ اس لئے یہ دودھ بے اطمینان سے ان تینوں بیماریوں میں دیا جاسکتا ہے۔

پیشاب میں یوریا ہوتا ہے۔ یوریا کھار ہونے کے ساتھ ساتھ پیشاب آور اور مدربول بھی ہے۔ چونکہ یہ جسم کا حصہ بھی ہے اس لئے یوریا کی موجودگی کسی حساسیت کا باعث نہیں ہوتی اور یہ کھل کر پیشاب لاتا ہے۔ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نسخہ کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ یہ پیٹ میں پانی پڑنے کے ہر سبب کا مکمل اور شافی علاج ہے۔

ابتدائی ایام میں ہمیں یہ ڈر رہتا ہے کہ جن مریضوں کو گردوں کی خرابی کے باعث یوریا کی مقدار پہلے ہی زیادہ ہے اگر ان کو ہم باہر سے اونٹ کے پیشاب کی صورت میں مزید یوریا دیدیں گے تو ان کی موت واقع ہو جائے گی لیکن تجربات سے ثابت ہوا کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی نسخہ سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہو سکتی اور اگر فنی طور پر ایسا کوئی اندیشہ موجود ہو تو وہ بے معنی ہے کیونکہ اونٹنی کے پیشاب میں یوریا کے علاوہ اور بھی ایسے کئی عناصر ہیں جن کی تفصیل ہم نہیں جانتے لیکن وہ جسم میں جمع رہنے والے غیر مطلوبہ پانی کا اخراج کر دیتے ہیں۔

ذریعہ - باجھ

یہ ایک خوشبودار پودا ہے جس کی جڑیں زیادہ خوشبودار ہوتی ہیں۔ قد اس کا ایک فٹ سے کم ذائقہ میں تلخ اور رنگت میں سفیدی مائل ہوتا ہے۔ اطباء یونان اس سے آشنائے اور قدیم عربی کتب میں اسے قصب الزریہ کے نام سے بیان کیا گیا ہے۔ عربی سے اردو ترجمہ کے دوران نام کا مغالطہ دوسری صورت اختیار کر گیا اور قصب الزریہ مذکور تھا۔ لوگوں نے

چرائیہ شیریں ڈال کر نسخہ میں افادیت کو کم کر دیا۔ حالانکہ یہاں ذریعہ ہونا چاہئے تھا۔

احادیث میں اس کی اہمیت و افادیت

ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ایک محترمہ نے روایت فرمائی ہے۔
میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میری انگلی پر پھنسی نکلی ہوئی تھی۔
انہوں نے پوچھا کہ کیا تیرے پاس ذریعہ ہے؟ میں نے کہا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اس پھنسی پر ذریعہ لگاؤ اور یہ دعا پڑھو۔

”اے اللہ تو بڑوں کو چھوٹا کرتا ہے اور چھوٹوں کو بڑا۔ میرے جو نکلا ہے تو اس کو چھوٹا
کر دے۔“ (ابن السخا - مسند احمد - حاکم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ
”میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام اور واڑھی پر
ذریعہ کی خوشبو لگائی۔ دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیا ہوا
ذریعہ جسم اور احرام پر لگایا گیا تو اس کے سفیدی مائل ذرروں کی چمک سر کی مانگ میں نظر
آ رہی تھی۔“

دمہ، مرگی اور گلے کی سوزش کا علاج

ذریعہ کا سفوف شہد میں ملا کر چٹانے سے مرگی جاتی رہتی ہے۔ یہی نسخہ بچوں کے گلے
کی سوزش میں مفید ہے۔ دمہ کا دورہ ختم کرنے کے لئے پہلی خوراک ایک ماشہ دینے کے بعد
ہر تین گھنٹے کے بعد پانچ رتی دینے سے سانس کی گھٹن ختم ہو جاتی ہے۔

مدر حیض و بول میں اس کی تاثیر

ذریعہ مدر البول اور مدر حیض ہونے کی وجہ سے حیض کی قلت کو دور کرتا ہے اور گردوں
میں سوزش کی وجہ سے اگر پیشاب میں کمی آگئی ہو تو اسے دور کرتا ہے۔ اس کا یہی اثر استقاء
کو کم کرتا ہے۔ اس کا مربہ فالج اور مرگی میں مفید ہے۔

اعصابی امراض میں اس کا فائدہ

حکومت ہند کے شعبہ طب یونانی کی تحقیقات کے مطابق یہ ہاضمہ کا سرالریاح، مدر بول، قاتل کرم شکم ہے۔ مقوی ہونے کی وجہ سے اعصابی امراض، فالج، نسیان، لقوہ، تشنج، مرگی اور ہسٹریا میں مفید ہے۔ رازی کی مشہور دوا معجون ملیت کے اجزاء میں باجھ بھی شامل تھی جسے وہ لقوہ اور فالج کے لئے بڑے اعتماد سے دیا کرتا تھا۔

قے آور، قونج اور سدوں پر اس کے فوائد

نمک کارنی اور چوپڑا نے اسے محرک اعصاب، مخرش معدہ اور قے آور قرار دیا ہے۔ باجھ کا تیس گرین سفوف کھانے سے قے ہونے لگتی ہے۔ یہ قونج کو رفع کرتی اور سدوں کو کھولتی ہے۔ مخرج، بلغم، مقوی، معدہ اور دافع عفونت ہے۔ اعصاب پر مسکن اثر کی وجہ سے مقوی ہے۔

ذریعہ کے دیگر متعدد فوائد

ایک حصہ سفوف کو دس گنا پانی میں ابال کر جوشاندہ بناتے ہیں۔ اگر 10 گرہن سفوف لیا جائے تو اس کے جوشاندہ کے دو بڑے چمچے دن میں تین سے چار مرتبہ دیئے جاتے ہیں۔ اعصابی دردوں کے علاوہ اسی مقدار سے تیسرے دن چڑھنے والے طیر یا بخار میں بھی فائدہ دیا ہے۔ جوشاندہ میں ملٹھی کی چٹکی ملا دینے سے سانس کی ٹالیوں کو کھولتی اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ اس کا استعمال زہروں اور خاص طور پر سانپ کے زہر کا ترياق ہے۔ اس کا لیپ جوڑوں کے دردوں میں مفید ہے۔ اس کی راکھ ناریل کے تیل یا کسٹرائیل میں ملا کر پیٹ پر ملنے سے قونج دور ہوتا ہے۔

چھاتی پر لیپ کرنے سے پٹھوں کا درد اور اینٹھن جاتے رہتے ہیں۔

چھوٹے بچوں کو جڑوں کی راکھ کے تین گرین پر دینے سے اسہال میں مفید ہے۔ اجوائن اور باجھ کا سفوف مفلوج حصوں پر مالش کے لئے مفید ہے۔

یہ فالج کی بہترین دوائی ہے لیکن بہت کم مقدار میں استعمال کی جانے اور کھانے کے

ساتھ دی جائے ورنہ قے لاتی ہے۔

(طب نبوی اور جدید سائنس)

ریحان-تلسی

ابن القیم ہر اس چیز کو خوشبودار اور لطیف ہو ریحان کہتے ہیں کیونکہ ہر علاقہ کے لوگوں کی دانست میں ریحان مختلف ہے۔ مثلاً عرب میں حب آلاس (تلسی) کو ریحان مانتے ہیں۔ عراق اور شام میں حق ریحان ہے اور ایرانی کپور تلسی یا ریحان سلیمان یا کافوری کو ریحان کہتے ہیں۔

ماہیت کے اعتبار سے ریحان ریحان کو تلسی کے بیج سمجھنا چاہیے لیکن ہر علاقہ کے ماہرین نے خاصیت کی بنا پر اپنے یہاں کے پودوں میں سے خوشبودار بیجوں والی کسی بھی منافع بخش نباتات کو ریحان قرار دیا ہے۔ ان سے اکثر کے فوائد ریحان کی مانند ہیں۔ اس لئے اگر ان کو بھی ریحان ہی کی قسم شامل کر لیا جائے تو غالباً کوئی مضائقہ نہیں لیکن نباتات کے اصول کے مطابق وہ آٹھ چیزیں جن کو مختلف مقامات پر ریحان سمجھا جاتا ہے۔ کسی ایک خاندان سے تعلق نہیں رکھتیں۔ ان کی ماہیت نام اور عادات مختلف ہیں البتہ فوائد یکساں ہیں۔

بھارتی حکومت کی کتاب ”کتاب الادویہ“ میں سید صفی الدین نے قرار دیا ہے کہ ریحان بذات خود کوئی پودا نہیں بلکہ وہ تمام پودے جن کے بیج خوشبودار اور لطیف ہیں۔ ان سے کسی ایک کو بھی ریحان کہا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ

ختم کنوچہ، خرنج مشک، گولہ تلسی، حق، ختم بالنگو، حرز نجوش، ریحان کافوری، افریقہ کے چھدرور بیج۔

ان میں سے مرز نجوش کا ذکر احادیث میں زکام کے علاج کے لئے ہے جبکہ حق بھی علیحدہ مذکور ہے۔ اس لئے گمان یہی ہے کہ ریحان کا تعلق تلسی کے خاندان سے ہے۔ بازار میں ختم ریحان کے نام سے ملنے والے بیج یکساں نہیں ہوتے اور ان میں خوشبو بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ اس لئے پسناری اپنی سہولت کے مطابق ان میں سے کسی ایک کو ریحان قرار دے دیتے ہیں جبکہ ماہرین حق اور خرنج مشک کو بھی ریحان کہتے ہیں۔ تلسی کو ہندو مذہب میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہر ہندو جسے اپنے گھر کے اندر کھلی جگہ میسر ہے تلسی کا پودا لگانا

باعث برکت خیال کرتا ہے۔

قرآن مجید میں ریحان کا ذکر

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ (سورہ الرحمن)

اس میں اجناس گندم جو نخود باجرہ کی وغیرہ کے دانے ہوں گے اور پتوں والے پودے اور ریحان ہوں گے۔ ریحان کو مفسرین نے رزق بھی قرار دیا ہے اور ریحان خوشبودار چیزوں کو بھی کہتے ہیں۔

احادیث میں ریحان کا ذکر

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”کیا جنت کے لئے کوئی تیار ہے۔ بے شک جنت کے ارد گرد کوئی باز نہیں ہے۔ رب کعبہ کی قسم! وہ نور اور چمکتی روشنی ہے اور وہ ریحان کی ڈالیاں ہیں جو لہلہاتی ہیں۔ وہاں مضبوط محل ہیں اور سیدھی ہنر ہے اور پکی ہوئی کھجوریں ہیں اور خوش اطوار خوبصورت بیویاں ہیں۔ بے شمار عمدہ لباس ہیں۔ ہاں پر ہمیشہ رہنے کے لئے سلامتی اور اطمینان کے گھر ہیں۔ یہاں پر پھل ہیں سبزیاں ہیں۔ یہاں پر دھاری دار چادریں ہیں اور عمدہ نعمتیں ہیں۔ بلند اور بارونق محل ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا ہم وہاں جانے کو تیار نہیں فرمایا نہیں کہو ان شاء اللہ ہم جائیں گے۔ چنانچہ حاضری نے کہا ان شاء اللہ۔“ (ابن ماجہ)

حضرت ابی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”جب تم میں سے کسی کو ریحان دیا جائے تو انکار نہ کرو کیونکہ یہ پودا جنت سے آیا ہے۔“ (ترمذی)

حضرت ابو موسیٰ شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی مانند ہے جس کی خوشبو تو عمدہ ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔“

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت سے محبت اور ان کی عظمت کے اظہار

میں اپنے عظیم نواسوں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں فرمایا۔
”ہما ریحانی من الدنیا“
(بخاری)

”یہ دونوں دنیا میں میرے خوشبودار پھول ہیں۔“

کھانسی اور دمہ میں ریحان کا استعمال

تلسی کے پتوں کا رس نکال کر اس میں شہد یا شکر ملا کر بار بار چٹانے سے پرانی کھانسی
ٹھیک ہو جاتی ہے۔ دمہ کی شدت کم ہوتی ہے اور تپ دق کی وجہ سے آنے والی کھانسی میں بھی
کی آتی ہے۔ اس پانی کو مسلسل پینے اور تخم ریحان لگانا پینے سے بوا سیر ٹھیک ہو جاتی ہے۔

پیشاب کی سوزش میں اس کا استعمال

لبے پتوں والی تلسی کے خشک پتوں کو چائے کی مانند اہال کر دینے سے گردہ، مثانہ اور
پیشاب کی نالی کی سوزش ٹھیک ہو جاتی ہے۔ ہم نے ذاتی تجربات میں اس جوشاندہ میں شہد
ملا کر زیادہ اچھے نتائج حاصل کئے ہیں۔

قلب کی کمزوری کا علاج

بھارتی حکومت کے محکمہ طب کی تحقیقات کے مطابق اس کی تمام اقسام مقوی قلب
ہیں۔ اس لئے ان کو ضعف قلب خفقان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دافع قلعش،
ملطف اور منفی حیض اثرات رکھتی ہے۔

بخار، نزلہ، زکام اور کھانسی کا علاج

ریحان کی تمام قسموں کے اثرات کا خلاصہ بھارتی ماہرین کے نزدیک یہ ہے کہ اس
سے پسینہ آتا ہے اور پرانا بخار، ٹوٹ جاتا ہے۔ پرانی کھانسی اسہال میں دینا اس کا فائدہ
مند ہے۔

کرم شکم اور زہر کا علاج

بعض اطباء اس غرض کے لئے جڑوں کے جوشاندہ کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ یہ پیٹ

سے ریاچ کو نکالتا ہے۔ محرک باہ مقوی پیشاب آور اور دفع تعفن ہیں۔ پودے کا رس نکال کر پینے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں اور اس رس کو سانپ کا زہر زائل کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

متلی، قے اور اسہال میں فوری فائدہ

تلسی کے بیجوں کو گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ کھل کر کے قے، متلی اور اسہال میں فوری فائدہ کرتا ہے۔

جراثیموں سے بچاؤ کا بہترین طریقہ

تلسی کے پتوں اور شاخوں کا ہار بنا کر اگر مستقل پہنا جائے تو جراثیم سے ہونے والی اکثر بیماریاں نہ ہوں گی بلکہ ان کی خوشبو سے کئی ایک بیماریاں ٹھیک ہو جائیں گی۔

زیتون

زیتون کا درخت تین میٹر کے قریب اونچا ہوتا ہے۔ چمکدار پتوں کے علاوہ اس میں بیر کی شکل کا ایک پھل لگتا ہے جس کا رنگ اودا اور جامنی ذائقہ بظاہر کیلا اور چمکدار ہوتا ہے۔ مفسرین کی تحقیقات کے مطابق زیتون کا درخت تاریخ کا قدیم ترین پودا ہے۔ طوفان نوح کے اختتام پر پانی اترنے کے بعد زمین پر سب سے پہلی چیز نمایاں ہوئی وہ زیتون کا درخت تھا۔ اس پس منظر کی بدولت زیتون کا درخت سیاست میں امن اور سلامتی کا نشان بن گیا ہے۔

زیتون کا پھل غذائیت سے بھرپور ہے مگر اپنے ذائقہ کی وجہ سے پھل کی صورت میں زیادہ مقبول نہیں۔ اس کے باوجود مشرق وسطیٰ، اٹلی، یونان اور ترکی میں بہت لوگ یہ پھل خالص صورت میں اور یورپ میں اس کا اچار بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ یونان سے زیتون کا اچار سرکہ میں آتا ہے اور مغربی ممالک میں بڑی مقبولیت رکھتا ہے۔ یہ درخت یورپی ممالک، اٹلی، کیلیفورنیا اور آسٹریلیا اور دیگر یورپی ممالک سے درآمد ہوتا ہے۔

قرآن مجید نے زیتون اور اس کے تیل کا بار بار ذکر کر کے شہرت دوام عطا کر دی ہے۔

سورہ الانعام، سورہ النحل، سورہ النور، سورہ المؤمنون، سورہ التین، ان سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے زیتون کے درخت کو ایک مبارک یعنی برکت والا درخت قرار دیا۔ اس کے پھل کو اہمیت عطا فرمائی۔ پھر لوگوں کو متوجہ کیا کہ زیتون، کھجور، انار اور انگور میں فوائد کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ بشرطیکہ تم ان کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرو۔

حدیث پاک میں اس کی افادیت و اہمیت

حضرت اسید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زیتون کے تل کو کھاؤ اور اس سے جسم کی مالش کرو کہ یہ ایک مبارک درخت سے ہے۔ (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے لگاؤ کیونکہ یہ پاک اور مبارک ہے۔“

(ابن ماجہ - حاکم)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم ذات الجنب کا علاج قسبہ الحمری اور زیتون کے تیل سے کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے لگاؤ کیونکہ اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے جن میں ایک کوڑھ بھی ہے۔“

زیتون کے تیل کو سر پر لگانے کا فائدہ

جو لوگ باقاعدگی سے یہ تیل سر پر لگاتے ہیں، نہ تو ان کے بال گر تے ہیں اور نہ ہی جلد سفید ہوتے ہیں۔ اس کی مالش سے داد اور بھوس زائل ہو جاتے ہیں۔ کان میں پانی پڑا ہو تو زیتون کا تیل ڈالنے سے یہ پانی نکل جاتا ہے۔ اطباء نے لکھا ہے کہ اس کی سلائی باقاعدہ

آنکھ میں لگانے سے آنکھ کی سرخی کٹ جاتی ہے اور موتیا بند کو کم کرنے میں مفید ہے۔
جسم پر مالش کے اثرات اور فوائد

زیتون کے تیل کی مالش کرنے سے اعضاء کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ پٹھوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ بعض طبیب اس کی مالش کو مرگی کے لئے بھی مفید قرار دیتے ہیں۔ وجع المفاصل اور عرق النساء کو دور کرتا ہے۔ چہرے کو بشاشت دیتا ہے۔ اسے مرہم میں شامل کرنے سے زخم بہت جلد بھرتے ہیں۔ ناسور کو مندل کرنے میں کوئی دوائی زیتون سے بہتر نہیں۔
زیتون کے تیل سے قبض کا علاج

اکیس تولہ جو کے پانی میں روغن زیتون ملا کر پینے سے پرانی قبض جاتی رہے۔ تیل پینے سے معدہ اور آنتوں کے اکثر امراض جاتے رہتے ہیں۔ پیٹ کے کیڑے مارتا ہے۔ گردہ کی پتھری توڑ کر نکال سکتا ہے۔ استقاء میں بھی مفید ہے۔ جسمانی کمزوری کو رفع کرتا اور پیشاب آور ہے۔

پتہ کی سوزش اور پتھری کا علاج

اطباء نے اسے مرارہ (پتہ) کی پتھری میں مفید قرار دیا ہے۔ پتہ کی سوزش اور پتھری کے مریضوں کو بنیادی طور پر چکنائی سے پرہیز کرایا جاتا ہے مگر روغن زیتون ان کے لئے بھی مفید ہے بلکہ پرانے اطباء نے مریضوں کو 1½ پاؤ تک مریضوں کو روزانہ تیل پلا کر صغریٰ و تالیوں سے سرے نکالنے کا کام لیا ہے۔ بعض اوقات اسی عمل کے دوران پتھریاں بھی نکل جاتی ہیں۔

امراض تنفس اور زیتون کا تیل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الحب میں زیتون کا تیل ارشاد فرمایا۔ اس اصول کو سامنے رکھ کر سانس کی ہر بیماری کے مبتلا کو زیتون کا تیل ضرور دیا گیا۔ دمہ کے مریضوں کی بیماری میں جب کمی آجائے تو آئندہ اس قسم کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے زیتون کے تیل سے بہتر دوا میسر نہ آسکی۔

انفلوئنزا اور زکام والوں کو باقاعدہ زیتون کا تیل پینے سے نہ ہی ان کو زکام لگتا ہے اور نہ ہی نمونیا ہوتا ہے۔ اگر ان کو کبھی انفلوئنزا ہو بھی جائے تو ان کا حملہ بڑا معمولی ہوتا ہے۔ زکام اور دمہ کے دوران اضافی فائدے کے لئے ابلے ہوئے پانی میں شہد بھی مفید ہے۔
(طب نبوی اور جدید سائنس)

تپ دق اور زیتون کا تیل

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں روایات میں ذات الحبب میں زیتون کا تیل تجویز ہوا۔ اس کے ساتھ ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں زیتون کا تیل جذام میں مفید ہے۔ علم الجراثیم اور علم الامراض کے اعتبار سے کوڑھ اور تپ دق کی نوعیت ایک ہے۔ دونوں کے جراثیم Acid Fast ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ ادویہ جو تپ دق پر مؤثر ہوتی ہیں جذام میں بھی مفید ہیں اور اس کے برعکس بھی درست ہے۔ اس لئے تپ دق کے مریضوں کو اس نسخہ کے مطابق قسط اور زیتون دینے کا خیال پیدا ہوا۔ زیتون کے تیل کے سلسلہ میں معلومات کے دوران خان بہادر ڈاکٹر سعید احمد خان سے ملنے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر سعید صاحب پاکستان میں تپ دق کے علاج کے سبب سب سے بڑے سینی ٹوریم ڈاؤر ضلع مانسہرہ کے تیس سال پر نشنڈنٹ رہے ہیں۔ انہوں نے اس ضمن میں عجیب تجربہ سنایا۔ ایک مریض کو 1936ء میں دق ہو گئی۔ مگر اس کے مدنا پٹی سینی ٹوریم میں اس کی پانچ پسلیاں نکال دی گئیں۔ اس کی حالت ابھی بہتر نہ ہوئی تھی تو معلوم ہوا کہ دق کا اثر آنتوں پر بھی ہو گیا ہے۔ اس زمانے کے علم کے مطابق Ileocecal Tuberculosis کا کوئی علاج نہ تھا۔ ڈاکٹروں نے اس مرحلہ پر اسے جواب دے دیا۔ مریض نے سارا دن رو رو کر مناجات کی۔ خواب میں اسے زیتون کا تیل، الزا وائیلٹ، شعاعوں اور ایک دوائی کا اشارہ ہوا۔ دوائی تو وہ بھول گیا مگر روزانہ تین اونس تیل پینے لگا اور الزا وائیلٹ شعاعیں لگوائیں۔

جس ہسپتال سے اسے لا علاج قرار دیا گیا تھا اسی سے وہ تین ماہ بعد تندرست ہو کر فارغ ہوا۔ وہ مریض تادم تحریر پچاس سال کی عمر میں بھی سرخ و سفید 1991ء میں زندہ

موجود تھا۔ اس مریض پر زیتون کے تیل کے اثرات کے مشاہدہ کے بعد ڈاکٹر سعید صاحب نے چالیس سال تک دق کے مریضوں کو علاج میں تیل ضرور دیا اور ان کا کوئی مریض ضائع نہ ہوا۔ ان مریضوں کو 25 گرام زیتون کا تیل روزانہ اور 8 گرام روزانہ قسط شیریں دی گئی۔ کمزوری کے لئے شہد کھانسی کے لئے انجیر یا اس کا شربت اضافی طور پر دیئے گئے۔ ابتدائی درجہ کے مریض عام طور پر تین سے چار ماہ میں ٹھیک ہو گئے۔ علامات ختم ہونے اور خون کے مارل ہونے کے بعد مریضوں کو زیتون کا تیل ایک سال تک پینے کی ہدایت کی گئی۔ چھ سال کے مشاہدوں میں کسی مریض کو دوبارہ تکلیف نہیں ہوتی۔

(طب نبوی اور جدید سائنس)

زیتون کے تیل سے پرانے زکام اور نکسیر کا علاج

ابن قیم نے زکام کے علاج میں قسط البحری کو مفید قرار دیا ہے۔ ذہبی کے مشاہدہ میں قسط کو سونگھنا بھی زکام میں مفید ہے جبکہ ایک روایت کے مطابق مرزنجوش سونگھنے سے زکام ٹھیک ہو جاتا ہے۔ پرانے زکام میں یا ان مریضوں کو جن کو بار بار زکام ہو جاتا ہے۔ زیتون کا تیل آئندہ کے لئے محفوظ کر دیتا ہے۔ بخاری اور ابن ماجہ میں خالد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کے مطابق ایک چمچ کلونجی کو پس کر بارہ چمچ زیتون کے تیل میں حل کر کے اس مرکب کو پانچ منٹ ابالنے کے بعد چھان لیا گیا۔ صبح شام ناک میں ڈالنے سے نہ صرف یہ کہ پرانا زکام ٹھیک ہوا بلکہ نکسیر میں بھی از حد مفید رہا۔

معدہ اور آنتوں کے سرطان کا علاج

جاپان کے بعض طبی جرائد نے آنتوں کے سرطان میں روغن زیتون کو مفید قرار دیا ہے مگر وہ اپنے اس بیان میں واضح نہ تھے۔ اس ضمن میں مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں طبی خدمت بجالانے والے سینکڑوں ڈاکٹروں سے معلومات حاصل کی گئی۔ ان سب کا متفقہ جواب یہ تھا کہ انہوں نے زیتون کا تیل پینے والے کسی شخص کو بھی پیٹ کے سرطان میں مبتلا نہیں دیکھا۔ جاپانی ماہرین کا خیال ہے کہ لمبے عرصہ تک زیتون کا تیل پینے سے معدہ اور

آنٹوں کے سرطان ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

زیتون کا تیل بہتر ٹانگ ہے

یہ طبیعت کو بحال اور چہرے کے رنگ کو نکھارتا ہے۔ پیٹ کے فعل کو اعتدال پر لاتا ہے۔ ذہنی کی تحقیقات کے مطابق بالوں اور جسم کو مضبوط کر کے بڑھاپے کے آثار کم کرتا ہے۔ کسی بھی چکنائی اور تیل کے پینے سے پیٹ خراب ہو سکتا ہے مگر زیتون کا تیل اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ یہ تیل ہونے کے باوجود پیٹ کی بہت سی بیماریوں کے لئے مصلح ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ زیتون کا تیل غرباء کے لئے بہترین ٹانگ ہے مگر زیتون کا وہ تیل جو سبز اور سنہری ہو وہی مفید ہے۔ سیاہی مائل رنگ کا تیل مضر صحت ہے۔ صحیح تیل مقوی باہ، مقوی معدہ اور سینے کی بیماریوں سے تحفظ مہیا کرتا ہے۔ زیتون کا تیل آگ سے ہونے والے زخموں کے لئے اکسیر ہے۔

زیتون کے تیل میں نمک ملا کر اگر مسوڑھوں پر ملا جائے تو یہ ان کو تقویت دیتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک مہمان آیا۔ انہوں نے رات کے کھانے میں اسے اونٹ کی سری اور زیتون کا تیل پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ”میں یہ تمہیں اس لئے کھلا رہا ہوں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو مبارک درخت قرار دیا ہے۔“

زیتون کے تیل کے فوائد ایک نظر میں

☆ زیتون کا تیل زیادہ تر قروح معدہ میں 10 گرام پلاتے ہیں۔ خصوصاً سوتے وقت دودھ کے ساتھ۔

☆ درد گردہ اور پتہ کی پتھری میں بے حد فائدہ بخش ہے۔

☆ حکماء کا قول ہے کہ زیتون سنگ مثانہ کو گلاتا، بلغم کو دور کرتا، پٹھوں کو مضبوط کرتا، تھکن کو دور کرتا اور منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے۔

☆ یہ نیک لوگوں کی غذا اور سر کا تیل بھی ہے۔

- ☆ یہ دوس 50 گرام کی مقدار میں ملین ہے جو متورم بواسیر، قروح، معدہ، خونی بواسیر اور قبض میں ایک مفید دوا ہے۔
- ☆ تیل مقوی ہے اور امراض جلد میں شفا ہے۔
- ☆ پیٹ کی بیماریوں میں مفید ہے۔ تیل پرانا بھی ہو جائے تو مفید رہتا ہے۔
- ☆ آنکھ میں لگانے سے آنکھ کی سرخی کٹ جاتی ہے۔
- ☆ موتیا کو کم کرنے میں مفید ہے۔
- ☆ زہر خورانی میں اس کا تیل دودھ میں ملا کر پلانے سے آرام ہو جاتا ہے اور جان بچ سکتی ہے۔
- ☆ اس کے تیل کی خصوصیت یہ ہے کہ اس پر چوئیاں نہیں آتیں اور جب اسے دیئے میں جلایا جائے تو یہ دیگر تیلوں کی طرح دھواں نہیں دیتا۔
- ☆ دست آور ہے آنٹوں کے کیڑوں کو نکالتا ہے۔
- ☆ جلد میں نرمی اور ملائمت پیدا کرتا ہے۔
- ☆ بالوں کی سفیدی کو روکتا ہے۔
- ☆ ایگزیریا اور چنبل میں قسط سنا ہم وزن پیس کر روغن زیتون چار گنا میں پکا کر لگانا مفید ہے۔
- ☆ مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے۔
- ☆ زیتون کا نمکین پانی آتش زدہ مقام پر آبلے نہیں آنے دیتا۔
- ☆ فالج اور اوجاع مفاصل میں بطور مالش استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔
- ☆ چنبل جیسے جلدی امراض، جلے ہوئے حصوں پر اور زخموں پر لگانے اور سخت جوڑوں کو نرم کرتا ہے۔
- ☆ رکش اور بچوں کے دق میں مالش سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔
- ☆ بلا تکلیف صفراوی پتھریوں کو توڑتا ہے۔ کولیسٹرول جو صفراوی پتھریوں کا جزو اعظم ہے اس کو روغن زیتون جسمانی حرارت 98.5 پر تحلیل کرتا ہے اور چند دنوں میں پتے کی

پتھری ایک ایسے رفیق مخلول میں تبدیل ہو جاتی ہے جو اپنے مقررہ راستوں سے بآسانی گزر جاتی ہے۔ اس لئے دردِ جگر کے دورے ختم ہو جاتے ہیں۔

زنجبیل - ادراک

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ وَیُسْقَوْنَ فِيهَا كَمَانًا مِّنْ أَمْثَلِهَا زَنْجَبِيلًا ”ان کو ایسے گلاسوں سے پلایا جائے گا جن میں ادراک کی مہک ہوگی۔“ (الدھر) جنت میں جگہ پانے والوں کو جو اچھی چیزیں ملیں گی ان کے تذکرہ میں قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے کہ ”ان کو مشروبات ایسے برتنوں میں دیئے جائیں گے جن کی ساخت میں خوشبو ہوگی۔ حوض کوثر پر ملنے والے برتنوں میں کستوری کی مہک بتائی گئی ہے جبکہ جنت کی نہروں کا پانی ادراک کی خوشبو کے ساتھ میسر ہوگا۔“

ادراک ایک مشہور سبزی ہے جسے لوگ گھروں میں کھانا پکانے میں یا بعض اوقات اپنی منفرد تیز اور خوشگوار خوشبو کی وجہ سے مشروبات کو دل پسند بنانے کے کام آتا ہے۔ دنیا کے اکثر ملکوں میں ادراک کی کاشت ہوتی ہے۔

ادراک قدیم زمانہ سے ہی خوراک کو لذیذ بنانے اور علاج کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ”شہنشاہِ روم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ادراک کے مربہ کا ایک مرتبان تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمانے کے بعد تمام لوگوں کو اس کا ایک ایک ٹکڑا مرحمت فرمایا اور مجھے بھی ایک ٹکڑا ملا جسے میں نے کھایا۔“ (ابونعیم)

بد ہضمی اور امراض ہضم میں ادراک مفید ہے

ادراک معدہ کے لئے مقوی ہے۔ غذا کو ہضم کرتا اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ ایک ہی وقت میں یہ قابض بھی ہے اور دست آور بھی۔ اگر پیٹ میں غلاظت جمع ہو تو اس کو نکالنے

کے لئے یہ جلاب لاتا ہے۔ جب وہ نکل جاتی ہے تو قابض بن جاتا ہے۔ اطباء قدیم سات ماشہ سوٹھ کو پیس کر اس میں کھانڈ ملا کر پانی کے ہمراہ پیٹ کو صاف اور سینہ میں جی ہوئی بلغم کو نکالنے کے لئے دیتے آئے ہیں۔ اس نسخہ کے بعد بلغم کھانسی کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔

بھارتی ماہرین نے ادراک کے اثرات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے اسے کاسر الریاح مجرک مقوی ہاضم پشاب آور اور جسم سے اورام کو دور کرنے والا قرار دیا ہے۔

ادراک کے ساتھ قفل سیاہ اور قفل دراز ملا کر استعمال کرنا بدہضمی، تبخیر معدہ، قولج، تے، کھانسی، زکام، نزلہ دمہ میں بڑی کامیابی کے ساتھ دیا جاتا ہے۔

زنجبیل کے متعدد دیگر فوائد

ادراک بھوک بڑھاتا اور حافظہ کی خرابی کو دور کرتا ہے۔ مسلسل خرابی کی وجہ سے معدہ اگرست پڑ گیا ہو، بھوک میں کمی لاحق ہو گئی ہو اور کھانا ہضم ہونے میں دیر لگتی ہو تو ادراک بڑا مفید رہتا ہے۔ یہ سانس سے بدبو کو دور کر کے منہ کے خراب ذائقہ کو ٹھیک کرتا ہے۔ ذہنی کی تحقیقات کے مطابق مکھن کے ہمراہ ادراک کھانے سے بلغم ختم ہو جاتی ہے۔ مچھلی کے ساتھ ادراک کھانے سے زیادہ پیاس نہیں لگتی۔ اس کا مرہ استعمال کے لئے آسان اور مفید شکل ہے۔

سوٹھ کے ساتھ جانفل اور اسگندھ کو پیس کر تیل میں ملا کر مالش کرنا جوڑوں کے دردوں میں از حد مفید ہے۔ اس نسخہ کو زیتون کے تیل میں ڈال کر پانچ منٹ ابالنے کے بعد اگلے روز چھان کر مالش میں استعمال کیا جائے تو از حد فائدہ دیتا ہے۔

سوٹھ کے ساتھ کالی مرچ ہم وزن پیس کر بے ہوشی میں نسوار دینے سے ہسٹریا کا دورہ ختم ہو جاتا ہے۔ برطانوی محقق برڈ وڈ نے بدہضمی کے لئے 10 گرین سوٹھ اجوائن 10 گرین الابچی خورد 3 گرین کو پیس کر صبح و شام بدہضمی کے لئے مفید بیان کیا ہے۔ ثقیل اشیاء کی وجہ سے پیدا ہونے والی تبخیر کو دور کرتا ہے۔ آنکھوں میں سوزش کی وجہ سے نظر میں کمی آگئی ہو تو اسے دور کرتا ہے۔ اس غرض کے لئے ادراک میں سلائی ڈال کر آنکھ میں پھیری بھی جاتی ہے۔ آنٹوں سے غلیظ مادہ اور گندی ہوا نکالتا ہے۔ مقوی باہ ہے۔ چونکہ ادراک جسم

سے غلیظ رطوبتوں کو نکالتا ہے۔ اس لئے جب کسی جگہ درمِ حتیٰ کہ نفل پا بھی ہو تو اس کے کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ دمہ کے مریضوں کو اس کے استعمال سے راحت ہوتی ہے۔

سرمہ - اٹھ

سیاہ رنگ کا چمکدار وزنی پتھر ہے جس کو عام طور پر باریک کھرل کر کے زینت و آرائش کی غرض سے آنکھوں میں ڈالتے ہیں۔ پاکستان میں سرمہ کا پتھر چترال اور کوہستان کے علاقہ میں پایا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ دنیا کا بہترین سرمہ اصفہان اور چترال میں پایا جاتا ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”تمہارے سرموں میں سب سے بہترین اٹھ ہے۔ یہ بینائی کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔“ (ابن ماجہ - ترمذی - مسند احمد - طبرانی)

سرمہ کے طبی فوائد

سرمہ زیادہ تر آنکھوں کو قوت دینے، تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ کھرل کر کے آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ مسلمانوں میں سرمہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر رائج ہوا۔ اسے کروڑوں نہیں اربوں افراد نے استعمال کیا اور اتنے طویل عرصہ کے مشاہدات کے بعد بھی اس کے مضر اثرات کے بارے میں کوئی شہادت میسر نہیں۔ سنت کے شیدائی ساری عمر باقاعدگی سے سرمہ لگاتے رہے۔ ان کی بینائی نہ تو بڑھاپے میں کمزور ہوئی اور نہ پلکوں کے بال گرے۔

اصفہان کا سرمہ سب سے زیادہ عمدہ ہوتا ہے۔ یہ آنکھوں اور ان کے اعصاب کو تقویت دیتا ہے۔ زخموں کے اوپر اور آس پاس جو فالتو گوشت نمودار ہوتا ہے سرمہ اسے زائل کرتا ہے۔ ان کو مندل کرتا ہے۔ ان سے غلاظت نکالتا ہے اور بند راستے کھول دیتا ہے۔

اگر پانی آمیزہ شہد میں سرے کو ملا کر استعمال کیا جائے تو درد سر ختم ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو باریک کر کے تازہ چربی میں آمیز کر کے آتش زدہ حصے پر ضا د کیا جائے تو خشک ریشہ نہیں ہوگا اور جلنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے آبلے کو ختم کرتا ہے۔ خاص طور پر بوڑھوں اور کمزور نگاہ والے لوگوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ تھوڑا سا مشک ملا کر استعمال کیا جائے تو ضعیف البصر کے لئے تریاق کا کام کرتا ہے۔

حکومت ہند کے یونانی ادویہ کے شعبہ کی تحقیقات کے مطابق آنکھوں کے لئے سرمہ بنانے کا بہترین نسخہ ہے۔ سرے کے پتھر کو پہلے آگ میں سرخ کر لیا جائے۔ پھر اکیس دن بارش کے پانی میں بھگو کر رکھیں۔ پھر اسے 12 گھنٹے تک تر پھلا کے پانی میں جوش دیں۔ وہاں سے نکال کر خشک کر کے سونف کے عرق میں اتنا کھل کریں کہ باریک ریشمی کپڑے سے چھن کر نکل جائے۔ اب یہ آنکھوں میں لگانے کے قابل ہو گیا۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

سرکہ۔ النخل

تاریخ کے ہر دور میں اسے غذا اور دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ بقراط نے متعدد بیماریوں کے علاج میں سرکہ استعمال کیا ہے۔

فرانس کے ماہر جراثیم پاشچر نے معلوم کیا کہ ناشتہ میں خمیر جراثیم سے پیدا ہوتا ہے اور سرکہ کے کیمیائی عمل کا باعث جراثیم ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جراثیم کی ایک ایسی قسم بھی موجود ہے جو بیماریاں پیدا کرنے کے بجائے ہمارے ہی فائدے کے کام کرتی ہے۔ ان کو دوست Anti Bodies جراثیم کہتے ہیں۔

ان دوست جراثیم کی جانب سے انسانی فائدے کے لئے یہ منفرد کام نہیں بلکہ دودھ دہی بنانے یا شکر کو الکحل میں تبدیل کرنے جو سے والٹ اکسٹریکٹ بنانے کے عمل میں بھی اسی قسم کے دوست جراثیم کی کوششیں شامل ہیں۔

احادیث میں سرکہ کی اہمیت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم شاہ

بنی آدم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”سرکہ کتنا اچھا سالن ہے۔“ (مسلم۔ مشکوٰۃ)
حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کہ ”کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟“ میں
نے کہا۔ ”نہیں۔ البتہ باسی روٹی اور سرکہ ہے۔“ فرمایا کہ ”اسے لے آؤ۔ وہ گھر کبھی غریب
نہ ہوگا جس میں سرکہ موجود ہے۔“ (ترمذی)

سرکہ امراضِ معدہ اور تلی میں مفید ہے

سرکہ کھانے کے بعد معدہ کا فعل قوی ہو جاتا ہے۔ پیاس اور صفراء کو اعتدال پر لاتا
ہے۔ بھوک کھولتا ہے اور معدہ اور پیٹ کی سوزش میں انتہائی مفید ہے۔ پیٹ سے نفخ کو نکالتا
ہے اور بچگی کو روکتا ہے۔ صفراء اور گرمی کی وجہ سے بھوک نہ لگتی ہو تو اس کا استعمال بے حد مفید
ہے۔ انجیر کو دو روز تک سرکہ میں بھگو کو کھایا جائے بڑھی ہوئی تلی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ کہا جاتا
ہے کہ تلی میں سرکہ کے لئے خصوصی رغبت ہے۔ اس لئے سرکہ کی جو بھی مقدار پیٹ میں جاتی
ہے فوراً تلی میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ ادویہ جو تلی کے علاج میں دی جائیں اگر اس
کے ساتھ سرکہ بھی شامل کر دیا جائے تو اثر جلد ہوتا ہے۔ منقہ اور جڑ کبر کو سرکہ کے ساتھ نہار
منہ کھایا جائے تو پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

گلے اور دانتوں کے امراض میں سرکہ کا استعمال

گلے کے اندر لٹکنے والے کوئے کی سوزش، حساسیت اور اس کے ٹیڑھا پن میں مفید ہے۔
گرم سرکہ کے غرارے دانت کی درد کو ٹھیک کرتے ہیں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتے ہیں۔
موسم گرم میں سرکہ پینا جسم کی حدت کو کم کر کے طبیعت کو مطمئن کرتا ہے۔ علامہ محمد احمد ذہبی
کہتے ہیں کہ ”سرکہ گرمی اور ٹھنڈک دونوں کی تاثیر رکھتا ہے لیکن اس میں ٹھنڈا پیدا کرنے کا
غضیر زیادہ غالب ہے۔ یہ معدہ کی سوزش کو دور کرتا ہے۔ عرقِ گلاب کے ساتھ سردرد میں
مفید ہے۔ گرم پانی کے ساتھ غرارے دانت درد کو مفید ہے۔

سرکہ اور ام اور دردوں میں مفید ہے

ابن قیم کہتے ہیں کہ اس کا لگانا سوزشوں سے پیدا ہونے والے اور ام میں مفید ہے۔ حسب الرشاد کے ساتھ جو کا آٹا ملا کر سرکہ میں لیپ بنا کر اعصابی دردوں اور خاص طور پر عرق النساء کے لئے لیپ کریں تو از حد مفید ہے۔ میتھی کے بیج اور طرون پیس کر سرکہ میں لیپ بنا کر پیٹ کی سوزش میں مفید ہے۔ یہی نسخہ درم سے پیدا ہونے والے دردوں میں مفید ہے۔

سرکہ سے منشیات کا نشہ اتر جاتا ہے

سرکہ پینے سے شراب اور افیون کا نشہ اتر جاتا ہے۔ چونکہ سرکہ بنیادی طور پر تیزابی صفات رکھتا ہے اس لئے قلوئی رجحان والی زہروں کے علاج میں سرکہ دینا صحیح معنوں میں علاج بالضد ہے۔ جیسا کہ کاسٹک سوڈا وغیرہ۔ آپریشن کے بعد مریض کو جو قے آتی ہے اس کو روکنے کے لئے رومال کا سرکہ میں تر کر کے مریض کے منہ پر ڈال دیا جاتا ہے۔ بے ہوشی کے بعد کی متلی رک جاتی ہے۔

ہیضہ کے علاج میں سرکہ کا استعمال

ویدک طب میں بھی سرکہ کے استعمال کا کافی ذکر ملتا ہے۔ ویدوں نے ہیضہ کے علاج میں سرکہ کو مفید قرار دیا ہے۔ ایک نسخہ کے مطابق پیاز کے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ کر سرکہ میں بھگو دیئے جائیں ہیضہ کی دباء کے دنوں میں اس پیاز کو کھانے سے ہیضہ نہیں ہوتی۔

امراض جلد میں سرکہ کا استعمال

سرکہ اپنے اثرات کے لحاظ سے جراثیم کش، دافع قلعن اور مقامی طور پر خون کی گردش میں اضافہ کرتا ہے۔ ان فوائد کی بنا پر یہ پھپھوندی سے پیدا ہونے والی تمام سوزشوں میں کمال کی چیز ہے۔ اس میں اگر کسی اور دوائی کا اضافہ نہ بھی کیا جائے تو چھپ، داد اور رانوں کے اندرونی طرف کی خارش میں مفید ہے۔ پھپھوندی کے علاج میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ پھپھوندی دواؤں کی عادی ہو جاتی ہے۔ اس لئے صحیح دوائی کے چند روزہ استعمال کے بعد فائدہ ہونا رک جاتا ہے بلکہ مؤثر دوائی کے استعمال کے دوران ہی مرض میں اضافہ ہونے لگتا

ہے۔ سرکہ وہ مفرد دوائی ہے جس کی پھپھوندی عادی نہیں ہوتی اور یہ ہر حال میں اس کے لئے مفید ہے۔ ابن قیم کے مشاہدات کی روشنی میں پھپھوندی سے پیدا ہونے والی سوزشوں کے لئے ایک نسخہ آزمایا گیا۔ برگ مہندی، سناکلی، کلونچی، میٹھر نے، حب الرشاد، قط شیریں کو ہم وزن پس کر اس کے ایک پیالہ میں چھ پیالہ سرکہ ملا کر اسے دس منٹ ہلکی آنچ پر ابالا گیا۔ پھر کپڑے میں نچوڑ کر چھان کر یہ لوشن ہر اقسام پھپھوندی میں استعمال کیا گیا۔ فوائد میں لا جواب پایا گیا۔ کسی بھی مریض کو بیس روز کے بعد مزید علاج کی ضرورت نہ رہی۔

سرکہ کے بالوں پر اثرات

سرکہ جلد اور بالوں کی بیماریوں کے لئے اطباء قدیم کے اکثر نسخہ سرکہ پر ہی مبنی ہیں۔ بو علی سینا کہتے ہیں کہ روغن گل میں ہم وزن سرکہ ملا کر خوب ملائیں۔ پھر مونے کپڑے کے ساتھ سرکہ کو رگڑ کر سر کے تنج پر لگائیں۔ انہی کے ایک نسخہ میں کلونچی کو توڑے پر جلا کر سرکہ میں حل کر کے لیپ کرنے سے تنج ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بکری کے کھر اور بھینس کے سینگ کو جلا کر سرکہ میں حل کر کے سر پر بار بار لگانے سے گرتے بال اگ آتے ہیں۔ اسی مقصد کے لئے ادراک کا پانی اور سرکہ ملا کر لگانا بھی مفید ہے۔ بال اگانے کے لئے کاغذ جلا کر اس کی راکھ سرکہ میں حل کر کے لگانے کے بارے میں بھی حکماء نے ذکر کیا ہے۔

سرکہ کے فوائد ایک نظر میں:

- ☆ خارش اور حساسیت میں سرکہ پلانا اور لگانا مفید ہوتا ہے۔
- ☆ سرکہ میں پکائے ہوئے گوشت کو یرقان میں مفید بتلایا ہے۔
- ☆ سرکہ جوش خون اور صفراء اور پیاس میں مفید ہے۔ ان وجوہات کی وجہ سے بھوک نہ لگتی ہو تو مفید ہے۔
- ☆ سرکہ میں گندھک ملا کر خارش میں لیپ کرنا مفید ہوتا ہے۔
- ☆ سرکہ کا سنگ سوڈا کا علاج ہے۔
- ☆ عرق النساء میں حکماء نے لکھا ہے کہ حب الرشاد اور جو کا آنا سرکہ میں حل کر کے لیپ

کرنا نہایت مفید ہے۔

- ☆ ہیضہ اور اندرونی سوزشوں میں مفید ہے۔
- ☆ حلق کے درم میں اس کی بھاپ سوگھایا جاتا ہے حد مفید ہوتا ہے۔ شراب کا نشہ اتارنے کے لئے ایک اونس سرکہ پلانا کافی ہوتا ہے۔
- ☆ سرکہ اور شہد کا مشہور مرکب بخار متلی اور صفراوی امراض میں مستعمل ہے۔
- ☆ برسات اور موسموں کی تبدیلیوں میں بہترین چیز ہے۔ پیٹ کی اکثر بیماریاں دور کرتا ہے۔

☆ امام صادق فرماتے ہیں کہ سرکہ عقل کو تیز کرتا ہے اور اس سے مٹانہ کی پتھری گل جاتی ہے۔

سرکہ بنانے کا طریقہ

سرکہ سازی کا بنیادی طریقہ کار جو آج کے دور میں رائج ہے۔ یہ معمولی فرق کے ساتھ بالکل وہی ہے جو آج سے ہزاروں سال پہلے کا تھا بلکہ بنوں کو ہاٹ اور پشاور کے علاقوں میں جہاں گھر گھر میں سرکہ سازی ہوئی ہے وہی قدیم طریقہ استعمال کیا جاتا ہے یعنی کسی بیٹھے یا نشاستہ دار محلول کو ضامن لگا کر جب خمیر اٹھایا جاتا ہے تو اس میں الکحل پیدا ہو جاتی ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ نکال جاتی ہے اور پھر جب الکحل اور آکسیجن کا ملاپ ہوتا ہے تو سرکہ بن جاتا ہے جبکہ اطباء کے ہاں سرکہ کی تیاری کا طریقہ کچھ اس طرح ہے کہ جس چیز کا سرکہ بنانا ہو پہلے اس کا رس (جوس) حاصل کر کے پھر اس کو کسی روغنی مٹکے میں ڈال کر زیر زمین اس طرح دبایا جاتا ہے کہ مٹکے کا تمام حصہ زمین کے اندر رہے اور صرف گردن باہر ہو یا پھر کسی ایسی جگہ رکھا جاتا ہے جہاں سورج کی شعاعیں دیر تک رہیں۔ تقریباً چالیس روز بعد یا پھر دو ماہ کے بعد نکال کر استعمال میں لاتے ہیں۔

مجموعی طور پر تیاری کے اعتبار سے سرکہ کی تین اقسام ہیں۔

- ☆ پہلی قسم وہ ہے جو پھلوں سے تیار کی جاتی ہے۔ یہ فطری اور قدرتی طریقہ سے بننے والا سرکہ ہے جو اپنی افادیت کے اعتبار سے بھی اعلیٰ خصوصیات کا حامل ہے۔

☆ دوسری قسم خشک اجناس مثلاً جو کے جوہر (ایکسٹریکٹ) سے تیار ہوتی ہے اپنی افادیت کے اعتبار سے یہ دوسرے نمبر پر ہے۔

☆ تیسری قسم تیزاب سرکہ سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کی تیاری میں مقطر پانی، تیزاب سرکہ کچھ مقدار چینی اور رنگ استعمال کیا جاتا ہے۔
سرکہ گنے، جامن، انگور، چھتر، گندم، جو وغیرہ سے تیار اور استعمال کیا جاتا ہے۔

سنا مکی - سنا

سنا ایک جلاب آور بوٹی ہے۔ اس کے پتے مہندی کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کی بہترین قسم وہ ہے جو حجاز مقدس کے پہاڑوں پر پیدا ہوتی ہے اور سنا مکی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ یہ ہر خلط کی مسہل ہے۔

اس کے پتے دندانون والے اور پودا ایک میٹر کے قریب بلند ہوتا ہے۔
طب میں سنا کا استعمال دسویں صدی سے پہلے کتابوں میں نہیں ملتا اور یہ بات طے ہے کہ اسے دوائی کے طور پر عرب اطباء نے دسویں صدی عیسوی سے شروع کیا۔
اس کا مزاج گرم خشک ہے اور مصلح روغن بادام ہے۔ مقدار خوراک 3 سے 5 ماشہ۔

احادیث میں سنا کی اہمیت

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ان سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم کس چیز کا جلاب لیتی ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ شہرم کے ساتھ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تو گرم ہے وہ تو بہت گرم ہے۔ پھر اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ کس چیز کے ساتھ جلاب لوں؟ فرمایا اگر موت کے سوا کسی چیز میں شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔ (ترمذی شریف - سنن ابن ماجہ)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”سنا اور سنوت میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔“

(ابن عساکر)

سنا سے قبض کا علاج

سنا کو اگر تھوڑی مقدار میں دیا جائے تو ملین ہے۔ زیادہ مقدار میں مسہل ہے۔ اس کے استعمال سے جسم کے غلیظ مادے باہر نکل آتے ہیں اور اس طرح غلاظتوں کے اخراج سے جسم میں تندرستی کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

سنا کو مفرد استعمال کرنا مناسب نہیں۔ اس کے جوشاندہ میں گلاب کے پھول اور روغن بادام ملا لینا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ گلاب کے پھول سات ماشہ آدھ سیر دودھ گائے کے ساتھ ایک تولہ برگ سنا پکا کر اس میں کھانڈ ملا کر پینا زیادہ منفعت بخش ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا تناسب حسب ذیل ہے۔

برگ سنا	160 گرم
گندھک مدبر	80 گرام
ملٹھی	160 گرام
سونف	80 گرام
کھانڈ	52 گرام

یہ تمام چیزیں باریک پیس کر ملائی جائیں۔ مقدار خوراک ایک تولہ

سنا جلدی امراض اور جوڑوں کے درد میں مفید ہے

الرازی تجویز کرتے ہیں کہ سنا کے سفوف سے اس کا جوشاندہ بہتر ہے۔ جوشاندہ میں منقہ اور بنفشہ کو بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ البتہ مٹھاس کے لئے اس میں کھانڈ کا استعمال ضرور کیا جائے۔ یہ جوشاندہ چار سے سات ماشہ تک استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کے استعمال سے کمر درد بوا سیر جوڑوں کا درد اور خارش دور ہو جاتے ہیں۔ اگر اسے سرکہ کے ساتھ پکایا جائے تو یہ جلدی امراض کو دور کرتی ہے۔ اس کے لگانے سے ایگزیمیا پھنسیاں اور بال گرنے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

برگ حنا شاہترہ اور سرکہ کے ساتھ پکانے کر لگانے سے بھی ایگزیمیا پھوڑے پھنسیاں

رفع ہوتے ہیں۔ مہندی کے ساتھ ملا کر سر پر لگانے سے بال سیاہ ہوتے ہیں اور سر کی پھنسیاں ٹھیک ہونے کے علاوہ بال بڑھتے اور تنج مٹتا ہے۔

پتھری اور پیشاب کی جملہ امراض کا علاج

ہاضمہ کی خرابی سے جب آکسلٹ اور یوریٹ زیادہ مقدار میں پیدا ہو رہے ہوں تو سنا کا استعمال ان کے اخراج کا باعث ہوتا ہے۔ پیشاب میں آکسلٹ نے آئندہ کی پتھری کا پیش خیمہ ہونے کے ساتھ ساتھ جلن اور ذہنی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ یوریٹ اور آکسلٹ پیشاب میں حل نہیں ہوتے اور مریض کو سفید رطوبت کی صورت میں علیحدہ نظر آتے ہیں جسے انہیں مزاج جریان قرار دیتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے سنا کی کا ملٹھی اور سوئف کے ساتھ مرکب بڑے شاندار اثرات رکھتا ہے کیونکہ اس کے چند روزہ استعمال سے پیشاب میں آنے والی سفید رطوبتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ سنا کی کا مسلسل استعمال گردوں، پتہ اور مثانہ سے پتھری کو حل کر کے نکالنے میں شہرت رکھتا ہے۔

سنگترہ - اترج

احادیث میں اترج نامی ایک پھل کی تعریف مذکور ہے۔ لغت میں اس کو لیموں کے قریب کی کوئی چیز بیان کیا گیا ہے جبکہ وہاں پر اس کا ذائقہ عمدہ اور فرحت بخش بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے لیموں نہیں ہو سکتا۔ بعض مصنفین نے اسے بیٹھا لیموں قرار دیا ہے۔ یہ نام ہمیں اس لئے قبول نہیں کہ لیموں کی قاشیں نہیں ہوتیں جبکہ ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا گیا کہ وہ کسی کو اترج کی قاشیں چھیل کر کھلا رہی تھیں۔ ان اشارات کو سامنے رکھیں تو اترج غالباً سنگترہ، کنو وغیرہ قسم کا کوئی پھل ہو سکتا ہے جس کا ذائقہ اچھا، خوشبو عمدہ اور طبیعت کو فرحت دینے کی صلاحیت موجود ہے۔

بہر حال اترج سے مراد سنگترہ، کنو اور فروڑ نارنگی، بیٹھا لیموں، مسمی اور اس خاندان کے تمام افراد دیئے گئے ہیں اور ان کے فوائد بھی تقریباً یکساں نہیں۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”وہ مومن جو قرآن پڑھتا ہے۔ اس کی مثال اترج کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور ذائقہ بھی لطیف اور لذیذ ہوتا ہے۔“ (بخاری)

حضرت عبدالرحمن بن ولیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”تمہارے لئے اترج میں بے شمار فوائد موجود ہیں کیونکہ یہ دل کے دورے کی شدت کو کم کرتا ہے اور دل کو مضبوط بناتا ہے۔“

(مسند فردوس الدیلمی)

اترج مقوی معدہ اور تے میں مفید ہے

اترج مقوی معدہ اور تے کو روکتا ہے۔ اس کے چھلکے اور پتوں کا تیل جراثیم کش اور کاسر الریاح ہے۔ جب آنتوں اور معدہ میں خراش کی وجہ سے پیٹ میں تغیر رہے تو یہ اس کا آسان حل ہے۔ اس کا ٹکچر بھوک بڑھانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے پھولوں سے کشید کیا ہوا تیل نہ صرف یہ کہ ایک عمدہ خوشبو ہے بلکہ معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ صفراوی اسہال کو دور کرتا ہے۔ جن بچوں کو کمزوری اور اسہال ہمیشہ رہتے ہوں ان کو سنگترہ کا عرق ابلے پانی میں ہم وزن ملا کر چھان کر ہر تین گھنٹہ بعد چچہ چچہ پلانا نہایت فائدہ مند ہے۔ نیز سنگترے کا چھلکا سا کر دینا تے اور پیٹ کے کیڑوں سے بچاتا ہے۔

اختلاج قلب میں اس کا استعمال

اس کا مرہ اس کا ٹکڑا شہد میں لگا کر نہار منہ قلب کے مریضوں کو فائدہ بخشتا ہے۔ اس کا شربت گرمی اور حدت کو رفع کرتا ہے۔ صفراوی تے میں مفید ہے۔ صفراوی بخار اور باری کے بخاروں میں اس کے نرم چھلکے کا مرہ اسہال میں مفید ہے جن لوگوں کو نفسیاتی وجوہات کی بنا پر اختلاج قلب کی شکایت ہوتی ہے وہ اگر روزانہ آدھ اونس اس کا عرق پی لیں تو تندرست ہو جائیں گے۔

گھنٹیا اور نفرس پر اس کا استعمال

گھنٹیا اور نفرس کے مریضوں کے لئے سگترے کا استعمال اس کے چھلکے کا کران کو پس کر میٹنیشیا کاربونیٹ ملا کر دینے سے ان مریضوں کی بدہضمی رفع ہو جاتی ہے اور پیٹ کی جلن کم ہوتی ہے۔ سگترے کے تیل کو زیتون کے تیل میں ملا کر چنبل پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اور اسی تیل کی مالش جوڑوں کے درروں میں مفید ہے۔

سگترہ مفرح اور زہروں کا تریاق ہے

ابن ماسویہ کہتا ہے کہ سگترے کا بیج ہر قسم کی زہروں کا تریاق ہے۔ یہ درم اور سوزش کو تحلیل کر کے صحت لاتا ہے۔ بیج کا چھلکا اتار کر اسے پس کر ایک گرام سفوف کو پانی کے ساتھ پھانک لینا اکثر زہریلے کیڑوں کے کاٹنے کا علاج ہے۔ قبض اور سانس کی بدبودور کرتا ہے۔ دوسرے اطباء بھی اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ بیجوں کو بار بار پلانا اور ہر قسم کے سانپوں اور بچھو کے کاٹے پر لگانا فوری فائدہ دیتا ہے۔ چونکہ سگترے کی خوشبو اور ذائقہ عمدہ ہے۔ اس حیثیت سے یہ مفرح طبیعت کو بحال کرنے والا ہے۔ چھلکے کی خوشبو عمدہ گودے کا ذائقہ اچھا گودے میں لذت کے ساتھ توانائی اس کے بیج زہروں کا تریاق اور اس میں ایک خوشبو والا تیل بھی موجود ہے۔

شہد-عسل

قرآن مجید نے شہد کی مکھی کو اتنی اہمیت دی ہے کہ ایک سورہ اس کے نام سے نازل ہوئی اور اس کے کمالات کی تعریف فرمائی۔ ”فیہ شفاء للناس۔“ آدمیوں کے لئے شہد میں شفاء ہے۔“ (النحل)

احادیث میں اس کی افادیت و اہمیت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو اہم ارشادات منقول ہیں۔
”پینے والی چیزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد سب سے زیادہ پسند تھا۔“ (بخاری)

”تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلوہ (مٹھاس) اور شہد بہت زیادہ پسند تھے۔“

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”تمہارے لئے شفا کے دو مظہر ہیں۔ شہد اور قرآن۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اپنی حلالی کی کمائی کے درہم سے شہد خرید کر اسے بارش کے پانی میں ملا کر پینا تقریباً سبھی بیماریوں کا علاج ہے۔“ (کنز العمال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”جو شخص ہر مہینہ میں کم از کم تین دن صبح شہد چاٹ لے اس کو اس مہینہ میں کوئی بڑی بیماری نہ ہوگی۔“ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھکے میں شہد آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو تھوڑا تھوڑا چاٹنے کے لئے مرحمت فرمایا۔ میں نے اپنا حصہ چاٹ کر مزید عرض کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمائی۔ (ابن ماجہ)

شہد اور امراض معدہ

شہد معدہ کا دوست ہے۔ اس سے معدہ کی تیزابی کیفیت میں کمی آ جاتی ہے۔ شکم اور آنتوں کی بیماریاں قرمہ معدہ (السر) اور ورم معدہ میں بہت ہی کارآمد ہے۔ روس نے 100 مریضوں پر تجربہ سے ثابت کیا ہے کہ ان مریضوں کے تیزابی کیفیت معدہ کی جلن، بلٹھن اور زخم اچھے ہو گئے۔

معدہ کے زروس سسٹم پر خاص طور پر بہتر اثر ہوتا ہے۔ معدہ کے زخموں کے لئے غذا کے دو تین گھنٹے قبل یا بعد استعمال کیا جانا چاہیے۔

نیز ایسے مریضوں کو طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں صبح اٹھتے ہی دو بڑے چمچے شہد کا شربت ناشتہ میں جو کا دلیا، شہد ڈال کر اور عصر کے وقت شہد کا شربت دیا جائے۔ اتنا ہی

علاج کافی ہو جاتا ہے جہاں تکلیف اور کمزوری زیادہ ہو وہاں یہی دانہ کا لعاب نکال کر اس میں شہد ملا کر ہر دو گھنٹے کے بعد گھونٹ گھونٹ پلایا جائے۔ اللہ ﷻ کے فضل و کرم سے ناکامی نہ ہوگی۔ چونکہ زیتون کا تیل بھی زخموں کو مندل کرنے اور پیٹ کی تیزابیت کو مارنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس لئے دن کے گیارہ بجے اور رات سوتے وقت ایک سے تین بڑے چمچے زیتون کا تیل بھی دیا جائے۔ نہار منہ شہد پینے سے پیٹ کی ہوا نکل جاتی ہے۔

شہد اور امراض جگر و یرقان

جگر کے پتھالوجیکل امور مثلاً کاربوہائیڈریٹ، پروٹین، فیشس، وٹامن اور ہارمونز کی تبدیلیوں میں نمایاں کام انجام دیتا ہے۔ جگر کے ذخیرہ گلائیکوجن میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے۔ جگر اور پتہ کی خرابیاں اور وائرس کی وجہ سے سوزش یرقان کا باعث ہوتے ہیں۔ شراب نوشی کی وجہ سے جگر خراب ہو جاتا ہے۔ یہی خرابی استسقاء اور Cirrhosis کی وجہ سے موت کا باعث بن جاتی ہے۔ گندے اوزاروں سے ٹیکے لگوانے کے بعد اکثر لوگ یرقان کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے تمام مریضوں کو ابلے ہوئے پانی یا بارش کے پانی میں شہد دیا گیا۔ شہد کی مقدار بیمار کی شدت کے مطابق بڑھائی گئی۔ جگر کی بیماریوں میں شہد اور مولیٰ کا رس 100 تا 150 گرام روزانہ کھانا مفید ہے۔

شہد اور گردوں کی پتھریاں

جن لوگوں کے گردوں میں پتھری ہو ان کو ایک چمچ چائے شہد اور زیتون کا تیل اور لیموں کا رس ملا کر دن میں دو تین مرتبہ دینا چاہیے۔

گردوں میں سوزش براہ راست نہیں ہوتی۔ عام طور پر گلے کی مسلسل خرابی یا کسی اور مقام پر سوزش کی وجہ سے جراثیم گردوں تک آتے ہیں۔ سوزش کے علاوہ گردوں کی دوسری بیماریاں پیٹ کی خرابی، غذا میں آکسلیٹ اور یوریٹ والے مرکبات کی کثرت پانی کی کمی، پیشاب کو روکے رکھنا اور پیشاب کی نالی میں سوزش ان میں سے ہر بیماری کا حتمی اور یقینی علاج طب نبوی میں موجود ہے۔ بہر حال سوزش دور کرنے، تیزابیت اور عفونت دور کرنے

میں شہد اور جو کے پانی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ شہد کے ساتھ جو کا مسلسل استعمال سوزش کے علاوہ پتھری بھی نکال سکتا ہے۔

امراض تنفس اور شہد

گلے سے لے کر پیچھے دھڑوں تک کی ہر سوزش میں گرم پانی میں شہد اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ کھانسی اور گلے کی سوزش میں اگرچہ شہد کے غرارے بھی مفید ہیں مگر ایک کام کی چیز کو ضائع کرنے کی بجائے اسے گرم گرم اور گھونٹ گھونٹ پیا جائے تو نالیوں کے آخری سرے تک اثر انداز ہوتا ہے۔ انفلوینزا آج بھی لاعلاج بیماریوں میں سے ہے۔ عام طور پر اس میں آرام دس دن سے پہلے نہیں ہوتی اور تندرست ہونے کے باوجود مریض کو اتنی کمزوری ہوتی ہے کہ وہ چار پائی سے اٹھ نہیں سکتا۔ ایسے مریضوں کو علالت کے دوران جب ایک دو بڑے چمچے شہد دن میں تین سے چار مرتبہ پلایا گیا تو عرصہ علالت سٹ کرتین سے چار دن رہ گیا اور تندرستی کے بعد کمزوری بالکل نہیں ہوئی۔ اس تجربہ کا حوصلہ ہمیں برطانیہ کے ایک طبی رسالہ سے ہوا۔

دمہ کے مریضوں میں نالیوں کی گھٹن کو دور کرنے اور بلغم نکالنے کے لئے گرم پانی میں شہد سے بہتر کوئی دوائی نہیں۔ مریضوں کو بتایا گیا کہ وہ ابلتا پانی لے کر اس میں چمچ بھر شہد ملا کر بار بار پیئیں۔ اکثر و بیشتر مریضوں کا دورہ اسی سے ختم ہو جاتا ہے۔ ابن قیم نے شہد میں بہی کا مرہ بنانے کی جو ترکیب بتائی ہے اس کے اور انہی کے کھانسی کے علاج میں انجیر وغیرہ کے ساتھ مخرج بلغم نسخوں سے شاندار نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

تپ دق کے مریضوں کے لئے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیتون کا تیل اور قسط کا ہدیہ میسر ہے۔ اگر قسط کو زیتون کے تیل میں ملانے کے بعد اس میں شہد ملا کر مجھون بنائی جائے تو اس کی افادیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ تپ دق کے علاج میں ایک اہم ضرورت مریض کی کمزوری کو دور کرنا اور اس کی قوت مدافعت کو بڑھانا ہے۔ اس غرض کے لئے گرم پانی میں دو بڑے چمچے شہد نہار منہ اور عصر کے وقت اسے توانائی بھی مہیا کرتے ہیں

اور اس کی سانس کی نالیوں کے درم میں بھی مفید ہیں۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

شہد اور دانتوں کے امراض

تمام ڈینٹل سرجن اس بات سے متفق ہیں کہ شکر کی مٹھاس سے دانتوں میں ایسک ایسڈ کے تیزاب سے دانتوں پر جمی چونے کی پرت ختم ہو جاتی ہے مگر شہد منہ کے جراثیم کو خصوصی طور پر ختم کر دیتا ہے۔ اس طرح ہماری زندگی میں ادویاتی نقطہ نظر سے شہد کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ دانتوں سے میل اور تمباکو کا لاکھا اتارنا ایک مشکل کام ہے۔ اس غرض کے لئے امراض انسان کے معالجین کے پاس کئی روز جانا پڑتا ہے۔ ایک نسخہ کے مطابق سرکہ اور شہد ہم وزن ملا کر دانتوں پر منجن کریں تو داغ اتر جاتے ہیں اور مسوڑھوں کی سوزش جاتی رہتی ہے۔

شہد اور کانوں کے امراض

شہد میں انزروت اور نمک ملا کر بچے کان میں ڈالنے سے پیپ بند ہو جاتی ہے۔ قلمی شورہ پانی میں بھگو کر اس میں شہد ملا کر کان میں ڈالنا نقل سماعت میں مفید ہے۔

شہد اور دل کے امراض

دل کی توانائی کو بحال رکھنے کے لئے بہترین گلوکوز کی ضرورت ہے۔ تجرباتی طور پر اگر متحرک دل کو پہلو سے الگ کر کے فزیالوجیکل سیلان میں رکھا جاتا ہے لیکن اگر اس میں ایک فیصد شہد ملا دیا جائے تو یہ دل مزید چار دن حرکت کرتا رہا ہے۔ اس لئے دل کے ہر مرض کے لئے شہد مفید ہوتا ہے۔ قلب کے مریضوں کو اگر ستر گرام شہد روزانہ 2-3 ماہ تک دیا جائے تو ان کے خون میں موجود اجزاء نارمل ہو جاتے ہیں اور خون کے خلیوں کی تعداد بڑھنے لگتی ہے۔

شہد اور سانس کی نالیوں کی خشکی

سانس کے ذریعے شہد کا دس فیصد آبی محلول کو سانس کے ذریعے اوپر چڑھانے سے نہ صرف گلے کی لعاب دار جھلیوں بلکہ پیپہروں کے الویولی (ہوائی کیسوں) پر بھی اثر پڑتا

ہے۔ جراثیم کش اثر ہونے سے ٹی بی کے خلاف آرگنیزم کی مدد کرتا ہے۔

شہد سے زخموں کا علاج

روسی سرجن کرنیکی نے شہد اور مچھلی کے تیل سے زخموں کے مندل ہونے کی شہادت دی اور یہ بیان کیا کہ شہد گلوٹامینوں خلیوں کے بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔ اس طرح یہ پیٹ معدہ اور آنتوں کے زخموں میں بھی مفید ہے۔ چلی ہوئی جلد اور شہد سے زخموں کے علاج کے سلسلے ہر بل کپور صفحہ 3 پر لکھا ہے کہ ٹائیجیریا کے ڈاکٹر اسپنسر ہضم نے 54 کیسوں میں مختلف زخموں اور جلے ہوئے مقامات کے لئے شہد سے کامیاب علاج کیا۔ (ہر بل کیوڈ حیدر آباد) اس کے علاوہ اس ڈاکٹر نے مزید لکھا ہے کہ اس کے تجربہ میں آنکھوں کے تعدیہ اور پیشاب کی نالیوں اور آنتوں کے ورم اور دردوں میں شہد کامیابی کے ساتھ شفاء بخش ثابت ہوا ہے۔ اس ڈاکٹر نے آگے چل کر لکھا ہے کہ اعضاء کو نکال دینے کی صورت میں بھی اس کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ صرف شہد کے استعمال سے جلد کا رقیہ بڑھ جاتا ہے۔

شہد کے استعمال سے کینسر سے بچاؤ

تازہ ترین انکشاف کی رو سے جس کو پنجاب ایگریکلچرل یونیورسٹی لدھیانہ میں کئی طویل مطالعہ اور ریسرچ سے پتہ چلتا ہے کہ شہد میں کینسر سے مدافعت کی تاثیر موجود ہے۔ یونیورسٹی کے ماہنامے جریدے کے تازہ شمارے میں بتایا گیا ہے کہ شہد کی کھیاں پالنے والوں میں دس لاکھوں میں سے صرف تین کو کینسر کا مرض لاحق ہوتا ہے جبکہ دیگر پیشوں میں اس کی شرح 10 گنا ہے۔ اس مطالعہ میں کارنیل یونیورسٹی کی اس تحقیق سے کینسر کے جوڑوں کے علاج کے لئے شہد کے استعمال پر مزید تحقیقات کی راہ کھلی ہے۔

شہد اور اصلاح جگر

شہد ہیوگلوین آر بی سی کی مقدار میں اضافہ کرتا ہے۔ اس مطالعہ کے مطابق شہد کا استعمال گیس کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے اور جگر کی اصلاح بھی ہوتی ہے کیونکہ شہد سے ملنے والی شکر کو جزو بدن بنانے میں جگر کو بہت کم محنت کرنی پڑتی ہے۔

شہد سے جگر سے گلو کو زکوٰۃ محفوظ ذخیرے میں اضافہ ہوتا ہے جس سے نہ صرف یہ کہ جگر کے خلیوں کو غذا فراہم ہوتی ہے بلکہ گلائیکو جن کی مقدار بھی بڑھ جاتی ہے اور نئے خلیوں کی افزائش کا عمل بھی تیز ہو جاتا ہے جس سے وہ پرانے خلیوں کی جگہ لے لیتے ہیں۔

شہد اور جسمانی کمزوری

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارکہ کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ ہر صبح شہد کے شربت کا پیالہ نوش فرماتے تھے اور کبھی یہ مشروب نمازِ عصر کے بعد پسند فرمایا جاتا تھا اور اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ اپنی پوری زندگی میں نہ تو کبھی بیمار پڑے اور نہ ہی کبھی تھکن کا اظہار فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے یہ سبق ہمارے اکثر مسائل کا حل ہے۔ ان اوقات میں جب پیٹ خالی ہو اور آنتوں کی قوت انجذاب دوسری چیزوں سے متاثر نہ ہو شہد پینا جسم کے اکثر و بیشتر مسائل کا حل ہے۔ یہ کسی بھی حالتِ بیماری اور کمزوری میں بلا کھٹکے پیا جاسکتا ہے۔

اکثر لوگ جسمانی اور ذہنی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے مختلف قسم کے کشتہ جات اور ٹانک تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ یہ امر کسی شک و شبہ کے بغیر حقیقت ہے کہ شہد سے بڑھ کر تھکاوٹ، پڑمردگی اور کمزوری کو دور کرنے والی چیز آج تک نسخہ زمین پر میسر نہیں آ سکی۔ امتحان کے دنوں میں طالب علم کو شہد پلا کر دیکھا گیا۔ اس سے وہ زیادہ دیر تک پڑھ سکے اور ان کی یادداشت اعتدال سے بہتر رہی۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ دنیا کے مشہور پہلوان ہرکولیس اور گولائچھ اپنی توانائی کو بڑھانے کے لئے شہد پیتے تھے۔ مشہور بھارتی سینڈورام موہرتی کی طاقت کا منبع بھی شہد تھا۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

شہد کے افعال ایک نظر میں

☆ تازہ شہد محرک اور ملین (اجابت لانے والا) اثر کرتا ہے۔ پرانا شہد ایک سال کے بعد قابض، محرک، مقوی، مرضی اور ملین اثر رکھتا ہے۔ عام تعذیب کا موجب ہے۔

- ☆ حرکتِ دود یہ کو بڑھاتا ہے اور ہضمِ غذا میں مدد دیتا ہے۔
- ☆ ضرورت پر یہ ایسی غذا ہے جو فوری جذب و تحلیل ہو جائے۔
- ☆ یہ ایسا ایندھن ہے جو اہم عضلات بدن جو آرام نہ پاتے ہوں (مثلاً عضلات قلب) کے کام آتا ہے۔
- ☆ شہد لیموں کے ساتھ درونِ جسم غدودوں کے ترشحات میں خوبی پیدا کرتا ہے۔
- ☆ رات 2 بجے چائے کے برابر شہد ایک پیالی پانی میں ملا کر پینے سے بہترین نیند لاتا ہے۔
- ☆ پیٹ کے نفخ کو کم کرنے اور عام استحالہ (طاقت) کو بڑھانے میں مفید اور بچوں کے پیشاب کی کثرت میں فائدہ مند ہے۔
- ☆ عام طور پر کمزوری (ناطقتی) کے لئے مفید ہے۔
- ☆ جریان خون کو روکنے والی حائض عروق ادویہ میں شامل ہے۔
- ☆ شہد میں ایک خاص پروٹین (کمی مادہ) جو شہد کی مکھیوں سے نکلتا ہے شامل ہے۔
- ☆ سینے سے بلغم خارج کرنے، گرم پانی یا بارلی (جو) میں ملا کر بلغمی کھانسی اور دمہ میں استعمال ہوتا ہے۔
- ☆ شہد انسانی جسم میں حرارت کو بڑھا کر دورانِ خون کو تیز کرتا اور خون صاف کرتا ہے۔
- ☆ شہد کا استعمال زیا بیٹیس میں نقصان دہ نہیں کیونکہ اس میں Velulose ہوتا ہے۔
- ☆ منہ اور حلق کی خشکی میں اور تغذیہ کے لئے بطور نیوٹریشن استعمال ہوتا ہے۔ زیادہ مقدار میں ملین ہے۔
- ☆ شہد جسم سے فاسد مادوں کو نکالنے کے لئے زہریلے اثرات سے بچاتا ہے۔

خالص شہد کی پہچان

- بہترین شہد ریح کا ہے۔ اس کے بعد موسمِ گرما کا اور پھر سردی کا۔ اطباء اس امر پر متفق ہیں کہ یہ بہترین ناک ہے۔
- لوگوں نے شہد کی پہچان کے لئے کئی طریقے مشہور کئے ہیں۔ ایک میں نمک کی ڈلی

شہد میں ملاتے ہیں۔ اگر شہد نمکین ہو جائے تو ملاوٹ ہے۔ خالص شہد میں نمک حل نہیں ہوتا۔ ٹیسٹ غلط نہیں لیکن شہد میں 25 فیصدی پانی بھی ہوتا ہے جس میں نمک حل ہو سکتا ہے لہذا ذائقہ نمکین ہو جانے کے باوجود شہد خالص ہو سکتا ہے۔

کہتے ہیں کہ خالص شہد روٹی پر لگا کر کتے کو کھلایا جائے تو کتا شہد نہیں کھاتا جبکہ شیرہ کھا لیتا ہے۔ یہ بھی کوئی معیار نہیں کیونکہ عین ممکن ہے کہ کتا کسی وقت کھانے کے موڈ ہی میں نہ ہو۔ جس کا غلط مطلب نکل سکتا ہے۔

شہد آسانی سے پانی میں حل نہیں ہوتا۔ جب خالص شہد قطرہ قطرہ پانی کے پیالہ میں پڑکایا جائے تو یہ قطرے ثابت و سالم پیندے تک چلے جاتے ہیں جبکہ شربت یا شیرہ کا قطرہ پیندے تک جانے سے پہلے ٹوٹ کر حل ہو جاتا ہے۔

صعتر

اطباء قدیم اسے جنگلی پودینہ کی قسم بیان کرتے ہیں۔ یہ بوٹی عرب، ایران، عراق اور افغانستان کے جنگلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ پتے گول اور پودینہ سے بڑے ہوتے ہیں۔ اس کی خشک شاخیں اور پتے بازار میں صعتر فارسی کے نام سے ملتے ہیں۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”اپنے گھروں کو مرشح اور صعتر سے دھونی دیا کرو۔“ (بیہقی)

یہی روایت ابان بن صالح بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مذکور ہے۔ یہ دونوں روایات کنز العمال نے ان اسناد سے بیان کی ہیں۔

نفخ شکم اور پیٹ کے کیڑوں کا علاج

یہ پیٹ سے ریاخ خارج کرتا ہے۔ کھانے کو ہضم کرتا ہے۔ چہرے کے رنگ کو نکھارتا

ہے اور پیشاب آور ہے۔ جگر اور معدہ کے فعل کو بہتر بناتا ہے۔ اس کا جوشاندہ پیٹ کے کیڑوں سے نجات دلاتا ہے۔ اس کا سوگھنا زکام میں مفید ہے۔

صفر اور اس کا جذبہ عامل تھائی مول بڑے مؤثر جراثیم کش اور دافع عفونت ہیں۔ ان میں طفیلی کیڑوں کو مارنے کی اعلیٰ صلاحیت موجود ہے۔ اسی باعث طب جدید کے اکثر نسخوں میں اسے چھوٹے کیڑوں کو مارنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

سانس کی بیماریوں میں اس کے فوائد

اسے شہد میں ملا کر چاٹنے سے دل اور پیچھروں کے اور ام اتر جاتے ہیں۔ نیز سوزشی امراض اور سانس کی بیماریوں میں زیادہ مفید ہے۔ انجیر بھگو کر نرم کرنے کے بعد اس کے جوشاندے کے ساتھ کھانے سے کھانسی اور دمہ مٹ جاتے ہیں۔ قوت ہاضمہ بڑھتی ہے۔ رات سوتے وقت اسے انجیر اور گھگند کے ساتھ کھانے سے ناک کے پچھلے حصہ سے بلغم نکل جاتی ہے۔ اس کے پھول اور نمک اور سرکہ کے ساتھ کھانے سے کھانسی کو فائدہ ہوتا ہے۔ پیشاب آور ہے اور پیٹ کدوانے نکال دیتا ہے۔

صحر کی دھونی کے فوائد

جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہے کہ صحر ایک طاقتور جراثیم اور کرم کش دوائی ہے۔ اگر اسے جلا کر کسی گھر میں دھونی دی جائے تو یہ کھیتوں اور محضروں کے علاوہ ریگٹنے والے کیڑوں کو بھی ہلاک کر سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مر کے ساتھ مرکب کر کے جلانے کی ہدایت فرمائی ہے جس سے اس کا اثر اور فائدہ چار گنا بڑھ جاتا ہے۔ لوگوں نے مشاہدہ کیا ہے کہ جس کمرے میں صحر بکھری ہو اس کمرے میں سانپ بھی داخل نہیں ہوتا۔ کتابوں کی الماری میں صحر رکھنے سے وہ چوہوں، مڈی اور دیگ سے محفوظ رہتی ہیں۔ اس لحاظ سے اسے حشرات کو بھگانے والی قرار دیا جاسکتا ہے۔ بازار میں ملنے والی ایسی ادویہ میں صرف گندھک میں یہ صلاحیت ہے۔ وہ ہر قسم کے کیڑے مکوڑوں کو اس کے علاوہ جراثیم کو ہلاک کر سکتی ہے مگر اس کا دھواں انسانوں کے لئے زہریلا ہے۔ اس کے مقابلے

میں صخر زیادہ محفوظ اور کارآمد ہے۔ اگر اس کی دھونی اچھی طرح دی جائے تو ایک طویل عرصہ کے لئے اس کمرے میں کیڑوں کی نئی کھیپ داخل نہیں ہوتی۔

قسط - قسط البحری

ایک نبات کی جڑ ہے۔ یہ سفیدی زردی مائل وزن میں ہلکی اور خوشبودار ہوتی ہے۔ اطباء نے لکھا ہے کہ اس کا پودا دو میٹر تک بلند ہوتا ہے لیکن یہ عام طور پر گلو پان اور عشق وچ کی طرح زمین پر ریگنے والا پودا ہے۔ قسط کے پودے ہندوستان کے شمال مغربی اور شمال مشرقی میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس کے پتے بڑے اور دندانے دار شکل کے ہوتے ہیں۔ اس پودے کی جڑیں دواؤں میں استعمال ہوتی ہیں۔ یہ جڑیں ستمبر اور اکتوبر کے درمیان کاٹ کر نکال لی جاتی ہیں جن دنوں اس کی جڑیں کاٹی جاتی ہیں سارا جنگل خوشبو سے مہک جاتا ہے۔ آزاد کشمیر میں دریائے جہلم اور دریائے چناب کے کناروں پر یہ پودا بڑی کثرت سے پایا جاتا ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر اور افادیت

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم ذات الجنب کا علاج قسط البحری اور زیتون کے تیل سے کریں۔

(ابن ماجہ - ترمذی - مسند احمد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اپنے بچوں کو حلق کی بیماری میں گلاب یا کر عذاب نہ دو جبکہ تمہارے پاس قسط موجود ہے۔“ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے تو ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کے منہ اور ناک سے خون نکل رہا تھا۔ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ بچے کو عذرہ ہے تو فرمایا کہ اے عورتو! تم پر افسوس ہے کہ اپنے بچوں کو یوں قتل

کرتی ہو۔ اگر آئندہ کسی بچے کو حلق میں عذرہ کی تکلیف ہو یا اس کے سر میں درد ہو تو قسط ہندی کو رگڑ کر اسے چٹا دو۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر عمل کروایا اور بچہ تندرست ہو گیا۔ (مسلم)

روایات میں قسط کا ذکر بطور ہندی اور البحری آیا ہے اس لیے محدثین نے اسے قسط کی اقسام فرض کر لیا۔ بخاری کی تمام روایات میں دوائی کا نام عود الہندی مذکور ہے جبکہ دیگر تمام کتابوں میں دوائی کا نام قسط الہندی یا قسط البحری مذکور ہے۔

قسط سے عذرہ کا علاج

عذرہ اصل میں حلق کے اندر واقع لوزتین کی سوزش ہے۔ جب ان میں پیپ پڑ جاتی ہے اور خواتین زمانہ قدیم سے حلق میں انگلی ڈال کر ان کو دبا دیتی تھیں۔ اسی طرح دبانے سے ان میں خون اور پیپ نکلتے ہیں اور بچہ بڑی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ یہ پیپ اور خون اگر سانس کی نالیوں میں داخل ہو جائے تو سانس بند کر سکتا ہے یا یہ سوزشی مواد پر نمونیہ کا باعث ہو سکتا ہے۔

گھلے کی یہ سوزش بچوں میں بڑی عام بیماری ہے کیونکہ ماں کا دودھ پینے کے بعد دورانِ ماں کی جلد کے جراثیم ان کے منہ میں داخل ہو جاتے ہیں یا فیڈر اور ٹیبل کے جراثیم۔ بچے کو چپ کروانے والی چوستی بچے کو پیار کرنے والے اکثر ان کے منہ میں اپنی گندی انگلیاں ڈالتے ہیں جس سے گھلے میں درد بخار اور کھانسی ہوتے ہیں۔ بار بار کی سوزش کے بعد لوزتین میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ پرانی عورتیں ان بچوں کے گلوں کے اندر انگوٹھا ڈال کر لوزتین کو زور سے دباتی تھیں جس سے خون اور پیپ نکل کر گٹھا ٹھیک ہو جاتا تھا۔

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کی کیفیت اور بعد کے مسائل کو توجہ میں لاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بچوں کے ایسے تکلیف دہ علاج نہ کئے جائیں جبکہ قسط موجود ہے۔ اس بیماری میں مبتلا ہزاروں بچوں کو قسط کا سفوف صبح و شام کھانے کے بعد دیا گیا۔ عام طور پر یہ بچے چند دن میں بہتر ہونے لگتے ہیں اور چھ ہفتوں میں مکمل شفا یاب ہو جاتے ہیں۔

دمہ اور سانس کی نالیوں میں اس کے اثرات

قسط شیریں مخرج بلغم ہونے اور سانس کی نالیوں کی سوزش ختم ہو جاتی ہے۔ اطباء قدیم میں اسماعیل جرجانی نے سانس کی تنگی میں اس کی افادیت کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ سانس کی نالیوں سے انقباض کو دور کرتی ہے۔

ابن قیم نے حب الرشاد کے فوائد میں سانس کی نالیوں کو وسعت دینے کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کلونجی کو پرانی کھانسی میں مقید بتایا گیا ہے۔ حدیث پاک میں حلبہ کے فوائد کو لا انتہاء قرار دیا۔ ان معلومات کی روشنی میں یہ نسخہ ترتیب دیا گیا۔

قسط شیریں	30 گرام
حب الرشاد	10 گرام
کلونجی	5 گرام
تخم حلبہ	3 گرام

ان تمام ادویہ کو پیس کر چار گرام صبح و شام کھانے کے بعد دیا گیا۔ اس کے ساتھ اچھے پانی میں شہد بیماری کی شدت کے مطابق زیتون کا تیل اور دن میں چھ دانے خشک انجیر بھی دیئے گئے۔ عام طور پر تمام مریض بہتر ہوتے گئے۔ بہر حال قسط یقینی طور پر امراض تنفس میں مفید ہے۔

قسط سے تپ دق کا کامیاب علاج

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی نے ذات الحب کی تشریح میں بھی قرار دیا ہے کہ یہ تپ دق کی قسم ہے۔ اس لئے اس مرکب کا تپ دق میں مفید ہونا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ تپ دق کے جدید ترین علاج سے یہ بیماری کم از کم نو ماہ میں ٹھیک ہو جاتی ہے۔ جن پھیپھڑوں میں سوراخ کی جسامت ڈیڑھ سینٹی میٹر سے زائد ہو ان میں عرصہ علاج ڈیڑھ سے دو سال تک محیط ہوتا ہے۔ جدید ادویہ سے علاج پر کم از کم پچاس روپے روزانہ لاگت آتی ہے۔ اس کے مقابلے میں قسط اور زیتون کا تیل تپ دق پر پہلے مہینے کے بعد ہی واضح اثرات دکھانے لگ جاتے

ہیں۔ تین ماہ میں خون کا ESR نارمل ہو جاتا ہے اور چوتھے مہینے کا ایکسرے چھاتی کے زخموں کو مندرجہ ہوتا دکھا دیتا ہے۔ اس علاج پر روزانہ پانچ روپے سے بھی کم خرچہ آتا ہے۔ چونکہ دق میں جسمانی کمزوری علامت کا اہم حصہ ہے۔ اس لئے ہر مریض کو سنت کے مطابق نہار منہ اور عصر کے وقت دو بڑے چمچے شہد بھی دیا گیا۔ مریض کو کھانسی اگر زیادہ رہی تو یہ شہد اٹھتے پانی میں دیا گیا۔

آنتوں کی تپ دق میں اس علاج کے فوائد زیادہ جلد ظاہر ہو جاتے ہیں لیکن خنازیر گردوں اور فوطوں کی دق میں بھی زیادہ دیر نہیں ہوتی۔ البتہ جلد اور ہڈیوں کی دق میں عرصہ علاج سال کے قریب ہو جاتا ہے مگر اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ قسط اور زیتون کا تیل دق کا مؤثر اور مکمل علاج ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ معالج سمجھدار ہوتا کہ وہ مریض کی بیماری کی مناسبت سے تبدیلیاں کرنے کا اہل ہو۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

قسط کے دیگر متعدد فوائد

انڈین میڈیکل گزٹ نے نومبر 1924ء میں اس پر مشاہدات کی اشاعت میں قرار دیا کہ قسط کی جڑوں کا سفوف اگرچہ بد مزہ ہوتا ہے مگر دمہ کے دوروں کو کم کر دیتا ہے۔ یہ سفوف کا سرالریاح، قاطع کرم شکم، مقوی، دافع قبض اور مقوی باہ ہے۔ تپ دق، بھوک کی کمی اور یرقان میں اس کا استعمال مفید پایا گیا۔

ہیضہ کے لئے قسط (3 گرام) الایچی خورد (1 گرام) پانی (32 گرام) کو پکا کر دینا مفید ہے۔

یہ کمزوری کو دور کرنے کے علاوہ آنتوں کے جراثیم کو بھی ہلاک کر دیتا ہے۔ اس کی خوراک ہر گھنٹہ کے بعد ایک بڑا چمچ ہے۔ بجلی، گنٹھیا، کوڑھ اور پرانے ملیخ یا بخار میں قسط کا سفوف مفید پایا گیا۔ چینی طبیب یقین رکھتے ہیں کہ اس کو کھانے اور لگانے سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ چین میں قسط کے ساتھ کستوری ملا کر دانت درد پر لگاتے ہیں۔ بھارتی ماہرین نے خالص قسط کا منجن بھی دانتوں کی بیماریوں میں مفید قرار دیا ہے۔ قسط کا سفوف سر کو دھونے کے لئے مفید دوائی ہے۔ اسے زخموں پر لگانے سے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں اور ان کے

مندمل ہونے کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔

قط کے استعمال سے جسم یا جراثیم اس کے عادی نہیں ہوتے۔ اس لئے مریض کو علاج کے دوران دوائی کی مقدار بڑھانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مقامی طور پر قط جاذب خون خون، مصفی خون اور دفع تعفن بھی ہے۔ اس لئے امراض جلد خاص کر بَغْدُ کَلَف، نَمَش، دَار میں مفید ہے۔ کپڑوں کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کیلئے کشمیر کے لوگ اوننی پارچات میں قط رکھتے ہیں اور کپڑے محفوظ رہتے ہیں۔

اندرونی طور پر منقش بلغم دافع تشنج اور مقوی اعصاب ہونے کی وجہ سے سعال، سعالِ ثعلبی و دمہ فالج لقوہ اور ضعف اعصاب میں مفید ہے۔

کاسنی - ہند باء

کاسنی مشہور نبات ہے۔ اس کے پتے چوڑے مثلِ پالک کے پھول نیلگوں ہوتے ہیں۔ تخم سفید خاستری چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں جن کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔ اس کے پتے بڑے اور تخم بطور دوا مستعمل ہیں۔

پاکستان کے شمال مغربی علاقوں بھارت میں بمبئی اور دکن کے علاقوں میں جانوروں کے چارہ کے طور پر کاشت کی جاتی ہے۔

احادیث میں اس کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”تمہارے لئے کاسنی موجود ہے کیونکہ کوئی ایسا دن نہیں گزرتا جب جنت کے پانی کے قطرے اس پر نہ گرتے ہوں۔“ (ابو نعیم)

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی خاص بیماری یا حالات میں تجویز نہیں فرمایا بلکہ اس کی اہمیت کے بارے میں صرف اتنی بات بتا دی کہ جنت سے پانی کے قطرے روزانہ اس پر گرتے ہیں۔ اس ارشاد کے جو معنی ایک عام قاری کی سمجھ میں آتے ہیں۔ وہ یہ کہ اس کے استعمال میں برکت ہے۔ اسے جس کیفیت میں بھی استعمال کریں، مفید ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ اب تک اطباء نے اسے سینکڑوں قسم کی بیماریوں میں آزمایا اور عام طور پر کامیابی ہوئی۔

کاسنی اور امراض جگر و مرارہ

امراض جگر اور مرارہ میں کاسنی کی ہر شکل نہ صرف مفید ہے بلکہ سدے اور رکاوٹیں کھول دیتی ہے۔ استسقاء میں بھی مفید ہے۔ بڑھی ہوئی تکی بخاروں اور اسہال میں مفید ہے۔ کاسنی کے استعمال سے پتہ سے صفراء کے اخراج میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہاضمہ کی اصلاح ہوتی ہے۔ زیادہ مقدار میں مسہل اور پیشاب آور ہے۔ پودے کا بہترین حصہ اس کی جڑ ہے۔

پیٹ کی سوزش اور کاسنی

اگر پیٹ میں سوزش ہو تو جو کے ہمراہ زیادہ مفید ہے۔ کاسنی کا عرق گردوں اور معدہ کی سوزش کے لئے مفید ہے۔ اس کے پینے سے پیشاب کے ساتھ آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔ پرانے ڈاکٹر جنگلی کاسنی کی جڑوں کے جوشاندہ کو امراض معدہ و امعاء میں اکسیر قرار دیتے ہیں۔ یہ مزاج کو درست کرتی ہے۔ اس میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ جگر کے ہر مزاج میں مفید ہے۔ آنسوؤں کی جلن کو رفع کر کے ٹھنڈک دیتی ہے۔ اگر اس کے پتوں کو پکا کر سرکہ کے ہمراہ کھایا جائے تو پیٹ کی جملہ بیماریوں میں مفید ہے۔ اس کے پتوں کو کوٹ کر اور اورام پر باندھنے سے سوجن اور بالخصوص نقرس کی دھن جاتی رہتی ہے۔

کاسنی کے آنکھوں پر اثرات

اس کے پتوں کا رس آنکھوں میں ڈالنے سے موتیا کو فائدہ ہوتا ہے۔ آنکھوں کی سفیدی سے مراد موتیا بند بھی ہو سکتا ہے جسے ارد میں پھولا اور پتجانی میں ”چٹا“ کہتے ہیں۔ امکان موجود ہے کہ یہ دونوں میں مفید ہے۔ اطباء قدیم نے اس کے پتے کوٹ کر آنکھ کے اوپر پلٹس کی صورت باندھتے ہیں اور اس کے پتوں کو عرق گلاب میں کھرل کر کے سلائی کے ساتھ آنکھوں میں لگایا ہے لیکن محدثین کاسنی کی جڑ کے پانی کو آنکھ میں لگانے کی تجویز

کرتے ہیں۔

پرانے ڈاکٹر اس کی جنگلی جسم کو دمہ کھانسی، سردرد، بھوک کی کمی اور کمزوری میں استعمال کرتے آئے ہیں۔ یہ حیض آور ہے۔ اس غرض کے لئے پودے کے کسی بھی حصہ کا جو شانہ مفید ہے۔

پتھری میں کاسنی کا استعمال

ایک مشاہدہ کے مطابق کاسنی کا سفوف، مغز تر بوڑ یا خر بوڑہ اور سونف ملا کر اس کے سفوف کا نصف چھوٹا چمچ کچھ عرصہ کھایا جائے تو گردوں سے پتھری نکل جاتی ہے۔ اس کے پتوں کا لیپ جوڑوں کی سوجن کے لئے مفید ہے۔

کافور

کافور ایک سدا بہار درخت کا لطیف گوند رنگ سفید بوتیز ہوا میں جلد اڑ جاتا ہے۔ چین، جاپان اور فارس میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ کسی قدر تلخ، چڑچڑا اور منہ میں رکھنے سے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔

سری لنکا میں اسے 500 فٹ کی بلندی پر کاشت کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں کلکتہ، ڈیرہ دون، نیل گری وغیرہ میں کافور کے درخت تجرباتی طور پر لگائے گئے ہیں۔ لاہور کے باغ جناح میں بھی اس کا درخت موجود ہے۔

کافور کو ادویہ اور خوشبوؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مسلمان اپنے مردوں کو لگاتے ہیں۔ اس کا مقصد اس کی خوشبو کے علاوہ کیڑوں مکوں کو دور رکھنا بھی ہے۔ کیونکہ اگر کافور کی بتی جلائی جائے تو کمرے سے تمام حشرات بھاگ جاتے ہیں۔

کیمیائی تجزیہ سے معلوم ہوا ہے کہ اورک، دارچینی، ریحان، تولنجائی، الائچی خورد اور کچور میں بھی کافور بطور جزو شامل ہوتا ہے۔ یہ تمام ادویات مہنگی ہیں اور ان سے کافور نکالنا مہنگا ہوگا۔

قرآن میں کافور کا ذکر

”نیکی کرنے والے برگزیدہ بندوں کے لئے مشروبات ایسے گلاسوں میں پیش کئے جائیں گے جن میں کافور کی مہک ہوگی۔“ (الدھر)

حدیث پاک میں اس کا ذکر

احادیث میں کافور کا ذکر صرف میت کے غسل اور کفن دینے کے سلسلہ میں آتا ہے۔ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی اور مقصد کے لئے بیان نہیں فرمایا۔ پیر کے تذکرہ میں غسلِ المیت کا ذکر کے تحت بیان کی جا چکی ہیں۔

کافور امراضِ جلد میں موثر

کافور بنیادی طور پر جلد کے لئے محرک ہے۔ وہاں لگنے کے بعد ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ پھر دورانِ خون میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس صلاحیت کی بنا پر پٹھوں اور جوڑوں کے دردوں میں مالش کے جتنے بھی تیل یا لوشن بنتے ہیں، کافور ان کا جزوِ لاینفک ہے۔ خارش کو دور کرنے کے اکثر و بیشتر نسخوں میں یہ ضرور شامل ہوتا ہے کیونکہ خارش کو خواہ وہ کسی وجہ سے ہو دور کرنا اس کی بنیادی صفت ہے۔ کافور کا لگانا اور کھانا جراثیم کو مارتا ہے۔

بخاروں میں کافور کا استعمال

طبِ جدید میں ماہرین نے اسے نائی خس بخار تپِ محرقہ کی قسم کے بخاروں، خسرہ بخار کی وجہ سے پیدا ہونے والے ہڈیان، کالی کھانسی، دم بھگی، ہسٹریا، مرقا، گنٹھیا، حیض کے دردوں، دانت دردِ مرگی اور مالچو لیا میں استعمال کیا ہے۔

بخاروں کی شدید کمزوری اور دل بیٹھنے میں یہ مفید ہے۔ لوگوں نے رعشہ میں اسے مفید قرار دیا ہے۔

کافور کے دیگر متعدد فوائد

بھارتی حکومت کے طب یونانی کے محکمہ کی تحقیقات کے مطابق کافور ابتدائی طور پر

محرک ہے اور بعد میں مسکن ہو جاتا ہے۔ دافع تشنج کا سر الریاح، منفث بلغم پسینہ لانے والا، دافع تعفن اور مقامی طور پر خارش اور درد کو تسکین دینے والا بیان کیا ہے۔ اس لئے کافور کو ہر قسم کے درد خواہ وہ عضلات، مویج یا اعصاب کی وجہ سے ہوں، میں اور سعال ذات الریہ اور ذات الحبب میں بیرونی طور پر لگاتے ہیں۔ اسہال، ہیضہ، تھج اور حمیات میں اس کا کھلانا مفید ہے۔

بلغم نکالنے والی ادویات کے ساتھ کافور ملانے سے پرانی کھانسی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ کھانسی کے جدید شربتوں میں اکثر کے نسخہ میں کافور شامل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ حیض کا درد، مرگی، ریشہ اور اختلاج قلب میں کافور دینا مفید ہے۔

کافور کی دھونی سے جریان خون رک جاتا ہے۔ ایک حصہ کافور کو چار حصہ کھج میں ملا کر ۲ رتی کی گولیاں بنائی جاتی ہیں۔ یہ گولیاں صفراوی بخاری اتار دیتی ہیں۔

کافور کو سرکہ میں حل کر کے بھڑیا بچھو کے کائے پر لگانے سے ورم اتر جاتا ہے۔ یہی نسخہ درد والے دانت کے لئے بھی مفید ہے۔ عام طور پر مفرح اور مقوی قلب اور مقوی دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نزلہ و نزکام میں اس کو سونگھانے اور نفخ شکم وغیرہ میں بے حد مفید ہے۔

کلونجی - حبہ السوداء

کلونجی کا پودا جھاڑیوں کی مانند تقریباً آدھ میٹر اونچا ہوتا ہے جس کو نیلے رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ یہ پودا اصل میں ترکی اور اٹلی میں ہوتا تھا جہاں سے حکماء نے افادیت کی بنا پر حاصل کر کے برصغیر میں کاشت کیا۔ یہ خود رو بھی ہوتا ہے اور اس کی فرزندہ اقسام بھی پنجاب میں اسے پیاز کے بیج سمجھا جاتا ہے جو کہ غلط ہے۔ اس کے بیج تھوڑے خوشبو میں تیز ذائقہ میں تیز اور کاغذ کے لفافے میں رکھیں تو اس پر تیل کے سے دھبے لگ جاتے ہیں۔

کلونجی کا احادیث میں ذکر

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ”کالے دانے میں ہر بیماری سے موت کے سوا شفاء ہے اور کالے دانے سوکھتے ہیں۔“ (بخاری-مسلم-ابن ماجہ-مسند احمد)

ایک اور روایت یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”بیماریوں میں موت کے سوا ایسی کوئی بیماری نہیں جس کیلئے کلوئچی میں شفا نہ ہو۔“ (مسلم)

سالم بن عبد اللہ اپنے والد محترم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تم اپنے اوپر ان کالے دانوں کو لازم کر لو کہ ان میں موت کے علاوہ ہر بیماری میں شفاء ہے۔“ (ابن ماجہ)

اس طرح کی اور بھی روایات کلوئچی سے متعلق ملتی ہیں۔

کلوئچی سے پیٹ کی بیماریوں کا علاج

کلوئچی بد ہضمی اور ضعف ہضم کا علاج ہے۔ معدہ کی بادی کو دور کرتی ہے۔ جالینوس کو پیٹ کی بیماریوں کے علاج میں بڑا دعویٰ تھا۔ اس کے لئے اس کا مجربہ نسخہ کلوئچی کو شہد میں ملا کر دینا تھا۔ اتفاق سے یہ ایک ایسی ترکیب ہے کہ اسے پیٹ کی بیماریوں کے علاوہ سانس کی گٹھن، جگر کی خرابی، پھوڑے، پھنسیوں اور اعصابی تکالیف میں بڑے اعتماد کے ساتھ دیا جا سکتا ہے۔

ذہبی کہتا ہے کہ کلوئچی معدہ کو مضبوط اور بخیری مادہ کو خارج کرتی ہے۔ اس کا سفوف مکھن میں چٹانے سے بھکی بند ہو جاتی ہے۔ پیشاب کی رکاوٹ کو بھی دور کرتی ہے۔

ذیابیطس پر کلوئچی کے اثرات

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہر بیماری میں شفاء قرار دیا ہے۔ اس اصول کو سامنے رکھ کر ذیابیطس (شوگر) کے مریضوں کو تین حصہ کلوئچی اور ایک حصہ کاسنی کے بیج ملا کر ناشتہ کے بعد ایک چھوٹا چمچ دیا گیا۔ ایک ہفتہ میں خون میں گلوکوز کی مقدار کم ہونے لگی۔ پیشاب میں شوگر کافی ختم ہو گئی لیکن اسے مکمل شفاء قرار دینا ابھی مزید مشاہدات کی

ضرورت ہے۔

کلونجی سے برص کا علاج

کلونجی اور حب الرشاد کو ہم وزن ملا کر توڑے پر جلا کر اسے سرکہ میں حل کر کے مرہم بنائی گئی۔ یہ مرہم برص کے داغوں پر لگانے سے داغ تین سے چار ماہ میں ٹھیک ہو گئے مگر اس کے ساتھ اسی نسخہ کو بھونے بغیر خالص صورت میں شہر کے شربت کے ساتھ مرہم کو ایک چھپرہ روزانہ کھلایا گیا۔ برص وہ بیماری ہے جس کا عام حالات میں کوئی علاج نہیں مگر اس سے ٹھیک ہو گئی۔

گرتے بالوں میں کلونجی کا فائدہ

گرتے بالوں بلکہ گٹھنچ پر بال اگانے کے اور بھد کے علاج میں کلونجی اور مہندی کو سرکہ میں حل کر کے اگر سر پر تیسرے دن ایک گھنٹہ کے لئے لگایا جائے تو مفید ہے۔

ضعف دماغ اور اعصاب میں فوائد

بھارتی ماہرین نے اسے نفخ شکم، درد شکم، قویج، استقاء، ضعف اعصاب، ضعف دماغ، نسیان، فالج اور ریشہ میں مفید قرار دیا ہے۔ پرانے حفاظ بچوں کو قرآن حفظ کراتے وقت یادداشت کو بہتر بنانے کے لئے نہار منہ کلونجی کے چند دانے کھلاتے تھے۔

جلد کے امراض میں کلونجی کے فوائد

سرکہ اور کلونجی کا مرکب جلدی امراض، ایگزیریا وغیرہ میں از حد مفید ہے۔ زخموں پر چھلکے آتے ہوں تو چند روز کلونجی اور تیل لگائیں پھر کلونجی اور سرکہ لگانے سے جسم کے کسی بھی حصہ کے پھوڑے پھنسیاں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ جلد کے داغ جاتے رہتے ہیں۔

کلونجی کے جامع فوائد

(طب جدید کی روشنی میں)

☆ کلونجی حرا روں اور لحمیات سے بھرپور ہے۔

- ☆ آنتوں سے چھوٹے بڑے کیڑے خارج کرتی ہے۔
- ☆ آنتوں کی حرکت دودھ کو تیز کر کے قبض دائمی کو رفع کرتی ہے۔
- ☆ معدہ کی گرانی اور گیس کے لئے کلونچی پودینہ اور قفل دراز کا سفوف بنا کر بعد غذا 2 تا 6 ماشہ لینا بے حد ضروری ہے۔
- ☆ بخاروں میں کلونچی 3 تا 5 ماشہ جس سے تلی اور جگر کا ورم کم ہو جاتا ہے۔
- ☆ گردے اور مثانے کی پتھریوں میں کلونچی شہد ملا کر استعمال کیجئے۔
- ☆ جوڑوں کے درد میں کلونچی ہالون اور میتھی ایک حصہ خراسانی اجوائن 1/2 حصہ سفوف کر کے 1 تا 2 چمچ صبح و شام۔
- ☆ بار بار پیشاب جو اکثر ورم غدہ مذی میں آیا کرتا ہے، کلونچی سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔
- ☆ کلونچی سفوف کردہ + دو چند شہد آدھا چمچ سوتے وقت۔
- ☆ روغن کلونچی 5 تا 15 قطرے صبح و شام نیم گرم دودھ چائے یا بنجی میں ملا کر چند ہفتہ استعمال کرنے سے فالج، لقوہ، ریشہ، جوڑوں کا درد، اعصابی کمزوری کو فائدہ کرتا ہے۔
- ☆ اعصابی تناؤ میں اس کا روغن 10-10 قطرے دودھ یا شہد میں ملا کر دو مرتبہ جوانی کی امنگ بھی حاصل ہوگی۔
- ☆ سردیوں کے موسم میں 5-10 قطرے چائے یا شہد میں ملا کر پینے سے موسم کی خرابیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔
- ☆ کلونچی کو فرانی کر کے پوٹلی سے نیم گرم سینکیں جس سے زکام اور ناک کا بہنا کم ہو جاتا ہے۔
- ☆ پیٹ کے کیڑوں میں سفوف پیس کر سرکہ میں ملا کر کھانے سے کیڑے مر جاتے ہیں۔
- ☆ سر کے گنج پر اس کا تیل لگانے سے بال آگ آتے ہیں اور جلد سفید نہیں ہوتے۔
- ☆ دمہ میں نصف چمچ سفوف مفید ہے۔
- ☆ جلدی امراض میں ایگزیریا خصوصاً برص اور کان کے درد میں مفید ہے۔
- ☆ کلونچی کو سرکہ میں پکا کر اس کی کلیاں کرنا مسوڑھوں اور دانتوں کے درد میں مفید ہے۔

کھجور-نخل

پاکستان میں کھجور کے لئے خیر پور ملتان اور ڈیرہ غازی خان کے علاقے اگرچہ زیادہ مشہور ہیں مگر کھجور چاروں صوبوں میں ملتی ہے۔ صوبہ سرحد میں کھجوریں اگرچہ کم ہوتی ہیں مگر ان کا معیار عمدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح لاہور کے آس پاس بھی پائی جاتی ہیں مگر عمدگی نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ خیر پور اور ڈیرہ غازی خان کے علاقہ میں کھجور کی 95 اقسام کاشت کی جاتی ہیں اور وہاں اس کا مربہ بھی ڈالا جاتا ہے۔

کھجور کا درخت بنیادی طور پر گرم علاقوں میں ہوتا ہے۔ کھجور کا درخت جنس کے لحاظ سے مذکر اور مونث ہوتا ہے۔ مذکر کو پھل نہیں لگتا جبکہ اسکے دانے مونث پودوں کو بارور کرنے کے لئے ہوا یا باغبانوں کی کوشش سے پہنچائے جاتے ہیں۔ پھل شدید گرمی میں لگتا ہے۔ جو کچھوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ ایسے درخت بھی ہیں جن کے ایک ایک چٹھے میں ایک ہزار تک دانے ہوتے ہیں۔ درخت کی اوسط عمر 150 سال ہے۔ اس کا کوئی حصہ بیکار نہیں۔ پتوں سے ٹوکریاں اور ٹوپیاں بنتی ہیں۔ تنا عمارتی لکڑی کے کام آتا ہے۔ شاخیں کرسیاں بننے اور جلانے کے کام آتی ہیں۔

قرآن مجید میں اس کا ذکر

قرآن مجید میں کھجور کا ذکر بے شمار مقامات پر آیا ہے۔ (البقرہ: 2) (الانعام: 6) (الرعد: 13) (النحل: 16) (اسرائیل: 17) (الکھف: 18) (مریم: 19) (طہ: 20) (الشعراء: 148) (یونس: 50) (القمر: 54) (الرحمن: 55) (الحاقة: 69) (عنس: 80)

کھجور کا ذکر احادیث میں

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور بہت پسند تھی۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے ساتھ تربوز کھا رہے

تھے۔ (ابن ماجہ - ترمذی - مسلم)
ابوداؤد میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”میں کھجور کی گرمی کو
تربوڑ کی ٹھنڈک سے برابر کر لیتا ہوں۔ فرمایا تربوڑ کی ٹھنڈک کھجور کی گرمی سے زائل ہو جاتی
(ہے)

بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے۔ ہم نے ان کی خدمت میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں کیونکہ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کو مکھن کے ساتھ کھجور پسند تھی۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)
حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ جو کی روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجوریں رکھے ہوئے تھے۔
پھر فرمایا کہ یہ اس روٹی کے ساتھ سالن ہے۔ (ابوداؤد شریف)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ اکڑوں بیٹھے ہوئے کھجوریں کھا رہے تھے۔ (مسلم)
دوسری روایت میں اضافہ ہے کہ وہ اس طرح بیٹھے ہوئے جلد جلد کھجوریں کھا رہے
تھے۔ سفیان جبکہ بن حاتم روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر سے منع کیا کہ کوئی شخص
دوسرے شرکاء مجلس کے بغیر بیک وقت دو یا ان سے زائد کھجوریں اکٹھی کھائے۔
(بخاری - ابن ماجہ - مسلم)

کھجور کی برکتیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ ”جس گھر میں کھجور ہو اس گھر والے کبھی بھوکے نہ رہیں گے۔“ (مسلم)
حضرت رافع بن عمر المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”عجوة کھجور اور بیت المقدس کی مسجد کا گنبد دونوں جنت
سے آئے ہیں۔“ (ابن ماجہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”رات کو کھانا ضرور کھاؤ کہ تمہیں کھجور کی ایک مٹھی میسر ہو کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنے سے بڑھا پا جلد طاری ہو جاتا ہے۔“ (ترمذی)

اس طرح کی ایک اور روایت ”ابن ماجہ“ میں بھی مذکور ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”پرائی کھجور کے ساتھ تازہ کھجور ملا کر کھاؤ کیونکہ شیطان جب کسی کو ایسا کرتے دیکھتا ہے تو افسوس کرتا ہے کہ پرائی کے ساتھ نئی کھجور کھا کر آدمی تنومند ہو گیا۔“ (ابن ماجہ۔ نسائی)

جیسے کھجور میسر ہو وہ اس سے روزہ افطار کرے۔ جسے نہ ملے وہ پانی سے کھول لے کیونکہ وہ بھی پاک ہے۔ (النسائی)

کھجور کے بارے میں احتیاط

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”منقہ اور کھجور کو بیک وقت کھانے سے منع فرمایا۔“ (بخاری شریف)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں مجلس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کھجوریں کھا رہا تھا۔ ان دنوں میری آنکھ دکھ رہی تھی کہ حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”تم کھجوریں کھا رہے ہو جبکہ تمہاری آنکھیں دکھ رہی ہیں۔“ (طبری)

یہ ارشاد گرامی اس امر کی دلالت کرتا ہے کہ جب آنکھیں دکھتی ہوں تو اس وقت کھجوریں کھانا مناسب نہ ہوگا۔

حضرت ام المہذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں۔ ہمارے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ان کے ہمراہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اس وقت ہمارے یہاں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے۔ یہ ان کی خدما میں پیش کئے گئے۔ دونوں کھاتے رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ”تم اب اور مت کھاؤ کہ ابھی تم بیماری سے اٹھے ہو۔“

اس روایت میں مزید آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سات کھجوریں کھائی

تھیں کہ ان کو روک دیا گیا۔ ام المہذری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر ان کے لئے چھند
گوشت اور جو کی روٹی پکائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کو حضرت علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے لئے پسند فرمایا۔ (ابن ماجہ - ترمذی - مسند احمد)

کھجور سے جسمانی اور جنسی کمزوری کا علاج

بنیادی طور پر کھجور غذائیت سے بھرپور ہے۔ اس کو کچھ عرصہ لگاتار استعمال کرنے سے
توانائی جلد بحال ہو جاتی ہے۔ خصوصاً بکھن کے ساتھ صبح نہار منہ استعمال مقوی باہ ثابت
ہوتا ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کھجور کو دودھ میں ابال کر دینے سے ایک مقوی اور فوری طور
پر توانائی مہیا کرنے والی غذا تیار ہو جاتی ہے۔ یہ غذا بیمار یوں کے بعد کمزوری کے لئے حد
درجہ مفید ہے۔ کھجور میں توانائی مہیا کرنے والے عناصر فوری اثر کرتے ہیں۔ یہی وجہ تھی جس
کی بنا پر زچگی کی اذیت اور بعد کی کمزوری کے لئے حضرت مریم علیہا السلام کو کھجور مہیا کی گئی۔
اس لئے بخار اور چھک کے بعد کی کمزوری جلد رفع ہو جاتی ہے۔

خشک کھجور اور اس میں بادام، ہی دانہ، پستہ، لونگ اور سوٹھ ملا کر جسمانی کمزوری کے لئے
ویدک کی مشہور دوا ہے۔

بھارتی ادارہ طب نے کھجور کو اعصاب باہ اور جسم کو تقویت دینے والا قرار دیا ہے۔ اس
کو دودھ میں پکا کر استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔ ایک وقت میں 5 تولہ سے زیادہ استعمال نہ
کی جائیں۔ طب یونانی کی مشہور دوا معجون آرد فرما جبکہ ہمدرد کی خوباں میں کمزوری کے لئے
کھجور اور خوبانی شامل ہے۔

کھجور کے فوائد ایک نظر میں

- ☆ مقوی باہ اور ٹانگ ہے۔
- ☆ مقوی جگر اور خون پیدا کرتی ہے۔
- ☆ گردوں کو قوت دیتی ہے۔

- ☆ اس کے بیج کو پیس کر اور ام پر لگانے سے آرام ملتا ہے۔
- ☆ وٹامن اے اور بی کے علاوہ اس میں فولاد کی بھی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔ اس لئے یہ تولیدِ خون کے لئے اچھا ذریعہ ہے۔
- ☆ خالی پیٹ ان کا کھانا پیٹ کے کیڑوں کو نکالتی ہے۔
- ☆ کھجور کی گٹھلی جلا کر دانتوں پر ملی جائے تو منہ کے تغفن کو دور کرتی ہے۔
- ☆ کھجور زخموں کو مندمل کرتی ہے اور لغتِ الدم میں مفید ہے۔
- ☆ کھجور مخرجِ بلغم ہے۔ نیز ملین اور قبض کو رفع کرتی ہے۔
- ☆ کھجور کی گٹھلیوں کو آگ میں ڈال کر ان کی دھونی دینے سے بواسیر کے سے خشک ہو جاتے ہیں۔

- ☆ گردوں، مثانہ، پتہ، آنتوں میں قو لہجی دردوں کو روکنے کے لئے مفید ہے۔
- ☆ کھجور دافعِ قو لہج اور تھلیوں سے خیزش کو دور کر کے مسکن اثرات رکھتی ہے۔ اس لئے دمہ خواہ وہ امراضِ تنفس سے ہو یا دل کی وجہ سے اسے دور کرتی ہے۔
- ☆ کھجور کا مسلسل استعمال اور اس کی پیسی ہوئی گٹھلیاں دل کی توسیع (عظم القلب) میں مفید ہیں۔ یہی نسخہ کالا موتیا کے مریضوں کو بھی مفید رہا۔
- ☆ تازہ پکی ہوئی کھجور کا استعمال عورتوں میں خونِ حیض کثرت سے آنا میں مفید ہے۔ یہ کیفیت غددوں کی خرابی، تھلیوں کی سوزش، غذائی کمی اور خون میں فولاد کی کمی وغیرہ سے ہو سکتی ہے۔ کھجور ان میں سے ہر ایک کا مکمل علاج ہے۔

کھنسی - من

یہ بغیرِ تنا اور بغیرِ پتوں کے خودار پودا ہے جو گرمی کے موسم میں بارش کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اس میں جو ہر ارضی زیادہ اور جو ہر مائی کم ہوتا ہے لیکن جب یہ خشک ہو جاتی ہے تو اس کی ماہیت زریں ہو جاتی ہے اور صرف ارضیت کے باقی رہنے سے غلظت بڑھ جاتی ہے۔ علمائے طب فرماتے ہیں کہ کھنسی کی تین قسمیں ہیں:

(۱) سیاہ (۲) سرخی مائل سفید (۳) بالکل سفید

پہلی قسم یعنی سیاہ زہریلی ہوتی ہے۔ دوسری قسم یعنی سرخی مائل سفید یہ بھی نقصان دہ ہوتی ہے۔ البتہ تیسری قسم بالکل سفید استعمال کی جاتی ہے۔ اس مبارک حدیث میں اسی تیسری کھمبی کا ذکر ہے۔ اس میں سوداوی اور بلغھی مادہ کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اگر پکا کر یا تل کر کھائی جائے تو ساتھ زیرہ سیاہ، دارچینی، لوگ، مرچ سیاہ (گرم مصالحہ جات) ضرور استعمال کریں ورنہ بلغھی اور سوداوی امراض کا اندیشہ ہوتا ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”کھنسی من میں سے ہے۔ اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے۔“

(بخاری - مسند احمد)

”من“ وہ کھانا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت پر میدان تہیہ میں آسمان سے نازل

ہوتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ایک روز بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کیا کھنسی زمین کی چپک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”کھنسی من میں سے ہے۔ اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے اور عجبہ جنت سے ہے اور زہر سے شفا ہے۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین پانچ یا سات کھمبیاں لیں ان کو نچوڑ کر ان کا پانی شیشی میں ڈالا اور بطور سرمہ اپنی ایک چندھی لونڈی کی آنکھ میں ڈالا تو وہ (بفضل خدا) اچھی ہو گئی۔

(ترمذی - مشکوٰۃ)

یہ حدیث کھنسی کے پانی سے آنکھوں کی بیماریوں سے شفا کی بہترین مثال ہے۔

آنکھوں کی امراض میں کھنسی کے فوائد

کھنسی کا رس نکال کر اور خاص کر اسے بند دیکھی میں ڈال کر بھوننے پر اس وقت جو

پانی اس میں سے نکلتا ہے آنکھ میں چپکانے سے آنکھ کا مالاکٹ جاتا ہے۔ کھنسی کے پانی میں سرمہ کو کھل کر کے آنکھوں میں لگایا جائے تو یہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ پلکوں کو قوت دیتا ہے۔ پلکوں کے گرتے بالوں کو روکتا اور ان کو لمبا کرتا ہے۔ بونٹی سینا کے استاد ابو سہیل سبکی اور بونٹی سینا نے اسے آنکھ کی متعدد بیماریوں میں اکسیر قرار دیا ہے۔ اس میں جراثیم کش ادویہ کی موجودگی ثابت ہو چکی ہے۔ اس لئے جب احادیث میں اسے آنکھوں کی بیماریوں میں شفاء قرار دیا ہے تو وہ ثابت ہے طب جدید اس امر کی تصدیق کرتی ہے کہ کھنسی کے پانی میں جراثیم کو مارنے کی صلاحیت موجود ہے۔

کھنسی کے دیگر فوائد

مقامی اثرات کے سلسلہ میں کھنسی کو سریش مایہ کے ساتھ کوٹ کر سرکہ میں حل کر کے بچوں کی بڑھی ہوئی ناف پر لگانے سے وہ اندر چلی جاتی ہے۔ فتن (ہرنیا) میں بھی لیپ مفید پایا گیا ہے۔ کھنسی خون بڑھاتی ہے۔ اسے پیس کر زخموں میں لگانا مفید ہے جو آسانی سے بھرنے میں نہ آتے ہوں۔ وید خشک کھنسی سر پر ملنے کو بال اگانے کا باعث قرار دیتے ہیں۔ سوکھی کھنسی کے استعمال کے بارے میں اطباء کا مشورہ ہے کہ اسے پہلے ایک دن پانی میں بھگوایا جائے۔ پھر صاف کر کے گھی میں بھوننے کے بعد استعمال میں لائیں۔ اس کے مضر اثرات کی اصلاح کے لئے گھی کی بجائے زیتون کے تیل میں بھوننا زیادہ مفید ہوگا۔ اس کے ساتھ ناشپاتی اور سرکہ کا استعمال نقصانات سے محفوظ رکھتا ہے۔

اس کے دیگر اثرات میں اسے مدر البول، مخرج بلغم، مسہل، دودھ پیدا کرنے والی اور پسینہ کو روکنے والی قرار دیا ہے۔ اسے شہد کے ساتھ ملا کر موتی جھرہ، ثانی فُس اور دوسرے بخاروں میں افادیت کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ تھوک میں خون آنے، تپ، دق، پرانی کھانسی اور رات کو پسینے آتے ہیں۔ مفید ہے، جو نگ لگنے کے بعد زخم سے بہنے والا خون اس سے رک جاتا ہے۔

البتہ دیر ہضم ہوتی ہے۔ پیٹ میں نفخ پیدا کرتی ہے، لہذا اس کو کسی مناسب چیز کے ساتھ مرکب کی شکل میں استعمال کیا جانا چاہیے۔ اسے گوشت کے ساتھ پکا کر کھایا جائے تو

خوش ذائقہ اور مقوی باہ بیان کی جاتی ہے۔

کدو

کدو ایک عام سبزی ہے جو کہ دنیا بھر میں کاشت کی جاتی ہے۔ جو زمین پر بیجتی ہے۔ زرعی قسم کے علاوہ جنگلوں میں اس کی خورد و قسم بھی ملتی ہے جسے جنگلی کدو کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں اس کا ذکر

فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِطِينَ وَأَرْسَلْنَاهُ

إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ فَاِمْنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ ۝

اس آیت مبارکہ میں حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر ہے کہ جب وہ کمزور اور بیمار تھے تو ان کو کھلے میدان پر کدو کی بیل اگادی۔

احادیث میں کدو کا ذکر اور افادیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کی دعوت کی۔ میں ان کے ساتھ گیا۔ اس نے جو کی روٹی اور سوکھے گوشت کے سالن میں کدو پیش کیا۔ میں نے دیکھا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم تھالی کے اطراف سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر کے کھاتے تھے۔ اسی دن کے بعد سے مجھے کدو سے محبت ہو گئی۔ (بخاری-ترمذی-ابوداؤد)

یہ حدیث بخاری نے چار مختلف مقامات پر کئی ذرائع سے بیان کی ہے اور ہر جگہ الفاظ اور معانی تقریباً یکساں ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو سے محبت کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب تم ہانڈی پکایا کرو تو اس میں کدو زیادہ ڈال لیا کرو کیونکہ وہ غمگین دل کو مضبوط کرتا ہے۔“

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کدو سینہ کو صاف کرتا اور دل کو قوت دیتا ہے۔ (نزہۃ المجالس - جلد ثانی)

حضرت وائلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے لئے کدو موجود ہے کہ یہ دماغ کو بڑھاتا ہے۔ مزید تمہارے لئے مسور کی وال ہے جسے کم از کم ستر بیبیروں کی زبان پر لگنے کا شرف حاصل رہا ہے۔“ (طبرانی)

کدو اور صفراوی امراض

اطباء قدیم کے مشاہدات کے مطابق پیاس بجھاتا ہے اور جگر کی گرمی اور صفراء کو دور کرتا ہے۔ سدے کھولتا اور پیشاب آور ہے۔ پیٹ کو نرم کرتا ہے۔ صفراوی مزاج والے اگر اتار شیریں اور سحاق کے ساتھ کھائیں تو جسم پر پھنسیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس کو سونگھنا بھی مفید ہے اور اس پر مسلنے سے درد سر کو سکون آتا ہے۔ کدو کا بھرہ کر کے اس کا پانی نکال کر آنکھ میں ڈالنے سے یرقان کی زردی جاتی رہتی ہے۔ جگر کی سوزش میں کدو کا مربہ از حد مفید ہے۔

کدو قبض کا آسان علاج ہے

کدو کے پتوں کا جو شانہ قبض کا آسان اور محفوظ علاج ہے۔

کدو امراض چشم میں مفید ہے

اطباء دہلی کڑوے کدو کو خشک کر کے جلا کر شہد میں ملا کر اس کی سلائی ایسے مریضوں کی آنکھوں میں لگاتے ہیں جن کو رات کے وقت ٹھیک سے نظر نہیں آتا۔

آنتوں کی سوزش اور یرقان کا علاج

حکیم مفتی فضل الرحمن یرقان اور آنتوں کی سوزش اور پرانے زکام کے لئے کدو پر آٹا لیپ کر کے گرم تنور میں کچھ دیر رکھتے تھے۔ پھر اس کے پیندے میں سوراخ کرتے تو اس کا سارا پانی نکل جاتا۔ یرقان میں یہ پانی شہد ملا کر پلایا جاتا اور پرانے زکام میں اس کے قطرے ناک میں ڈالے جاتے تھے۔

کدو کے دیگر فوائد

کدو کو کھانڈ کے ساتھ پکا کر دینے سے جنون اور خفقان میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے پانی کی کلیاں کرنے سے مسوزھوں کا ورم جاتا رہتا ہے۔ کدو کا چھلکا پیس کر کھانے سے آنتوں اور بواسیر سے آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔ کدو کی تیل کے پتے دست آور ہیں۔ ان کو ابال کر چینی ملا کر پینے سے یرقان کو فائدہ ہوتا ہے۔ خفقان کے مریضوں کا سر مونڈ کر اس پر کدو پیس کر لیپ کیا جائے۔ کدو کے بیج خون نکلنے اور روکنے کو مفید اور جسم کو فربہ کرتے ہیں۔ دید کہتے ہیں کہ یہ بیج ٹھنڈے ہوتے ہیں اور سرد رو کو دور کرتے ہیں۔ کدو کا تیل سر میں ملنے سے نیند آتی ہے۔

کدو اور خونی بواسیر

کدو کا گودا خشک کر کے اس کا جوشاندہ بواسیر اور پھیپھڑوں سے آنے والے خون کی بہترین دوائی ہے۔ کدو کے چھلکے پیس کر روغن زیتون اور مہندی کے پتوں کے ہمراہ کھرل کرنے کے بعد ہلکی آنچ پر پانچ منٹ پکانے کے بعد اسے مریضوں پر آزمایا جن کی بواسیر کا خون بند نہیں ہوتا تھا خون دودن میں بند ہو گیا۔

کدو اور پیٹ کی تیزابیت

کدو پیٹ کی تیزابیت میں بھی اکسیر پایا گیا ہے۔ مریض کو خصوصی اہتمام کے بغیر کم مریج کے ساتھ کئی دن تک کدو کا سالن کھلانے سے آنتوں کی جلن ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اکثر میں تو مرض کی شدت میں پہلے روز سے ہی کمی آگئی۔

کستوری - مسک

حیوانی ذریعہ سے حاصل ہونے والی خوشبوؤں میں کستوری کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ اس کی خوشبودیر پا اور کسی بھی بدبو یا خوشبو پر غلبہ پاسکتی ہے۔ یہ تمام خوشبوؤں کی سر تاج ہے۔ سب سے بہتر اور خوشگوار ہوتی ہے۔

اطباء قدیم میں اس کی ماہیت اور نوعیت مدتوں قحسہ کا باعث رہی ہے۔ جیسا کہ ابن زہر جیسا ماہر طبیب اسے مگر چھ کا گوہر قرار دیتا ہے۔ ہمارے یہاں کے اطباء کا خیال ہے کہ ہرن کو مارنے کے فوراً بعد شکاری اس کی ناف کو رسی سے باندھ دیتے ہیں۔ اس طرح ناف کا خون اس بند کی وجہ سے ایک جگہ محدود ہو کر جم جاتا ہے جسے کستوری کہتے ہیں۔

کستوری کی تھیلی ہرن کے جسم میں صرف اس عرصہ تک موجود رہتی ہے جب تک اسے اپنی نسل کشی کے لئے درکار ہو۔ جب اس کی بہار ختم ہو جاتی ہے تو وہ پیر کی ٹھوکر سے اس تھیلی کو پھوڑ دیتا ہے اور کستوری زمین پر گر جاتی ہے۔

ناف کی لمبائی عام طور پر دو انچ سے کم ہوتی ہے جس سے دو اونس کے لگ بھگ کستوری حاصل ہوتی ہے۔ ہرن کی عمر اگر ایک سال سے کم ہو تو اس میں یہ مقدار کم ہوتی ہے۔ دو سال کے زہرن میں کستوری کی بھرپور مقدار ملتی ہے۔

احادیث میں کستوری کا ذکر

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو ہمیشہ پسند رہی اور اس ضمن میں کستوری ان کی خصوصی پسند تھی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”سب سے بہترین خوشبو کستوری ہے۔“ (مسلم۔ مسند احمد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام سے پہلے قربانی والے دن اور طواف کعبہ سے پہلے خوشبو لگائی تھی۔ اس میں کستوری شامل ہوتی تھی۔ (بخاری۔ مسلم)

کستوری اور دماغی عوارض

دماغی عوارض میں فالج، لقوہ، رعشہ، نسیان، خفقان اور جنون میں مفید ہے۔ مسلسل استعمال سے مرگی میں نافع ہے۔ گاڑی خلطوں کو پتلا کر کے نکالتی ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہے بلکہ اس کے سونگھنے سے نزلہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ سردی کے سردرد میں مفید ہے۔ آنکھ میں

لگانے سے دھند جالا کو دور کرتی ہے۔

کستوری کھانے یا سونگھنے سے سرد مزاج والوں کی دماغی صلاحیت بہتر ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو ہر وقت تھکے تھکے رہتے ہیں ان کے لئے بہترین دوائی ہے۔ بعض اطباء نے قرار دیا ہے کہ کستوری کے استعمال سے بزدلی رفع ہو جاتی ہے۔

جدید تحقیق کے مطابق یہ دوران خون کو بڑھاتا ہے۔ مرکز دماغ کو متاثر کرتا ہے۔ دودھ اور پیشاب کو بڑھاتا ہے اور محرک اثر کرتا ہے۔ دماغی اور جسمانی تھکاوٹ میں نہایت مفید ہے۔

طب یونانی میں اس کا مشہور مرکب دوالمسک ہے جو ضعف قلب و دماغ اور خفقان و مایوسی یا تقویت باہ کی غرض سے مقوی باہ معالجین میں شامل کرتے ہیں۔ اس سے قوت باہ عود کر آتی ہے۔

کستوری اور جدید سائنسی تحقیق

موجودہ سائنسی تحقیقات سے اس بات کا علم ہوا ہے کہ دنیا کی جتنی خوشبوئیں ہیں ان میں کستوری ایسی خوشبہ ہے جو سب سے زیادہ فضا کو عطر بیز کرتی ہے۔ یہ فضا کو مہکا تو دیتی ہے لیکن اس میں خود کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوتی۔ برخلاف اس کے کوئی دوسری قسم کی خوشبو آہستہ آہستہ مہک کر ختم ہو جاتی ہے۔ کستوری سے متعلق یہ بھی تجربہ کیا گیا ہے کہ اگر کستوری کو تین ہزار گرام (تین کلو) وزن کے برابر کسی بغیر خوشبودار شے (مثلاً ریت، اشارچ پوڈر) میں ملا دیا جائے تو بھی کستوری کی تیزی برقرار رہے گی اور وہ اچھی طرح پہچانی جاسکے گی۔

کستوری کے دیگر فوائد

کستوری ضعیف القوہ میں حرارت عزیزی کو ابھارتی ہے۔ آنکھ کی سفیدی کو جلا بخشتی ہے اور رطوبات چشم کو نکال پھیلتی ہے۔ جسم کے تمام اعضاء سے ریاح خارج کرتی ہے۔ زہر کے اثر کے لئے تریاق ہے۔ سانپ کے ڈسنے میں مفید ہے۔ مفرحات میں اعلیٰ ترین مفرح کا درجہ رکھتی ہے۔

ویدک طب اس کے مفرح اثرات کو تسلیم کرتی ہے۔ یہ بینائی کو بڑھاتی اور جسم کے سدے کھولتی ہے۔ جسمانی قوت میں اضافہ کرتی ہے اور وید اسے کھانسی میں اور دمہ اور بدبوئے دہن میں دیا جاتا ہے۔

کھیرا-قثاء

جو مشہور پھل ہے وہ ایک بالشت یا اس سے کم و بیش لمبا ہوتا ہے اور اس کو گلڑی کے مانند تراش کر کھایا جاتا ہے۔ اطباء ہند کھیرے اور گلڑی کو خیارین کہتے ہیں۔ لغت کی بعض کتابوں میں قثاء سے مراد گلڑی لی گئی جبکہ عرب میں قثاء کا نام کھیرے کے طور پر استعمال ہوتا دیکھا گیا۔

احادیث میں کھیرا کا ذکر

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ کھجوروں کے ساتھ کھیرے کھا رہے تھے۔

(بخاری-مسلم-ابن ماجہ-ترمذی)

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے ساتھ کھیرا کھاتے دیکھنے کا مشاہدہ صحابی نے بیان کیا۔ اب اس مرکب کا فائدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان مبارک سے جاسنئے۔ ”میری والدہ چاہتی تھی کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں تو موٹی ہو کر جاؤں۔ (کیونکہ عرب موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے۔) اس غرض کے لئے متعدد دوائیں دی گئیں مگر فائدہ نہ ہوا پھر میں نے کھیرا اور کھجور کھائے اور خوب موٹی ہو گئی۔“

(بخاری-مسلم-ابن ماجہ-نسائی)

کھیرا اور پیٹ کی سوزش

کھیرا کھانے سے معدہ اور آنتوں کی سوزش ختم ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اسے آتش کو بجھانے والا قرار دیا جاسکتا ہے۔ مثلاً نہ کی سوزش اور جلن اور پیشاب کی جلن کو دور کرتا

ہے۔ پیشاب آور ہے۔ گرمی کے دستوں کو فائدہ دیتا ہے۔

صفرای امراض اور یرقان میں نافع

کھیرے کا ایک پاؤ پانی نکال کر اس میں تین تولہ مصری ملا کر پینے سے معدہ اور آنتوں کے تمام صفرای مادے نکل جاتے ہیں۔ یرقان کو نفع دیتا ہے اور حیض اور پیشاب لاتا ہے۔ کھیرے کے بیج پیشاب آور ہونے کے ساتھ ٹالی کی جلن کو دور کرتے ہیں۔ درم جگر اور تلی تحلیل کرتے ہیں۔ کھیرا، کلکوی، خربوزہ اور کدو کے بیج میں سے ہر ایک کو اونس بھر لے کر ان کے ساتھ حجم کافی دو اونس کھانڈ 10 اونس اور پانی ایک پونڈ ملا کر خوب پکائیں۔ پھر چھان کر ان کا قوام بنائیں اور سرکہ شامل کر کے شربت بنالیں۔ اس شربت میں ایک گھونٹ پانی ملا کر دن میں تین چار مرتبہ پیشاب کی جلن اور گرم بخاروں میں مفید ہے۔ اکثر اطباء کا خیال ہے کہ اس میں ٹھنڈک کی زیادتی بعض جسموں کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اس کو معتدل بنانے کیلئے کوئی گرم چیز ذیبتی مناسب رہتی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ بھجور کھاتے تھے۔ اگر بھجور میسر نہ ہو تو اصلاح کے لئے منقہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بعض محدثین کھیرے کو شہد کے ساتھ کھانا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ کھیرا امراض کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔

پتھری اور اعصابی کمزوری کا علاج

کھیرا میں ایک جوہر PEPSIN پایا جاتا ہے جو غذا کو ہضم کرتا ہے اور پیشاب آور ہے۔ پھل میں حیاتین ب اور ج کی قسم پائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے اعصابی کمزوری میں مفید ہے اور امراض کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ لحمیات کو ہضم کرنے والا جوہر از قسم OXIDASE SUCCINIC AND MALIC پائے جاتے ہیں جو جسم کے اندر متعدد عوامل کے فعل کو کارآمد ہیں۔

کھیرے کے رس کو زیتون کے تل میں ملا کر اتنا پکائیں کہ صرف تیل رہ جائے۔ یہ تیل مثانہ کی پتھری نکالنے کے لئے پلایا جاتا ہے اور اعصابی کمزوری میں اس کی مالش مفید بتائی

جاتی ہے۔

گوشت - لحمہ

چونکہ گوشت ایک مکمل غذا ہے اس لئے جب کوئی اسے مسلسل ترک کر دے تو اس کو لحمیات کی کمی ہوتی ہے اور سبزیوں میں موجود کم غذائی عناصر سے مطلوبات حاصل کرنے کی کوشش میں آنتوں کا حجم بڑھ جاتا ہے اور پیٹ بڑا ہو جاتا ہے۔

گوشت کی پہچان	گوشت کا رنگ	چربی کا رنگ
گائے۔ بیل	سرخ	زرد اور خشک
بکری	ہلکا سرخ	سفید
بھیڑ۔ دنبہ	ہلکا سرخ	سفید۔ دنبہ کے گوشت کے اندر بھی چربی کے ریشے ملتے ہیں
بھینس	گہرا سرخ	سفید
اونٹ	سرخ	ہلکا زرد
ہرن	ہلکا سرخ	زرد
گھوڑا	گہرا سرخ	سفید مگر زردی مائل
دھیل مچھلی	نہایت گہرا سرخ	سیال
انسان	گلابی	سنہری زرد

گوشت خریدتے وقت توجہ طلب امور

- 1- گوشت کا رنگ نہ تو زردی مائل سرخی پر ہو اور نہ ہی بینگنی کی طرح کا ہو یعنی Purple بینگنی نہ ہو کیونکہ بینگنی رنگ کا مطلب یہ ہے کہ جانور کو ذبح نہ کیا گیا تھا۔
- 2- گوشت کی شکل و صورت اور ہیئت اس طرح ہو کہ جیسے کوئی مرصع فرش اصطلاحاً اس شکل کو MARBELLED APPEARANCE کہتے ہیں۔

- 3- گوشت کو جب ہاتھ لگایا جائے تو اس میں مضبوطی اور چک محسوس ہو۔ انگلی نہ تو اندر دھنسنے اور نہ ہی پلپلا محسوس ہو اور انگلی کو گیلانا نہ کرے۔
- 4- گوشت کو جب انگلی سے دبایا جائے تو اس کے اندر ہوا کی موجودگی محسوس نہ ہو۔
- 5- گوشت سے کسی قسم کی کوئی خوشبو یا بدبو نہ نکل رہی ہو۔
- 6- پکانے سے گوشت زیادہ نہ سکڑے۔
- 7- گوشت اگر تھوڑی دیر پڑا رہے تو پانی نہ چھوڑے بلکہ پڑا رہنے پر وہ مزید خشک ہو جائے اور اس کے اوپر بالائی سطح خشک ہو جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو گوشت خراب ہے۔
- 8- جب گوشت پانی چھوڑے۔ رنگت زردی مائل ہو جائے اور سبزی مائل ہو کر اس میں یوں تری آجائے جیسے خمیرے آٹے میں ہوتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ گوشت خراب ہو گیا۔
- 9- کھلی ہوا میں دو تین گھنٹے پڑا رہنے پر گوشت خراب نہیں ہوتا۔ اگر اس پر پورا دن گزر جائے تو گرم علاقوں میں گوشت میں سڑاند پیدا ہو کر انسانی استعمال کے ناقابل ہو جاتا ہے۔

احادیث میں گوشت کی اہمیت

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”دنیا اور جنت کے رہنے والوں کے کھانے کا سردار گوشت ہے۔“ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت آیا۔ وہ دسی کا تھا کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے دانتوں کے ساتھ نوچ کر تناول فرما رہے تھے۔

(ابن ماجہ - ترمذی)

گوشت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کا خلاصہ کریں تو ان کو بکرے کا گوشت اور پائے پسند تھے۔ اس میں سے بھی وہ دسی اور شانہ زیادہ پسند کرتے تھے۔ یہ وہ مقامات ہیں جہاں پر ریشے موٹے نہیں ہوتے اور گوشت جلد گلتا اور

ملائم ہوتا ہے۔ اس کے بعد ان کی پسند پشت کا گوشت تھا جس کا ریشہ ران سے کم موٹا مگر اس میں خون پیدا کرنے والے اجزاء ملتے ہیں۔ انہوں نے شکار کے جانور اور پرندے زیادہ پسند فرمائے کیونکہ قرآن مجید نے پرندوں کے گوشت کو بہترین گوشت قرار دیا ہے۔ آج کل بھی پرندوں کے گوشت کو سفید گوشت کے نام سے زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مرغ شوق سے کھایا لیکن گائے کے گوشت کو بیماریوں کا باعث قرار دیا ہے۔

گوشت کے فوائد

گوشت بدن کو بڑھا کر طاقت بخشتا ہے۔ گوشت کے فوائد جانوروں کے حساب سے مختلف ہیں۔ بکری کا گوشت خون لطیف پیدا کرتا ہے۔ گرم مزاجوں کے موافق ہے۔ تپ دق اور کمزوری میں اس کی بخنی مفید ہے۔ فاضل طبیبوں کا قول ہے کہ بکری یا بکرے کے جس عضو کو کھایا جائے انسان کے اس عضو کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔

مرغ کا گوشت کثیر الغذا اور عمدہ خون پیدا کرتا ہے۔ بھوک تیز کرتا اور جسم کو خوبصورت بناتا ہے۔ اس کا شوربہ گرمی کے سوا ہر قسم کے بخاروں میں مفید ہے۔ فہم و فراست اور دماغ کو چست اور چالاک بناتا ہے۔ مرغ جتنی کم عمر کا ہوا تھا ہی اس کا گوشت مفید ہے۔ پرندوں کا گوشت لاغری اور کمزوری میں مفید ہے۔ بھوک لگاتا اور کمزور معدہ والوں کو مفید ہے۔ باہ اور اکثر اعضاء کو قوت دیتا ہے۔ تپ دق میں اس کا شوربہ مفید ہے۔

گوشت کی کثرت سے گردوں میں یورک ایسڈ کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ گردے اسے بآسانی خارج نہیں کر سکتے۔ ایک حالیہ تحقیق کے مطابق زیادہ مقدار میں گوشت کھانے سے کینسر کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ غالباً اسی لئے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ گوشت کھانے اور روزانہ کھانے کو متعدد مقامات پر ناپسند فرمایا۔

بخنی کے فائدے

گوشت کو ابال کر جو پانی حاصل ہوتا ہے وہ عام الفاظ میں بخنی ہے۔ اگرچہ سبزیوں کے جو شانہ کو بھی بخنی ہی کہا جاسکتا ہے۔ مرغ کی بخنی کے علاوہ گوشت کے ٹکڑے انڈے

کی سفیدی، مکی کا آٹا بھی شامل ہے۔ ان اضافات سے یہ شور بہ ایک نہایت مفید اور مقوی غذا بن جاتا ہے۔ بخنی بنانے کا عام طریقہ یہ ہے کہ گوشت کے ساتھ لہن اور مھالے ڈال کر ان کو پانی میں اس وقت پکاتے ہیں جب تک کہ وہ گوشت گل جائے۔ اس غرض کے لئے زیادہ طور پر گردن کا گوشت پسند کیا جاتا ہے۔ گردن اور پشت کے گوشت میں معمول کے لحمیات کے علاوہ خون کی تیاری میں کام آنے والے عناصر بھی شامل ہوتے ہیں۔ ایک مغربی نسخہ کے مطابق ہڈیوں کی بخنی مفید چیز ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جوڑ بنانے والی ہڈیوں میں سے کسی کے آخری سرے کو توڑ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لئے جاتے ہیں۔ پھر ان ٹکڑوں میں نمک اور پانی ڈال کر کافی دیر تک پکایا جاتا ہے۔

آج کل مرغی کے بچوں سے بھی بخنی تیار کی جاتی ہے۔ اگرچہ اپنی افادیت کے لحاظ سے یہ چوپایوں کی بخنی کے برابر نہیں لیکن اس کو بیکار بھی نہیں کہا جاسکتا۔ پرندوں کے گوشت کا شور بہ یا بخنی کمزوری اور غذائی کمی کا علاج ہے۔ بخنی پکانے میں بعض لوگ سبزیاں یا پھل بھی شامل کر لیتے ہیں۔ اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ سوائے اس کے کہ ان کے نمک بھی شامل ہو گئے۔

لوبان - لیبان

لوبان ایک درخت ضرور (کم کام) کا گوند ہے جس کا رنگ باہر سے بھورا سرخی مائل یا زرد اور اندر سے مثل دودھ کے سفید ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کے درخت ہندوستان میں بھی ہیں لیکن دنیا میں زیادہ تر لوبان کی در آمد جنوبی تھائی لینڈ، ملیشیا اور جزائر شرق الہند سے ہوتی ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اپنے گھروں میں لوبان اور شیخ کی دھونی دیا کرو۔“ (بیہقی)

محدثین نے احادیث کی تفسیر میں لوبان کو کندر کے ساتھ خلط ملا کر دیا ہے۔ ابن قیم

نے لوبان کو کندر قرار دیتے ہوئے دونوں کے فوائد ملا دیئے ہیں۔

لوبان سے زخموں کا علاج

دافع تغن، حابس خون ہونے کی وجہ سے زخموں کے علاج میں اہمیت رکھتا ہے۔ جراثیم کش ہونے کی وجہ سے سانس کی نالیوں کی سوزش، گردہ کی سوزش اور پتھری کے علاوہ پیشاب آور اثر کی وجہ سے مقبول ہے۔ زخموں کے علاج میں گچھر کو روئی پر لگا کر زخم پر لگائیں تو یہ چپک جاتی ہے۔ زخم سے عفونت کو دور کرنے کے علاوہ اسے مندمل کرتی ہے۔ اس کو لگانے سے بار بار پٹی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ سوڈیم نیوویٹ اکثر مرہموں کا اہم جزو ہے۔ خاص طور پر پھپھوندی سے پیدا ہونے والی سوزشوں، داد چنبل اور پرانے ایگزیریماس تہیا یا سلی سلک ایسڈ کے ساتھ ایک مقبول دوائی ہے۔

لوبان اور پیٹ کے امراض

لوبان قبض کشا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ ریاچ کو تحلیل کرتا ہے اسہال میں مفید ہے۔

لوبان کے دیگر متعدد فوائد

دیدوں نے اسے مفرح قرار دینے کے علاوہ پسینہ کو خوشبودار کرنے والا بیان کیا ہے۔ اس کے کھانے سے مٹانے کی سوزش دور ہو جاتی ہے۔ دق اور سل میں بھی نافع ہے۔ لوبان کالیپ نزلوں کو روکتا ہے۔ روشن کھڑکیوں میں ملا کر اگر کان میں ڈالا جائے، کان کا درد جاتا رہتا ہے۔ اس کی دھونی کیڑوں مکوڑوں کو بھگا دیتی ہے۔ لوبان کو نیم کوب کر کے ہانڈی میں گل حکمت کر کے ڈال کر ایک نگی بخارات کے اخراج کے لئے لگا دیتے ہیں۔ اس ہانڈی کو آگ دینے کے بعد لوبان کے جو بخارات نگی کے ذریعے باہر آتے ہیں ان کو شیشی میں جمع کر لیں، یہ لوبان کا چوا کہلاتا ہے۔ اس سیال کو پتھوں کی کمزوری کے علاوہ داد قوبا اور ایگزیریماس کے لئے مفید پایا جاتا ہے۔

لوبانی کی دھونی

حشرات الارض سے نجات حاصل کرنے کا جدید طریقہ کرم کش ادویہ ہیں۔ ان میں

سے اکثر کلورین سے مر جب پاتی ہیں۔ یہ تمام ادویہ زہریلی ہیں۔ ایک حالیہ جائزے سے معلوم ہوا ہے کہ ہر سال تین لاکھ افراد ان کے مضر اثرات سے متاثر ہوتے ہیں۔ لاہور میں پچھلے سال ایک عورت کی موت انہی ادویہ کی وجہ سے ہوئی۔ ان ادویہ کے سپرے کے نتیجے میں پرندے ختم ہو گئے ہیں۔ اشیاء خوردنی پر اگر یہ گر جائیں تو مہلک اثرات ہو سکتے ہیں۔

اس مسئلہ کا سب سے آسان اور مفید حل بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے عطا ہوا کہ گھروں میں لوہان اور صقر یا لوہان اور الشیخ ملا کر دھونی دی جائے۔ الشیخ بنیادی طور پر جب الارشاد ہے جبکہ صقر کا جزو عامل THYMOL ہے۔ یہ دونوں چیزیں خوشبودار اور انسانی صحت کے لئے مفید ہیں۔ اگر کسی کمرے میں خناق یا دق کا مریض رہا ہو اور ہم اسے جراثیم سے پاک کرنا چاہیں تو طب جدید کے پاس گندھک اور فارملین کے علاوہ کوئی چیز نہیں۔ یہ دونوں کیڑوں کے لئے نقصان دہ اور انسانوں کے لئے مہلک ہیں۔ اس کے مقابلے میں اگر اس کمرے میں لوہان کے ساتھ صقر یا الشیخ ملا کر دھونی دی جائے تو نہ صرف کہ پھمڑ کھلیاں، لال بیک، چھپکلیاں ہلاک ہو جائیں گے بلکہ جراثیم بھی ختم ہو جائیں گے۔ اگر اس دھونی کے دوران اہل خانہ کمرے میں موجود رہیں تو ان کی مٹائیں کی ٹالیاں بھی جراثیم سے پاک ہو جائیں گی۔

بد قسمتی یہ کہ ہمیں ابھی تک یہ یقین نہیں آ سکا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسخے دوسروں سے ہر حال میں بہتر ہیں۔

(طب نبوی اور جدید سائنس)

مکھن - زبد

احادیث میں اس کا ذکر

بسر کے دو بیٹوں جو سلطی سے تھے فرماتے ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے خدمت اقدس میں کھجور اور مکھن پیش کیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور اور مکھن کو پسند فرماتے تھے۔ (سنن ابی داؤد)

مکھن کے فوائد

مکھن ملطف اور مقوی دماغ ہے۔ بدن کو موٹا کرتا ہے۔ سدہ کھولتا ہے۔ آواز کو صاف کرتا ہے۔ ظاہری اور باطنی اورام کو مفید ہے۔ مکھن اور شہد ملا کر شیرخوار بچوں کے مسوڑھوں پر ملنے سے دانت آسانی سے نکلنے ہیں۔ کھانسی کو نافع، فضلات کو براہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ ذات الحب اور ذات الریہ کو ہمراہ شہد مفید ہے۔ جلد کو نرم کرتا ہے۔ مادہ کا انضاج کر کے اس کو تحلیل کرتا ہے اور کانوں کے پہلوی حصے میں اور حالبین دورگیں (جن سے پیشاب گردے سے مٹانے میں اترتا ہے) میں پائے جانے والے درموں کو دور کرتا ہے اور منہ کا درم بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اس کو تنہا استعمال کرنے سے عورتوں اور بچوں کے جسم کے تمام درم ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر اس کو چاٹا جائے تو بھیچرے سے پیدا ہونے والے خون کو خارج کرنے میں نافع ہے اور بھیچرے کے درموں کو صبح کرتا ہے۔

یہ دست آور ہے۔ سخت اعصاب کو نرم کرتا ہے اور سودا اور بلغم کی حرارت کی وجہ سے ہونے والے درموں کی سختی و صلابت کو دور کرتا ہے۔ بدن کی خشکی کو ختم کرتا ہے۔ بچوں کے مسوڑھوں پر اس کو لگانے سے دانت نکلنے میں آسانی ہوتی ہے۔ خشکی اور ٹھنڈک کی وجہ سے ہونے والی کھانسی کے لئے مفید ہے۔ بالخورہ اور بدن کی خشونت کو ختم کرتا ہے۔ پاخانہ نرم کرتا ہے مگر بھوک کم کر دیتا ہے۔ اس کے ساتھ شیریں چیز مثلاً شہد یا کھجور وغیرہ بدہضمی میں مفید ہے۔ مکھن اور کھجور ایک ساتھ تادل کرنا سنت ہے۔ اس میں ایک بڑی حکمت ہے کہ اس سے ایک دوسرے کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

مرکی - مر

مرکی ایک درخت کا رال دار گوند ہے جو اس کے تنہ میں شکاف دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے گول گول یا بے قاعدہ دانے ہوتے ہیں یا ان دانوں کے باہم ملنے سے مختلف قد و قامت کی ڈلیاں بن جاتی ہیں۔ اس کی رنگت باہر سے سرخی مائل زرد اور مزہ خوشبودار تلخ ہوتا ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ”اپنے گھروں میں الشح‘ مراد صحت کی دھونی دیا کرو۔“ (بیہقی)
یہی روایت انہی مرتب نے ایان بن صالح بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی نقل کی ہے۔

مرکی کا استعمال جلدی امراض پر

مقامی طور پر مرکی کا استعمال کھجلی واڈ بخلوں کی بد بو رانوں کے درمیان کی خارش کے لئے مفید ہے۔ اس سلسلہ میں اسے عام طور پر سرکہ میں ملا کر لپ کیا جاتا ہے۔ اسے سرکہ میں حل کر کے غرارے کرنے سے منہ کی بد بو جاتی رہتی ہے اور دانتوں پر ملنے سے مسوڑھوں کی سوزش ٹھیک ہو جاتی ہے۔

مرکی کا اندرونی استعمال

عفونت کے مادہ کو خشک کرتی ہے۔ سردی اور بلغمی اور ام کو تحلیل کرتی ہے۔ پرانے دستوں کو بند کرتی ہے۔ پرانی کھانسی اور دمہ میں مفید ہے۔ سینے اور پٹلی کے درد کو دور کرتی ہے۔ مقوی معدہ اور ریاح کو خارج کرتی ہے۔ خون کے سفید دانوں کو بڑھاتی ہے۔ آنتوں کے کیڑے مارنے کے لئے اسے کسٹرائیل میں ملا کر دیتے ہیں۔ مرکی کو الایچی، طباشیر اور شہد کے ساتھ ملا کر چٹانے سے کمزوری جاتی رہتی ہے۔

اندرونی استعمال میں مزمن سعال، دمہ، مثانی کی سوزش اور فولاد کے مرکبات کے ساتھ حیض کی کمی اور رکاوٹ میں دیتے ہیں۔ اگرچہ اس کے اندرونی فوائد کافی ہیں مگر ذیلی اثرات کی بنا پر اس کا صحیح مصرف خارجی استعمال تک محدود رہنا چاہیے۔ اسے سرکہ اور کبھی زیتون کے تیل میں ملا کر پرانی خارش کے لئے نہایت اچھے اثرات کے ساتھ استعمال کیا گیا۔

مسوڑھوں اور ہونٹوں کے زخموں کا علاج

اس کے علاج میں عرقِ گلاب کے ساتھ اس کا جوشاندہ یا بھارتی ماہرین کے بقول

مرکی کے ساتھ گلاب کی چٹیاں ڈال کر اسے دس منٹ پکالینا کافی ہوتا ہے اور یہ منہ میں ہر قسم کے زخموں حتیٰ کہ ہر قسم کے آنکھ کے زخموں کے لئے بھی مفید ہے۔

مربطور جراثیم کش دھونی

تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرکوبیادی طور پر گھروں میں دھونی دینے کے لئے حب الرشاد اور صحر کے ساتھ مرکب میں تجویز فرمایا ہے۔ یہ تینوں اور نہایت عمدہ قسم کی جراثیم اور کرم کش ہیں۔ اس لئے جس گھر میں ان کی دھونی دی جائے گی وہاں پر موجود بیماریوں کے تمام جراثیم ہلاک ہو جائیں گے۔ تمام حشرات مر جائیں گے۔ جراثیم کو ہلاک کرنے کے ساتھ محفوظ دوائی ہونے کی وجہ سے اہل خانہ کو اس سے کوئی خطرہ نہیں کیونکہ دھونی اور سپرے والی تمام دوائیں زہریلی ہوتی ہیں۔

مرزنجوش

یہ بودار پودا قریب دو گز اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے پودینہ سے قدرے لمبے ہوتے ہیں جن سے مخصوص قسم کی بو آتی ہے۔ پھول مثل گل ریحان کے مرزنجوش معرب ہے۔ مرزنجوش کا جو جو دراصل مرزہ گوش تھا کیونکہ مرزہ چوہے کو کہتے ہیں۔ گوش کان کے معنی میں ہیں۔ شیخ داؤد انمالاکی نے دوتا مردا کو چوہے کہتی کے مترادف ہے لیکن یہ غلط ہے بلکہ یہ سراب سے مشابہ ہے اور باغوں میں بطور خوشبودار روئیدگی کے کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کا درخت اونچائی میں دو سے تین میٹر تک ہوتا ہے۔ ہندی میں اسے سھرا کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ نباتاتیات کے مطابق دوسری چیز ہے۔ یہ درخت مغربی ایشیا، بھارت اور ہمالیہ کی ترائی میں واقع گرم علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پنجاب میں گھروں کی زیبائش کے لئے لگایا جاتا ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”علیکم بالمرزنجوش فانہ جید للفھام۔“ تمہارے لئے مرزنجوش موجود ہے یہ زکام

کے لئے بڑی موثر دوائی ہے۔“

یہ حدیث محمد بن ذہبی نے حوالہ کے بغیر اپنی الطب النبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کی جبکہ ابن القیم نے بھی بغیر حوالہ اور سند کے اسی روایت کو انہی الفاظ میں بیان کیا ہے۔

پیٹ کی بیماریوں میں اس کے اثرات

مرزنجوش اپنے اثرات کے لحاظ سے کاسر الریاح‘ آنتوں کے جراثیم مارنے والا ہے۔ اس کے تیل سے ماہواری کا درد جاتا رہتا ہے اور پیٹ سے قونچ کا درد جاتا رہتا ہے مگر یہ یاد رہے کہ قونچ آنتوں میں رکاوٹ‘ اپینڈکس‘ گردوں کی خرابیوں اور پتہ میں پتھری سے بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے میں مناسب تشخیص کے بغیر مرزنجوش کا تیل یا کوئی اور محرک دوائی خطرناک نتائج کا باعث ہو سکتی ہے۔ اس کا تیل ہلکے ہاتھ سے ملنے سے ریاح خارج ہو جاتے ہیں۔ ایک پاؤچوں کو اڑھائی سیر پانی میں پکا کر اس کا جوشاندہ تیار کیا جاتا ہے جسے اندرونی تکالیف کے لئے ایک سے دو بڑے چھچھوں کی مقدار میں کھانے کے بعد دن میں دو سے تین مرتبہ دیا جاسکتا ہے۔

آنکھ پر اس کے اثرات

مرزنجوش کے چوں کو پانی میں ابال کر چھانا ہوا جوشاندہ آنکھ میں موتیا کے لئے یقیناً مفید ہے۔ ہم نے درجنوں مریضوں کو یہ استعمال کرایا اور فائدہ ہوا لیکن موتیا اتنا پرانا نہ ہو۔ اسی طرح آنکھ میں پھولا نکالنے میں بھی مفید ہے۔ جن مریضوں کی آنکھوں میں یہ پانی ڈالا گیا اس کی بینائی بھی بہتر ہو گئی۔

زکام میں اس کے فوائد

دماغ کی رکاوٹیں کھول دیتا ہے۔ زکام کو تحلیل کرتا ہوا بندناک کو کھولنے کے بعد اسے ٹھیک کر دیتا ہے۔ ابن القیم کہتے ہیں کہ اس کی خوشبو زکام کی بندش کو کھول دیتی ہے۔ اسی خوشبو سے جما ہوا نزلہ پتلا ہو کر بہہ جاتا ہے۔ پھپھروں سے جمی ہوئی بلغم کا اخراج ہونے لگتا ہے۔

جوڑوں کے دردوں میں اس کا فائدہ

اس کالیپ پرانی دردوں اور خاص طور پر جوڑوں کے درد اور سوجن میں مفید ہے۔ اس کے پتے کوٹ کر آنکھ کے نیچے لگی ہوئی چوٹ پر لگائے جائیں۔ اگر کسی اور جگہ بھی چوٹ لگنے سے نل پڑ گیا ہو تو اس مقام پر بھی چوٹ کے لیپ سے رنگ اتر جاتا ہے۔ مرزنجوش کے پتوں کو سرکہ میں گھوٹ کر بچھو کے کانٹے پر لگایا جائے تو فوراً فائدہ ہو جاتا ہے۔ اس کا تیل لگانے سے کمر اور گھٹنوں کے درد کو فائدہ ہوتا ہے۔ ان کا ورم اتر جاتا ہے۔ اگر کوئی اسے باقاعدہ سوگھتا رہے یا تھوڑی دیر اس درخت کے نیچے بیٹھا کرے تو اس کی آنکھوں میں موتیا نہیں اترتا۔

مرزنجوش کے دیگر متعدد فوائد

اس کے پتوں کو بادام روغن کے ساتھ گھوٹ کر پلانے سے دماغ میں اگر انجماد خون سے کہیں رکاوٹ آگئی ہو تو دور ہو جاتی ہے۔ یہی مرکب پرانے درد سر اور شقیقہ میں مفید ہے۔ اس کا جوشاندہ کھانسی زکام کو دور کرتا ہے۔ مالجیو لیا میں فائدہ کرتا ہے۔ اس کے پینے سے گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ جاتی ہے۔ اسے دودھ میں ملا کر پینے سے سرد درد دور ہو جاتا ہے۔ لقوہ اور مرگی میں فائدہ ہوتا ہے۔ یہی جوشاندہ شراب کا نشہ اتارتا ہے۔ سینہ کے عضلاتی اور اعصابی دردوں میں فائدہ دیتا ہے۔ اس کے چوں کا رس آنکھوں میں ٹپکانے سے ابتدائی موتیا بند ٹھیک ہو جاتا ہے۔ نظر کی کمزوری دور ہوتی ہے۔

اس کا جوشاندہ دمہ کی شدت کو کم کرتا ہے۔ نیز مرزنجوش کالیپ آنکھوں کی سوزشوں اور ورم میں مفید ہے۔ مرزنجوش کے تازہ پتوں کو گھوٹ کر ان کا رس نکال کر اس میں ہم وزن روغن زیتون ملا کر اسے ہلکی آنچ پر اتنا پکائیں کہ پانی سوکھ جائے۔ یہ مرزنجوش کا تیل ہے جسے درد ورم اور نل والی جگہوں پر لگایا جاسکتا ہے۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

مرجان

یہ آبی کرم کے گھر ہیں جو سمندروں میں اپنے لعاب سے بناتے ہیں۔ شاخِ مرجان اور بیجِ مرجان دونوں دواؤں میں کام آتے ہیں۔

قرآن مجید میں مرجان کی بار بار تعریف کی گئی ہے۔ اس لئے اس میں فوائد بھی بے شمار ہونے چاہئیں۔ مرجان کی بہترین قسم وہ ہے جو سرخی مائل یا سرخ ہو۔

مرجان کی کیمیاوی ساخت

بنیادی طور پر مرجان کی ہر قسم کیلشیم کی عمدہ ترین اصناف سے بنی ہوتی ہے۔ کیمیاوی تجزیہ پر اس میں کیلشیم کاربونیٹ، میگنیشیم کاربونیٹ اور آئرن آکسائیڈ کا وجود پایا۔ بھارتی دوا سازوں کے تجزیہ پر اس میں آٹھ فیصدی وہ نامیاتی عناصر ہیں جو جانوروں کے اجسام کا حصہ ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کیلشیم کاربونیٹ 83 فیصدی، میگنیشیم کاربونیٹ 3.5 فیصدی، آئرن آکسائیڈ تقریباً 4.5 فیصدی ہوتی ہے۔ اس میں فولاد کی موجودگی سرخ رنگ کا باعث ہوتی ہے۔ مرجان کی ساخت میں کیلشیم اور میگنیشیم کے نمکیات اس کی طبی افادیت کا سبب بنتے ہیں۔ انہی کی بنا پر اسے تیزابیت کو ختم کرنے والا جریان خون کو روکنے والا قابض قرار دیا جاتا ہے۔ میگنیشیم اسے ملین بناتا ہے جبکہ فولاد کی موجودگی اسے مقوی اعصابی کمزوری کے لئے ناکف قرار دیتی ہے۔ کیلشیم اور فولاد کی قدرتی قسمیں جسمانی فوائد میں کیمیاوی یا مصنوعی اقسام سے زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

مرجان اور دانتوں کے امراض

چونکہ یہ مقامی طور پر قابض ہے۔ اس لئے دانتوں پر ملنے والے منجن میں ڈالا جاتا ہے۔ مرجان سوختہ کر کے اس میں بادام کے پھلکوں کی راکھ کے علاوہ عطرِ قرعہ، نمک سا بھر اور مصطلکی رومی بھی شامل کی جاتی ہے۔ مرجان کی راکھ زخموں سے بہنے والے خون کو بند

کرنے میں لاجواب ہے۔

پیٹ کی تیزابیت اور السر

مرجان میں کیلشیم کی موجودگی تیزابوں کو ختم کرنے میں کام آتی ہے۔ اس لیے پیٹ کے السر اور تیزابیت سے ہونے والے تخیر معدہ میں مفید ہے۔ صغراوی مادوں کی زیادتی سے پیدا ہونے والے سردرد میں بڑے کام کی چیز ہے۔

مرجان کے متعدد فوائد

اس کی کیمیادی ساخت میں کیلشیم اور فولاد ہونے کی وجہ سے اسے پرانی کھانسی، تپ دق، سل، دمہ پرانے بخاروں، امراض گردہ و مثانہ، سوزاک، پیشاب کی نالی کی سوزش اور جلن میں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ کمزوری سے پیدا ہونے والی بیماریوں جیسا کہ اعصابی دردوں، چکر سردرد میں بھی مفید ہے۔

موتی - لؤلؤ

سفید، گول چمکدار دانے جو ایک قسم کے سمندری کیڑے کے گھر (سیپ) سے نکالے جاتے ہیں۔ موتی چھوٹے اتنے کہ 200 موتیوں کا ایک گرام بھی نہ ہو یا بڑے اتنے کہ 120 گرام تک وزنی ہوتے ہیں لیکن یہ نادر ہیں۔

جنت کی خوبصورتی کے بیان میں آیات مقدسہ اور احادیث میں اس کی کافی تفصیل آئی ہے۔ احادیث میں موتی کا ذکر بطور زیور، لباس، ایک خوبصورت اور چمکدار قیمتی چیز کے طور پر آیا ہے۔ قرآن مجید میں بھی موتی اسی صفت کی بنا پر مذکور ہوا۔ موتی کے کمالات میں اس کی چمک، ہموار ملائم، خوبصورت اور جاذب ہوتا ہے۔ ان ہی صفات کی بنا پر اس کی قیمت متعین ہوتی ہے۔ یہ خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو بیکار نہیں ہوتا۔ اس احادیث میں اس کا ذکر خوبصورتی اور قیمت کے نقطہ نظر سے کیا گیا ہے۔ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو علاج میں کوئی اہمیت نہیں دی۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ فوائد معمولی ہونے کے ساتھ

قیمت زیادہ ہے یا اس میں شفا کی صفت نہ تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بیماری کے علاج میں موتی کا ذکر نہیں فرمایا۔

خفقان اور دل گھبراہٹ

موتی بنیادی طور پر فرحت اور لطافت پیدا کرتا ہے۔ دمہ، خفقان، وسواس، جنون، گھبراہٹ، اضطراب کے لئے مفید ہے۔ اپنی حرارت کے لحاظ سے یہ معتدل ہے اور اس کی ٹھنڈک بھی معتدل ہے۔ نیز جسم کے کسی حصہ سے کسی بھی وجہ سے اور خاص طور پر تھوک کے ساتھ آنے والے خون کو بند کرتا ہے۔ ابن زید سے منقول ہے کہ منہ میں ثابت موتی کو رکھ کر چوسنے سے دل کو طاقت آتی ہے۔ منہ سے بدبودور ہوتی ہے اور جزام کو فائدہ ہوتا ہے۔

موتی اور دانتوں کے امراض

موتی کا سفوف دانتوں پر ملنے سے مسوڑھے تندرست اور دانت چمکدار ہوتے ہیں۔ مقامی طور پر اس کے سفوف سے زخم جلد بھرتے ہیں۔ چہرے سے چھپ چھپ، جھانک، کلف دور ہوتے ہیں۔ اطباء قدیم اس کے استعمال کے ایک نسخہ میں اسے عرق گلاب یا عرق بید مشک میں بارہ روز کھل کرنے کے بعد دو ماشہ صبح نہار منہ کھاتے ہیں۔

موتی اور آنکھ کا علاج

زمانہ قدیم سے آنکھ کے علاج اور سرمہ بنانے میں موتی کا استعمال جاری ہے۔ کہتے ہیں کہ موتی آنکھ کی سوزش کو مندل کرتا ہے۔ ناخونہ، ضعف، بصارت، جلا اور پانی بننے کو بند کرتا ہے۔

موتی کے دیگر فوائد

جسم کے سدے کھولتا ہے۔ پتھری کو خارج کرتا ہے۔ پیشاب کی جلن کو دور کرتا ہے۔ بواسیر کی وجہ سے آنے والے کثرت حیض کے خون کو روکتا ہے اور مقوی اعضاء دیکھتا ہے۔

کیا وی تجزیہ

ساخت کے لحاظ سے موتی اور سپی میں کوئی فرق نہیں بلکہ بعض ماہرین مرجان کو بھی

اسی نوعیت سے قرار دیتے ہیں۔ یہ امر مسلم ہے کہ ان سب کی ساخت میں استعمال ہونے والا کیمیائی عنصر کیلشیم ہے۔ کیلشیم کے جو نمک اس میں پائے جاتے ہیں ان میں سب سے زیادہ کیلشیم کاربونیٹ یا Aragonite ہے۔ جدید تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ مروارید اور صدف مروارید میں کلس اور فاسفورس پایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ تمام بدن کے لئے خصوصاً قلب کے لئے اور دماغ کے لئے بہترین طاقتور دوا ہے۔

ڈاکٹر گھوش نے موتی کو محرک اور مقوی باہ لکھا ہے۔ تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ مروارید اور صدف مروارید میں کیلشیم اور فاسفورس پایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ تمام بدن اور خصوصاً قلب کے لئے ایک بہترین طاقتور دوا ہے۔ طب یونانی میں مجوں، جالینوس، لولوی، خیرہ مروارید، مفرح یا قوتی، کشیہ مروارید اور کشیہ صدق اور خیرہ صدف ہے۔

منقہ - زربیب

منقہ کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ چھوٹے انگور کو سکھائیں تو کشمش بنتی ہے اور بڑے انگور سوکھ کر منقہ بنتا ہے۔

قرآن مجید میں اس کا ذکر 11 مرتبہ آیا ہے۔ ہر جگہ اسے بہترین پھل پرہیزگاروں کے لئے انعام کے طور پر ذکر فرمایا گیا۔

احادیث میں اس کی اہمیت

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انگور کے خوشے اس طرح تناول فرماتے دیکھا کہ چھوٹا سا خوشہ منہ میں لے کر دانے توڑتے اور ٹکڑوں کو باہر کھینچ لیتے۔ (مدارج النبوة)

نیز حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منقہ بھلویا جاتا تھا۔ وہ یہ شربت اس روز پیتے، اگلے روز پیتے اور بعض اوقات اس سے اگلے روز بھی بقایا دوسروں کو دے دیتے تھے۔ ایک اور روایت میں بچا ہوا ملازمین کو دے دیا جاتا تھا۔ (ابوداؤد) مزید فرمایا کہ انگور کیا اچھی چیز ہے۔ یہ پھلوں کو مضبوط کرتا ہے۔ مرض کو دور اور غصہ کو

ٹھنڈا کرتا ہے۔ انگور بلغم کو دور رنگ کو صاف اور منہ کی خوشبو پاکیزہ بناتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ مونز متقی کھانا لازم کرو کیونکہ یہ پت (گرمی دانے) کو دور کر کے صورت کو حسین اور منہ کی بو کو پاکیزہ بناتا ہے اور فکر کو دور کرتا ہے۔ (نزہۃ المجالس)

منقہ کے فوائد

مقوی قلب و دماغ و جگر ہے۔ منقہ بطور غذائیت بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ تلین شکم کرتا اور باہ کو طاقت دیتا ہے۔ مفرح و مقوی قلب ہونے باعث خفقان اور ضعف قلب میں مستعمل ہے۔ خصوصاً جبکہ ایک ایک تولہ منقہ رات کے وقت گلاب میں بھگو یا جائے اور صبح کے وقت منقہ کھا کر اوپر سے گلاب پیا جائے۔

منقہ لاغر جسم کو موٹا کرتا ہے۔ اس کے بیج معدہ کی اصلاح کرتے ہیں۔ اس کا گودہ بھیچروں کے لئے اکسیر ہے۔ پرانی کھانسی میں فائدہ دیتا ہے۔ گردہ و مثانہ کا درد دور کرتا ہے۔ پیٹ نرم جگر اور تلی کو طاقت دیتا ہے۔ بلغم کو نکالنے کے بعد اس کی آئندہ پیدائش کو کم کرتا ہے۔ یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ منقہ کو پانی میں بھگو کر اس کا پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ طب یونانی میں منقہ جو شائدوں کے اہم جزو رہا ہے۔ اس کا لعاب آگ پر گاڑھا کر کے اس میں میٹھی اور انجیر ملا کر شہد کے ساتھ دینے سے پرانی کھانسی کا بہترین علاج ہے۔

میٹھی - حلبہ

میٹھی ایک مشہور ساگ ہے جس کی بھیجا عام طور پر کھائی جاتی ہے۔ اس کے بیج اور پتے بطور دوا استعمال کئے جاتے ہیں۔ بیج عموماً زردی مائل سرخ رنگ کے نکلتے ہیں جسے تخم حلبہ کہتے ہیں۔ خوشبودار پانی میں بھگونے پر لعاب پیدا کرتے ہیں۔

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میٹھی میں شفا چاہا کرو“ اور فرمایا ”جو کچھ میٹھی میں ہے اگر میری امت کو معلوم ہوتا تو وہ اس کو خریدتے اگرچہ سونے کے برابر ملتی۔“

(نزہۃ المجالس-2)

امراض حلق اور میتھی

میتھی کا جو شانہ حلق کی سوزش، ورم اور دکھن کے لئے بہت مفید ہے۔ سانس کی ٹھن کو کم کرتا ہے۔ کھانسی کی شدت دور ہوتی ہے اور معدہ میں اگر جلن ہو تو جاتی رہتی ہے۔ میتھی کا یہ اثر بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ کھانسی کے علاج میں استعمال ہونے والی تمام دوائیں معدہ میں خیزش پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے پرانی کھانسی کے تمام مریضوں کو معدہ میں جلن اور بد ہضمی کی شکایت رکھتی ہے۔ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں میتھی اور سفرجل ایسی منفرد دوائیں ہیں جو کھانسی کو ٹھیک کرنے کے ساتھ ساتھ معدہ کی اصلاح بھی کرتی ہے۔

امراض سینہ اور میتھی

میتھی بنیادی طور پر پیشاب آور اور مخرج بلغم ہے۔ پھیپھڑوں کی اندرونی جھلی کی تندرستی کی نگہداشت کرتی ہے۔ بلغم نکالنے کے لئے ساتھ ساتھ تھلیوں کو توانائی دیتی ہے جس سے وہ آئندہ ملجب ہونے سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ میتھی کے استعمال کے دو طریقے ہیں۔ پتے اور شاخیں سکھا کر کام میں لانا دوسرا میتھی کے بیج استعمال کرنا۔ بھارتی محقق بیجوں کو پتوں سے زیادہ مفید قرار دیتے ہیں۔ 5 گرام (چھوٹا چمچ) پس ہوئی میتھی اگر پانی کے ساتھ کھائی جائے۔ اگر اس میں شہد ملایا جائے تو کھانسی کے لئے مفید ہے۔ نیز اس کے لئے قط البحری اور حب الرشاد کے ہمراہ میتھی کے بیج شامل کر دینے سے علاج دمہ اور کھانسی کا آسان ہو جاتا ہے۔

پیٹ کے امراض اور میتھی

میتھی کے بیجوں میں لعاب دار اجزاء آنتوں کی جلن، گیس، پرانی پیچش اور معدہ کے السر میں سکون دیتے ہیں۔ سردی کے موسم میں کھانے کے بعد ۱/۲ چھوٹا چمچ لگاتار کھانے سے موسم کی اکثر بیماریوں سے بچاؤ ہو جاتا ہے۔ ماہرین نے اسے مفرح قرار دیا ہے۔ میتھی اشتہا آور بھی ہے۔ اس لئے بھوک کی کمی اور کھٹے ڈکاروں کو دور کرتی ہے۔

میتھی سے خنازیر کا علاج

اس کا مسلسل استعمال خنازیر کا بہترین علاج ہے۔ چونکہ خنازیر غددوں میں تپ دق کی قسم ہے لہذا اس مقصد کے لئے اگر اس کے ساتھ قسط شہد اور روغن زیتون بھی شامل کر لیا جائے تو علاج جلد ہوگا اور مریض کی کمزوری ابتداء ہی سے دور ہو جائے گی۔

میتھی کا بواسیر میں فائدہ

میتھی کے مسلسل استعمال سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات سے گر جاتے ہیں۔ اس نسخہ کے ساتھ اگر انجیر شامل کر لی جائے تو افادیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

میتھی سے زیا بیطس کا علاج

اس کے کیمیادی اثرات کو جانے بغیر یہ بات مشاہدات سے ثابت ہوتی ہے کہ میتھی کھانے سے زیا بیطس کی شدت میں کمی آ جاتی ہے۔ چند مریضوں کو

کلونچی	1 تولہ
ختم کاسنی	1/2 تولہ
ختم میتھی	1/2 تولہ

کے تناسب سے ملا کر زیا بیطس (شوگر) کی شدت کے دوران 3 ماشہ کی خوراک میں صبح و شام دیا گیا۔ چھ ماہ کے استعمال سے اکثر لوگوں کے پیشاب میں شکر کی مقدار برائے نام رہ گئی۔ (طب نبوی اور جدید سائنس)

میتھی اور امراض نسواں

یہ بات تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے کہ میتھی کا سرالریاح اور پیشاب آور ہے۔ جن عورتوں کو حیض کا خون بار بار آتا ہو ان کے لئے مفید ہے۔ عورتوں کے دودھ کی مقدار میں اضافہ کرتی ہے۔ جسمانی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ میتھی میں فولاد اور وٹامن ب اس کو خون کی کمی اور اعصابی کمزوری میں مفید بتاتے ہیں۔

میتھی سے شوگر کا علاج

روزانہ میتھی کے بیج کے استعمال سے نہ صرف شوگر پر کنٹرول کیا جاسکتا ہے بلکہ خون میں ”کولیسٹرول“ چربی کی سطح میں بھی کمی آجاتی ہے جس کی وجہ سے قلب پر حملے کے اندیشوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف نیوٹریشن (این۔ آئی۔ این) کے تحقیقاتی جائزے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے۔ این آئی این کے سائنسدانوں نے دو سال قبل ہی میتھی کے بیجوں کے استعمال کی افادیت کی اطلاع دی تھی، اب اس افادیت کی توثیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ درجہ اول کے ایسے ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بھی مفید جو انسولین کا استعمال کرتے ہوں۔ اس پراجیکٹ پر کام کرنے والے ایک سائنسدان ڈاکٹر سی رگھورام نے کہا کہ میتھی سے خون میں گلوکوز کی سطح میں قابل لحاظ کمی آتی ہے اور پیشاب میں تو صرف دس دن کی مدت میں 64 فیصد تک کمی ہوتی ہے۔

ہندوستانی گھروں میں میتھی کے بیجوں کو سالے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا مزہ کڑوا ہوتا لیکن دیگر سالے شامل کر کے اس کی کڑواہٹ کو دور کیا جاسکتا ہے۔ میتھی کے بیج چپاتیوں میں شامل کر کے لٹچ اور ڈنر میں استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ یہ بیج چاول، دال، ترکاریوں، چٹنی میں سفوف کی شکل میں یا پھر پانی یا چھچھ میں شامل کر کے کھانے سے پہلے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ روزانہ استعمال کی مقدار کا انحصار ذیابیطس کی شدت پر منحصر ہوتا ہے اور یہ مقدار 25 گرام سے 100 گرام تک ہو سکتی ہے۔ ابتداء میں لٹچ اور ڈنر پر دو بڑے چمچے لئے جاسکتے ہیں۔ ڈاکٹر رگھورام نے انتباہ دیا ہے کہ میتھی صرف تائیدی علاج کے طور پر ہی مفید ہے۔ البتہ اس کے استعمال سے ذیابیطس کی دوا کی ضرورت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک خون میں شکر کی سطح زیادہ ہو، میتھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا ایک ہی ذیلی اثر ہے کہ بعض مریضوں کا پیٹ بھول جاتا ہے۔ لیکن بعد میں یہ خود بخود دور بھی ہو جاتا ہے۔ تجربات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ میتھی کے بیجوں کے استعمال سے سیرم کولیسٹرول اور ٹریگلیسرائڈس میں بھی کمی آتی ہے اور ہارٹ اٹیک کے اندیشے میں کمی ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں بار بار پیشاب کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔

(رہنمائے دکن-18 جولائی-1990ء)

میتھی کی جدید تحقیقات اور فوائد

کیمیائی تجزیہ پر اس کا علم ہوا کہ اس کے اجزاء بعینہ روغن جگر ماہی جیسے ہیں۔ (God-Liver Oil) اس کے علاوہ فاسفیٹ 25 فیصد لسی تھیں اور نیوکلو البیومن۔ اس لئے اب اس کو مچھلی کے تیل کا بدل سمجھا جا رہا ہے۔ چنانچہ میتھی کو خون کی کمی، اعصابی کمزوری، بیماریوں کے بعد کی کمزوری، نیز نفرس، وجع مفاصل میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کی ترکیب دو چمچے چائے سفوف کو دودھ میں حل کر کے پلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ میتھی میں فولاد اور کئی الکالائیڈز ملتے ہیں۔

ملح-نمک

سورہ فرقان 53 اور سورہ قاطر 35-3 میں نمک کا ذکر موجود ہے۔ کھانے کو ذائقہ دار بنانے کے لئے نمک ضروری ہے۔ اوسط درجہ قوی آدمی کے لئے دن رات 2-3 گرام نمک کی مقدار ضروری ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”تمہارے سالن کا سردار نمک ہے۔“ یہ حدیث ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث ذکر کی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”کھانا نمک سے شروع اور نمک پر ختم کرو کیونکہ اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے۔ جن میں جذام، برص، دردِ حلق، دردِ دندان اور دردِ شکم شامل ہیں۔“ (نزہۃ المجالس-جلد اول) امام صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ”جو شخص اپنے پہلے لقمہ پر نمک چھڑکے تو چہرے سے سفید و سیاہ پھنسیاں مٹ جائیں گی۔“

امام رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اصحاب سے پوچھا۔ کونسا سائن ضروری ہے؟ کسی نے کہا گوشت۔ کسی نے کہا گھی۔ فرمایا نہیں وہ ”نمک“ ہے۔ فرمایا ایک تفریح میں ہم نمک لینا بھول گئے باوجود سب کچھ ہونے کے ہر چیز بے مزہ تھی۔

مسند فردوس میں لکھا ہے کہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا۔ ”جو شخص کھانے سے پہلے اور بعد میں نمک چکھے وہ تین سو تیس قسم کی بلاؤں سے بچ جائے گا۔ سب سے کمتر ”جذام“ ہے۔“

نمک کے طبی فوائد

- ☆ نمک اندرونی طور پر باریک باریک کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے۔
- ☆ سلور ٹائٹریٹ زہر کا تریاق ہے۔ اس کو غیر محلول کلورائیڈ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ غالباً اسی لئے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھوکاٹے پر نمک کا محلول لگایا ہے۔
- ☆ اندرونِ جریان خون اور نفث الدام (خون تھوکنے) کو بند کرتا ہے۔
- ☆ صرع (مرگی) اور شقیقہ (آدھے سر کا درد) میں مفید ہے۔
- ☆ نمک بدن کے ہیموگلوبن کو محلول حالت میں رکھتا ہے اور ہم مسلسل اس کو پسینہ پیشاب اور آنسوؤں وغیرہ سے خارج کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے نمک کی ضرورت یا کمی نہ صرف امراض کا باعث ہوگی بلکہ موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔
- ☆ معدی لعابات اور ہضمی غدود میں ترشحات بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے بھوک کم لگتی ہے۔
- ☆ ہضم کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ خصوصاً ترکاریوں کے ہضم میں۔
- ☆ پیاس بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے پتلی غذاؤں کے جذب ہونے میں مدد ملتی ہے۔
- ☆ نمک محلول میں خون کے البومن اور گلوبولنس کو حل کرتا ہے۔
- ☆ گوشت کو نمک لگا کر کباب کی شکل میں محفوظ اور مزیدار بنایا جاسکتا ہے۔
- ☆ اعتدال کی صورت میں یہ ایک ٹانک ہے۔ معمول صورتوں میں غذا کا اہم جز ہے اور ذائقہ اور مصالحہ کے بطور استعمال ہوتا ہے۔

نمک اور درازی عمر

سوامی دیوانند نے ریکارڈ کے ذریعہ بتلایا ہے۔ وہ آٹھ ممالک کے باشندوں کے نمک کے استعمال میں اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ برطانیہ اور امریکہ میں ہر سال نمک کا قومی خرچ فی کس 48 تا 72 پونڈ ہے جبکہ ان کی عمروں کا اوسط خرچ فی کس 12 پونڈ ہے جبکہ دوسرے ممالک میں اوسط 4 گنا ہے۔ اس لئے سوامی جی نے شوق دلایا ہے کہ نمک مناسب مقدار میں استعمال کیا کریں۔ ان ہی تجربات کی روشنی میں ڈاکٹر موصوف نے نمک کے استعمال کو صحت و تندرستی اور درازی عمر کا سبب قرار دیا ہے۔

نمک اور علاج

کسی صورت میں نمک کی زائد اور بے ضرورت مقدار کا استعمال مناسب نہیں لیکن اعتدال کے ساتھ استعمال تو ایک ٹانک کا کام کرتا ہے۔

☆ بعض امراض میں مثلاً تشنج، آنتوں میں خرابی کے دست بخاروں میں بدہضمی میں نمک کا استعمال بے حد مفید پایا گیا ہے۔

☆ اچانک بدہضمی کے حملے میں (جن میں سانس لینا بھی مشکل ہوتا ہے) نمک کی ایک چمکی زبان پر گھولنے سے آرام ملتا ہے۔

☆ انڈین میڈیکل ریکارڈ میں ایک مضمون نگار نے ٹائیفائیڈ کے بخار میں نمک کے خشک یا گرم یا معمولی محلول کی شکل میں استعمال کے فوائد میں لکھا ہے کہ نمک نے میری زندگی بخشی۔ (نومبر 1975ء)

☆ نمک کا محلول سیلان 1.۷ یا حقنہ کے ذریعے صدمہ میں آپریشن کے بعد یا رجمی خون یا ہیضہ میں بے حد مفید ہے۔ (رٹڈ کرنی)

☆ یہ بات مانی ہوئی ہے کہ نمکین پانی ناک میں لینے سے انفلوئنزا میں کافی فائدہ ہوتا ہے۔

☆ متورم اور دردناک جوڑوں میں خنازیری غدودوں کے اورام میں نمک سے سینکنے سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔

- ☆ فرانس میں آب سمندر یا گہرے سمندر کا پانی بچوں کی طاقت بڑھانے کے لئے پلایا جاتا ہے اور یہی فائدہ نمکین محلول سے حاصل ہو سکتا ہے۔ خون کے سفید دانے W.B.C خون میں بڑھتے ہیں جس سے قوت مدافعت بڑھتی ہے۔
- ☆ ڈاکٹر لی من گہنس نے طیریا کی بخاروں میں بھونے ہوئے نمک کے سفوف کے ایک بڑے چمچہ کو ایک گلاس پانی میں سویرے استعمال سے 18 سال تجربہ کر کے بخار کی باریوں کو روکنے میں مؤثر بتلایا ہے۔ ہنگری میں سینکڑوں مریض متذکرہ اصول پر صحت یاب ہو گئے۔ (مازخوداز پریکٹیکل میڈیسن)
- ☆ 2.1 کی نسبت سے نمکین پانی یا سمندری پانی سے غسل کرنے پر بہت سی جلدی بیماریوں جوڑوں کے درد عضلاتی درد اور مویج میں فوری آرام ملتا ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

نمک کے دیگر متعدد فوائد

نمک سے تمام جسم انسانی و غذا انسانی کی اصلاح ہوتی ہے اور ہر آمیزش کی اصلاح کرتا ہے۔ جو کسی چیز میں پیدا ہو گئی ہو حتیٰ کہ سیم و زر کی آمیزش کی اصلاح اسی سے ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس میں ایک ایسی قوت ہوتی ہے جو سونے کی زردی اور چاندی کی سفیدی کو مزید بڑھاتی ہے۔ چمک دمک پیدا کرتی ہے۔ اس میں جلا اور تحلیل کی بھی قوت موجود ہے۔ اسی لئے رطوبات غلیظہ کو ختم خشک کرتا ہے۔ بدن کو تقویت بخشتا ہے اور اسے فاسد اور متعفن ہونے سے روکتا ہے۔ خارش کے زخموں کے لئے نافع ہے۔

اگر اس کو بطور سرمہ استعمال کیا جائے تو آنکھ کے بد گوشت کو ختم کر دیتا ہے اور ناخن کو جڑ سے ختم کرتا ہے۔ نمک اندرانی سب سے عمدہ ہوتا ہے اور خراب زخموں کو پھیلنے سے روکتا ہے۔ پاخانہ نیچے لاتا ہے۔ اگر استسقاء کے مریضوں کے شکم پر اس کی مالش کی جائے تو ان کو آرام پہنچاتا ہے۔ دانتوں کو صاف شفاف بناتا ہے اور ان کی گندگی کو ختم کرتا ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

نمک سے زہر کا علاج

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمک کو بطور دفع زہر استعمال فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بحالتِ مجذہ دست مبارک پر بچھو نے ڈنک مارا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کو جوتے سے دبا دیا اور فارغ ہو کر فرمایا۔ ”اس بچھو پر اللہ ﷻ کی پھٹکار ہو۔ یہ نمازی غیر نمازی یا فرمایا یہ نبی اور غیر نبی کسی کو بھی نہیں چھوڑتا۔“

اس کے بعد انگلی کو پانی میں ڈبو دیا اور اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تعوذِ تین پڑھتے جاتے تھے۔ گویا تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا بھی کی اور دعا سے بھی کام لیا۔ یوں بھی بچھو کے زہر میں تیز قسم کا ایسڈ مادہ ہوتا ہے جس کی تبدیل کے لئے نمکین مادہ ہی مناسب تھا۔ چنانچہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ ﷻ نے فوری آرام کے لئے اسی سہل چیز کا اہتمام فرمایا جو ہر گھر میں دستیاب ہو سکتی ہے۔

ورس

اس کا پودا یمن کے سوا اور کہیں نہیں ہوتا۔ (محمد ثنین)
اس کے ریشے شکل و صورت میں زعفران جیسے مگر ہاتھ لگانے سے سخت کہ ان کو پینا مشکل ہے۔ فارسی میں اس کو ”کرکم“ کہتے ہیں۔ جنوبی ہند میں اسی شکل و صورت کے درخت درمی کا پایا انجانا پایا جاتا ہے جس کے افعال و خواص بھی ورس کے قریب ہوتے ہیں۔
محمد ثنین فرماتے ہیں کہ ورس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ عمدہ کارنگ سنہری یا سرخ اور گھٹیا قسم سوڈان اور حبشہ میں سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کی قوت چار سال تک قائم رہتی ہے۔

احادیث میں اس کا ذکر

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ذاتِ الحب کے علاج میں ورس اور زیتون کے تیل کی تعریف فرماتے ہیں۔ (ترمذی)

دوسری حدیث میں زید بن ارقم یوں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الجنب کے علاج میں قسط ہندی درس اور زیتون کے تیل کی تعریف فرمائی۔

(سنن ابن ماجہ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے عورتو! اپنے بچوں کے حلقوں کو سوزش سے جلایا نہ کرو جبکہ تمہارے پاس قسط الہندی اور درس موجود ہیں۔ یہ ان کو چٹا دیا کرو۔“ (حاکم)

یہی روایت الفاظ کے معنوی رد و بدل کے ساتھ دوسری کتابوں میں بھی موجود ہے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ”عورتیں حیض سے فراغت یا زچگی سے فراغت کے بعد درس کے پانی میں چالیس دنوں تک بیٹھا کرتی تھیں اور ہم میں سے ایک اپنے چہرے پر درس لگایا کرتی تھیں کیونکہ ان کو چہرے پر چھائیاں کے داغ تھے۔“

گلے اور لوزتین کی سوزش کا علاج

فرمن امراض اور لوزتین کی سوزش میں انتہائی مفید چیز ہے۔ ورم لوزتین میں خاص فائدہ بخش ہے۔ جہاں تک سوزش کا تعلق ہے، قدیم اور جدید دونوں قسم کے اطباء اس کے دافع تعفن اثرات کے بارے میں متفق ہیں۔ اکثر اوقات یہ دوا ان مریضوں کو استعمال کرائی گئی جن کے گلے تمام جدید ادویہ کے باوجود ٹھیک نہ ہوئے تھے۔ ان کو درس کے استعمال سے حیرت ناک نتائج حاصل ہوئے مگر اسے کافی دیر تک دینا پڑا۔

چہرے کے داغ دھبوں کا علاج

درس چہرے سے داغ دھبے اتارنے والی صلاحیت میں بلاشبہ مفید ہے۔ درس کا مسلسل استعمال جلد کے اوپر سے ہر قسم کے داغ اتار دیتا ہے۔ اسے زیتون کے تیل میں ایک اور بارہ کی نسبت سے ملا کر ابالنے کے بعد لگایا گیا تو بے حد مفید نتائج پیدا ہوئے۔

درس اور گردہ و مثانہ کی پتھری

ولیم لیسن نے بوعلی سینا کے حوالہ سے لکھا ہے کہ گردہ اور مثانہ سے پتھری کو نکال

دیتی ہے۔ یہ بات مشاہدات سے نہ صرف کہ درست ثابت ہوئی بلکہ اس کے جراثیم کش اثرات نے گردوں سے سوزش کو بھی رفع کر دیا۔

آشوب چشم اور امراض نسواں

اس کے پتوں کا جوشاندہ بنا کر اسے آشوب چشم کے لئے آنکھوں میں ڈالا جاتا ہے۔ اسی جوشاندہ کا ایک گھونٹ دن میں تین چار مرتبہ پینے سے سوزاک اور لیکور یا میں فاکدہ ہوتا ہے۔ اس کی جڑوں کا جوشاندہ کثرت حیض میں مفید ہے۔

خوشبو اور علاج

معطر ہوائیں اور عطر بیز فضائیں روح انسانی کے لئے غذا کا کام کرتی ہیں اور روح قویٰ کے لئے سرمایہ حیات ہیں۔ خوشبو سے روح میں توانائی پیدا ہوتی ہے جس سے دماغ کو کیف اور اعضاء باطنی کو راحت نصیب ہوتی ہے۔ خوشبو سے نفس کو سرور اور روح کو انبساط حاصل ہوتا ہے۔

دوسرے الفاظ میں خوشبو روح کے لئے حد درجہ خوشگوار اور خوب تر چیز ہے۔ خوشبو اور پاک روحوں میں گہرا تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی چیزوں میں سے ایک چیز خوشبو بہت زیادہ محبوب تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کی چیز اور خوشبو کو بہت پسند فرماتے اور کثرت سے اس کا استعمال فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔

سونے سے بیدار ہوتے تو قضائے حاجت سے فراغ کے بعد وضو فرماتے اور پھر خوشبو لباس پر لگاتے۔ خدمت اقدس میں خوشبو تحفۂ پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور قبول فرماتے۔ خوشبو کی چیز واپس کرنے کو ناپسند فرماتے۔ (شمائل ترمذی)

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ خوشبو

1 ریحان کی خوشبو کو بہت پسند فرماتے۔ اس کے رد کرنے کو منع فرماتے۔ (شمائل ترمذی)

2- مہندی کے پھول کو بہت محبوب رکھتے۔

3- مشک اور عود کی خوشبو کو تمام خوشبوؤں میں زیادہ محبوب ہوتیں۔ (زاد المعاد)

خوشبو کے بارے ارشادات

☆ خوشگوار بادل کو قوت دیتی ہے۔ چار باتیں پیغمبروں کی سنت ہیں۔

(1) مسواک کرنا۔ (2) مہندی لگانا (3) خوشبو لگانا (4) عورتیں۔

فرمایا تمہاری دنیا سے دو چیزیں میں نے لے لی ہیں۔ عورتیں اور خوشبو۔ فرمایا جو پیسہ خوشبو میں صرف کرتا ہے وہ اسراف نہیں ہے اور جو کوئی تمہارے پاس خوشبو لے آئے تو چاہئے کہ اس کو سونگھنے اور اپنی آنکھوں پر رکھے کیونکہ یہ جنت کے باغوں کا تھہ ہے۔

☆ خوشبو کپڑوں میں رہنے تک فرشتے نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔

☆ ایک اور حدیث میں ہے۔ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور بو چھپی ہوئی ہو اور مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر ہو اور رنگ چھپا ہو۔

☆ عورتوں کے لئے باہر نکلتے وقت خوشبو لگانا منع ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔ ”جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلے تو فرشتے اس کے گھر واپس آنے تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔“

خوشبو کے طبی فوائد

جرمنی کے ڈاکٹر ایلف نے اس طریقہ علاج کو عام کیا اور ہزاروں لوگ اس سے صحت یاب ہوئے۔ اس کے نزدیک چونکہ خوشبو ایک جزو لطیف ہے۔ اس لئے جب کوئی شخص خوشبو لگاتا ہے تو اس کے اثرات فوراً روح پر پڑیں گے اور روح کی وجہ سے جسم اور صحت تازگی کی طرف مائل ہوگا۔ نیز خوشبو جذبات کی تیزی کو بھی تارل کرتی ہے اور طبیعت میں خوشگوار اور مسرت پیدا کرتی ہے۔

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ خوشبوئیں اور ان کا صحت و اعصاب پر اثر

گلاب

فرمایا۔ ”یہ پھولوں کا بادشاہ ہے۔ گلاب کا پھول معراج کی یادگار ہے۔ فرمایا کہ جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ گلاب سونگھے۔ ہر سرخ گلاب فردوس کا پھول ہے۔“ اطباء نے گلاب کی خوشبو کو مفرح اور خفقان کے لئے مفید بتایا ہے۔ عنوان کے اعتبار سے ہم یہاں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ خوشبوؤں کا صحت اور اعصاب پر اثرات کو تحقیق کے ساتھ پیش کرنا چاہتے ہیں۔

ہندوستان کی مستند کتاب میٹریا میڈیکا میں ڈاکٹر نے کرنی نے سرخ گلاب کو ہلکا ٹانک اور عام کمزوری میں مفید بتلایا ہے۔ گلقد کا استعمال رنگ کو نکھارتا ہے اور گھبراہٹ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ گلاب کا عطر بے رنگ اور اس کی بوتیز ہوتی ہے۔ اس لئے یہ مردوں کا عطر ہے۔

ریحان (تلسی)

قرآن میں ریحان سورہ رحمان آیت 12 اور سورہ واقعہ آیت 89 میں مذکور ہے جس سے خوشبودار پھول مراد ہیں۔

اس کی ایک قسم مرزنجوش ہے جس کی خوشبو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد پسند تھی۔ اس کی ایک قسم ریحان کا فوری بھی ہے جس سے کافور نکالا جاتا ہے۔

خوشبو مقوی قلب، منفث، بلغم اور دافع لقعن ہے۔ اس کے روغن کی خاصیت سے پتھر دور بھاگ جاتے ہیں اور ہوا کا لقعن دور ہو جاتا ہے۔ اس کا جوہر BIL COMPHOR خوشبو کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ڈاکٹر رستم جی نے اس کے تیل کو محرک، ممی اور ہاضم اور بچوں کو سردی اور کھانسی میں مفید لکھا ہے۔

مشک

اس کا تفصیلی بیان سابقہ اوراق میں گزر چکا۔ یہاں صرف خوشبو کی تاثیر بیان کرنا مقصود ہے۔ مزاج کے لحاظ سے یہ گرم و خشک ہے۔ تاثیر کے لحاظ سے مقوی حواس ظاہری و باطنی مفرج، صنفِ قلب و دماغ اور اکثر اعصابی امراض میں بے حد مفید ہے۔ اس کی پیاری خوشبو سے دل سرور ہو جاتا ہے اور خوشبویاتِ اینٹی الرجک ہونے سے اکثر لوگ اسی کو پسند کرتے ہیں۔ اس کی خوشبو سونگھنے سے نزلہ اور دمہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں مشک کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کی بوتیز اور عطر رنگدار ہوتا ہے۔ اس لئے یہ عطر مردوں کا ہے۔

حنّا

مہندی کا تفصیلی بیان ہو چکا ہے۔ یہاں حنا کے پھولوں اور اس کی خوشبو سے متعلق کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ درد سر اور بالوں کی حفاظت اور خوبصورتی کے لئے اس کے پتوں کا استعمال عام طور پر مسلم طبقہ میں بکثرت ہوتا ہے۔ عورتیں ہر تقریب میں اس کو پابندی سے استعمال کرتی ہیں۔ اس لئے کہ عورتوں کے ہاتھ مہندی لگنے کو تاکید نبوی صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا گیا ہے جبکہ پس پردہ کسی عورت کے بیعت کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تھا۔

اطباء نے نہ صرف عورتوں میں دستِ حنائی کو اکثر امراضِ رحم اور سیلان میں مفید بتلایا ہے۔ لکھا ہے اس طرح مہندی کا استعمال پابندی کے ساتھ عورتوں کے رحم کو باکرہ رکھتا ہے اور مردوں میں قوتِ باہ کو بڑھاتا ہے۔ ڈاکٹر ٹڈ کرنی نے اس کے پھولوں کے تکیہ کو نیند آور بتلایا ہے۔ چونکہ اس کی بو بھینی بھینی ہوتی ہے لہذا یہ عورتوں کا عطر ہے۔

کیوڑہ (پانڈری)

تیز بو کی وجہ شامِ ترمذی نے اس کو مردانہ خوشبوؤں میں شامل کیا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ کیوڑہ کے مذکر پھول ہی میں زیادہ خوشبو ہوتی ہے۔

طیب کے اوصاف

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے تو شاید کوئی طیب بھی بے خبر نہ ہوگا۔
 خیر الناس من شفع الناس۔ ”سب انسانوں سے بہتر انسان وہ ہے جس سے لوگوں کو نفع پہنچے۔“ اس حدیث کا مصداق بالعموم طیب لوگ قرار پاتے ہیں۔ اس لحاظ سے طیب میں اولین وصف یہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنے فن کو نفع للناس بنائے اور حتی الوسع اس فن شریف کو جلب زر کا ذریعہ بنانے سے بچائے۔

دوسری حدیث میں خیر کا ایک دوسرا پہلو بیان فرمایا گیا ہے۔

خیر کم احسنکم خلقا۔ ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو خلق کے لحاظ سے بہتر ہو۔“
 سچ تو یہ ہے کہ خلق کی صفت سے بڑھ کر ایک طیب کی عظمت اور کامیابی کی ضامن اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ دکھیا رے مریضوں کا خیر مقدم اگر خندہ روئی سے کیا جائے اور ان کی داستان مرض پورے قفل سے سنی جائے اور اس کے بعد نہایت ہمد روی اور پوری دلسوزی کے ساتھ علاج سے متعلق گفتگو کی جائے تو تنہا یہی رویہ مریض کے آدھے دکھ کو دور کر دیتا ہے۔ یاد رکھئے کہ طیب کا ایک میٹھا بول اور اس کا ایک لطیف تبسم مفرح اور یاقوتوں سے زیادہ کارگر ثابت ہوتا ہے۔

بہر حال طیب کو اپنے ہر مریض کے ساتھ کچھ اس طرح پیش آنا چاہئے کہ وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائے کہ طیب کو میرے ساتھ کچھ خصوصی قسم کا انس اور تعلق ہے۔

1- علاج سے پہلے مرض کی نوعیت:- یہ کہ وہ مرض کس قسم سے متعلق یا اس کی خصوصیات کیا ہیں اور وہ کس سسٹم یا نظام سے متعلق ہے جیسے نظام اعصاب، نظام ہضم یا نظام دوران خون وغیرہ۔

2- اسباب مرض:- اس مرض کے پیدا ہونے کی علت کیا ہے جس کو Etiology کہتے ہیں۔

- 3- مریض کی قوت مدافعت:- قوت المریض کہ زیادہ مرض کا مقابلہ کر سکتا ہے۔
- 4- مزاج:- مریض کا مزاج طبعی کیا ہے؟
- 5- حادث مزاج:- طبعی کے علاوہ کیا ہے؟ مرض کی وجہ مریض کی کیا حالت ہے۔
- 6- مریض کی عمر:- یہ اس لئے کہ بعض امراض عمر کے بعض حصوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ مثلاً بچوں میں ام الصبیان (نمونہ) جوانی میں سیلان و جریان اور ضعیفی میں جوڑوں کے امراض وغیرہ۔
- 7- مریض کے عادات و معمولات:- مصالحہ دار غذا، بیٹھے رہنے کی عادت اور پر خوری وغیرہ۔
- 8- موسم:- بعض امراض بعض موسم میں لاحق ہوتے ہیں۔ طبیب کو ان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
- 9- وطن اور جائے پیدائش:- بعض مقامات کے امراض بھی مخصوص ہوتے ہیں۔ جیسے مرطوب مقامات میں ملیریا، نمونیا اور صحرائوں میں لولگنا وغیرہ
- 10- اوقات مرض:- بعض امراض صبح اور بعض شام میں اور کھانے کے بعد یا غذا سے پہلے ان تمام امور کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے۔
- 11- مرض کے مقابلے دوا کی تجویز:- مرض کی شدت کے اعتبار سے اسی قوت کی دوا تجویز کرنا۔
- 12- دوا اور مریض کی قوت برداشت کا موازنہ۔
- 13- یہ دیکھئے کہ علاج کے دوران کوئی نئی تکلیف تو پیدا نہیں ہوئی مثلاً درد متلی وغیرہ میں شدت پیدا ہونا۔
- 14- پہلے ہل علاج اختیار کیا جائے۔ مثلاً علاج بالغذا یا تدابیر سے یا مفردات سے اور پھر..... بدرجہ..... مجبوری مرکبات سے علاج کرنا۔
- 15- مرض ممکن العلاج:- ہے یا نہیں؟ لا علاج بیماریوں میں غیر ضروری مداخلت اور

علاج کی جرأت نہ کرے اور صحیح مشورے دے اور کم از کم مرض کو بڑھنے سے روکنے کی کوشش کرے۔

16- نفع کے بعد کسی خلط کو خارج کریں۔ نفع یعنی جس سے مادہ مرض معتدل ہو کر قابل اخراج ہو جاتا ہے جس کو انگریزی اصطلاح میں Maturation کہتے ہیں۔ اس میں مواد کو پکایا جاتا ہے جیسے دہلون میں پولٹس باندھ کر اسی طرح بلغمی مادوں اور فالج وغیرہ میں منج حار دے کر بلغم کو رقیق کیا جاتا ہے۔

17- طبیب کو قلب و ارواح کے امراض:- اور ادویہ کا علم ہونا چاہئے اور علاج کے مسئلہ میں یہ چیز مرکزی حیثیت رکھتی ہے اور جلد صحت یابی کے لئے قلب و روح کی بہتر کارکردگی کا اثر ہر مرض پر پڑتا ہے۔ اس لئے حاذق اطباء اکثر قلب کی تقویت کی ادویہ شامل رکھتے ہیں اور مرضاء کی صحت عاجلہ کے لئے روح کی تسکین کا سامان بھی مہیا کرتے رہتے ہیں۔ انہیں مختلف دماغی و فکری تناؤ سے بچنے کی ہدایات دیتے رہتے ہیں۔

18- طبعیاتی، الہیاتی اور نفسیاتی:- اور ہر قسم کا طریقہ علاج استعمال کرے کیونکہ ماہر اطباء سے بعض وقت نفسیاتی طور پر ایسے عجائبات صادر ہوتے ہیں کہ جن تک ادویہ کی رسائی نہیں ہو سکتی۔

19- علاج کے علاوہ وہ تدابیر حفظ صحت، علاج بالغذا، تبدیلی نسخہ جس سے ضرر کا اندیشہ نہ ہو اصل مرض کا علاج پہلے کریں۔ بعد عوارضات کا بہ حیثیت اہل فن آج بھی کوئی معالج ان اصولوں پر عمل پیرا ہوئے بغیر جاہل رہ جاتا ہے۔

نیم حکیم اور عطائیوں سے بچنے کا حکم:- تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد ابن بی وقاص کی بیماری میں مزاج پرسی کے بعد حضرت حارث ابن کلافتی کو جو تجربہ کار اور طبابت پیشہ معالج تھے ان کے علاج کیلئے مقرر فرمایا۔ (ابوداؤد)

اس واقعہ میں کافی بصیرت موجود ہے کہ تا وقتیکہ کسی فن میں مہارت نہ ہو۔ محض ہمدردی

کے طور پر مشوروں پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔ عطائی معالج سے مریض کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مجرم قرار دیا ہے۔ نہ صرف مجرم بلکہ اس پر مالی تاوان عائد کرنے کا حکم فرمایا۔

گویا تاجدار انبیاء حبیب کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فن طب سے ناواقف علاج کرنے والوں کو مجرم قرار دیا اور اس طرح عطائی کو تاوان کے قابل جرأت مندانہ اقدام کے ذریعے سے روک دیا اور مخلوق کی صحیح رہبری فرمائی۔

OOOOO

باب ششم

متفرق بیماریاں اور ان کا علاج

کھانسی اور حلق کی بیماریوں کا علاج

- ۱- خالص شہد کھانسی کا علاج ہے، گلے کی بیماریوں کا مداوا اور جراثیم کے خلاف جسم کو قوت مدافعت مہیا کرتا ہے۔
- ۲- کھانسی اور کالی کھانسی کے مریض دن میں کئی بار شہد چائیں۔
- ۳- قرآن مجید نے جنت میں پائی جانے والی بہترین چیزوں کے تذکرہ میں انار، سوٹھ اور ک اور شہد کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے ہر چیز کالی کھانسی کو شفاء دیتی ہے۔
- ۴- خشک اور ک کو پیس کر اسے شہد میں چھڑک دیا جائے یہ کھانسی کی ہر قسم کیلئے شفاء ہے۔ اس مرکب کو روزانہ سات دن تک صبح و شام چائیں۔
- ۵- میٹھے انار کا پانی نکال کر اسے چولھے پر پکائیں جب وہ گاڑھا ہو جائے تو مریض کو بار بار چٹایا جائے۔
- ۶- کیلے کے درخت کا پتا سکھا کر توے پر رکھ کر جلایا جائے اس راکھ کو شہد میں ملا کر بار بار چٹایا جائے۔

سانس کی تکلیف کا علاج

سانس کی تکلیف اس وقت ہوتی ہے جب پیچھے پڑے یا پیچھے پڑوں کی جھلی متورم ہو جائے یا سانس کی نالی میں بلغم جما ہوا ہو یا پھر دل کی دھڑکن کی زیادتی کی وجہ سے سانس کی

تکلیف ہوتی ہے۔

اگر سانس کی تکلیف پھیپھڑوں اور پھیپھڑوں کی جھلی کا درم نمونیہ یا بلغم کی زیادتی کی وجہ سے ہو تو ایسی حالت میں مندرجہ ذیل نسخہ بہت مفید رہے گا۔

کلوچی ۲ گرام، برگ بانسہ ۳ گرام

چائے کی پتی کی طرح ابال کر دن میں چار بار قبوہ پلائیں اور پیٹھے کی جگہ شہد ملائیں۔

ناک کی بیماریوں کا علاج

۱- ناک کی بیماریوں میں بڑا چھ شہد صبح نہار منہ اور بعد نماز عصر ابلتے پانی میں ملا کر چائے کی طرح گرم گرم پیئیں۔

۲- سوتے وقت ایک چھچھے خالص زیتون کا تیل پیئیں اس کے پینے سے ہفتہ بھر میں شفاء ہو جاتی ہے۔

۳- زکام کے علاج میں کلوچی اور زیتون کے تیل کا مرکب مفید ہے۔ ایک چھچھ کلوچی پیئیں کر اس میں گیارہ چھچھے زیتون کا تیل ملا کر اسے ۵ منٹ تک ابال کر چھان لیا جائے یہ تیل صبح و شام ناک میں ڈالا جائے ایک ایک قطرہ۔

۴- اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں زور سے پانی چڑھائیں ایک گھنٹہ بند کر کے دوسرے نچھنے سے ۳ دفعہ پانی زور سے چڑھائیں اسی طرح دوسرے نچھنے میں بھی۔ انشاء اللہ سات دن میں نزلہ ختم ہو جائے گا۔ نزلہ زیادہ ہو تو ہر گھنٹہ بعد تین تین دفعہ دونوں نچھنوں میں پانی چڑھائیں۔ ہیشگی کرنے والے کو کبھی بھی نزلہ نہیں ہوگا۔

۵- نزلہ پرانا ہو یا بار بار ہو جاتا ہو تو مچھلی کا تیل آدھا چھچھ ناشتہ کے دو گھنٹہ بعد ایک ماہ تک لگا تار پیئیں۔ چھوٹے بچوں کیلئے خوشبودار مچھلی کا تیل بھی ملتا ہے۔ چند قطرے دن میں ایک یا دو بار کم از کم ایک ماہ تک پیئیں ان شاء اللہ عزوجل دائمی نزلہ جاتا رہے گا۔ سردیوں میں رات کو بھی آدھا چھچھ پیئیں۔

۶- بھنے ہوئے پنے (چھلکے کے ساتھ) ایک مٹھی روزانہ رات کو کھائیں مگر ایک گھنٹہ تک پانی نہ پیئیں۔

- ۷۔ نیم کے تازہ پتے پانی میں جوش دیں۔ چھان کر ناک میں زور سے چڑھائیں اور غرارے بھی کریں۔ (معمولی نمک بھی ملا لیں) دن میں کم از کم پانچ مرتبہ چالیس دن کا کورس کریں دائمی نزلہ ان شاء اللہ عزوجل ختم ہو جائے گا۔
- ۸۔ دائمی نزلہ زکام ناک کا مستقل بند رہنا ایسے تمام امراض کیلئے کلونجی کی نسوار اگر دن میں تین چار مرتبہ استعمال کی جائے تو بہت فائدہ مند ہے۔

چہرے کے بدنماداغ اور جھائیوں کا علاج

- ۱۔ ہلدی پتھر پر پانی کے ساتھ رگڑ کر دو تین بار داغوں پر لگائیں کہ داغ جلد اچھے ہو جائیں گے۔
- ۲۔ سنگترے کے چھلکے اتار کر سکھالیں پھر ان کو باریک پیس کر اینٹن کی طرح استعمال کریں۔ داغ دھبے دور ہو جائیں گے۔
- ۳۔ لیموں کے چھلکے پیس کر دودھ میں ملا کر رات کو لگانے سے داغ دھبے دور ہو جاتے ہیں۔
- ۴۔ لیموں نارنگی اور شہد کو ملا کر صبح و شام لگانے سے جھائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

بالوں کے گرنے کا علاج

سر پر اچھی طرح لیموں لگائیں۔ ۱۵ منٹ بعد اچھے صابن یا شیمپو سے دھو لیں۔ اچھی طرح خشک ہونے کے بعد کلونجی کا تیل لگائیں۔ انشاء اللہ عزوجل بال گرنے بند ہو جائیں گے نیز سوتے وقت زیتون کے تیل کی مالش بھی کرنے سے مقصد حاصل ہوگا۔

اگر بال گرنے کا سبب وٹامنز کی کمی یا دیگر وجوہات ہوں تو اس کا علاج بھی ساتھ کریں۔

بالوں کو سیاہ رکھنے کا طریقہ

رات کو زیتون کا تیل روزانہ سر اور داڑھی کے بالوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ عزوجل بال تقریباً سیاہ ہو جائیں گے اور بیکشی کرنے سے ہمیشہ سیاہ رہیں گے اس کے علاوہ سر کے تمام امراض مثلاً آدھے سر کا درد اور خشکی وغیرہ کا بہترین علاج ہے پورے جسم پر ہفتہ

میں کم از کم ایک دن مالش کرنے سے جسمانی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔

بڑھے پیٹ کا علاج

پیٹ بڑھنا بھی ایک خطرناک بیماری ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد پانی نہ پیتا چاہیے۔ نیز کھانے کے بعد فوراً سو جانا بھی اس مرض کو جنم دیتا ہے۔ زیادہ مرغن غذائیں اور اس کے ساتھ آرام طلبی بھی موٹاپا اور پیٹ بڑھاتی ہے۔

کم کھانے میں بے شمار فوائد ہیں۔ لہذا ایک تہائی کھانا، ایک تہائی پانی اور ایک حصہ سانس کیلئے ہونا چاہیے۔ کیونکہ معدہ میں پانی، غذا اور رطوبتوں کے عمل سے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بنتی ہے اور یہ معدہ کے اوپر والے حصے میں آ جاتی ہے اگر معدہ کے اس حصہ کو بھی خوراک سے بھر دیا جائے تو گیس کیلئے جگہ نہ ہوگی یہ عمل معدہ کی بہت سی بیماریوں کا باعث اور سانس میں دشواری اور پیٹ بڑھنے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اس کا روحانی علاج یہ ہے کہ نماز پابندی سے پڑھیں۔ کیونکہ یہ ورزش بھی ہے۔ اس کے اگر طبی فائدے معلوم کرنے ہوں تو میری کتاب ”سنتیں اور ان کی برکتیں“ ص ۶۶ سے ۷۳ تک مطالعہ کریں۔ نیز فرش خاک پر سونا کی سنت بھی اس کا عمدہ علاج ہے اس کیلئے سنتیں اور ان کی برکتیں ص ۵۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

دوا کے طور پر آئندہ صفحہ میں ہاضمہ کی خاص دوا کے نام پر جو نسخہ تحریر ہے دن میں چار مرتبہ حسب مقدار استعمال کریں۔

پیٹ کے کیڑوں کا علاج

بعض اوقات چھوٹے چھوٹے دھاگے نما کیڑے یا پھر بعض مریضوں کو لمبے کیڑے پاخانے کی راہ خارج ہوتے ہیں۔ ایسے مریض اگر کلونجی کچھ عرصہ استعمال کریں تو یقینی حد تک فائدہ ہوتا ہے اور پیٹ کے کیڑے مر کر خارج ہو جاتے ہیں۔

بواسیر کا علاج

بواسیر کتنی تکلیف دہ مرض ہے۔ آپریشن تک نوبت پہنچتی ہے لیکن اکثر آپریشن ناکام

دیکھے گئے ہیں ایسے میں اس نسخہ کا استعمال کامیابی کی امید دلاتا ہے۔

کلونجی	سرسوں کے بیج	نیم کی ٹھولی کا مغز
۲۰ گرام	۱۰۰ گرام	۱۰۰ گرام

تمام اجزاء کو کوٹ پیس کر سفوف تیار کریں اور بڑے کپسول بھر کر دو سے ایک کپسول دن میں تین چار بار پانی کے ہمراہ کھانے سے قبل استعمال کریں۔

یہ نسخہ بادی خونی اور پرانی بوا سیر کیلئے بہت مفید اور موثر ہے۔ ایسے مریض جو بوا سیر کے عوارضات سے تنگ آ چکے ہوں۔ ان کیلئے یہ اکسیر لا جواب دوا ہے یہی نسخہ پیٹ کے کیڑوں میں بھی از حد مفید ہے۔ (کلونجی کے کرشمات)

منہ آ جانے کا علاج

گرمی کی وجہ سے منہ آ جانے کی شکایت میں مہندی کے پتے مٹھی بھر لیں اور ان کو پانی میں اُبال لیں دن میں دو بار غرارے کریں۔ انشاء اللہ عزوجل منہ بہت ہی جلد ٹھیک ہو جائے گا۔

الرجی اور دانوں کا علاج

الرجی میں مریض کتنے پریشان ہوتے ہیں۔ ہر دوا ناکام لیکن مجبوراً کسی نہ کسی دوا کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اس دور کی مصنوعی اور جدید ٹیکنالوجی کی زندگی میں الرجی جیسی بھیانک اور خوفناک مرض کو بہت رواج ملا ہے۔

سائنس دان اور ڈاکٹرز اس علاج کیلئے مسلسل جدید جزی بوٹیوں پر اور کیمیکلز پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ کیونکہ الرجی کی بنیادی وجہ غیر فطری اور مصنوعی زندگی ہے۔ موجودہ مشینی اور سائنسی دور نے ہمیں معذور کر دیا ہے اور ہم چلنے پھرنے سے عاجز آ چکے ہیں۔ گھٹن زدہ مکانات اور دفاتر میں کھلی اور تازہ ہوا کو معدوم کر دیا ہے۔ شہروں میں چلتی پھرتی گاڑیاں اور فضاؤں میں اڑتے جہازوں نے آب و ہوا اور ماحول کو آلودہ کر دیا ہے۔

اس کا اصل علاج تو یہی ہے کہ ہم فطری زندگی کی طرف دوبارہ لوٹیں اور فطرت سے

عناد کو محبت میں بدل لیں۔ پھر کہیں جا کر ہمیں سکون اور راحت کی زندگی میسر ہو سکتی ہے۔ اس مشینی دور کی ایک پریشان کن بیماری الرجی بھی ہے جس کی وجہ سے یورپ اور امریکہ کی دوا ساز کمپنیوں کی اربوں روپے کی ادویات بک رہی ہیں۔

ذیل میں ایک ایسا نسخہ پیش ہے جو یقیناً الرجی کیلئے بہت مفید اور موثر ہے استعمال کریں اور کچھ عرصہ مسلسل کریں ان شاء اللہ عزوجل یقینی فوائد میسر آئیں گے۔

پودینہ خشک	کلوئنجی	سر پھوکا	ناگ کیسر
۱۰۰ گرام	۲۰ گرام	۵۰ گرام	۱۰۰ گرام

تمام کو باریک پیس کر سفوف تیار کر لیں ۱/۲ چمچہ دن میں تین یا چار پانی کے ہمراہ کھانے سے قبل استعمال کریں۔ (کلوئنجی کے کرشمات)

آدھے سر میں درد کا علاج

دوران سفر بندہ نے ایک صاحب کو ایک نوار ناک میں استعمال کرتے ہوئے دیکھی احساس ہوا کہ یہ نوار مروجہ نواروں سے ہٹ کر کوئی اور نوار ہے استفسار کرنے پر موصوف نے بتایا کہ یہ دراصل پس ہوئی کلوئنجی ہے۔ مجھے آدھے سر میں درد رہتا تھا۔ کسی نے یہ ٹوٹکا بتایا کئی دنوں سے استعمال کر رہا ہوں بہت افاقہ ہے بلکہ میں نے بعض ایسے لوگوں کو استعمال کروایا جن کے ناک کا گوشت بڑھ گیا تھا اور ڈاکٹروں نے ان کیلئے آپریشن تجویز کیا تھا۔ لیکن جب انہوں نے یہ نوار استعمال کی اور ساتھ آدھا چمچ کلوئنجی تازہ پانی کے ہمراہ دن میں دو تین بار استعمال کی تو مریض تندرست ہو گئے اور آپریشن سے بچ گئے۔ حتیٰ کہ یہ نوار میں ناک کے اندرونی زخم اور ناک سے بدبو آنے کی مرض میں استعمال کرتا ہوں۔ الغرض یہ ڈبہ میرے لئے ایک رحمت کا خزانہ ہے۔ اس کے علاوہ چھینکوں کی زیادتی، ناک کا مستقل بہنا اس نوار کے ذریعہ تندرستی کا باعث ہے۔

نیز پرانے زخموں پر اگر اس نوار کو چھڑکا جائے تو بہت جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔ (کلوئنجی کے کرشمات)

بہتے ہوئے خون کا علاج

جنگِ احد میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کا علاج کیسے کیا گیا۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی خونِ مبارک دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخموں پر پانی بہاتے تھے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا کہ خون بند ہونے کے بجائے بڑھتا جا رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلا دیا جب راکھ ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس راکھ کو زخموں پر چکا دیا جس سے خون بند ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

آنکھوں کی بیماریاں

- ۱۔ خالص شہد آنکھ میں لگائیں۔ آنکھ کی بہت سی بیماریوں کیلئے مفید ہے رات کو سوتے وقت سلائی سے لگائیں۔
- ۲۔ آنکھوں میں روزانہ اچھا سا سرمہ لگائیں۔ یہ سنت بھی ہے۔
- ۳۔ خالص عرقِ گلاب آنکھوں میں ڈالنے سے آنکھیں صحت مند رہیں گی۔
- ۴۔ صبح اور شام ٹھنڈے پانی کے چھپکے دونوں آنکھوں پر ماریں آنکھوں میں تازگی آجائے گی۔
- ۵۔ گاجروں کے موسم میں روزانہ ایک گاجر بلا ٹانگہ کھائیں حافظہ اور آنکھوں کی بینائی کیلئے اکسیر ہے۔ روزانہ کے استعمال سے چشمہ کا نمبر کم ہوتا جاتا ہے۔

ہاتھ پاؤں کا سن ہونا

- ۱۔ کلوئی گیارہ دانے کم از کم روزانہ پانی کے ساتھ کھائیں۔
- ۲۔ خشک خوبانیاں ۱۱ عدد رات کو پانی میں بھگو کر کم از کم ۴۰ دن تک صبح کھائیں۔ انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔
- ۳۔ روزانہ ۱/۲ لیٹروں اور ایک چمچ شہد ایک گلاس پانی میں ملا کر پیس کر کم از کم ۴۰ دن۔

ہاضمے کی ایک خاص دوا

کلوئی، اجوائن، تخمِ کرفس، زیرہ سفید، کالی مرچ، مونف، نمک سیاہ

ہر ایک ہموزن تمام ادویات پیس کر سفوف تیار کریں۔

1/2 چمچ دن میں دو تین مرتبہ کھانے کے بعد یا پہلے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ یہی نسخہ ہاتھ پاؤں کے سن ہونے میں بھی مفید ہے۔ یہ نسخہ میرے مطب میں سفوف شونیز کے نام سے دوسرے باضم سفوفات کے ہمراہ مرض کی نوعیت اور ضرورت کے مطابق چلتا ہے۔ میں اس میں نمک نہیں ملاتا۔ لیکن اگر اس کو مفرد استعمال کرنا ہو تو حسب ذائقہ نمک ملایا جاسکتا ہے۔

ہیضہ کا علاج

- ۱- ایک چٹکی کلونجی کے دانے ایک کپ دہی کے ساتھ صبح و شام لیں۔
- ۲- ایک انڈے کی سفیدی خوب پھیٹ لیں بہت ہلکے نیم گرم پانی میں بسم اللہ شریف پڑھ کر پی لیں یہ معدے میں جا کر اس کی گرمی سے پک جائے گی اور اپنے ساتھ معدے میں موجود جراثیم کو بھی ساتھ لے لے گی زیادہ سے زیادہ دن میں دو بار صبح و شام یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ عز و جل ایک یا دو دن میں ٹھیک ہو جائے گا۔ چھوٹے بچوں کیلئے بھی یہ علاج مفید ہے۔ مگر خوراک پاؤ کر دیں۔
- ۳- لیموں اور پیاز کا رس ملا کر پینے سے ہیضہ میں افادہ ہو جاتا ہے۔
- ۴- لوگ کاتیل تین قطرے شکر یا تاجشوں کے ساتھ لینے سے ہیضے میں افادہ ہوتا ہے۔

دائگی قبض کا علاج

- ۱- انجیر سات عدد میں دو کپ پانی ڈال کر چولھے پر چڑھائیں جب آدھا پانی باقی رہ جائے تو اتار کر چھان لیں اور سوتے وقت نیم گرم پی لیں۔
- ۲- پانچ انجیر اور دس بادام ملا کر صبح و شام چبا چبا کر کھائیں۔
- ۳- روزانہ دو گلاس باسی پانی صبح کی نماز کے بعد فوراً پیئیں اور چار گلاس صاف پانی ۵ بجے شام (جب تک قبض باقی رہے) باقی چار گلاس دن میں کسی بھی وقت۔

سر کے گتج کا علاج

کلونجی اور مہندی پیس کر سرکہ میں حل کر کے سر پر ہر تیسرے دن ایک گھنٹہ کیلئے لگانا گتج

کیلئے مفید تر ہے۔ اگر اس عمل کو کچھ عرصہ تک مستقل کیا جائے گا تو تسلی بخش حالات کا مشاہدہ ہوتا ہے اور کئی مریض تندرست ہو چکے ہیں دراصل کلونجی کے اثرات جلد جلد کے مسامات اور بالوں کی جڑوں تک با آسانی پہنچ جاتے ہیں اس لئے یہ نسخہ مریضوں کیلئے نوید مسرت ہے۔

اعصابی دردوں کا علاج

میٹھرے کے بیج	کلونجی	اجوائن
۱۰ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام

تمام ادویات کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔

½ چمچہ دن میں تین یا چار بار پانی کے ہمراہ کچھ عرصہ مستقل استعمال کریں انشاء اللہ عزوجل بدن کے بے شمار امراض میں حاکم بدن ہے۔

تمام اعصابی دردوں، کمزوری، رتج بادی کے امراض، گیس، تبخیر اور جوڑوں کے درد وغیرہ کیلئے اکسیر لا جواب ہے۔

مرہم کا نسخہ

کلونجی	روغن زیتون	شہد
۵۰ گرام	۵۰ گرام	۲۰۰ گرام

کلونجی پیس کر بالکل باریک میدہ کر دیں اور پھر اس کو شہد اور زیتون میں ملا کر مرہم تیار کریں اور محفوظ رکھیں۔

فوائد: تمام قسم کے پھوڑے، پھنسی، داؤ زخم چوٹ اور اعصابی کھچاؤ کیلئے مفید ہے۔ (دو وقت مرہم لگائیں)

یہ نسخہ جوڑوں کے دردوں کے مریضوں کیلئے آزمایا جا چکا ہے ایسے مریض ایک چمچ اسی مرہم کا کھائیں دن میں تین بار پانی یا نیم گرم دودھ کے ہمراہ مستقل۔

فالج، لقوہ اور پرانے کمر جوڑوں کے دردوں کیلئے لا جواب دوا ہے۔

ایسے مریض اسی مرہم کی مالش یا لپ کر کے اور اوپر کپڑا یا پلاسٹک کا لفافہ باندھ لیں۔

نسخہ کی قدر کریں بہت لا جواب فارمولہ ہے۔ حتیٰ کہ اسے معدے، گیس اور بخیر کے مریضوں میں اکسیر پایا ہے۔

معیادی بخار کا علاج

معیادی بخار یا ٹائیفائیڈ انسان کی زندگی کیلئے صحت و تندرستی کیلئے کتنی خطرناک چیز ہے۔ اس کے اثرات جسم انسانی میں بیس سے چالیس سال تک باقی رہتے ہیں لیکن یہ بات تجربے میں آتی ہے کہ ایلوپیتھی علاج کے بعد جس طرح یرقان کا حملہ بار بار ہوتا ہے اسی طرح ٹائیفائیڈ کا حملہ بھی بار بار ہوتا ہے۔ ایسے میں اگر مندرجہ ذیل نسخہ کا استعمال مریض ٹائیفائیڈ کو مستقل کر دیا جائے تو یقینی فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔

نسخہ: اجوائن دیسی کلونچی

۱۵ گرام ۳ گرام

رات کو ایک کپ تیز گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح سردابی کی طرح گھوٹ کر مریض کو پلا دیں۔ واضح رہے کہ اگر موسم سرما ہو تو یہ پانی نیم گرم کر لیں۔ اور اگر موسم گرما ہو تو ویسے ہی پلا دیں۔ اس طرح کچھ دن استعمال کرنے سے مریض تندرست ہو جائے گا۔

(کلونچی کے کرشٹات)

شوگر کا آسان علاج

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ بالکل سچ اور حق ہے کہ کلونچی موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔ اس لئے اسے ہر مرض میں سمجھ توجہ اور تجربات کے ساتھ بلا تکلف استعمال کرایا جاسکتا ہے۔

کلونچی	ختم سرس	گوند کیر	تمہ خشک
۴۰ گرام	۲۰ گرام	۲۰ گرام	۲۰ گرام

تمام ادویات کو باریک پیس کر فل سائز کے کپسول بھر لیں اور صبح شام استعمال کروائیں۔ یا دن میں تین بار یا چار بار روزانہ استعمال کرائیں۔

یہ کپسول شوگر کیلئے حتیٰ کہ بسا اوقات بھیا تک حد تک شوگر آؤٹ آف کنٹرول ہوگئی ہو۔ ان تمام کیفیات کیلئے بہت ہی زیادہ مفید ہے۔

موٹاپے کا حیرت انگیز علاج

جس طرح کینسر جدید دور کا ایک خطرناک اور مہلک مرض ہے۔ اسی طرح موٹاپا بھی اس دور کا ایک لاعلاج اور اگر لاعلاج نہیں تو عمیرا العلاج مرض ضروری ہے۔ اس ضمن میں یورپ کے سلٹنگ سنٹر جو کہ اب پاکستان کے تمام شہروں میں رواج پا چکے ہیں یہ سنٹر ورزشوں کے ساتھ ساتھ کھانے کی ادویات بھی استعمال کراتے ہیں جب سے انسان موٹاپے میں کم لیکن امراض کا گڑھ بن جاتا ہے۔ لیکن جب تک یہ طریقہ استعمال کرتا ہے تندرست رہتا ہے اور جب یہ طریقہ چھوڑ دیتا ہے بیماری پھر غالب ہو جاتی ہے۔

مشاہداتی زندگی میں ایسے مریض ایک نہیں ہزاروں کی تعداد میں دیکھنے کا موقع ملا ہے جو بہت زیادہ فربہ اور موٹے تھے۔ علاج کے طور پر ورزش اور کچھ کھانے کی ادویات استعمال کیں اور اس بات سے وہ خود حیران ہوئے اور ان کو دیکھنے والے بھی کہ جب انہوں نے وہ دوا استعمال کی تو لا جواب فائدہ نمودار ہوا لیکن کچھ ہی عرصے کے بعد واپس اسی کیفیت میں آ گئے۔ ذیل میں ایک ایسا کم خرچ اور سہل الحصول اور بالائین نسخہ پیش ہے امید ہے کہ آپ اس کی قدر فرمائیں گے۔

نسخہ: لاکھ عمدہ زیرہ سیاہ کلونجی
۵۰ گرام ۵۰ گرام ۵۰ گرام

تمام ادویات کو کوٹ پیس کر سفوف تیار کریں اور بڑے سائز کے کپسول بھر لیں دو سے ایک کپسول ایک وقت میں پانی کے ہمراہ کھانے سے قبل دن میں دو بار استعمال کریں۔ انشاء اللہ یقینی فوائد نمودار ہوں گے ایک بہت ہی زیادہ موٹی خاتون نے جو کہ اب چلنے پھرنے سے بھی عاجز آ چکی تھی۔ جب یہی نسخہ استعمال کیا چونکہ ہر علاج سے تنگ تھی اس لئے یہ نسخہ مستقل استعمال کیا اور استعمال کرنے کے بعد جب اپنا وزن کیا تو سترہ پاؤنڈ وزن صرف ڈیڑھ ماہ کے عرصے کے دوران کم ہوا..... اور ساتھ ”تین چ“ استعمال نہ کی جائے۔ (کلونجی

کے کرشمات)

یعنی چاول، چینی اور چکنائی یہ وہ چیزیں ہیں جو انسان کو فربہ اور غیر ضروری موٹاپا دیتی ہیں۔

گردے اور مثانہ کی پتھری کا علاج

۱- نماز فجر سے پہلے آدھا چمچ کلونجی اور دو چمچ شہد گرم پانی میں روزانہ نہار منہ استعمال کریں۔

۲- کلونجی، شہد، خرپوزہ اور کھیرے کا استعمال زیادہ کریں۔

۳- روزانہ کم از کم دس گلاس پانی پیئیں جس میں صبح نہار منہ دو گلاس باقی پورے دن میں چائے مشروبات اس کے علاوہ ہیں۔

چہرہ کی خوبصورتی کا علاج

۱- خوش رہا کریں یہ خوبصورتی کا راز ہے ہر خوشی و غم اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔ تکلیف آنے پر بھی مبرا کریں غم نہ کریں اس میں ہی بہتری ہے۔

۲- ایک چمچ کلونجی کا تیل اور ایک کھانے کا چمچ بادام کا تیل ملا کر چہرے پر ملیں ایک گھنٹہ بعد سیدھا کائی صابن سے دھولیں۔ نماز کی پابندی سے چہرہ پر نور آتا ہے۔

۳- روزانہ کم از کم دس گلاس پانی کے پیئیں ۸ گلاس صحت کیلئے اور آخری دو گلاس خوبصورتی کیلئے ہوتے ہیں۔ صبح و شام بیدل ہوا خوری کریں۔

یادداشت کی کمزوری کا علاج

۱- صبح کو غسل کرنے کے بعد تلسی کے پانچ پتے پانی کے ساتھ کھانے سے دماغ کی کمزوری دور ہوتی ہے اور یادداشت تیز ہوتی ہے۔

۲- سات بادام رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح نہار منہ چھلکا اتار کر کھائیں روزانہ کم از کم ۴۰ دن۔

پیٹ کی جلن کا علاج

۱- جو کادلیہ پانی میں ابال کر اس میں تھوڑا سا دودھ ڈال کر اور تھوڑا سا شہد ملا کر نہار منہ

- کھائیں۔ گرم کھانے کم سے کم کھائیں۔ اسی طرح گرم مصالحے اور مرچیں بھی جتنی کھاتے ہیں اس کو آدھا کر دیں۔ دالیں و سبزیاں زیادہ کھائیں۔
- ۲- شہد کا ایک چمچہ منگے کے پانی میں ملا کر صبح نہار منہ پیئیں اور ایک گلاس شام۔
- ۳- ۵ عدد کھجور رات کو پانی میں بھگو دیں صبح انہیں مل کر اس میں ایک چمچہ شہد ملائیں اسے سات دن تک کھائیں بعد نماز فجر گھاس پر ننگے پاؤں چلیں

السر کا علاج

- ۱- جو کادلیہ آنحوں کے السر کا مکمل علاج ہے۔ جو کادلیہ لے کر پانی میں ابال کر اس میں دودھ ڈال کر شہد ملا لیں اور اسے روزانہ نہار منہ استعمال کریں۔
- ۲- گاجر یا مسی کا رس پینے سے السر میں افادہ ہوتا ہے یا پھر گاجر ایک صبح ایک شام کو کھائیں۔

پیٹ کے کیڑوں کا علاج

- ۱- تھوڑے سے گرم پانی میں سپاری (چھالیہ) کا چورہ ڈال کر دن میں تین چار دفعہ لینے سے فائدہ ہوتا ہے۔
- ۲- پودینہ کا رس پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔
- ۳- تلخی کے پتوں کا رس پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔
- ۴- خالی پیٹ کھجوریں کھانے سے بھی پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔
- ۵- سرکہ پیٹ کے کیڑوں میں از حد مفید ہے۔

کان کے درد کا علاج

- ۱- اورک کا رس کان میں ایک قطرہ ٹپکانے سے کان کا درد ختم ہو جاتا ہے اور کک بھی ختم ہو جاتی ہے۔
- ۲- شہد کے چند قطرے کان میں ڈالنے سے بھی کان کا درد ختم ہو جاتا ہے۔
- ۳- تلخی کے تیل کے چند قطرے کان میں ڈالنے سے کان کا درد ختم ہو جاتا ہے۔

- ۴- پیاز کا رس اور شہد ملا کر اس کے چند قطرے ڈالنے سے کان کا درد ختم ہو جاتا ہے۔
- ۵- کان میں اگر کوئی کیڑا چلا جائے تو سرسوں کے تیل کے چند قطرے ڈالنے سے وہ مر جاتا ہے۔

جل جانے کا علاج

- ۱- جلے ہوئے حصے پر کڑکڑایا ہوا کھوپرے کا تیل (ٹھنڈا ہونے کے بعد) ملنے سے خوب فائدہ ہوتا ہے۔
- ۲- جلے ہوئے حصے پر خوب پکے ہوئے کیلے کو بالکل مسل کر چپکا دیں اور پٹی باندھ دیں اس سے فوراً سکون آتا ہے۔
- ۳- گرم پانی یا بھاپ سے جل جانے کی صورت میں جلے ہوئے حصے پر چاول کا آٹا چھڑکنے سے آرام آ جاتا ہے۔
- ۴- جلے ہوئے زخم پر انڈے کی صرف سفیدی لگانے سے زخم صحیح ہو جاتا ہے اور داغ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

شہد کی مکھی کے کاٹے کا علاج

- ۱- شہد کی مکھی کے کاٹے پر شہد لگانے اور پینے سے درد میں افادہ ہوتا ہے۔
- ۲- شہد کی مکھی کے کاٹے پر نمک لگانے سے تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔
- ۳- کوئی بھی زہریلا کیڑا کاٹ لے تو فوری طور پر تلسی کے پتے پیں کر اس جگہ پر لگائیں جہاں کیڑے نے کاٹا ہے زہر کا اثر ختم ہو جائے گا۔

تھکسن کا علاج

- ۱- حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے تھکن کا یہ علاج بتایا تھا سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ (بخاری و مسلم)
- ۲- دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام کریں۔

۳۔ لیموں کا شربت شکر ڈال کر پینے سے تھکن دور ہو جاتی ہے۔

نیند نہ آنے کا علاج

۱۔ سونے سے پہلے وضو کرو۔ (بخاری) اور اسکے بعد پوری سورہ اخلاص اور سورہ قلقل اور سورہ ناس کو پڑھ کر دونوں ہاتھ پردم کریں اور تمام بدن پر پھیریں۔ (بخاری) سونے سے پہلے یہ دعا ضرور پڑھیں۔

اللھم باسمک اموت واحی (بخاری و مسلم)

جس کو نیند نہ آتی ہو وہ کم از کم ایک مرتبہ پوری سورہ النساء کی تلاوت کرے اور پھر وجعلنا نومکم سباتاً کو بار بار پڑھے انشاء اللہ عزوجل جلدی ہی نیند آ جائے گی۔

ٹوٹی ہوئی ہڈی کی تکلیف کا علاج

۱۔ ایک لہسن کے جوے کو گھی میں کڑکڑا کر کھانے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی اور فریکچر کی تکلیف کم ہوتی جاتی ہے زیادہ سے زیادہ دن میں ۲ بار

۲۔ گیہوں کو تھوڑا سا بھون کر پھر اس کا آٹا بنا کر شہد کے ساتھ چاٹنے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کی تکلیف کم ہوتی جاتی ہے۔

جلد کی خشکی اور جسم کی تھکاوٹ کا علاج

۱۔ جلد کی خشکی دور کرنے میں زیتون کے تیل سے بڑھ کر کوئی اور تیل نہیں اگر آپ کو خشکی ہے تو آپ روزانہ زیتون کے تیل کی مالش کریں ان شاء اللہ عزوجل چند ہی دنوں میں خشکی ختم ہو جائے گی اور جسمانی تھکاوٹ دور کرنے میں بھی زیتون کے تیل کی مالش

لاجواب چیز ہے۔

باب ہفتم

دم کے ذریعے علاج نبوی ﷺ

طیب روحانی و جسمانی آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طریقوں یعنی علاج بالدم و اور علاج بالقرآن والدعا منقول ہے۔ ذیل میں مختلف تکالیف جسمانی سے متعلق علاج بالدم کا تحریر کیا جاتا ہے۔ ہمارے بزرگان دین و مشائخ عظام نے کتب اعمال و وظائف میں ہر جسمانی و روحانی بیماری کے الگ الگ عمل اور دعائیں تحریر فرمائیں مگر میں اس جگہ صرف وہ دعائیں ضبط تحریر میں لاؤں گا جو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پڑھیں اور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے تحسین فرمائی۔

جسمانی درد کا مدنی علاج

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے درد کی شکایت کی جو وہ اپنے جسم میں پاتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا ہاتھ اپنے جسم میں درد کی جگہ پر رکھ۔ پھر تین مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر سات دفعہ یہ کلمات کہہ۔ اعوذ بعلیہ اللہ وبقدرتہ من شر ما اجدو احاذر۔ ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت کے ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں۔ ہر اس چیز کی برائی سے جو میں پاتا ہوں اور اس سے ڈرتا ہوں۔“

عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری تکلیف دور فرمادی۔ (مسلم شریف)

دردِ سر کا مدنی علاج

حضرت حمیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بروایت یونس بن یعقوب عبد اللہ سے دردِ سر کا رقیہ (دم) نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دردِ سر میں اپنے اس ارشاد سے تعویذ فرماتے تھے۔ بسم اللہ الکبیر واعوذ باللہ العظیم من کل عرق تفار ومن شر حر ناز۔ (مدارج النبوة)

پھوڑا یا زخم کا مدنی علاج

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جس وقت کوئی شخص اپنے جسم میں کسی چیز کی شکایت کرتا تو حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس پھوڑے زخم یا درد کی طرف) اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے اور پڑھتے۔ بسم اللہ توبتہ ارضنا بریقہ بعضنا لیشفی سقمنا باذن ربنا۔ ترجمہ ”اللہ تعالیٰ کے اسمِ گرامی کے ساتھ برکت حاصل ہوتا ہوں۔ یہ ہماری زمین کی مٹی ہمارے بعض کے لعاب کے ساتھ ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا دی جائے۔ (بخاری-مسلم)

بخار کا مدنی علاج

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا ”یا رسول اللہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہاں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یعنی ان الفاظ سے دم کیا۔ بسم اللہ ارقیک من کل شیء یوذلك من شر کل نفس او عیسن حاسدن اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک۔ (مسلم شریف) ترجمہ ”اللہ تعالیٰ کے اسمِ گرامی سے آپ کو دم کرتا ہوں۔ ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے۔ ہر شخص کی برائی یا آنکھ حسد کرنے والی برائی سے اللہ جل شانہ آپ کو شفا دے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے دم کرتے ہوں۔“

دیگر بخار و درد

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ہر قسم کے بخار اور دردوں میں سکھاتے تھے کہ یہ پڑھیں۔
بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حور النار۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ ”اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے اسم گرامی کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اسم عظیم کے ساتھ میں پناہ چاہتا ہوں۔ ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے۔“

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو اپنے آپ کو معوذات پڑھ کر دم فرماتے اور اپنا دست مبارک اپنے جسمِ انور پر پھیرتے۔ جس وقت اس مرض میں مبتلا ہوئے کہ جس میں رحلت مبارک ہوئی، میں معوذات پڑھ کر دم کرتی تھی جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک (ان کے جسم پر) پھیرتی تھی۔ (بخاری۔ مسلم)
مسلم شریف کی روایت ہے کہ جب اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے تھے۔ معوذات قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو کہا جاتا ہے۔

دیگر ہر بیماری کے لئے

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی بیمار ہو جائے یا اس کا بھائی بیمار پڑ جائے تو چاہیے کہ وہ یوں پڑھے۔

رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اِمْرُكَ فِي السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ كَمَا رَحِمْتَكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ

اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ وَأَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ
رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَيَّ هَذَا الْوَجَعُ. تودہ شفا یاب ہو جاتا
ہے۔ (سنن ابی داؤد)

ترجمہ ”اے ہمارے پروردگار اللہ تعالیٰ کہ آسمانوں میں تیرا اسم پاک ہے۔ تیرا حکم
آسمان و زمین میں ہے۔ جس طرح تیری رحمت آسمانوں میں ایسے ہی اپنی رحمت زمین پر
فرمادے۔ ہمارے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرمادے تو پاکیزوں کا پروردگار ہے۔ اپنی
رحمت نازل فرما اور اپنی شفا اس بیماری پر نازل فرما۔“

درودانت کا مدنی علاج

امام بیہقی حضرت عبداللہ رواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے
بارگاہ مصطفیٰ میں دانتوں کے درد کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس
رخسار پر کہ جدھر درد ہو رہا تھا اپنا دست مبارک رکھا۔ پھر سات مرتبہ یہ پڑھا۔ اَللّٰهُمَّ
اَذْهَبْ مَا يَجِدُ وَفُخْشَةً بَذْعُوْةَ نَبِيِّكَ الْمُبَارَكِ عِنْدَكَ. سیدنا حضرت
ابن رواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دست مبارک اٹھانے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے
درد دانت دور فرما دیا۔ (مدارج النبوة - خصائص الکبریٰ - جلد ثانی)

دیگر وعائے درود دنداں

حضرت حمیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا علیہا
السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت باعظمت میں درود دانت کی شکایت کرتی ہوئی
حاضر ہوئیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے دست مبارک کی انگشت
شہادت اس دانت پر کہ جس میں درد تھا رکھ کر یہ پڑھا۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَسْتُلْكَ
بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَقُدْرَتِكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ لَّانْ مُّوَيِّمٌ لِّمَن تَلَدَّ غَيْرَ عِيْسٰی مِنْ
رُؤُوحِكَ وَكَلِمَتِكَ اَنْ تَكْشِفَ مَا تَلْفِيْ فَاُطْمِئِنَّتْ خَدِيْجَةُ مِنَ الضَّرْبِ مِلَّتَهُ

(مدارج النبوة)

مرگی کا مدنی علاج

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مرگی کا مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ارواح خبیثہ کی وجہ سے اور دوسرا اختلاط رویہ کے سبب سے ہوتا ہے۔ اس دوسری قسم میں اطباء بحث کرتے ہیں لیکن ارواح خبیثہ (اور شیاطین) والی مرگی کا علاج دعاؤں سے ہوتا ہے۔ گویا کہ یہ دشمن سے جنگ کرنا ہے۔ لڑنے والے کو چاہیے کہ اس کے ہتھیار صحیح اور بازو قوی ہوں۔ بعض معالجین اس کا علاج یہ دعا پڑھ کر کرتے ہیں۔ اُخْرُجْ مِنْهُ مَا يَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ وَمَا يَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

اور تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس کا علاج یوں فرمایا کرتے تھے۔

اُخْرُجْ عَذُوَ اللّٰهِ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ ”یعنی اے دشمن خدا (شیطان) نکل جا۔“

میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ بعض معالجین آیت الکسریٰ پڑھ کر دم کرتے ہیں اور مرگی کے مریض کو معوذات کی تاکید کرتے ہیں۔ (مدارج)

مرگی والے کے کانوں میں اذان دینے سے خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم کو جنتی عورت دکھاؤں؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سیاہ عورت میرے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھے صرع کا مرض ہے اور رسوا ہو جاتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چاہو تو ممبر و کرو تمہارے لئے جنت ہے۔ اگر چاہو تو دعا کر دوں کہ تم کو عافیت عطا ہو۔ اس نے کہا کہ میں ممبر کروں گی۔ پھر کہا کہ میں رسوا ہو جاتی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ (بخاری۔ مسلم)

اس حدیث سے علاج اور دوا کے ترک پر روشنی پڑتی ہے۔ ممکن ہے کہ اس کا صرح اس طرح کا ہو کہ علاج ارواح میں دعا سے جو کام ہوتا ہے وہ اطباء کے علاج سے نہیں ہوتا اور یہ کہ دعا کا اثر اور تاثیر اس کا عمل اور طبیعت کا اس سے متاثر ہونا اور اس کا انفعال قبول کرنا دواؤں سے کہیں بڑھ کر ہے۔

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مرض کو پورے استقلال و صبر سے برداشت کرنے پر جنت کا وعدہ فرمایا اور دعا فرمائی کہ وہ عریاں نہ ہونے پائے مگر اس عورت نے صبر اور عریاں نہ ہونے کو پسند کیا۔

پتھری و جس بول کا مدنی علاج

سنائی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہے اور اسے پتھری کا مرض ہے۔ اس پر حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ دعا جو انہوں نے تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی بتلائی اور اسے حکم دیا کہ وہ اس دعا کو پڑھے۔ چنانچہ اس نے پڑھا اور تندرست ہو گیا۔

رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ كَمَا رَحِمْتِكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ
وَاعْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الْمُتَطَيِّبِينَ وَأَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ
شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ. (مدارج النبوة)

یہ دعا مبارک تھوڑے سے فرق کے ساتھ ابی داؤد شریف کے حوالہ سے بخار کے عنوان میں درج ہو چکی ہے۔

بے چینی اور بے خوابی کا مدنی علاج

بے چینی اور بے خوابی کی کیفیت میں رات کو نیند نہ آنا تمام رات کروٹیں بدلتے ہی گزاردینا ایک تکلیف دہ مرض ہے۔ اس مرض کی شکایت حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے رات بھر نیند نہیں آتی۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب سونے کا ارادہ کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَتْ وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَخْلَقْتَ

وَرَبِّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِي جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ
جَمِيعًا أَنْ يَغْرِطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ يَنْبَغِي عَلَيَّ عِزَّ جَانِكَ وَجَلَّ
تَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ (مدارج النبوة - جلد اول)

یہ دعا مبارک اور ایسی ہی دوسری دعائیں جو کوئی نہ پڑھنا چاہتا ہو، کاغذ پر لکھوا کر اپنے
پاس رکھے۔ اس کی دلیل حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ حدیث ہے کہ حضور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف و پریشانی اور بے خوابی کے لئے انہیں یہ کلمات تلقین فرمائے تھے
کہ پڑھا کرو۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ شَرِّ عِبَادِهِ مِنْ هَمَزَاتِ
الشَّيَاطِينِ أَنْ يَخْضُرُونَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بچوں کو جو سمجھدار ہوتے، یہ دعا سکھاتے
اور جو بچے نا سمجھ ہوتے، یہ دعا کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے۔
(مدارج النبوة جلد اول)

آگ سے جلنے کا مدنی علاج

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ہاتھ پر ہنڈیا گر گئی جس
سے میرا ہاتھ جل گیا۔ میری والدہ مجھے لے کر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو گئی۔
حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاتھ پر تھوکتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے۔
أَذْهَبَ الْبَأْسُ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا
بِشِفَائِكَ شِفَاءٌ لَا يَغَادِرُ سَقَمًا.

حضرت محمد بن حاطب کی والدہ کہتی ہیں کہ میں ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت اقدس سے اٹھی نہیں تھی کہ ہاتھ درست ہو گیا۔ (خصائص کبریٰ جلد ثانی)

کرب و بے چینی کا مدنی علاج

بعض مرتبہ کسی طویل بیماری سے صحت یاب ہونے کے بعد یا ویسے ہی کبھی ظاہر آ کوئی

بیماری بھی نہیں ہوتی لیکن ایک بے چینی کی کیفیت اور اکٹا ہٹ سی ہوتی ہے۔ اس مرض کے دفیعو کے لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کرب و غم اور بے چینی کے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

(مدارج النبوة)

دیگر:- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کرب و غم کو دور کرنے کے لئے یہ دعا تعلیم فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتِكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرَفًا وَاَصْلِحْ لِيْ شَاغِي كُلَّهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ (مدارج النبوة - عن سنن ابی داؤد)

جامع دعا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”بلاشبہ اور بالیقین میں ایسے کلمہ کو جانتا ہوں کہ اگر کوئی بھی مصیبت زدہ اسے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت سے نجات عطا فرمادیتا ہے۔ وہ کلمہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا ہے جس سے انہوں نے تاریکیوں میں ندائی تھی۔ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (مدارج النبوة)

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پڑھنے والے کی دعا کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشتا ہے۔ (ترمذی شریف)

نظر بد کا مدنی علاج

نظر بد برحق ہے۔ اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ امام مسلم نے صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر لگنا حق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر کو کاٹ سکتی ہے تو وہ نظر بد ہی کاٹتی۔

صحیح مسلم میں ہی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے بخار، نظر بد اور پھوڑے میں جھاڑ پھونک کی رخصت دی۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں ایک لڑکی دیکھی۔ اس کے چہرہ میں سفحہ (یعنی زردی) تھی۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دم کراؤ کیونکہ اس کو نظر لگ گئی ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں کے شر اور انسانوں کو نظر لگ جانے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو لے لیا اور ان دونوں کے ماسوا کو ترک کر دیا۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں نے نہ تو آج کے دن کی مانند کوئی دن دیکھا اور نہ ہی سہل کی جلد کی مانند خوبصورت کسی پردہ نشین (حسین) عورت کی جلد دیکھی۔ اتنا کہنا ہی تھا کہ سہل کر گئے۔ اس واقعہ کو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ سہل بن حنیف کا کچھ (دعا) و علاج وغیرہ فرمائیں گے۔ خدا تعالیٰ کی قسم وہ بیماری کی شدت کے سبب اپنا سر نہیں اٹھا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کسی کے متعلق گمان کرتے ہو کہ اس نے اسے نظر لگائی ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ عامر بن ربیعہ کے متعلق ہمارا گمان ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربیعہ کو بلایا اور اسے سخت دست کہا اور فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو قتل کیوں کرنا چاہتا ہے۔ تو نے برکت کی دعا کیوں نہ کی۔ اب سہل کے لئے (اپنے اعضاء دھو) چنانچہ عامر نے ان کے لئے اپنا چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں کہنیاں، گھٹنے پاؤں کی انگلیوں کے کنارے اور پاچاے کے اندر کے اعضاء ستر ایک برتن میں دھو کر دیئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی سہل پر ڈالا تو وہ اسی وقت اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ جیسے کہ ان کو کوئی شکایت ہی نہ تھی۔ (مشکوٰۃ)

مالک کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”نظر کا لگ

جانا حق ہے۔ اس کے لئے وضو کر۔“ چنانچہ حضرت عامر نے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے وضو بعد استنجا کیا۔ (مذکورہ)

حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ میرے گھر والوں نے مجھے پانی کا ایک پیالہ دے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت باعظمت میں بھیجا۔ اس لئے کہ جب کسی کو نظر لگ جاتی ہے یا کوئی اور تکلیف ہوتی تو وہ ایک بڑا پیالہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت اقدس میں بھیجتا۔ حضرت ام المؤمنین تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نکالتیں جو انہوں نے چاندی کی ایک نگلی میں رکھے ہوئے تھے۔ وہ ان بالوں کو اس پیالے میں پانی کے اندر ہلاتیں اور مریض وہ پانی پی لیتا اور شفا یاب ہو جاتا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے ٹلی میں جھانک کر دیکھا تو چند ایک سرخی مائل موئے مبارک نظر پڑے۔ (بخاری شریف)

سبحان اللہ! رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کا دھوون بھی بیماروں کے لئے شفا ہے۔

پاگل پن کا مدنی علاج

حضرت خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے وطن واپس چلے تو راستہ میں ایک عرب قبیلہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہم کو پتہ چلا کہ تم اس شخص صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی منتر یا دوا لائی ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک دیوانہ ہے جسے ہم نے بیڑیوں سے باندھ رکھا ہے۔ ہم نے کہا ہاں! ہمارے پاس ایسی شے ہے وہ ہمارے پاس بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ایک دیوانے کو لائے۔ میں نے تین یوم صبح و شام سورۃ فاتحہ شریف پڑھ کر اس پر دم کیا اور اپنا تھوک اس پر پھینکتا رہا۔ پھر اس کی رسیوں کو کھول دیا گیا (یعنی وہ بالکل تندرست اور توانا ہو گیا) انہوں نے مجھے کچھ مزدوری وغیرہ دی۔ میں نے ان سے کہا کہ میں اس وقت تک نہ لوں گا جب تک کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہیں لیا جاتا۔

حاضر خدمت ہو کر عرض کی تو حضور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”کھاؤ! مجھے میری

جان کی قسم! جو شخص باطل منتر کے ساتھ کھاتا ہے (حرام کھاتا ہے) تحقیق تو نے حق منتر کے ساتھ کھایا۔“ (احمد - ابی داؤد)

ٹائینا پن کا مدنی علاج

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک ٹائینا بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اللہ ﷻ سے دعا فرمائیں کہ مجھے شفا (بینائی) عطا فرمائے۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہتا ہے تو تیرے لئے دعا کرتا ہوں۔ اگر تو چاہتا ہے تو صبر کر، یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کی کہ دعا فرمائیے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ دعا پڑھ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاتُوْجِّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَہِ اِنِّیْ
تَوَجَّہْتُ بِکَ اِلَی رَبِّیْ لِیَقْضِیْ لِیْ ہٰذِہُ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیْ

(ترمذی شریف)

منقول ہے کہ انہوں نے مسجد میں جا کر یہ دعا پڑھی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ آنکھیں روشن ہو گئیں۔ خیال رہے کہ یہ دعا تھوڑے تھوڑے فرق کے ساتھ ابنِ ماجہ، حاکم، نسائی میں بھی موجود ہے۔ (نزہۃ المجالس - اڈل)

اٹھرا کا اسم گرامی سے علاج

اٹھرا ایک موذی مرض ہے۔ اس مرض میں یا تو بچہ دورانِ حمل ہی ضائع ہو جاتا ہے یا پیدا ہونے کے بعد مر جاتا ہے۔ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تکلیف دہ مرض کے دفعیہ کے لئے انتہائی شافعی علاج تجویز فرمایا۔

حضرت ابن ابی ملکیہ نے بروایت ابن جریج حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جس کے ہاں حمل ہو اور وہ پختہ ارادہ کر لے کہ میں اس بچے کا نام (جو پیٹ میں ہے) محمد رکھوں گا (یا رکھوں گی) تو اللہ تعالیٰ اسے لڑکا عطا فرمائے گا۔

حضرت جلیلہ بنت عبدالمطلب سے مروی ہے کہ وہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک ایسی عورت ہوں کہ میرے بچے زندہ نہیں رہتے۔ حضور تاجدار مدینہ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے حضور نذر مان کہ میرے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا میں اس کا نام محمد رکھوں گی۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ وہ زندہ رہا جو ان بوک رکفار سے جنگ کی اور مال غنیمت حاصل کیا۔ (زہبتہ المجالس - جلد ثانی)

قونج کا مدنی علاج

کتاب مدخل میں ہے کہ ایک برگزیدہ آدمی کو قونج ہو گیا۔ کسی طرح اتفاق نہ ہوا تو خواب میں تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا علاج یہ ہے کہ شہد تین درم زیتون مرقی ڈیڑھ درم کلوئی اکیس درہم۔ ان سب کو ملا کر صبح نہار منہ اور رات سوتے وقت استعمال کرو۔ اس کے استعمال سے اللہ تعالیٰ نے ان کو شفاء عطا فرمادی۔ (زہبتہ المجالس - جلد ثانی)

ایک درم تقریباً 3/4 ماشہ کا ہوتا ہے۔ کتاب البرکتہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حمام سے نکل کر قدموں پر ٹھنڈا پانی ڈالنا قونج سے اسن میں رکھتا ہے۔

درد زہ سے بچاؤ کا مدنی نسخہ

ابن سنی نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت سیدۃ النساء انور چشم مصطفیٰ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو درد زہ کی تکلیف تھی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا کہ وہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جا کر آیت الکرسی، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھیں۔ (تفسیر نعیمی - جلد سوم)

بانجھہ پن کا استغفار سے علاج

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے حضرت امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں ایک مالدار آدمی ہوں مگر میرے ہاں کوئی اولاد نہیں ہے۔ کوئی ایسی چیز بتائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا 'استغفار پڑھا کرو۔ اس نے استغفار کی اور اتنی کثرت سے کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسے دس بیٹے عطا فرمائے۔ (خزان العرفان حاشیہ سورۃ ہود۔ آیت 52)

باجھ پن کے تحت سیدنا شہزادہ شیر خدا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس جگہ کوئی خاص دعائے استغفار منقول نہ ہے۔ اس لئے ذیل میں وہ دعائے استغفار درج کی جاتی ہے جس کے متعلق وحی ترجمان سے سید الاستغفار یعنی تمام استغفاروں کا سردار ارشاد ہوا۔ حضرت شہزاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'سب استغفاروں کا سردار یہ استغفار ہے کہ انسان یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی
عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ
لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیْ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا
اَنْتَ.

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اس استغفار کو صدق دل سے دن میں پڑھا۔ وہ اگر اس روز شام سے پہلے مر گیا تو جنتی ہے اور جس نے رات کو اسے صدق دل سے پڑھا اور صبح ہونے سے پہلے مر گیا تو جنتی ہے۔ (صحیح بخاری شریف)

افلاس و تنگدستی دور کرنے کا مدنی نسخہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت با عظمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا نے مجھ سے منہ موڑ لیا ہے" یعنی میں بہت زیادہ غریب ہو گیا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تجھ سے صلوة الملائکہ یعنی فرشتوں کی دعا اور تسبیح کہ جس کی بدولت انہیں رزق

دیا جاتا ہے کہاں گئی؟“ پھر فرمایا۔ ”طلوع فجر یعنی اذان فجر کے وقت اس دعا کو سو مرتبہ پڑھو۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ تُو دُنْیا تیرے پاس پست و ذلیل ہو کر آئے گی۔“ پھر وہ شخص چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (دولت) دنیا اتنی زیادہ آگئی ہے کہ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں رکھوں۔ (مدارج النبوۃ)

حفاظت جان کا مدنی نسخہ

حضرت ربان عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو کوئی تین مرتبہ شام کے وقت یہ پڑھے۔
بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

تو صبح تک کوئی ناگہانی بلا و مصیبت نہ پہنچے گی جو کوئی صبح کو پڑھے تو شام تک ہر ناگہانی بلا سے محفوظ رہے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی شریف)

جسمانی صحت و حفاظت کا مدنی نسخہ

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت با عظمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ایک روگی شخص ہوں۔ کھانا پینا میرے بدن کو ذرا نہیں لگتا۔ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعائے صحت فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کھایا پیا کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ.

تمہیں کبھی کوئی بیماری نہ ہوگی۔ اگر چہ کھانے میں زہری کیوں نہ ملا ہو۔

(نزہۃ المجالس)

یہاں اس دعا کے متعلق ایک دلچسپ حکایت نقل کی جاتی ہے جس سے اس دعا کے عظیم الشان فائدے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے غیر متزلزل ایمان کا پتہ چلتا ہے۔ کتب

تواریخ میں ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عیسائیوں کے قلعہ کا محاصرہ کیا تو ان کا سب سے بوڑھا پادری آپ کے پاس آیا۔ اس کے ہاتھ میں انتہائی تیز زہر کی ایک پڑیا تھی۔ اس نے حضرت خالد بن ولید سے عرض کیا کہ آپ ہمارے قلعہ کا محاصرہ اٹھالیں، اگر تم نے دوسرے قلعے فتح کر لئے تو اس قلعہ کا قبضہ ہم بغیر لڑائی کے تم کو دیدیں گے۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ”نہیں“ ہم پہلے اس قلعہ کو فتح کریں گے۔ بعد میں کسی دوسرے قلعے کا رخ کریں گے۔“ یہ سن کر بوڑھا پادری بولا۔ ”اگر تم اس قلعے کا محاصرہ نہیں اٹھاؤ گے تو میں یہ زہر کھا کر خودکشی کر لوں گا اور میرا خون تمہاری گردن پر ہوگا۔“ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے۔ ”یہ ناممکن ہے کہ تیری موت نہ آئی ہو اور تو مر جائے۔“

بوڑھا پادری بولا: اگر تمہارا یہ یقین ہے تو ”لو پھر یہ زہر کھا لو۔“ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ زہر کی پڑیا پکڑی اور مذکورہ بالا دعا پڑھ کر وہ زہر پھاٹک لیا اور اوپر سے پانی پی لیا۔ بوڑھے پادری کو کھل یقین تھا کہ یہ چند لمحوں میں موت کی وادی میں پہنچ جائیں گے مگر وہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ چند منٹ آپ کے بدن پر پسینہ آیا۔ اس کے علاوہ کچھ بھی نہ ہوا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پادری سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ ”دیکھا۔ اگر موت نہ آئی ہو تو زہر کچھ نہیں بگاڑتا۔“ پادری کوئی جواب دیئے بغیر اٹھ کر بھاگ گیا اور قلعہ میں جا کر کہنے لگا۔ ”اے لوگو! میں ایسی قوم سے مل کر آیا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی قسم اسے مرنا تو آتا ہی نہیں۔ وہ صرف مارنا ہی جانتے ہیں۔ جتنا زہران کے ایک آدمی نے کھالیا، اگر اتنا پانی میں ملا کر ہم تمام اہل قلعہ کھاتے تو یقیناً مر جاتے مگر اس آدمی کا مرنا تو درکناز وہ بے ہوش بھی نہیں ہوا۔ میری مانو تو قلعہ اس کے حوالے کر دو اور ان سے لڑائی نہ کرو۔“ چنانچہ وہ قلعہ بغیر لڑائی کے صرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوت ایمانی سے فتح ہو گیا۔

(حاشیہ رہبر زندگی)

مایوس مریضوں کو مشر وہ جانفزا

مواہب لدنیہ اور دوسری کتب میں امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول

ہے کہ ان کا ایک بچہ سخت بیمار ہو گیا۔ علاج سے افاق نہ ہوا حتیٰ کہ بچہ قریب المرگ ہو گیا۔ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے خدمت اقدس میں اپنے بچے کا حال عرض کیا تو حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”تم آیات شفاء سے کیوں غافل ہو؟ کیوں ان کے وسیلہ کے ساتھ شفا نہیں مانگتے؟“

امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جب نیند سے بیدار ہوا تو آیات شفاء پر غور کرنے لگا۔ میں نے ان کو کلام اللہ شریف میں چھ مقام پر پایا۔ وہ آیات کریمہ یہ ہیں۔

1- وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۝

2- وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ

3- يَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۝

4- وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝

5- وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝

6- قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ

امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان تین آیتوں کو لکھا اور پانی میں گھول کر بچے کو پلا دیا تو وہ اسی وقت شفا یاب ہو گیا۔ گویا کہ کسی نے ان کے پاؤں کی گرہ کھول دی۔ (مدارج النبوة جلد اول)

سانپ یا بچھو کاٹے کا علاج

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت ایک بستی سے گزری۔ اس بستی میں کسی شخص کو سانپ یا بچھو نے ڈسا ہوا تھا۔ چنانچہ اہل قریہ کا ایک آدمی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے پاس آیا اور کہا کہ کیا تم میں کوئی منتر پڑھنے والا ہے؟ بے شک اس بستی میں ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے ڈسا لیا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے ایک آدمی اس آدمی کے ساتھ گیا اور

چند بکریوں کے عوض سورہ فاتحہ شریف پڑھ کر دم کیا تو وہ اچھا ہو گیا۔ یہ صحابی بکریاں لے کر آئے تو ساتھیوں یعنی دوسرے صحابہ نے اس کو مکروہ جانا اور کہا تو نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے۔ یہاں تک کہ وہ سب مدینہ طیبہ میں آئے اور خدمت انور میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے کلام اللہ پر اجرت لی ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”لائق ترین چیز جس پر تم مزدوری لو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔“ (بخاری شریف)

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا۔ ”تم نے اچھا کیا“ تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔“ (مشکوٰۃ شریف) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ ایک رات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست انور زمین پر رکھا تو انگلی شریفہ پر بچھو نے ڈس لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نعل مبارک سے اس کو مار دیا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے۔ یہ نمازی اور غیر نمازی کو نہیں چھوڑتا یا فرمایا یہ نبی اور غیر نبی کو نہیں چھوڑتا۔ پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانی اور نمک منگوایا اور اسے ایک برتن میں ڈالا۔ پھر جس جگہ ڈسا تھا وہاں ڈالنے لگا۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم انگلی سے ملتے جاتے تھے اور معوذات پڑھ کر دم فرماتے جاتے تھے۔

باب ہشتم

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک

آمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قبل دنیا میں ہر طرف ظلمت اور کفر کا دور دورہ تھا، عرب کے لوگ بتوں، درختوں، سورج، چاند اور ستاروں کی پوجا کرتے تھے۔ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دے کر ان کی پوجا کرتے تھے، ان کے کردار کی پستی کا یہ عالم تھا کہ خانہ کعبہ کا ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اور لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ ہر طرف ظلمت اور کفر کی گھٹنا چھائی ہوئی تھی۔

اس عالمگیر ظلمت اور جہالت کے دور میں نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر، آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پسر، عبد اللہ کے چاند، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام جہان کیلئے ہادی و ہر بن کر تشریف لائے۔

۱۲ ربیع النور کو اللہ ﷻ کے نور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کفر و ظلمت کے بادل چھٹ گئے۔ شاہ ایران کسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا چودہ کنگرے گر گئے، ایران کا وہ آتش کدہ جو ایک ہزار سال سے شعلہ زن تھا وہ بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا، کعبہ کو دھواں آ گیا، بت سر کے بل گر پڑے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا

تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا

بہر کیف خاتم المرسلین رحمۃ اللعالمین، شفیع الدنیا، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العالمین، جناب صادق و امین، قرار ہر قلب محزون و غمگین بن کر، ۱۲ ربیع النور کو صبح صادق کے وقت جہان میں تشریف لائے اور آ کر بے سہاروں، غم کے ماروں، دکھیاروں، دلفگاروں اور درد کی ٹھوکریں کھانے والے بے چاروں کی شامِ غریباں کو ”صبح بہاراں“ بنا دیا۔

مسلمانو! صبح بہاراں مبارک

وہ برساتے انوار سرکار آئے

بہر حال ۱۲ ربیع النور مسلمانوں کے لئے عیدوں کی بھی عید ہے، یقیناً آنسور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جہاں میں شاہ بحر و بر بن کر جلوہ گر نہ ہوتے تو کوئی عید عید ہوتی، نہ کوئی شب برات، بلکہ کون و مکان کی تمام تر رونق و شان اس جاں جہان، رحمت عالمیان، سیاح لامکان، محبوبِ رحمن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کی دھول کا صدقہ ہے۔
اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سرکارِ عالم مدارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جہاں میں فضل و رحمت بن کر تشریف لائے اور یقیناً اللہ ﷻ کی رحمت کے نزول کا دن خوشی و مسرت کا دن ہوتا ہے چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۵﴾ (پ ۱۱۱ع)

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ﷻ ہی کے فضل اور اس کی رحمت، اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔ وہ ان کے سب دھن، دولت سے بہتر ہے۔ (کنز الایمان)
اللہ اکبر! اللہ ﷻ کی رحمت پر خوشی منانے کا قرآن حکم دے رہا ہے اور ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بھی کیا کوئی اللہ ﷻ کی رحمت ہے۔ دیکھئے قرآن میں صاف صاف اعلان ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ. (پ ۱۷ع)

ترجمہ: اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔ (کنز الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم نور مجسم شاہِ نبی و آدم رسول محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا اے جبرائیل! علیہ السلام بتاؤ تمہاری عمر کتنے سال کی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ اس کا مجھے کوئی علم نہیں۔ چوتھے آسمان پر ایک ستارہ ستر ہزار سال کے بعد طلوع ہوتا تھا میں نے اسے بہتر ہزار مرتبہ دیکھا تھا۔ تو حضور اکرم نور مجسم شاہِ نبی و آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا مجھے اپنے رب کی عزت و جلال کی قسم وہ ستارہ میں ہی تھا۔
تو پیارے اسلامی بھائیو! یہ ساری کائنات زمین و آسمان شمس و قمر، شجر و حجر، جنت و دوزخ، جن و انس سب کے سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں وجود میں آئے، بلکہ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنا محبوب پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نکاح کے بعد ماہِ رجب میں شبِ جمعہ کو جب نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکمِ اطہر میں جلوہ افروز ہوا تو دنیا عالم میں عجیب عجیب واقعات ظہور میں آئے۔

1- جنت کے دروازے کھول دیئے گئے، تمام عالم کو معطر کیا گیا، آسمان و زمین پر یہ ندا آئی کہ آج رات وہ نور شکمِ مادر میں جلوہ افروز ہو گیا۔

2- قریش کے تمام جانور بولے اور کہنے لگے خدا کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماں کے پیٹ میں تشریف لے آئے۔

3- اس رات کی صبح کو تمام روئے زمین کے بتِ اوندھے منہ گر پڑے اور تمام بادشاہوں کے تخت جھک گئے۔

4- قریش پر قحطِ سالی تھی اس رات کی برکت سے رحمت کی بارش ہوئی، زمین سرسبز و شاداب ہو گئی۔ درختوں پر پتے لگے میوہ جات کی کثرت ہوئی۔

5- اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس سال تمام دنیا کی عورتیں اس نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے بچے جنیں، لڑکی کوئی نہ جنے۔

6- حضور سرِ اُپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماں کے پیٹ میں جلوہ افروز ہوئے تو ہر آسمان سے یہ صدا آتی تھی کہ لوگو خوشیاں مناؤ کہ وہ وقت قریب آ گیا ہے کہ مبارک اور سعادت مند رسول کا دنیا میں ظہور ہوگا۔

7- حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے شکمِ اقدس میں تھے تو میں نے دیکھا کہ ایک نور مجھ سے جدا ہوا اور اس نور سے

سب جہان روشن ہو گیا تو میں نے کسریٰ کے محلات کو دیکھ لیا۔

8- جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکمِ مادر میں دو ماہ کے تھے کہ آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا تو فرشتوں نے عرض کی مولا حیرا حبیبِ یتیم ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میں خود اس کی حفاظت اور مدد کرنے والا ہوں۔

انبیاء کرام کی آمنہ بی بی کو بشارتیں

حضرت آمنہ خاتونِ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حمل کے پہلے مہینے ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا:

1- اے آمنہ! تجھے بشارت ہو کہ تم تمام رسولوں کے سردار کی ماں بننے والی ہو، میں نے کہا آپ کون ہیں؟ فرمایا ان کا والد آدم ہوں۔ (علیہ السلام)

2- دوسرے ماہ ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا بشارت ہو تمہیں بے شک تم اولین اور آخرین کے سردار کی ماں ہو، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا شیث (علیہ السلام)

3- تیسرے ماہ ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا آمنہ تمہیں بشارت ہو تیرے پیٹ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں نوح علیہ السلام ہوں۔

4- چوتھے ماہ ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تجھے بشارت ہو کہ تو پاک نبی صاحبِ شرافت کی ماں ہے، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ادریس علیہ السلام ہوں۔

5- حمل کے پانچویں ماہ ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا اے آمنہ! تجھے خوشخبری ہو کہ آپ تمام نبیوں کے سردار کی ماں ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ہود علیہ السلام ہوں۔

6- چھٹے ماہ ایک اور بزرگ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ آمنہ بی بی تو خوش ہو جا کہ تیرے شکم میں نبی ہاشمی جلوہ افروز ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں

ابراہیم علیہ السلام ہوں۔

7- ساتویں ماہ ایک اور بزرگ تشریف لائے اور فرمانے لگے اے آمنہ! آپ کو بشارت ہو کہ آپ اللہ کے حبیب کی ماں ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ میں اسماعیل علیہ السلام ہوں۔

8- آٹھویں ماہ ایک اور بزرگ تشریف لائے اور فرمانے لگے اے آمنہ! آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ خاتم النبیین کی ماں ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔

9- نویں ماہ ایک اور بزرگ فرمانے لگے کہ اے آمنہ! تجھے بشارت ہو کہ تو محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ماں ہو۔ میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔

جنتی خواتین دایاں بنیں

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ربیع الاول کی گیارہویں رات آئی۔ یہ ایک منور رات تھی، حضرت عبدالمطلب اپنے بچوں کے ساتھ حرم کی دیوار تعمیر کر رہے تھے اس وقت گھر میں کوئی فرد نہیں تھا۔ میں گھر میں اکیلی رہ گئی اور خوفِ ساحسوس ہونے لگا کہ اگر اسی رات بچے کی پیدائش ہوگئی تو کیا ہوگا۔

میں انہیں خیالات میں تھی کہ ایک دیوار شک ہوئی اور چار دروازہ قد عورتیں کمرے میں داخل ہو گئیں اور وہ حسن و جمال میں ایک سے بڑھ کر تھیں۔ اُن میں سے ایک نے بڑھ کر مجھے سے کہا۔

1- آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیری مثل کون ہو سکتا ہے۔ تم سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ماں بننے والی ہو۔ یہ کہہ کر وہ میری دائیں جانب بیٹھ گئیں، میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ وہ بولیں ام البشر حوا (علیہا السلام)

2- پھر دوسری نے مبارک باد کہی وہ میری بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ بولیں! حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

- 3- پھر تیسری خاتون مبارک باد دینے آئیں اور پیچھے بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
- 4- آخر میں چوتھی نے بھی مبارک باد دی اور سامنے بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ بولیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
- پھر چاروں نے ایک زبان ہو کر کہا! ہم دائیاں بن کر تمہاری خدمت کیلئے حاضر ہوئی ہیں۔

بعد ولادت کی چھ چیزیں

- حضرت صفیہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ولادت کے بعد میں نے چھ عجیب و غریب چیزیں دیکھیں۔
- 1- آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیدا ہوتے ہی سجدہ فرمایا رَبِّ هَبْ لِيْ اُمْتِيْ
- 2- سجدے سے سر اٹھا کر بزبان فصیح فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔
- 3- آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے سارا گھر روشن ہو گیا۔
- 4- میں نے آپ کو غسل دینے کا ارادہ فرمایا تو غیب سے آواز آئی اے صفیہ! تو غسل کی تکلیف نہ کر ہم نے ان کو پاک و صاف پیدا کیا ہے۔
- 5- میں نے اس خیال سے کہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف بریدہ تھے۔

- 6- میں نے چاہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کرتہ پہناؤں تو میری نظر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر پڑی تو اس پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

برکات جسمیہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک

تاجدارِ مدینہِ راحت قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم و اطہر کا ذکر خیر کیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر ادا و جواب اور ہر عضو بے مثال اور حسن و جمال اللہ! اللہ! اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک جس مقدور والے کو حاصل ہو جائیں وہ برکتوں اور رحمتوں سے مالا مال ہو جائے۔

ہمارے سرکارِ مدینہ کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک اتنے خوبصورت ہیں کہ خود رب العزت (جل و علا) نے قرآن مجید میں ان کی قسم یاد فرمائی۔

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدائقِ بخشش میں فرماتے ہیں
ہے کلام الہی میں شمس و مہر تیرے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں رازیہ تھا کہ حبیب (ﷺ) کی زلف و دتا کی قسم

حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیف اللہ (یعنی اللہ کی تلوار کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں) کبھی آپ کو دشمن کے مقابلہ میں شکست نہ ہوئی تھی اور یہ سب کچھ مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی برکت تھی۔

چنانچہ خود حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ خوش قسمتی سے حضور تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک میرے پاس تھے میں نے ان کو اپنی ٹوپی میں آگے کی طرف سے ہی رکھا تھا۔ ان مقدس بالوں کی برکت تھی کہ عمر بھر جہاد میں مجھے فتح و نصرت حاصل ہوتی رہی۔ (شفاء شریف)

حضرت سیدنا امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیدنا عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب عرض کیا کہ میرے پاس تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہیں جو حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مجھ کو ملے ہیں تو انہوں

نے فرمایا میرے نزدیک سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک بھی ہونا دنیا اور اس کے ساز و سامان سے زیادہ محبوب ہے۔ (مواہب المدینہ)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تبرکات سے بے حد عقیدت ہوا کرتی تھی اور ان تبرکات سے خوب برکتیں حاصل کیا کرتے تھے، تبرکات کی برکت سے انہیں شفا کیں ملتی تھیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بیوی نے مجھ کو ایک پیالہ دے کر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا کیونکہ میری بیوی کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی کو نظر لگتی یا کوئی بیمار ہو جاتا وہ برتن میں پانی ڈال کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھجوا کر دیتے تھے، اس لئے کہ ان کے پاس حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک تھا جو چاندی کی تلی میں رکھا ہوا تھا تو وہ ان کو نکالتیں اور پانی میں ڈال کر ہلا دیتیں اور مریض وہ پانی پی لیتا جس سے اس کو شفا ہو جاتی۔ (بخاری)

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے فرما رہے ہیں۔ جس نے میرے ایک بال مبارک کو بھی ایذا دی تو اس پر جنت حرام ہے۔ (کنز العمال)

پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و توقیر اور تعظیم و تکریم عین ایمان ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ عظمت نشان میں معمولی سی بے ادبی و گستاخی بھی کفر ہے۔ ہرگز ہرگز تبرکاتِ مقدسہ کے بارے میں کوئی ایسی بات زبان تو زبان دل میں بھی نہیں لانی چاہئے جس سے بے ادبی کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت کا یہ حال ہے کہ جب کبھی سرکارِ ابد قرار بے کسوں کے مددگارِ شفیع روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرائق کے بال مبارک ترشواتے یا ریش مبارک یعنی داڑھی شریف کے طول و عرض سے موئے مبارک ترشواتے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کسی موئے مبارک کو زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ تبرکات اپنے پاس بحفاظت رکھ لیتے۔ چنانچہ حضرت سیدنا امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرکارِ مدینہ سرور قلب و سیدنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ خادم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تراش رہا تھا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارد گرد پروانہ وار پھر رہے ہیں پس وہ ارادہ کرتے تھے کہ موئے مبارک ان کے ہاتھوں میں تشریف لائیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کے ہاں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی کتنی عظمت تھی کہ وہ ایک موئے مبارک بھی زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے بلکہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیتے تھے تاکہ وہ اپنے گھروں میں ان سے تبرکات حاصل کرتے رہیں۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قمیص مبارک ناخن مبارک اور چند موئے مبارک تھے۔ انہوں نے وقتِ رحلت وصیت کی کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قمیص مبارک میرے کفن کے بیچ میں رکھ دینا اور پھر مجھے ارحم الراحمین کی رحمت پر چھوڑ دینا۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تبرکات سے کس قدر والہانہ پیار تھا اور وہ ان کو دنیا میں شفا کیلئے اور بعد وصال حصولِ رحمت کیلئے وسیلہ بناتے تھے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک

سر مبارک قدرے بڑا تھا بال مبارک گھنگریالے تھے۔ اگر سر مبارک کے بالوں میں خود یا آسانی سے مانگ نکل آتی تو رہنے دیتے ورنہ خود جھکف نہ نکالتے۔ جس زمانہ میں بال مبارک زیادہ ہوتے تو کانوں کی لو سے بڑھ جاتے ورنہ نہیں یہ وہی سر مبارک ہے کہ جس پر قبل بعثت بطریقِ اربابِ وکرامت موسمِ گرما میں بادل سایہ کئے رہتا تھا چنانچہ جب آپ مائیِ حلیمہ کے ہاں پرورش پا رہے تھے تو وہ آپ کو کسی دورِ جگہ نہ جانے دیتی تھیں۔ ایک روز وہ کچھ غافل سی ہو گئیں اور حضور تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی رضاعی بہن شیماء کے

ساتھ دوپہر کے وقت موسیقیوں میں تشریف لے گئے۔ مائی حلیمہ تلاش میں نکلیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شیماء کے پاس پایا۔ کہنے لگیں ایسی تپش میں؟ شیماء بولی اماں جان! میرے بھائی نے تپش محسوس نہیں کی۔ میں نے دیکھا کہ بادل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سایہ کرتا تھا جب آپ ٹھہر جاتے تو بادل بھی ٹھہر جاتا اور جب آپ چلتے تو وہ بھی چلتا۔ یہی حال رہا کہ ہم اس جگہ آ پہنچے ہیں۔

مائی حلیمہ نے پوچھا بیٹی! کیا یہ سچ ہے۔ شیماء نے جواب دیا ہاں خدا کی قسم۔

(خصائص الکبریٰ)

اسی طرح جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارہ برس کی عمر شریف میں اپنے چچا ابوطالب اور دیگر شیوخ قریش کے ساتھ ملک شام میں تشریف لے گئے تو بحیرا راہب کے عبادت خانے کے قریب اترے۔ اس راہب نے آپ کو پہچان لیا اور کھانا تیار کر کے لایا اور آپ کو بلوایا پس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بادل سایہ کئے ہوئے تھا۔

(ترمذی)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کشادہ اور چراغ کی مانند چمکتی تھی چنانچہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب اندھیری رات میں آپ کی پیشانی ظاہر ہوتی تو تاریکی میں روشن چراغ کی مانند چمکتی۔

خطیب ابن عساکر ابو نعیم اور دہلی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے وہ کہتی ہیں کہ میں بیٹھی چرخہ کات رہی تھی اور حضور سراپا نور فیض منجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے سامنے اپنے جلوئے مبارک کو پیوند لگا رہے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک سے پسینہ چل رہا تھا۔ یہ دیکھ کر میں حیران رہ گئی اور کہتی تھی چرخہ کا تے ٹھہر گئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا تجھے کیا ہوا میں نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک سے پسینہ نکلتا ہے جس کا قطرہ قطرہ نور کا تارا ہے۔ اگر ابو کبیر ہذلی (عرب کا مشہور شاعر) کبھی یہ دیکھ لیتا تو یقین کر لیتا کہ اُس کے اس

شعر کے مصداق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی ہیں یعنی اُس نے یہ شعر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو دیکھ کر کہا تھا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روئے انور چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن و تاباں تھا۔ (شمائل ترمذی)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں سے بڑھ کر خوب رو اور خوش خوتھے۔ (صحیح بخاری)

حضرت جابر بن سیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ دھاری دار حلقہ پہنے ہوئے تھے میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف۔ بے شک میرے نزدیک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔

(شمائل ترمذی)

ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے نقل کیا ہے کہ میں سحر کے وقت کچھ سی رہی تھی۔ مجھ سے سوئی گر پڑی میں نے ہر چند تلاش کی مگر نہ ملی اتنے میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روئے مبارک کے نور کی شعاع میں وہ سوئی نظر آئی۔ میں نے یہ ماجرا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے حمیرا! اس کیلئے عذابی و عذاب ہے جو میرے چہرے کی طرف دیکھنے سے محروم کیا گیا، تین دفعہ یہ فرمایا۔ (خصائص کبریٰ)

حافظ ابو نعیم نے بروایت عباد بن عبد الصمد نقل کیا ہے کہ اس نے کہا کہ ہم حضرت انس بن مالک کے ہاں آئے۔ آپ نے کنیز سے کہا کہ دستر خواں لا تا کہ ہم چاشت کا کھانا کھائیں۔ وہ لے آئی آپ نے فرمایا کہ رومال لاؤ وہ ایک میلا رومال لائی آپ نے فرمایا کہ تنور گرم کر اس نے تنور گرم کیا پھر آپ کے حکم سے رومال اس میں ڈال دیا گیا۔ وہ ایسا سفید نکلا گویا کہ دودھ ہے۔ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟

انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ رومال ہے جس سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے روئے مبارک کو مسح فرمایا کرتے تھے۔ جب یہ میلا ہو جاتا ہے تو اسے ہم یوں صاف کر لیتے ہیں کیونکہ آگ اس چیز پر اثر نہیں کرتی جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسم اطہر سے مس کی گئی ہو۔
(خصائص الکبریٰ)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمانِ مبارک

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں نہ چھوٹی نہ اتنی بڑی کہ باہر نکلی ہوئی معلوم ہوں اور قدرت الہی سے سرگیں اور پلکیں دراز تھیں۔ آنکھوں کی سفیدی میں باریک ڈورے تھے۔

امام بیہقی نے بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندھیری رات میں روشن دن کی طرح دیکھتے تھے۔ (خصائص الکبریٰ جلد ۱)
حدیث صحیح میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے تمہارا رکوع اور خشوع پوشیدہ نہیں ہے، میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے دیکھتا ہوں۔ (بخاری)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ میرا قبلہ تو ادھر ہے جس طرف میرا منہ ہوتا ہے لیکن خدا کی قسم! تمہارا رکوع کرنا اور سجدہ کرنا مجھ پر چھپا نہیں رہتا اور میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(بخاری و مسلم)

ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جب مسجد نبوی میں جعفر طیار اور ان کے ساتھیوں کی جنگ موتہ میں خبر شہادت پہنچی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن کر تھوڑی دیر غمگین رہے پھر مسکرائے عرض کی گئی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں مسکرائے؟ فرمایا میں اپنے دوستوں کے قتل پر غمگین ہوا لیکن اب انہیں جنت میں ایک دوسرے کے مقابل تختوں پر بیٹھے دیکھ کر خوشی سے مسکراتا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے برتر نے میری آنکھوں کو اس قدر دور بین بنایا ہے کہ میں نے زمین کے مشرقی مغربی کونے اور کنارے دیکھ لئے۔

امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب ﷻ کو دیکھا ہے۔

طبرانی نے معجم اوسط میں بسند صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دوبار دیکھا ہے ایک بار آنکھ سے اور ایک بار دل سے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب ﷻ کو آنکھوں سے دیکھا ہے اور عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا ہے کہ کیا تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو آنکھوں سے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مژگانِ مبارک

ابن جوزی نے امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہم الرضوان سے روایت کیا ہے کہ ہمارے جدِ اعلیٰ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب غسل دیا گیا تو جو پانی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مژگانِ مبارک میں رہ گیا وہ ہمارے جدِ اوسط سید الاولیاء علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زبان سے چاٹ لیا تو آپ کے سینے میں جس قدر معارف و حقائق اسرار وحدت و رموز حقیقت تھے اسی پانی کی بدولت تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں کہ جس روز سے میں نے وہ پانی پی لیا ہے میری قوت حافظہ بے حد بڑھ گئی ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لبِ مبارک

فضیل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قبرانور میں رکھ دیا گیا تو میں نے آخری دیدار کی غرض سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی زیارت کی۔ دیکھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لب

مبارک حرکت کر رہے ہیں میں نے کان نزدیک لاکر سنا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ ”اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَامْتِي“ اے میرے رب! میری امت کو بخش دے۔ میں نے اس کو تمام حاضرین سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس شفقت امت پر سب خوش ہوئے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دہان مبارک

بیہقی اور ابن ماجہ اور ابونعیم اور احمد نے وائل بن حجر سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک دلو آب لایا گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے پیا اور باقی کنویں میں ڈال دیا تو اس سے کستوری کی خوشبو آنے لگی۔

طبرانی نے عمیرہ بنت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک دفعہ ہم پانچ سگی بہنیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت قدید کھا رہے تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک پارہ قدید کو نرم نرم چبایا اور ہمیں دیا۔ اُس سے تھوڑا تھوڑا لے کر ہم پانچوں نے کھایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دہان مبارک کی برکت سے خواہ ان کی کوئی حالت ہوتی ان کے منہ سے ہمیشہ خوشبو آتی تھی۔

طبرانی نے ابوامامیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت بد زبان جو لوگوں کو گالیاں دیا کرتی تھی خود پسند اور دوسروں کو بُرا جانتی تھی۔ ایک مرتبہ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزری اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت ٹرید کھا رہے تھے۔ اُس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ٹرید مانگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیا۔ وہ بولی یہ نہیں وہ جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دہان میں ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے منہ سے نکال کر دیا وہ کھا گئی۔ پس اُس کے کھانے سے اُس کی طبیعت میں شرم و حیا اس قدر بڑھا کہ جب تک جیتی رہی اُس سے کوئی بُرا کام سرزد نہ ہوا۔

بیہقی نے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ جب کھانا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے رکھ دیا گیا تو

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لقمہ لے کر دہان مبارک میں ڈالا اور اسے دانتوں سے چبایا لیکن وہ منہ سے پیٹ میں نہ اُترا۔ فرمایا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جس بکری کا یہ گوشت ہے اُس کی قیمت نہیں دی گئی۔ دریافت کرنے پر اُس عورت نے کہا کہ بے شک یہ بکری میری ہمسایہ عورت نے میری طلب پر اپنے مالک کی بغیر اجازت پکڑ کر بھیج دی تھی۔ بوقت ضرورت وہ موجود نہ تھا اس خیال پر کہ جب وہ آئے گا بکری کی قیمت دی جائے گی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندان مبارک

بزار اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ تاجدار مدینہ سرور قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کبھی خندہ فرماتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندان مبارک کی دیواروں پر شعاع پڑتی تھی۔ میں نے ایسے نورانی دانت نہ اس سے پہلے کسی کے دیکھے نہ پیچھے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندان مبارک باریک اور چمکدار موتیوں کی طرح تھے سامنے کے دانتوں میں ذرا فاصلہ بھی تھا۔ (شمائل ترمذی)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُؤْتِيهِ. یعنی ہمارا یہ پیغمبر علیہ السلام اپنے آپ کچھ نہیں کہتا بلکہ جو ہمارا حکم ہوتا ہے وہی سناتا ہے ایک لفظ کی کمی بیشی بھی نہیں کرتا۔

طبرانی اور ابن عساکر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ اثناء میں جبکہ ہم چل رہے تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رونے کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت فرمایا کہ بچے کیوں روتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب کو آواز دی کہ کسی کے پاس پانی ہے مگر کسی کے پاس ایک قطرہ بھی پانی کا نہ تھا۔ آپ نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا

ایک کو مجھے دے۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اوڑھنی کے اندر سے ایک شہزادے کو پکڑا دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے سینہ سے لگا کر اپنی زبان اس کے منہ میں رکھ دی وہ چوس کر چپ ہو گیا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرا بھی دے۔ انہوں نے دوسرے کو بھی پکڑا دیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بھی زبان چوسا دی اور وہ بھی سیراب ہو کر چپ ہو گیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۶۶۰)

ابو نعیم اور بیہقی نے زریہ خادمہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اور اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بچوں کو عاشورہ کے دن نڈا کر اُن کے مونہوں میں اپنا لب مبارک ڈال دیتے تھے اور ان کی ماں کو فرماتے تھے کہ اب انہیں رات تک بھی دودھ نہ دو گے تو انہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی کیونکہ اُن کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن ہی کافی ہوتا تھا۔

حاکم نے صحیح اور بیہقی اور طبرانی نے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص آپ کے پاس آ بیٹھتا تھا۔ ایک دن جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرین سے کلام فرما رہے تھے تو وہ منہ مار مار کر (معاذ اللہ) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساگ لگانے لگ گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا چل ایسا ہی رہے چنانچہ وہ مرتے دم تک منہ مارتا مر گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان پاک سے کلمہ ”سکن“ کا نکلتا ہی تھا کہ ویسا ہی ہو گیا۔

ابن سعید اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں میرے پاس سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میرے مالکوں نے جس کا میں غلام تھا چالیس اوقیہ سونا لے کر مجھے آزاد کر دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا اور مجھ سے یہ رقم ادا نہیں ہو سکتی تھی۔ سن کر تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرغی کے انڈے کے برابر سونا عطا فرمایا کہ اسے دے کر آزاد ہو جا میں نے عرض کیا کہ یہ چالیس اوقیہ کہاں ہوگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ سے لے کر اُسے اپنی زبان مبارک لگا دی اور فرمایا جا اس سے تیرا قرض اُتر جائے گا جب میں اُن کے پاس لے گیا تو اُن کا قرض اُتر

کراتا ہی پھر میرے پاس بیٹھ رہا۔

محمد شین رحیم اللہ نے کہا ہے:-

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایک زبان میں با محاورہ کلام فرماتے تھے اور جب کوئی خواہ وہ کسی ملک کا ہو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر بولی میں کچھ بولتا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اُسی بولی میں اُس سے باتیں کرتے۔ ہر ایک زبان میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس قدر مہارت تھی کہ اسلوب عبارت اور ترکیب کے الفاظ دیکھ کر وہ زبان دان حیران رہ جاتا تھا جیسے آپ عربی زبان کے فصیح و بلیغ تھے ایسے ہی جب کسی دوسری زبان کو بولتے تو اُس زبان کے الفاظ کلمہ و کلام اُس زبان کے قواعد فصاحت و بلاغت کے مطابق نکلتے حالانکہ غیر زبان کو خواہ کوئی کتنا ہی کوشش کرے مادری زبان والوں کے برابر نہیں بول سکتا۔ یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی خصوصیت تھی کہ مادری زبان والے سن کر دنگ رہ جاتے۔ قرآن مجید میں ہے کہ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام قوی قوت بشری سے بڑھ کر تھے اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحسب اختلاف اصناف سب صنفوں کی بولیاں جانتے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض حبشیوں، فارسیوں اور دیگر ممالک کے لوگوں کے ساتھ ان کی بولیوں میں گفتگوئیں کی ہیں اور کتب احادیث میں مرکوز ہے۔ علامہ شہاب خفاجی نے شرح شفاء میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ قریب زمانہ دعوت نبوت کسی ملک سے ایک وفد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ جب وہ مسجد حرام میں جہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجلاس فرمایا کرتے تھے داخل ہوئے تو وہ لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سبب سے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی امتیازی سامان لباس وغیرہ نہیں رکھتے تھے لہذا وہ پہچان نہ سکے تو ان میں سے ایک شخص آگے ہو کر بولا ”من ابون اسران“ یعنی تم میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہیں؟ حاضرین میں سے کوئی نہ سمجھا لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”اشکد اور“ یعنی آگے آؤ۔ یہ سن کر وہ آگے ہو اور اپنی بولی میں جو جو پوچھتا رہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا جواب ارشاد فرماتے رہے۔ حاضرین میں سے

سوائے اُس کے ساتھیوں کے کوئی اور کچھ نہ سمجھ سکا آخر اُس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بغیر حق تسلیم کر لیا اور بعد از قبول اسلام اپنے وطن کو واپس ہوئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے آنے سے قبل اُس کی خبر اپنے یاروں کو دے دی تھی۔ (بے مثل بشر)

ابن بکر نے ابراہیم بن حارث سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ بنی قرد میں ایک چشمہ پر نزول فرمایا جس کا نام بیسان تھا اور اس کا پانی بہت نمکین تھا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ بیسان شور۔ فرمایا بیسان نہیں بلکہ نعمان ہے اور وہ میٹھا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان بولنے کی دیر تھی کہ وہ ”وہو طیب“ کہنے سے میٹھا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا نام بدل دیا اس کنویں کو حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر وقف کر دیا تھا۔

ابن سعد نے حلیمہ سے روایت کیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو ماہ کے ہوئے تو گھنٹوں کے بل محن خانہ میں ہر طرف پھرتے تھے تیسرا مہینہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاؤں پر کھڑے ہونے لگ گئے چوتھے مہینے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیوار کو پکڑ پکڑ کر چلنے لگے۔ چوتھے پانچویں مہینے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اچھے چلتے پھرتے اور آٹھویں مہینے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پورے طور پر کلام کرنا سیکھ گئے اور نو ماہ کی عمر میں ایسا فصیح و بلیغ بولتے تھے کہ اپنی قوم میں فصیح مانے ہوئے عمر دراز آدمی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام سن کر حیران رہ جاتے تھے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک گھنی تھی۔ (خصائص الکبریٰ)

ایسے ہی حضرت ہند بن ابی ہالہ کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش انور بھرپور اور گنجان بالوں والی تھی۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ ریش مبارک کے بال اتنی کثرت سے تھے کہ سینہ انور بھر گیا تھا۔ (شفاء شریف)

شیخ محدث ولی اللہ دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز اپنی کتاب در الثمین فی مبشرات النبی الامین کی چند دعویٰ حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ مجھے میرے والد بزرگوار شاہ عبدالرحیم قدس سرہ نے خبر دی کہ ایک دفعہ میں بیمار ہوا اور تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا حال پوچھا، صحت و شفا کی بشارت دی اور وضو کے لئے پانی طلب فرمایا۔ بعد از وضو ریش انور میں شانہ کیا اور دو بال مجھے عطا فرمائے۔ جب میں بیدار ہوا تو مجھے بالکل صحت تھی اور وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں موجود تھے چنانچہ والد مکرم نے ایک اُن سے مجھے عطا فرمایا کہ اب تک میرے پاس ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلق مبارک

ابوداؤد اور بیہقی نے عاصم بن کلیب سے اُس نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے۔ اُس نے ایک انصاری سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ کے ساتھ قبرستان میں گئے۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گور کنوں کو قبر کے صاف اور درست کرنے کی یعنی کبھی تو ان کو پاؤں کی طرف سے کشادہ کرنے کی کبھی سر کی طرف سے فراخ کرنے کی وصیت کر رہے تھے۔ جب اُن کو دفن کر واپس پھرے تو متوفی کی عورت کی طرف سے ایک شخص نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانا کھانے کا پیغام دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے گھر تشریف لے گئے، ہم بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب کھانا آگے رکھا گیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا شروع فرمایا اور ہم نے بھی شروع کیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقمہ کو دہان مبارک میں پھیرتے ہیں اور وہ حلق سے نیچے نہیں اُترتا۔ فرمایا میں معلوم کرتا ہوں کہ جس بکری کا یہ گوشت ہے اس کے مالک سے اجازت لے کر ذبح نہیں کی گئی۔ دریافت پر اُس عورت نے کہا کہ میں نے اپنے ہمسایہ کے پاس اپنے کسی آدمی کو بھیجا تھا کہ بکری قیمت سے لے آئے مگر وہ نہ ملا اور بکری اس عورت نے بھیج دی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دیا جائے۔ (ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۱۷)

اسی طرح نسائی اور حاکم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ سمیت ایک بی بی کے پاس سے گزرے۔ اس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بکری ذبح کی جب پھر اُس کے پاس سے واپس گزرے تو اُس نے عرض کی کہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کھانا تیار کر رکھا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابہ کرام علیہم الرضوان اُس کے گھر میں داخل ہوئے۔ جب اُس نے کھانا آگے رکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوشت کا ایک لقمہ لے کر منہ میں ڈالا وہ حلق سے نیچے نہ اتر اُفرمایا یہ بکری اُس کے مالک کی رضا مندی کے سوا ذبح کی گئی ہے۔ اس نے عرض کیا کہ ٹھیک اس کے مالک کی بے خبری میں ہم نے پکڑ کر ذبح کر لی ہے لیکن ہمارا ان سے معاملہ ایسا ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑتے نہیں بوقت ضرورت ہم ایک دوسرے کی چیز لے لیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز مبارک:

تمام انبیاء کرام خور و اور خوش آواز تھے مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب سے زیادہ خور و اور خوش آواز تھے۔ (ترمذی)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز میں ذرا گرانی پائی جاتی تھی جو اوصاف حمیدہ میں شمار ہوتی ہے۔ خوش آواز ہونے کے علاوہ آپ بلند آواز اتنے تھے کہ جہاں تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز پہنچتی اور کسی کی آواز نہیں پہنچتی تھی۔ بالخصوص خطبوں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز مبارک گھروں میں پردہ نشین عورتوں تک پہنچ جاتی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا کہ خطبہ سننے کیلئے بیٹھ جاؤ۔ اس آواز کو حضرت عبداللہ بن رواحہ نے جو شہر مدینہ میں قبیلہ بنی غنم میں تھے سن لیا اور ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبیل میں وہیں پر اپنے مکان میں دوڑا تو وہو کر بیٹھے۔ (مواہب لدینہ، خصائص الکبریٰ)

ابوداؤد اور نسائی نے عبدالرحمان بن معاذ بھی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ پڑھا کر جہاں جہاں کوئی بیٹھا ہوا تھا سب کے کان کھل

گئے۔ ہم اپنی اپنی جگہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک کلام سنتے رہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر بات کو اس طرح سمجھ رہے تھے جیسے کوئی بالکل پاس ہو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ میں ہم کو مناسک حج کی تعلیم دے رہے تھے۔ (ابوداؤد نسائی)

نبیہتی نے دلائل الدبۃ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسلام لانے کو فرمایا۔ اُس نے عرض کی کہ اگر آپ میری بیٹی کو زندہ فرمادیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ فرمایا اس کی قبر مجھے دکھا دو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی بیٹی کی قبر پر لے گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اُس کا نام لے کر بلایا اس نے اندر سے آواز دی کہ میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ تجھے دنیا پر واپس بھیج دیا جائے اس نے کہا نہیں میرے رب کو پیار ماں باپ کے پیار سے افروز تر ہے اور آخرت کا آرام دنیا کے آرام سے اچھا ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۲۲)

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شفاء میں بسند خود حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی جنگل میں فوت ہو گئی ہے اور وہاں ہی دفن کی گئی ہے مجھے اس کی جدائی کا سخت ترصدمہ ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کا نام لے کر پکارا اور فرمایا بحکم خدا قبر سے باہر آ۔ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سن کر قبر سے باہر نکل آئی اور کہا میں حاضر ہوں۔ فرمایا تیرے ماں باپ مسلمان ہو گئے ہیں اگر تو چاہے تو میں تجھ کو اُن کے پاس دنیا پر بھیج دوں؟ اُس نے کہا نہیں میں نے اپنے رب کو اپنے ماں باپ سے کہیں زیادہ شفیق و مہربان پایا ہے (اور میں آرام میں ہوں)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوشِ مبارک

تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر دو گوشِ مبارک انتہائی مکمل نام اور قوتِ سماعت میں خرقی عادات کا درجہ رکھنے والے ہیں۔

ترمذی وابن ماجہ اور ابوی نعیم حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے اور وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے ہوں (میں سنتا ہوں) آسمان بوجھ سے چڑھ کر تا ہے اسے چڑھ کر تا بھی چاہے کیونکہ اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کسی فرشتے نے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں اپنی پیشانی نہ رکھی ہو (بے مثل بشر خاصائص الکبریٰ)

طبرانی نے ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابویوب کیا تو سنتا ہے جو میں سنتا ہوں؟ میں یہودیوں کی آواز سنتا ہوں جن کو قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ (بے مثل بشر)

طبرانی نے ابودراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز مجھ پر بہت درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن میں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے یہ نسبت دیگر ایام زیادہ ہوتا ہے۔ کوئی ایسا شخص نہیں کہ اُس دن مجھ پر درود بھیجے اور مجھے اس کی یہ آواز نہ پہنچے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ بعد از وفات بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنیں گے۔ فرمایا ہاں۔ پیغمبر قبروں میں بھی ویسے ہی رہتے ہیں جیسے دنیا میں ہوتے ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن مبارک

تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن شریفہ اجتہائی حسین اور خوبصورت تھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن مبارک سفید تھی گویا کہ چاندی کی بنائی گئی تھی۔ (مواہب لدنیہ)

مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابو جہل نے چند اشخاص سے کہا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں آکر اپنا منہ ماتھا زمین پر گھساتا ہے (یعنی نماز پڑھتا اور سجدہ کرتا ہے) انہوں نے کہا ہاں۔ کہا مجھے لات وعزئی کی قسم! اگر میں اُسے ایسا کرتا دیکھ لوں گا تو میں اس کی گردن لٹاؤ دوں گا (معاذ اللہ) یہ کہہ کر اس ارادے پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے لوگوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہی آ رہا ہے کہ ناگہاں اپنی ایزدوں پر پھرا یعنی

اُلٹا بھاگتا منہ پر ہاتھ رکھے نظر آیا۔ لوگ دیکھ کر متحجب ہوئے اور اُسے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا؟ کہا میں نے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن پر وار کرنے کو آگے جانا چاہا تو میں نے دیکھا کہ میرے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان آگ کی ایک کھائی ہے اور اس کے بڑے بڑے گڑھے مجھے نظر آئے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ اگر میں آگے بڑھوں گا تو جلدی آگ میں گر پڑوں گا، خوف کے مارے میں وہاں سے بہت جلد اُلٹا دوڑا اور جان بچالی۔

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ واقعہ جب سنا تو فرمایا اگر وہ میرے نزدیک آ جاتا تو فرشتے اس کا جوڑ جوڑ جدا کر کے آگ کی کھائی میں پھینک دیتے۔ آیت: کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِٖ لَیْطَغٰی۔ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے

بخاری نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ اگر میں نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھ لیا تو اس کی گردن لٹاؤ دوں گا (معاذ اللہ) یہ بات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ گئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ایسا کرے گا تو فرشتے اس کو غطاہری پکڑ لیں گے۔ یہ کہہ کر اسی بات کے غصہ پر مسجد کو تشریف لے گئے اور جلدی سے اندر داخل ہو کر ایک دیوار کے پیچھے ہو بیٹھے یہ دیکھ کر میں نے کہا کہ آج خیر نہیں یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غصہ پر خدا کیا کرے۔ اس حدیث کو بزاز، بیہقی اور طبرانی نے بھی روایت کیا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوش مبارک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک کندھے نیگے ہو جاتے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ چاندی کے ڈھلے ہوئے ہیں۔ (بیہقی، بزاز)

حضرت مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فتح مکہ کے روز جب تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک طرف بیٹھنے کا حکم دیا اور میرے کندھے پر چڑھ کر حکم دیا اٹھ کھڑا

ہو۔ میں اٹھا لیکن جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیچے میرے ضعف کو معلوم کیا یعنی سمجھا کہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا تو فرمایا بیٹھ جا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے کندھوں سے اتر آئے اور خود بیٹھ کر مجھے اپنے کندھوں پر چڑھا لیا اور بے تکلف کھڑے ہو گئے۔ اس قدر زور اور جستی سے کہ اگر میں چاہتا تو مجھے آسمان تک پہنچا سکتے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابو جہل جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پتھر مارنے کیلئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب آیا تو بڑے بڑے اڑدہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کندھوں پر منہ کھولے کھڑے اُس کو تاک رہے ہیں وہ ڈر کر بھاگا اور پھر تمام عمر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک نہ آیا۔
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغل مبارک

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دُعا میں اس قدر بلند ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی۔ (بخاری و مسلم)
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بغل مبارک کا رنگ متغیر نہیں تھا حالانکہ دیگر آدمیوں کی بغلوں کا رنگ متغیر ہوتا ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بغلوں میں بال تھے صاف اور خوشبودار تھیں۔ (خصائص الکبریٰ)

داری نے بنی قریش کے ایک ثقہ سے روایت کیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماغر بن مالک کو اس کے اقرار بالزنا پر سنگسار کرنے کا حکم دیا تھا تو اس کے بدن پر پتھر برسے دیکھ کر مجھے ڈر کے مارے استادہ رہنے کی طاقت نہ رہی۔ گھبرا کر قریب تھا کہ میں گر پڑتا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لگالیا وہ ایسا وقت تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بغلوں کا پسینہ مجھ پر ٹپک رہا تھا اور مجھے اُس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔ (خوشبو سے میرا دل قوی رہا)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بازوئے مبارک

نبیہی اور ابوعبید نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بنی ہاشم سے ایک شخص رکانہ نامی بڑا اشد اور دلیر تھا، مشرک اور دشمن اسلام تھا اور ایک جنگل میں رہا کرتا تھا۔ وہ بکریاں چراتا اور بڑا مالدار تھا۔ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکیلے اس طرف جانکے رکانہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ بولا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہی ہمارے لات وعزنی کی جن کی ہم پرستش کرتے ہیں تو بین و تحقیر کیا کرتا ہے اور ایک اکیلے خدا کی جسے تو بڑا غلبہ والا اور صاحب قوت جانتا ہے اس کی عبادت کرتا ہے اور ہمارے معبود کی ہنگ کرتا ہے۔

اگر تیرا اور میرا تعلق رحمی نہ ہوتا تو میں تجھے (معاذ اللہ) مار دیتا۔ آمیرے ساتھ کشتی کر آج تیرے عزیز و حکیم کو تو دیکھ لوں، کتنا بڑا طاقتور اور بہادر ہے۔ میں اپنے لات وعزنی کو پکارتا ہوں تو اپنے عزیز و حکیم کو کہہ کہ تیری مدد کرے۔ اگر تو نے مجھے کشتی میں زیر کر لیا تو میں تجھے دس بکرے جنہیں تو پسند کرے دوں گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اگر تو مجھ سے کشتی کرنا چاہتا ہے تو آتیار ہو۔ یہ سن کر وہ بڑے غرور اور فخر سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی ہی جھپٹ میں اسے زمین پر گرا دیا اور اس کے سینے پر بیٹھ گئے۔ رکانہ نے کہا میرے سینے سے اٹھ کھڑا ہو اور اپنے دل میں خیال نہ کر کہ تو نے مجھے گرا دیا ہے یہ تیرے عزیز و حکیم کا کام ہے۔ لات وعزنی نے آج میری طرف دھیان نہیں کیا، میرا تو آج تک کسی نے کندھا نہیں لگایا۔ آدوسری بار پھر کشتی کریں اگر تو نے مجھے گرا دیا تو دس بکرے بکریاں جنہیں تو پسند کرتا ہے تجھے دوں گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آ اور اپنے اکیلے رب کا نام لے کر اسے پکڑ لیا اور لات وعزنی کے پرستار کو اٹھا کر چپت زمین پر دے مارا، سینے پر ہو بیٹھے۔ رکانہ نے جب یہ دیکھا کہا اتر یہ تیرا کام نہیں ہے تیرا حکیم وعزیز تجھے مدد دے رہا ہے اور میرے لات وعزنی آج مجھ پر کچھ ناراض معلوم ہوتے ہیں، مجھے تو آج تک کسی نے پچھاڑا نہیں۔ آتیسری دفعہ مجھے لات وعزنی پر پوری امید ہے کہ اب کی بار وہ مجھے مدد دیں گے اور اگر تو نے مجھے گرا دیا تو دس

بکرے اور دس بکریاں جنہیں تو پسند کرے گا، انعام دوں گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب تعالیٰ کا نام پاک لے کر اُسے پکڑ لیا اور وہ یالات و عزلی بکٹا ہی رہ گیا کہ فوراً زمین پر پٹکا کر اس کے سینے پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔ ریکانہ نے کہا میرے سینے سے اُتر تو نے مجھے کیا گرانا تھا، مجھے تو آج تک کسی نے گرایا نہیں، یہ تیرے عزیز و حکیم کا کام ہے۔ تمیں بکرے بکریاں میرے مال سے اپنے حسبِ منشاء لے جا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تیری بکریوں کی کیا پرواہ ہے البتہ میں تیرے موحد ہونے کی پرواہ رکھتا ہوں۔ مجھے افسوس آتا ہے کہ تو میرے رحم سے دور ہو کر دوزخ کو جائے گا۔ سب کو چھوڑ کر ایک خدا کو مان، اسی کا ہو جا، وہ تیری ہمیشہ مدد کرے گا۔ اگر تو لات و عزلی کو دل سے چھوڑ کر سچے ایک معبود پر ایمان لے آئے تو دوزخ سے بچ جائے گا۔ ریکانہ نے کہا مجھے اپنے ایک خدا کا کوئی نشان دکھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی تو تو نے دیکھا ہے کہ تیرے کتنے خدالات و عزلی اور میرے ایک خدا یگانہ و یکتا کے سامنے تجھے کچھ مدد نہیں دے سکتے۔

اچھا اگر تو کوئی اور نشان بھی دیکھنا چاہے دیکھا دیا جائے تو کیا تو میرے ایک خدا جس نے مجھ کو رسول بنا کر بھیجا ہے مان لے گا؟ بولا ہاں، مان لوں گا۔ فرمایا تیری اس بات پر خدا گواہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک درخت کو جس کی جڑیں بہت مضبوط اور بڑی شاخیں تھیں اشارہ کر کے کہا اے درخت! خدا کے حکم کو مان، وہ فوراً لمبی طرف کا بیج سے پھٹ کر دو ہو گیا اور ایک طرف کا آدھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آکھڑا ہوا۔ ریکانہ نے کہا بے شک تو نے مجھے بہت بڑا نشان دکھایا ہے۔ اسے کہہ دیجئے کہ یہ پھر اپنے نصف سے مل کر ایک ہو جائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں خدا کو تجھ پر گواہ کرتا ہوں کہ اگر یہ میری دعا ہے باذن اللہ اپنے اصل مقام پر اپنے نصف قائم سے جا کر مل جائے تو تو میری بات کو قبول کرے گا۔ بولا ہاں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس درخت سے فرمایا جا اپنے نصف سے جو اپنی جگہ پر کھڑا ہے مل کر ایک ہو جا، وہ بحکم خدا اسی طرح ہو گیا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ﷻ کو حاضر و ناظر جان کر اسلام لا اور اس کے عذاب سے بچ۔ رکانہ نے کہا مجھے تیرے ایک خدا کو ماننے میں اب کیا شبہ ہے جبکہ میں ایک بڑا انسان دیکھ چکا ہوں مگر نفس جھکتا ہے کہ مدینہ اور نواح کی عورتیں اور بچے جہاں جہاں سنیں گے کیا کہیں گے کہ رکانہ نے کشتی میں گر کر اسلام قبول کر لیا کیونکہ یہ سب کو معلوم ہے کہ آج تک مجھے کسی نے نہیں گرایا اور نہ میرے دل میں کسی کا ذرہ بھر رعب آیا ہے لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے مال سے تمیں بکرے جن کا میں وعدہ کر چکا ہوں لے جائیے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا کو صرف ایک خدا منوانے کی پرواہ ہے تیرے مال اور تمام دنیا کی پرواہ نہیں۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے۔ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاش اور تجسس میں ہر طرف بھر رہے تھے۔ کسی سے یہ خبر پا کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وادی اہنم کو تشریف لے گئے تھے جنگل کے سرے پر انتظار میں کھڑے دیکھ رہے تھے اور آپس میں کہہ رہے تھے کہ اس طرف جانا بہت مشکل ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس طرف رکانہ کا قبضہ ہے بہت شریر اور دشمن اسلام ہے۔ ناگہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُدھر سے واپس تشریف لاتے نظر پڑ گئے۔ دونوں نے آگے پہنچ کر عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اکیلے اس جنگل کو کیوں چلے گئے حالانکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم ہے کہ رکانہ جو مشہور پہلوان اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشمن ہے یہیں رہتا ہے اور وہ بڑا زور آور اور شریر کشتی گیر اور بے پیر آدمی ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا جبکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت میرے ساتھ ہے اور حسب و الحمد واللہ بعصمک من الناس۔ میری حفاظت کا ذمہ دار ہے تو رکانہ مجھ سے کسی طرح کی بدسلوکی کیسے کر سکتا تھا؟ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکانہ سے ملنے اور کشتی وغیرہ کا تمام ماجرا بیان کرنا شروع کر دیا۔ وہ سن سن کر تعجب کر رہے تھے اور خوشی پر خوشی کیلئے بار بار اس کے زمین پر گرنے کی بات سنتے۔ کہتے کہ وہ ایسا زبردست طاقتور ہے کہ آج تک اُسے کسی نے نہ گرایا نہیں اُسے گرانا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی

کام تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے اُسے گرایا اس کی طاقت کچھ اور ہے اور میری کچھ اور۔

یاد رہے کہ سوائے رکانہ کے اور بھی کئی مشہور زور آوروں سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کشتی کی ہے چنانچہ سبیلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوالاسود دجی وغیرہ سے کشتی کی ہے اور یہ اس قدر سخت اور طاقتور تھا کہ اگر تیل کے رنگے ہوئے چمڑے پر کھڑا ہو جاتا دس قوی آدمی اطراف سے پکڑ کر اُسے اس کے پاؤں کے نیچے سے کھینچ لینے کی کوشش کرتے تھے تو چمڑہ پھٹ جاتا تھا لیکن اُس کے پاؤں کے نیچے سے نہیں نکال سکتے تھے۔ یہ بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام لانے کی شرط قبول کر کے کشتی لڑا تھا لیکن ناکام ہو گیا اور اسلام لانے سے بھی رہ چکا تھا۔ بعض اہل سیر نے رکانہ کے بیٹے محمد سے روایت کیا ہے کہ رکانہ مسلمان ہو گیا۔ (بے محل بشر)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک

تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کی انگلیاں تناسب کے ساتھ لائیں ہتھیلیاں کشادہ پُر گوشت اور گداز تھیں۔ (شائل ترمذی)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ ظہر ادا کی پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر تشریف لے جانے کیلئے نکلے تو میں بھی ساتھ تھا۔ راستے میں چھوٹے چھوٹے بچے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملنے کیلئے آگے بڑھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (شفقت کے ساتھ) ان میں سے ہر ایک کے دونوں رخساروں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور میرے رخساروں پر بھی ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کی ٹھنڈک اور خوشبو اس طرح پائی جیسے ابھی ابھی عطار کی ڈبیہ سے ہاتھ نکالا ہو۔ (مسلم مشکوٰۃ)

امام بخاری اور مسلم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے کوئی ایسا ریشم و کھواب نہیں چھوا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلیوں سے زیادہ نرم ہو اور کبھی ایسا ٹھک و غیر نہیں سونگھا جس کی خوشبو جسمِ انور کی

خوشبو سے اعلیٰ ہو۔

(خصائص الکبریٰ)

جس شخص سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصافحہ فرماتے وہ دن بھر اپنے ہاتھ میں خوشبو پاتا اور جس بچے کے سر پر آپ اپنا دست مبارک رکھ دیتے وہ خوشبو میں دوسرے بچوں سے ممتاز ہوتا۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کرتا تھا یا میرا بدن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدن سے مس کرتا تو میں اس کا اثر بعد ازاں اپنے ہاتھ میں پاتا اور میرا ہاتھ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ میری طرف بڑھایا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برف سے ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔ (مواہب لدنیہ)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ وہ مبارک ہاتھ تھا کہ ایک مشیتِ خاک کفار پر پھینک دی اور ان کو شکست ہوئی۔ یہ وہی دستِ کرم تھا کہ کبھی کوئی سائل آپ کے دروازے سے محروم نہیں پھرا۔ یہ وہی دستِ شفا تھا کہ جس کے محض چھونے سے وہ بیماریاں جاتی رہیں کہ جن کے علاج سے اطباء عاجز ہیں۔

اسی مبارک ہاتھ میں سنگِ ریزوں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ (خصائص الکبریٰ جلد ثانی) اسی مبارک ہاتھ کے اشارے سے فتح مکہ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو پارہ ہو گیا۔ (دلائل حافظ ابو نعیم جلد ثانی)

اسی مبارک ہاتھ کی انگلیوں سے متعدد دفعہ چشمہ کی طرح پانی جاری ہوا۔ (صحیح بخاری)

تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کی مزید برکات کی چند مثالیں یہ بھی ہیں۔

۱- حضرت انیس بن جمال کے چہرے پر داغ تھا جس سے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔ ایک روز پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور ان کے چہرے پر اپنا دست

شفاء پھیرا شام نہ ہونے پائی کہ داد کا کوئی نشان نہ رہا۔

۲۔ حضرت شرجیل جعفی کی ہتھیلی میں ایک گٹھی سی تھی جس کے سبب سے وہ تلواری کا قبضہ اور گھوڑے کی باگ نہیں پکڑ سکتے تھے۔ انہوں نے تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں شکایت کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی سے اس گٹھی کو رگڑا پس اس کا نشان تک نہ رہا۔

۳۔ ایک عورت اپنے لڑکے کو خدمتِ اقدس میں لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کو جنون ہے۔ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا لڑکے کو تپ ہوئی اور اس میں سے ایک کالا کتے کا پلا نکلا اور فوراً آرام ہو گیا۔ (داری)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عتیک جب ابو رافع یہودی کو قتل کر کے اس کے گھر سے نکلے تو زینے سے گر کر ان کی ساق ٹوٹ گئی۔ انہوں نے اپنے عمامہ سے باندھ لی اور جب تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاؤں پھیلاؤ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاؤں پھیلائے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر اپنا دستِ شفاء پھیرا اسی وقت ایسی تندرست ہوئی کہ گویا کبھی وہ ٹوٹی نہ تھی۔

۵۔ حضرت عائد بن سعید جمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ میرے چہرے پر اپنا مبارک ہاتھ پھیر دیجئے اور دُعائے برکت فرمائیے۔ حضور تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اس وقت سے حضرت عائد کا چہرہ تروتازہ اور نورانی رہا کرتا تھا۔

۶۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمان و عبداللہ پسرانِ عبد کیلئے دُعائے برکت فرمائی اور دونوں کے سروں پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا۔ وہ دونوں سرمنڈایا کرتے تو جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مبارک ہاتھ رکھا تھا اس پر باقی حصے سے پہلے بال اُگ آتے۔

۷۔ جب حضرت عبدالرحمان بن زید بن خطاب قرشی عدوی پیدا ہوئے تو نہایت ہی کوتاہ قد تھے۔ ان کے نانا حضرت ابولبابہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لے گئے۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحسین کے بعد ان کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعائے برکت فرمائی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ حضرت عبدالرحمان جب کسی قوم میں ہوتے تو قد میں سب سے بلند نظر آتے۔

۸۔ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیس بن زید بن حباب جذامی کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعائے برکت فرمائی۔ حضرت قیس نے سو برس کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے سر کے بال سفید ہو گئے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک کی جگہ کے بال سیاہ ہی رہے۔

۹۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کی طرف ہجرت فرمائی تو راستے میں ایک غلام چرواہے سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ طلب کیا۔ اس نے جواب دیا کہ میرے پاس کوئی دودھ دینے والی بکری نہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بکری پکڑ لی اور اس کے تھن پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا دودھ دوا اور دونوں نے پیا۔ غلام نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ حضور تاجدار انبیاء نے فرمایا میں خدا کا رسول ہوں۔ یہ سن کر وہ ایمان لے آیا۔ اسی طرح تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام معبد کی بکری کے تھن پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اس نے دودھ دیا۔

۱۰۔ حضرت مدلوک فزاری کا بیان ہے کہ میرا آقا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا میں اسلام لایا تو حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دعائے برکت دی اور میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ میرے سر کا وہ حصہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک نے مس کیا تھا سیاہ ہی رہا باقی تمام تر سفید ہو گیا۔

۱۱۔ حضرت یزید بن قنافہ ظاہری رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوئے۔ وہ اقرع (مجھے) تھے۔ تاجدار کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا اسی وقت بالِ اُگ آئے اسی لئے ان کا لقب ہلب (بیارمو) ہو گیا۔ ابنِ دریدہ کا قول ہے کہ وہ افرع تھے۔ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کی برکت سے افرع (مرد تمام مو) ہو گئے۔

۱۲- یسار بن ازیہر جینی ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا مجھے دو چادریں پہنا دیں اور ایک تلواری عطا فرمائی۔ حضرت یسار کی صاحبزادی عمرہ کا بیان ہے کہ میرے باپ کے سر میں سفید بال نہ آئے یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی۔

۱۳- حضرت ابو زید بن اخطب انصاری خزرجی کے سر اور چہرے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ پھیرا۔ سو سال سے زائد ان کی عمر ہو گئی مگر سر اور داڑھی میں کوئی سفید بال نہ تھا۔

۱۴- حضرت ابو غزوہ ان حالتِ کفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ابو غزوہ ان۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کیلئے سات بکریوں کا دودھ دوہا اور وہ سب پی گئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو دعوتِ اسلام دی وہ مسلمان ہو گئے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔ دوسرے روز صبح کے وقت صرف ایک بکری دوہی گئی وہ اس کا بھی تمام دودھ نہ پی سکے۔

۱۵- حضرت ہبل بن رافع دو صاع کھجوریں بطورِ زکوٰۃ اور اپنی لڑکی عمیرہ کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حق میں اور میری لڑکی کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ اس لڑکی کے سر پر اپنا مبارک ہاتھ پھیر دیں۔ عمیرہ کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک مجھ پر رکھا میں خدا کی قسم کھاتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ کی ٹھنڈک بعد میں میرے کلیجے پر رہی۔

۱۶- حضرت سائب بن یزید کا آزاد کردہ غلام عطاء بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت سائب کو دیکھا کہ ان کی داڑھی کے بال سفید تھے مگر سر کے بال سیاہ تھے۔ میں نے پوچھا آقا! آپ کے سر کے بال سفید کیوں نہیں ہوتے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک روز میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لڑکوں کو سلام کیا، ان میں سے میں نے سلام کا جواب دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور اپنا مبارک ہاتھ میرے سر پر رکھ کر فرمایا ”اللہ تجھ میں برکت دے“ پس حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک کی جگہ پر سفید بال کبھی نہ آئیں گے۔

۱۷- تاجدار انبیاء بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ بن عاصم عقی کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ ان کے چہرے پر بڑھاپے کے آثار نمودار نہ ہوئے یہاں تک کہ وفات پائی۔

۱۸- حضرت عبادہ بن سعد بن عثمان زرقی کے سر پر تاجدار کون و مکاں طیب دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیرا اور دُعا فرمائی۔ انہوں نے اسی سال کی عمر میں وفات پائی اور کوئی بال سفید نہ ہوا۔

۱۹- حضرت بشر (یا بشیر) بن عقر بہ جہنی کا بیان ہے کہ میرے والد مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے۔ حضور تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ میرا بیٹا بحیر ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ نزدیک آؤ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں ہاتھ بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور مجھ سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا نام بحیر ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تمہارا نام بشیر ہے میری زبان میں لکنت تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا۔ لکنت جاتی رہی میرے سر کے تمام بال سفید ہو گئے مگر جن بالوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک پھیرا تھا وہ سیاہ ہی رہے۔

۲۰- حضرت محمد بن انس بن فضالہ انصاری اسی ذکر کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو میں دو بچے کا تھا۔ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا دُعائے برکت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس کا نام میرے نام پر رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو۔ ان کے صاحبزادے یونس کا قول ہے کہ میرے والد بوڑھے ہو گئے ان کے تمام بال سفید ہو گئے مگر سر کے بال جن پر دست مبارک پھیرا تھا سفید نہ ہوئے۔

۲۱- حضرت عمر بن قلعب کے چہرے اور سر پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیرا۔ انہوں نے سو برس کی عمر میں وفات پائی مگر چہرے اور سر کے وہ بال جن کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک نے چھوا تھا سفید نہ ہوئے۔

۲۲- حضرت اسید بن ابی ایاس کنانی کے سینے پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا اور چہرے پر پھیرا وہ تاریک گھر میں داخل ہوتے تو روشن ہو جاتا۔

۲۳- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نکاح حضرت زینب بنت جحش سے ہوا تو میری والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خرما، گھی اور پنیر سے حبس تیار کیا۔ اسے ایک تور میں ڈال دیا پھر کہا اے انس! اس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے جا۔ وہاں عرض کرنا کہ یہ میری والدہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بھیجا ہے۔ وہ سلام پیش کرتے ہوئے عرض کرتی ہے کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تھوڑا سا کھانا ہماری طرف سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ہے۔ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور والدہ نے جو کچھ کہا تھا عرض کر دیا۔ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو یہاں رکھ دو اور فلاں فلاں تین شخصوں کو بلا لاؤ اگر اور بھی ملیں ان کو بھی لے آؤ۔ میں نے تعمیل ارشاد کی جب واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ گھر اہل خانہ سے بھرا ہوا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس اس حبس پر رکھا اور دُعائے

برکت فرمائی پھر آپ حاضرین میں سے دس دس کو بلاتے رہے اور فرماتے رہے کہ اللہ ﷻ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر ایک اپنے سامنے سے کھائے۔ اس طرح ایک گروہ نکلتا اور دوسرا آ جاتا یہاں تک کہ سب نے سیر ہو کر کھایا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انس سے فرمایا اے اٹھاؤ انس کہتے ہیں کہ میں نے اٹھالیا۔ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ جب تو رکھا گیا تو اس وقت کھانا زیادہ تھا یا جب اٹھایا گیا۔ بقول انس حاضرین کی تعداد تین سو تھی۔

۲۴- جب تاجدارِ انبیاء شفیع روزِ جزا محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینے میں رونق افروز ہوئے تو اس وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی کے ہاں بطور غلام کام کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے انہوں نے اس یہودی سے اس امر پر مکاتبت کر لی کہ وہ اس یہودی کو چالیس اوقیہ سونا ادا کریں اور اس کیلئے کھجوروں کے تین سو پودے لگا کر پرورش کریں یہاں تک کہ وہ بار آور ہوں۔ جب حضرت سلمان فارسی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر دی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ سلمان کی مدد کرو۔ چنانچہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پودے دے دیئے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے ان کو لگایا۔ وہ سب لگ گئے اور اسی سال پھل لگے۔ ایک روایت میں ہے کہ تین سو پودوں میں سے ایک کسی اور نے لگایا وہ پھل نہ لایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اکھاڑ کر اپنے دستِ مبارک سے پھر لگا دیا وہ بھی دوسروں کے ساتھ ہی پھل لایا۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی کان سے مرغی کے انڈے کے برابر سونا آیا تھا وہ آپ نے سلمان کو عطا فرمایا۔ سلمان نے عرض کیا کہ اس کو چالیس اوقیہ کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہی لے جاؤ اللہ تعالیٰ اسی کے ساتھ تمہارا قرض دور فرما دے گا چنانچہ وہ لے گئے اور اسی میں سے چالیس اوقیہ تول کر یہودی کو دے دیئے۔ اس طرح حضرت سلمان فارسی آزاد ہو گئے۔

۲۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ نے فرمایا لڑکے کیا تیرے پاس دودھ ہے؟ میں نے عرض کی کہ ہاں لیکن میں امین ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس پر نر کو دانہ ہو؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں پس میں نے ایک بکری پیش کی جس کا تھن نہ تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تھن کی جگہ اپنا دست مبارک پھیرا تا کہ ایک دودھ بھرا تھن نمودار ہوا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ دہا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مجھ کو پلایا۔ پھر تھن سے ارشاد فرمایا کہ سکر جا پس وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے تعلیم دیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت دے کر فرمایا کہ تو تعلیم یافتہ لڑکا ہے پس میں اسلام لے آیا۔

۲۶- جنگ تبوک میں تاجدارِ انبیاء شفیع روز جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اس وقت کے کھانے کو کچھ ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو حق دے کر بھیجنے والے کی قسم! کہ ہم تو کب سے اپنے توشہ دان خالی کیے بیٹھے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح دیکھو اور اپنی گتھلیاں جھاڑو شاید کچھ نکل آئے آخر چند ایک کو جھاڑا کسی سے ایک کسی سے دو کل سات کجھوریں برآمد ہوئیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحنہ پر رکھ کر اپنا دست مبارک ان پر رکھ دیا اور فرمایا اللہ ﷻ کا نام لے کر کھاؤ۔ ہم تین کس حاضر تھے میں اور میرے دونوں ساتھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک کے نیچے سے ایک ایک اٹھا کر کھا رہے تھے۔ میں نے سیر ہو کر اپنی گتھلیوں کو جنہیں بائیں ہاتھ کی مٹھی میں لے جاتا تھا شمار کیا تو وہ ۵۴ تھیں اسی طرح اُن دو نے بھی مجھ سے کچھ کم کھائیں جب ہم سیر ہو کر پیچھے ہٹ گئے تو وہ ساتوں کجھوریں بدستور موجود تھیں۔ حضور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ ان ساتوں کو سنبھال کر رکھ پھر کام آئیں گی جب دن چڑھا اور کھانے کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انہیں سات بھجوروں کے لانے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدستور اپنا دست مبارک اُن پر رکھ کر فرمایا کہ اللہ ﷻ کا نام لے کر کھاؤ اس وقت ہم دس آدمی حاضر تھے سب سیر ہو گئے اور بھجوریں ویسی کی ویسی موجود پائیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے خدا تعالیٰ سے شرم و حیا دامن گیر نہ ہوتا تو یہی سات بھجوریں واپس مدینے پہنچتے تک ہمارے لئے کافی تھیں پھر وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو عطا فرمائیں وہ انہیں کھا کر جاتا رہا۔

(ابن عساکر البیہیم)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتانِ مبارک

۱- حاکم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے کہ ایک دن میں نے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُس حالت میں جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مہد میں تھے ایک نشان دیکھا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرتا ہے اور میرے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی مان لینے کا باعث بھی وہی ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک دن مہد میں آرام فرمائے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاند سے ہمکلام ہو رہے ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگلی سے جدھر اشارہ کرتے تھے چاند اُدھر ہی ہو جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس سے باتیں کر رہا تھا اور وہ مجھ سے اور وہ مہد میں مجھے رونے سے بہلاتا تھا۔ میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرشِ الہی کے نیچے سجدہ میں گرتا تھا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

۲- حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عالم وجود میں آ کر زمین پر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت شہادت اس طرح کھڑی تھی جیسے کوئی تسبیح پڑھتا ہے اور باقی بند تھیں۔ (طبرانی)

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگ پیاس سے بہت تنگ ہوئے اور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے چڑے کے ایک چھوٹے سے برتن میں پانی رکھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے وضو کیا، لوگ ہر طرف سے دوڑ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آکھڑے ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے پاس نہ پینے کو پانی ہے نہ وضو کرنے کو۔ تمام لشکر میں یہی پانی تھا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے کام آیا شاید کوئی ایک دو گھونٹ اس میں ہو تو ہو۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی برتن میں اپنا دست مبارک رکھ دیا، پانی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلیوں سے مثل چشمہ کے نکلنے لگا جس سے لشکر کے آدمی گھوڑے، خچر، اونٹ اور گدھے سب سیراب ہو گئے۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ تم سب آدمی کتنے تھے؟ کہا اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو بھی ہمیں کافی تھا مگر اس وقت ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

(بخاری جلد ۴، ص ۷۰، جلد ۶، ص ۲۵۲)

۴۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم معجزات کو برکت شمار کرتے تھے اور تم کچھ اور سمجھتے ہو۔ ایک دفعہ ہم کسی سفر میں تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں تھے پانی ختم ہو گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ تھوڑا سا پانی خواہ گھونٹ دو گھونٹ ہو تلاش کرو، ایک برتن میں تھوڑا سا پانی تھا حاضر خدمت کیا گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں اپنا دست مبارک رکھ دیا اور فرمایا لو وضو کرو، یہ برکت والا پانی ہے۔ ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کے چشمے بہتے ہیں، ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رو برو کھانا کھاتے تھے اور کھانے سے آوازِ تسبیح سنا کرتے تھے۔ (بخاری)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نزولِ اجلالِ زوراء میں تھا، ایک چھوٹا سا برتن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دکھا کر عرض کی گئی کہ سوائے اس کے ایک ذرہ بھر پانی ہمارے پاس نہیں رہا۔ آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس میں رکھ دیا ہم دیکھتے رہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کے چشمے نکلنے شروع ہو گئے۔ سب نے سیر ہو کر پیا اور وضو کیا۔ قنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اُس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے آدمی تھے کہا تین سو یا اس کے قریب قریب۔ (بخاری و مسلم)

۶۔ محدثین نے اپنی اپنی سندوں سے روایت کیا ہے کہ ابو جہل ہاتھ میں تلوار لئے چاندنی رات میں ایک یہودی کو ساتھ لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت مسجد الحرام میں تشریف فرما تھے۔ لات و عزریٰ کی قسم کھا کر کہنے لگا کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا نشان دکھائیں جیسا کہ پہلے رسول اور نبی دکھایا کرتے تھے تو میں مان لوں گا اگر ویسا نہ ہوا تو اس تلوار سے تمہارا سر (معاذ اللہ) قلم کر دوں گا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو قتل کرنے کی تیری کیا طاقت ہے۔ خدا تعالیٰ نے میری حفاظت از غیر خود اپنے ذمے لی ہوئی ہے لیکن میں فرماتا ہوں کہ اگر تو بجائے لات و عزریٰ کے صرف ایک خدا جس کی طاقت اور قوت کا اور کوئی نہیں، قسم کھاتا تو تجھے کیا ہو جاتا۔

ابو جہل بولا کہ رب کعبہ کی قسم! اگر تو مجھے کوئی ایسا نشان دکھائے جیسا کہ پچھلے رسول اور نبی دکھایا کرتے تھے تو میں تجھ پر ایمان لے آؤں گا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بول کیا چاہتا ہے؟ وہ خاموش ہو کر جی میں سوچنے لگا کہ کوئی ایسا نشان مانگوں جو یہ دکھانہ سکیں ورنہ مجھے حسب وعدہ خود ماننا پڑے گا۔ کچھ سوچ کر اپنے رفیق یہودی کی طرف تাকنے لگا اس نے آہستگی سے کہا کہ گھبراتا کیوں ہے؟ ہے تو یہ سحر اور ساحر کے سحر کا اثر اجرام فلکی پر نہیں پڑتا۔ انہیں کہو کہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔ ابو جہل نے اسی امر کی درخواست کی یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً ہی اس کے دیکھتے ہی اپنی انگلی سے چاند کے نصف میں اشارہ کیا جیسے کوئی کسی دائرہ میں قطر ڈالتا ہو۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس طرح پر اشارہ کرنے کی دیر تھی کہ چاند

کے دو ٹکڑے ہو کر خُدا خُدا ہو گئے۔ ابو جہل دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ اب یہ دونوں مل جائیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اپنی انگشتِ معجزہ نما سے ادھر ادھر سے مل جانے کا اشارہ کیا وہ مل کر پھر پورا چاند بن گیا۔ یہودی تو مسلمان ہو گیا لیکن ابو جہل اپنے کفر پر ڈٹا رہا اور کہنے لگا کہ اطراف اور گرد و نواح سے خبر لو کہ کسی اور نے بھی کہیں چاند دو ٹکڑے ہوتے دیکھا ہے، پھر کوئی رائے قائم کی جائے گی لیکن جب سب طرف سے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی خبر آگئی تو مردود پھر بھی ایمان نہ لایا بلکہ بک کر بولا کہ یہ بڑا بھاری جادو ہے اور یہ بد نصیب ایمان کی دولت سے محروم رہ گیا۔

۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دورِ نبوت میں خشک سالی سے سخت قحط پڑ گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک اعرابی نے اٹھ کر کہا اے اللہ ﷻ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالِ ہلاک ہو گیا، عیال بڑی تکلیف میں ہے، بچے بھوکوں مر رہے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ ﷻ سے دعا فرمائیں کہ بارانِ رحمت نازل ہو۔ اس وقت آسمان بالکل صاف تھا کہیں سے بھی کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اسی وقت ادھر ادھر سے بادل نکل آیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی منبرِ شریف پر ہی تھے کہ بارش شروع ہو گئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر سے اترے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک سے قطرے پک رہے تھے وہ سارا دن اور اگلے سے اگلا دن یہاں تک کہ اگلے جمعے تک بارش ہوتی رہی، پھر وہی اعرابی جس نے گزشتہ جمعہ خطبہ میں بارش کی دعا کروائی تھی اٹھا اور عرض کیا۔ اے اللہ ﷻ کے رسول! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب تو مکانِ گر رہے ہیں اور مال کا نقصان ہو رہا ہے اللہ ﷻ سے دعا کریں کہ بارش تھم جائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے رب! ہمارے گرد گرد بر سے اوپر نہ بر سے یہ کہہ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلی پھیری۔ انگلی کے اشارے سے بادل گرد گرد ہو گیا اور مدینے کے اوپر سے اس طرح دکھائی دیتا جیسے کسی

چیز کو بیچ سے بھاڑ کر خالی کر دیا جائے اور ایک ماہ تک جنگلوں میں پانی بہتا رہا۔ کسی طرف سے کوئی مسافر آتا تو کثرتِ بارش کی خبر دیتا۔ (بخاری و مسلم)

۸- امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی پانی کے کنارہ پر تھے۔ عکرمہ بن ابوجہل بھی وہاں آ نکلا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لے کر کہا کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچے ہیں تو اس پتھر کو جو پانی کے سامنے کے کنارہ پر پڑا ہے بلائیے کہ وہ ادھر ہماری طرف پانی پر تیرتا چلا آئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنی انگلی سے اشارہ کیا، اشارہ پاتے ہی وہ اپنی جگہ سے پانی پر تیرتا ہوا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے آ نکلا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسولِ برحق ہونے کی گواہی دی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لئے یہ اتنا کافی ہے بولا ہاں، اگر یہ بدستور وہیں جا سکے کہ جہاں سے آیا تھا۔

بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجدِ قبا تک جو مدینہ منورہ سے چند میل کے فاصلے پر ہے تشریف لائے اور پانی کی ضرورت پڑی وہاں کسی کے گھر سے ایک چھوٹے سے پیالے میں کچھ پانی ملا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں اپنا دست مبارک رکھنا چاہا، چونکہ پیالہ بہت چھوٹا تھا اس لئے دست مبارک اس میں نہ آ سکا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا پنجہ اس میں رکھ دیا اور فرمایا سب پی لو۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دیکھتے دیکھتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کے چشمے بہنے لگے، لوگوں نے دوڑ کر اپنے برتن بھر لئے اور سیر ہو کر پانی بھی پیا۔

۹- بیہقی نے محمد بن ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا جس کے پاؤں پر زخم تھا اور طبیب اس کے علاج میں ناکام ہو چکے تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلی کو آپ دہن مبارک لگا کر مٹی پر رکھ دیا، پھر اٹھا کر زخم پر رکھا اور کہا اللھم ربق بعضنا بترربة ارضنا لیشفی سقیمنا باذن ربنا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک

امام بخاری اور مسلم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں نے فرمایا میں نے کوئی ایسا ریشم و کھواب نہیں دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلیوں سے زیادہ نرم ہو اور کبھی ایسا مشک و عطر نہیں سونگھا جس کی خوشبو جسم انور کی خوشبو سے اعلیٰ ہو۔ (خصائص الکبریٰ مشکوٰۃ)

۲- امام بخاری نے شعبہ سے اس نے حکیم سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے ابو حنیفہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کی گرمی میں بطحا کی وادی میں نکلے اور وضو کیا، کچھ دیر کے بعد نماز ظہر ادا کی، پھر وقت پر نماز عصر ادا کی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹے سے نیزے کا سترہ رکھا ہوا تھا (اور عین نے اپنے باپ ابی حنیفہ سے اتنا زیادہ روایت کیا ہے) کہ جس کے پیچھے سے لوگ آتے جاتے تھے بعد از فراغت نماز لوگ کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑ کر اپنے چہرہ پر پھیرا تو وہ برف سے زیادہ سرد اور کستوری سے بڑھ کر خوشبودار تھا۔

موسیٰ بن عقبہ ابن شہاب زہری سے اور بطریق عروہ بھی زہری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ احد میں ایک کف نکندوں کی اٹھا کر مشرکوں کے منہ پر پھینکی تو ان سے کوئی بھی خالی نہ رہا کہ جس کی آنکھوں میں یہ نکندیاں نہ بیٹھی ہوں۔ سب اونٹن سے ہوئے، آنکھیں مسل رہے تھے اور کچھ نہ کر سکے۔ (بیہقی، ابوعبید)

۳- بخاری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں مسجد میں بوقت نماز حاضر تھا، کچھ آدمیوں نے جن کے گھر مسجد کے پاس تھے اپنے اپنے گھروں سے وضو کر لیا لیکن بہت آدھی جو فاصلہ پر سے آئے تھے پانی نہ ملنے کے سبب وضو سے روکے۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک پتھر کا پیالہ منگوا لیا اور اس میں اپنا کف دست مبارک رکھنا چاہا لیکن پیالے کے چھوٹے ہونے کے سبب سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ملا کر رکھ دیں، انگلیوں سے پانی نکلتا شروع ہوا جس

جس نے وضو کرنا تھا کر لیا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ آدمی کتنے تھے کہا اُسی آدمی تھے۔ ایک روایت میں ہے اس سے بھی زیادہ تھے۔

۴۔ امام احمد، حاکم، بیہقی، ابونعیم ابن عباس سے اور فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بمقام حجر مشرکان قریش نے جمع ہو کر آپس میں یہ سوچا کہ اگر یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزریں تو ہم سے ہر ایک ایک اسے ضرب لگائے (معاذ اللہ) میں نے یہ سن کر اپنی ماں خدیجہ ام المؤمنین کے پاس جا کر ذکر کیا۔ ام المؤمنین نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اظہار کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خاموش! یہ کہہ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی طرف نکلے جب مشرکوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے وہ تو یہ ہیں جس کے بارے ہم کچھ سوچ رہے تھے اور انہوں نے آنکھیں نیچی کر لیں اور ایسے ہوئے کہ ان کی ٹھوڑیاں سینوں پر آگئیں اور اپنی اپنی جگہ پر بندھ کر رہ گئے نہ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کر سکتے نہ اٹھ کر آگے ہو سکے۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مٹی کی ایک مٹھی اٹھا کر ان کی طرف پھینکی اور زبان سے فرمایا ”شاهیت الوجوہ“ یہ مٹی جس جس کے بدن پر آپڑی وہ مردود جنگ بدر میں ضرور مارا گیا اور کوئی بھی نہ بچا۔

۵۔ بیہقی نے ابن ابی خثیمہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے جنگ کی اور وہاں ان کے پاس پاس کئی قلعے تھے سب نے سخت جنگ کی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک کپڑوں میں تیر چھو گئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کف دست کنکریوں کی ان کی طرف اٹھاماری اور وہ مفتوح ہو گئے۔

۶۔ حاکم نے متدرک میں جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میری آنکھیں دکھتی تھیں تاجدار انبیاء شفیع روز و جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا سر اپنی گود میں رکھ کر اپنے کف دست پر لب ڈال کر میری آنکھوں پر مل دیا۔ اس دن سے آج

تک میری آنکھیں کبھی نہیں دیکھیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناخن مبارک

امام احمد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ناخن مبارک کٹوائے اور اپنے صحابہ کرام میں تقسیم کر دیئے۔ اکمال فی اسماء الرجال کے مصنف نے لکھا ہے کہ حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند ناخن حضرت معاویہ بن ابی سفیان امیر شام کے پاس تھے مرتے وقت انہوں نے وصیت کی تھی کہ یہ ناخن میرے کفن کے اندر میری بیٹی کے آگے رکھ دینا۔ اس سے اُن کی غرض حصول برکت اور نجات تھی۔

اسی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالوں، ناخنوں، بدن کے کپڑوں، ہاتھ کی ککڑیوں وغیرہ سے حصول برکت کا صحابہ کرام علیہم الرضوان کو تجربہ اور مشاہدہ تھا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کشادہ اور محسوس تھا۔

(مدارج النبوۃ)

سینہ مبارک سے ناف شریفہ تک ہلکی سی بالوں کی ایک لکیر تھی اس کے علاوہ شکم انور اور دونوں چھاتیاں بالوں سے خالی تھیں۔ البتہ کندھوں اور سینہ کے بالائی حصہ پر کچھ بال تھے۔

(الخصائص الکبریٰ جز اول، ترمذی، مدارج)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل مبارک

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تروں سے پہلے سو جاتے ہیں اور پھر بعض دفعہ بغیر اس کے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو کریں اٹھ کر وتر شروع کر دیتے ہیں۔ فرمایا اے عائشہ! تیری آنکھیں سوتی ہیں، میرا دل بیدار ہوتا ہے مجھے اپنے وضو کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کا دل بیدار رہتا ہے۔ (حوالہ مذکور)

عبدالرزاق نے اپنی جامع میں بطریق ابی روح صحابہ نے کسی صحابی سے روایت کیا ہے کہ ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر میں سورہ روم پڑھی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پڑھنے میں کسی قدر دشواری ہوئی۔ سلام پھیر کر فراغت کے بعد فرمایا ایسے لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو ہمارے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتے ہیں اور وضو اچھی طرح نہیں کرتے۔ یاد رکھیے! جو شخص ہمارے ساتھ نماز پڑھنا چاہے وہ اچھی طرح وضو کر کے آئے کیونکہ اس کا ناقص وضو ہونا ہمارے دل پر بوجھ ڈالتا ہے۔

(کنز العمال ص ۵۱۴)

امام احمد داری حاکم نے تصحیح بیہقی، طبرانی، ابونعیم نے عتبہ بن عیدان ابن حبان، ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور امام احمد نے شدا بن اوس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بنی سعد بن بکر میں پرورش پڑھا تھا (جبکہ حلیمہ سعدیہ دودھ پلانے کیلئے لے گئی تھیں) ایک دن میں جنگل میں اپنے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ تھا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ تین شخص میرے پاس ہیں اور ان کے پاس برف سے بھرا ہوا سونے کا تھال تھا۔ انہوں نے سب لڑکوں سے مجھے پکڑ لیا اور باقی سب لڑکے جلدی اپنے گھروں کو دوڑ گئے پھر ان سے ایک آگے ہوا اور مجھے آہستگی سے زمین پر لٹا دیا اور میرے دیکھتے دیکھتے سینے کے اوپر سے ناف کے نیچے تک پھاڑ دیا اور مجھے کسی طرح کی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ پھر اس نے میرے پیٹ سے انتڑیاں نکالیں اور صاف کر کے برف جیسے پانی کا جو تھال تھا اس سے خوب دھو کر اپنی جگہ رکھ دیں۔

پھر دوسرا آگے ہوا اور پہلے کو پیچھے ہٹا کر میری جوف میں ہاتھ ڈال کر میرے دل کو نکالا اور میں ان کو یہ سب کچھ کرتے اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا۔ اس نے میرے دل کو چیرا اور ایک سیاہ جیسا مضمغ نکال کر پھینک دیا۔ پھر اس نے دائیں بائیں ہاتھ مارا ایک نورانی مہر کہ نظر کو حیران کر رہی تھی میرے دل پر لگا کر اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ اس نورانی مہر کے لگتے ہی

میرا دل نورِ نبوت، معرفتِ الہی اور حقیقت سے بھر گیا، چنانچہ عرصہ تک اس مہر کی سردی یعنی اثر میرے دل میں رہا۔ پھر تیسرا آگے ہوا اور اس کو ہٹا کر اس نے میرے سینے کے اوپر سے ناف کے نیچے تک ہاتھ پھیرا۔ خدا کے حکم سے وہ تمام شکاف (چر) مل گیا اور مجھے اس نے وہاں سے اٹھا کر کھڑا کر دیا، پھر اس کو جس نے اول مجھے زمین پر لٹایا تھا کہا کہ اس کو دس کامل الایمان اشخاص کے ساتھ وزن کر، اس نے میرا ان سے وزن کیا تو میرا وزن ان سے بڑھ گیا۔ پھر اس نے کہا اچھا سو آدمیوں سے جو سب جہان سے کامل الایمان ہیں وزن کر، اس نے کیا تو میں ان سے بھی بڑھ گیا، پھر اس نے کہا کہ ایسے ہزار سے وزن کر، میں ان سے بھی بڑھ گیا۔ پھر اس نے کہا رہنے دو اگر تمام جہان کے اہل ایمان سے وزن کرو گے تو یہ سب سے بڑھ جائے گا۔ پھر ان تینوں نے جدا جدا مجھے سینے سے لگایا اور میرے سر اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، کہا خدا کے پیارے ڈرنیس! تجھے اگر ابھی معلوم ہو جائے کہ تو کیا بنے گا اور تیرے ساتھ کیا کیا کیا جائے گا تو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں (لیکن ابھی بات آگے ہے)

چار مرتبہ فرشتوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو شق کیا، قلب شریف کو نکال کر دھویا اور اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی طرف یوں اشارہ کر کے فرمایا اللہم نشرح لک صدرک۔ کیا ہم نے تمہارا سینہ نہیں کھول دیا، یہی وجہ ہے کہ جو اسرار آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب شریف کو عطا ہوئے وہ کسی اور مخلوق کو عطا نہیں ہوئے اور نہ کسی اور مخلوق کا قلب اس کا متحمل ہو سکتا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شکم مبارک

طیاسی ابن سعد طبرانی اور ابن عساکر حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شکم انور کو دیکھتی تو (نفاست و خوبصورتی کی وجہ سے) یوں معلوم ہوتا جیسے اوپر تلے سفید کاغذ لپٹے ہوئے ہوں۔

(خصائص الکبریٰ)

”مسلم“ میں ہے کہ صلی روزہ سے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام

علیہم الرضوان کو منع کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں منع فرماتے ہیں اور خود روزہ سے روزہ ملائے ہیں۔ فرمایا تم نہیں جانتے (میں تمہاری مثل نہیں ہوں) میں تمہاری طرح ظاہری خورد و نوش کا محتاج نہیں ہوں، مجھے پیٹ بھرنے کیلئے غذائے روحانی ملتی ہے۔ میں رات اپنے خدا کے پاس ہوتا ہوں وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پشت مبارک

امام احمد اور بیہقی روایت کرتے ہیں محمد بش کعسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقام جبرائیل میں رات کے وقت عمرے کا احرام باندھا، میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پشت انور کی طرف دیکھا وہ (چاند کی روشنی میں) چاند کی ڈلی کی طرح چمک رہی تھی۔ (خصائص الکبریٰ)

زہری نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھ سال کے ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مع اپنی کنیز ام ایمن کے مدینہ منورہ میں عبدالمطلب کے ماموؤں کے پاس جو بنی عدی بن بخار تھے لے گئی اور ایک مہینہ وہاں ہی رہی۔ تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو جس گھر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ مکرمہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لے کر رہی تھیں اس کو دیکھ کر فرمایا جب میری ماں مجھے یہاں لے کر آئی تھی تو ہم اس گھر میں رہے تھے اور میں بنی عدی بخار کے کنویں میں تیرا کرتا تھا اور یہودیوں کے کئی ایسے اشخاص جو کتب سماوی خصوصاً تورات کے بہت ماہر تھے۔ مجھے آ کر دیکھا کرتے تھے (ام ایمن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ کی کنیز تھی اس کا بیان ہے) ایک دن میں نے ایک بڑے شناس مند یہودی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس امت کا نبی (آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے) یہ ہے اور یہی شہر یعنی مدینہ طیبہ اس کا دارالہجرت ہوگا۔ پھر کچھ دن وہاں رہ کر میری والدہ شریفہ مجھے مکہ میں واپس لے آئیں۔ ابو نعیم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایام قیام مدینہ میں جبکہ میری والدہ ماجدہ مجھے وہاں لے گئی ہوئی تھی۔ ایک

یہودی نے جو مجھے بہت غور و خوض سے تازتا رہتا تھا، ایک دن مجھ سے پوچھا کہ لڑکے! حیرا نام کیا ہے؟ میں نے کہا احمد، پھر اس نے میرا پیش پشت دیکھا اور دیکھ کر کہا کہ یہ اس امت کا نبی ہے۔ پھر اس نے اپنے بھائیوں کے پاس جا کر یہ بات کی تو انہوں نے میری والدہ سے آکر بیان کیا میری ماں اس بات سے گھبرائی کہ کوئی یہودی یا اور کوئی حاسد میرے بیٹے کو کہیں قتل نہ کر دے وہاں سے مکہ کو واپس روانہ ہوا۔ حکمت الہی! جب ابواء میں پہنچیں تو وہاں ان کا انتقال ہو گیا اور وہیں دفن ہوئیں، اس وقت ان کی عمر ۲۰ سال کے لگ بھگ تھی۔

امام احمد اور ابن ماجہ اور ابن سعد اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام احمد کی سند میں یہ ہے کہ ابن عمر کہتے ہیں کہ مسجد میں کھجور کے درخت کا ایک ستون تھا جس سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کے وقت جمعہ کے دن یا کسی اور ایسے وقت جبکہ کوئی حکم الہی پہنچانا ہوتا تو پشت مبارک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔

ایک دفعہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرمائیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبہ کے وقت کیلئے کوئی ایسی چیز تیار کی جائے جس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوں اور سب حاضرین آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جمال باکمال کو دیکھ سکیں اور ارشاد بھی سن لیں۔ فرمایا اگر کر سکتے ہو تو کرو چنانچہ ایک منبر تین درجہ یعنی تین نشستوں کا تیار کرایا گیا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے لگے تو ستون سے رونے سے آواز سنی گئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً منبر پر سے اتر کر اس پر دستِ شفقت پھیرا، اسے سینے سے لگایا اور وہ خاموش ہوا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راہنمائے مبارک

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ سرورِ قلبِ سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب لوگوں سے خوبصورت، نخی اور بہادر تھے۔ ایک مرتبہ رات کو اہل مدینہ کسی امر سے بہت ڈرے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے پر بے زین و غیرہ سرعتِ تمام سوار ہو کر اس طرف کو جدھر سے خطرہ ہی خطرہ تھا گھوڑا دوڑا دیا۔

جب اور لوگ بھی وہاں پہنچے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے ہی اکیلے نکلے گھوڑے پر سوار موجود ہیں اور با آواز بلند ”کن ترا عوا لن ترا عوا“ کہہ کر لوگوں کو تسلی و اطمینان دلا رہے ہیں۔ جب واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو طلحہ مالک اسب سے فرمایا۔ یہ تیرا گھوڑا بڑا تیز اور جلد رو ہے روایتی میں یہ بے شک دریا ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ گھوڑا بہت کم چال اور نہایت ست تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وجود مسعود کی برکت سے جو اس کے بدن سے مس ہوا وہ ایسا تیز ہو گیا کہ کسی اور کا گھوڑا اس کے ساتھ مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زانوائے مبارک

ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ان کے پاؤں اپنے زانوائے مبارک پر رکھ کر یہ کہتے ہوئے حرقہ حرقہ ترقہ عین بقہ اوپر کر لارہے تھے۔ اس کو اور بھی محدثین نے باختلاف بعض الفاظ روایت کیا ہے۔ سب حدیثوں کو جمع کریں تو نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ امام حسن ابھی چل نہیں سکتے تھے۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اپنے زانوائے مبارک پر کھڑا کیا اور آہستہ آہستہ حرقہ حرقہ فرماتے ہوئے اپنے سینے تک لائے اور پھر سینہ پر ڈال کر ان کا منہ چوم لیا اس وقت سے وہ چلنے لگے گئے۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں میں یہ برکت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زانوائے مبارک پر رکھنے سے ہوئی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر دو ساق (پنڈ لیاں) مبارک

طبرانی نے عقبہ بن مالک خطمی سے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ہاں مسجد قبا تک تشریف لائے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واپسی کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ایک گدھے پر جو بہت ست اور کم رفتار تھا سوار ہو کر تشریف لے گئے اور پہنچ کر گدھا واپس فرما دیا۔ ہم نے دیکھا کہ وہ نہایت تیز قدم اور جلد

رو ہے اور وہ ایسا ہی رہا۔

ابن سعد نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد کے ہاں تشریف فرما ہوئے تو سعد تعظیماً اٹھ کھڑا ہوا۔ جب واپس ہونے لگے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کیلئے ایک گدھالے آئے جو بہت ست اور کم چال تھا۔ اس پر ایک کپڑا ڈال دیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہو کر واپس تشریف لے آئے۔ منزل پر پہنچ کر گدھا واپس کر دیا اور وہ اگرچہ کمزور اور بے حدست رفتار تھا لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے بعد بڑا تیز قدم بن گیا تھا جو اس پر سوار ہوتا تو نہ کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی گدھا ہے۔

فائدہ: یہ برکت تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساق مبارک کی کہ اس گدھے کے بدن سے لگیں تو وہ برکت اس کے وجود میں سرایت کر گئی۔ (بے مثل بشر)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناف مبارک

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے۔ (ابن عساکر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی طرف سے یہ بھی میرے اکرام و اعزاز میں داخل ہے کہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا اور کسی نے میرے چھپانے کی جگہ کو نہیں دیکھا۔ (طبرانی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی تو میرا بھائی ہے تو نے بعد وفات مجھے غسل دینا کیونکہ جو میری ڈھانپنے کی جگہ کو دیکھے گا وہ اندھا ہو جائے گا۔ (بزاز بیہقی)

بیہقی اور ابونعیم نے ابی الطفیل سے روایت کیا ہے کہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایام طفولیت میں ان کے دادا عبدالمطلب اپنے زیرِ اہتمام بیت اللہ شریف کو از سر نو تیار کرنے لگے تو اہل مکہ پتھر وغیرہ اپنی گردنوں اور سروں پر لانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سب کے ساتھ پتھر لا رہے تھے اس وقت بہت چھوٹے بچے تھے کہ ناگہاں

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ بند کھل گیا تو ایک آواز آئی اے محمد! یہ کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پتھر کو جلدی سے چھوڑ دیا اور پہلے یہ بند کو سنبھالا اس کے بعد کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ستر کھلا۔

ایک روایت کے مطابق جب یہ بند کھلا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازاری ازاری کہتے ہوئے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ (بے مثل بشر)

اس طرح کی ایک روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے مبارک

ابن سعد نے عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے مبارک سب آدمیوں سے خوش وضع تھے۔ پائے اقدس پر گوشت اور گداز تھے۔ ان کے ستر اور ملائم ہونے کی وجہ سے پانی ان پر ٹھہرتا نہ تھا بلکہ فوراً دھل جاتا۔ (شمائل ترمذی)

نبیؐ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عساکر نے ابو عمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی اتفاقاً پتھروں پر چلتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے مبارک کے نشان ان پر لگ جاتے یعنی وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاؤں کے نیچے دھرم ہو جاتے تھے۔ (بے مثل بشر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لپٹی جا رہی ہے۔ ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑتے جاتے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدم بے تکلف حسبِ عادت اٹھائے جا رہے ہوتے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے ایک دفعہ ایک کاہنہ سے جا کر پوچھا کہ مقامِ ابراہیم علیہ السلام (وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پائے مبارک کا نشان ہے) میں جو نشان قدم ہے اس نشان سے زیادہ تر ملتا جلتا پاؤں ہم سے کس کا ہے۔ اس نے کہا اس سانے کے سُل پر ایک چادر صاف کر کے بچھا دو اور ہر

ایک اس پر جدا جدا پاؤں رکھو تو میں بتا دوں گی کہ اس پاؤں کے مشابہ کس کا پاؤں ہے؟ انہوں نے ایسا ہی کیا اس نے سب کو غور سے دیکھ کر ایک نشان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ پاؤں (وہ جناب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پاؤں تھا) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں سے زیادہ تر مشابہ ہے چنانچہ بیس سال یا اس کے قریب قریب زمانہ کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبلیغ شروع کر دی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ابراہیم علیہ السلام سے مشابہت اور متابعت سچ ہو گئی یعنی سب سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم پر چلے۔

ابن سعد اور خطیب نے اور ابن عساکر نے عمرو بن سعید سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دفعہ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ مقام ذی الحجاز تھے۔ یہ مقام عرفہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے اور یہاں پر ہر سال منڈی لگتی تھی۔ ابوطالب کو پیاس محسوس ہوئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنے عقب پائے (ایڑی) زور سے زمین پر ماری اور دوسری ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پاس کے ایک پتھر کو پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور کچھ زبان سے بھی فرمایا۔ ابوطالب کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم کی برکت سے پانی نکلنے لگا اور میں نے سیر ہو کر پیا جب میں پی چکا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پتھر پر اپنا پائے مبارک رکھ کر بادیا۔ پانی بند ہو گیا اور جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بلایا۔ وہ آیا اور اس نے شکایت کی کہ میری آؤٹنی نے مجھے تھکا دیا ہے یعنی بہت سست ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پائے مبارک سے ٹھوکر لگائی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے مبارک کی برکت سے ایسی تیز اور چالاک ہو گئی کہ کسی کو اپنے آگے نہ بڑھنے دیتی۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دفعہ ابو بکرؓ، عمر فاروقؓ اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم احد پہاڑ پر کھڑے تھے کہ پہاڑ کا پٹنہ

لگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر پائے مبارک مارا اور فرمایا ٹھہرا رہے تھے پر ایک نبی علیہ السلام ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ بخاری نے احمد لکھا ہے۔ مسلم نے حراء اور ضربہ برجلہ صرف بخاری میں ہے۔ (مؤلف)

حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ ایک دفعہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر اور عمرؓ پر کھڑے تھے اور میں بھی حاضر خدمت تھا۔ پہاڑ لرزنے لگا کہ اس کی چوٹی کے پتھر نیچے گر پڑے۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا اے ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی علیہ السلام ہے ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

(نسائی، ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے کہ اے اللہ ﷻ اسے شفا دے اور صحت بخش اپنا پائے مبارک ان کو مارا انہیں فوراً صحت ہو گئی، اس کے بعد پھر کبھی بیمار نہ ہوئے۔ (بیہقی)

شہابِ فجاجی نے شرح شفا میں لکھا ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض دفعہ جب ننگے پاؤں چلتے تھے تو پتھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک کے نیچے زم ہو جاتے تھے نشانِ قدم ان میں ہو جاتا تھا چنانچہ وہ پتھر جہاں جہاں تیرکا محفوظ چلے آتے ہیں اب بھی موجود ہیں بیت المقدس اور مصر میں متعدد جگہ پائے جاتے ہیں۔ سلطان قاتیبائی نے بیس ہزار دینار سے ایک ایسا پتھر خرید رکھا تھا اور وصیت کی تھی کہ میری قبر کے پاس اسے نصب کیا جائے چنانچہ وہ اب تک وہاں موجود ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۵۲)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک

حضرت عبداللہ بن احمد اور بیہقی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی پستہ قد البتہ درمیانے قد والے سے ذرا لمبے تھے چلتے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان میں نمایاں نظر آتے تھے۔ (خصائص الکبریٰ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم رسولِ مختتم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے تھے نہ پستہ قد، ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پر گوشت تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر انور اعتدال کے ساتھ بڑا تھا اور اعضاء کے جوڑ کی ہڈیاں بھی بڑی تھیں۔ سینہ انور سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک باریک دھاری تھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا اونچی جگہ سے نیچے اتر رہے ہیں۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انسانوں سے زیادہ خوبصورت، حسین اور ذلیل ڈول میں سب سے زیادہ اچھے تھے کہ نہ تو دراز قامت تھے اور نہ ہی پستہ قد۔ (بخاری شریف)

حضرت انس اور حضرت ابراہیم بن موسیٰ بن علی المرتضیٰ راوی ہیں کہ سید عالم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہایت خوبصورت معتدل جسم والے تھے اور رنگ مبارک روشن و تاباں و سرخ و سفید تھا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم مبارک

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی شخص تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ بہادر اور دلیر نہیں دیکھا۔ (بے مثل بشر)

حارث بن ابی اسامہ نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چالیس آدمیوں سے زیادہ طاقت رکھتے تھے مگر دنیا کے آدمیوں کی نہیں بلکہ جنت کے آدمیوں کی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

حکیم ترمذی نے ذکوان سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہیں دکھائی دیتا تھا۔ (حوالہ مذکورہ)

قاضی عیاض نے شفا میں اور غرنی نے اپنے تصنیف کردہ مولد میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم و طہر پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی۔

طبرانی نے اوسط میں سلکی زوجہ ابی رافع سے روایت کیا ہے کہ ایک دفعہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کردہ پانی کو پی لیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

تیرے بدن کو آگ نہ چھوئے گی۔

ابن مبارک و ابن جوزی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دھوپ میں کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب آتی اور جب چراغ کے سامنے کھڑے ہوتے تو چراغ کی روشنی پر غالب آتی۔ بعض کا قول ہے کہ آپ کا سایہ نہ ہونے میں حکمت یہ تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سایہ کو کوئی کافر پامال نہ کرے۔ (زرقانی علی المواہب جلد ۲ ص ۲۲۰)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دولت خانہ سے مسجد کو تشریف لے جانا خوشبو سے پہچانا جاتا تھا یعنی جس راستہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے جاتے اس راستہ سے دیر تک خوشبو آتی رہتی۔

اس حدیث کو دارمی نے ابراہیم نخعی سے بزار اور ابو یعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خون مبارک

ابن سعد نے محمد بن عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مثل اس کی) روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرشتوں کی طرح جنت میں سب کے آگے اڑتے دیکھا اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیچھے تو میرے دل میں خیال آیا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کام میں جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی کمی تو نہیں کی مگر جعفر کا درجہ اس سے زیادہ ہے۔ اُسی وقت مجھے وحی ہوئی کہ زید جعفر سے جہاد میں کم تو نہیں لیکن جعفر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قرہی ہے اور اس کا خون آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خون سے مٹا ہے اس لئے اسے درجہ میں بڑھا دیا گیا ہے۔ (بے مثل بشر)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بھی ایک دفعہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خون مبارک پی لیا تھا۔ ان میں اتنی جرأت، شجاعت و دلیری، سخاوت، غیرت و مردت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خون مبارک کی برکت سے تھی۔

(کنز العمال جلد ۶، ص ۱۶۹)

حاکم وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دارالحکیمہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ دیاں لگوائیں تھیں گئے۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو عبداللہ کو فرمایا کہ جا اس خون کو ایسی جگہ گرا دے جہاں کوئی اسے نہ دیکھے۔ عبداللہ باہر نکل کر اسے پی گئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خون کو کیا کر آیا ہے؟ عرض کی کہ ایک ایسی جگہ اسے چھپا آیا ہوں کہ وہاں کوئی اسے دیکھ نہیں سکتا۔ فرمایا کہ تو اسے پی تو نہیں آیا؟ کہا ہاں۔ فرمایا افسوس ان لوگوں پر جو تجھے قتل کرنا چاہیں گے اور افسوس کہ تو ان سے نہ بچے گا۔

راوی حدیث کہتا ہے کہ عبداللہ کے جسم میں جس قدر طاقت تھی (وہ کسی سو کو اکیلا ہی بھگا سکتا تھا) لوگ یہ یقین رکھتے تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسی خون مبارک کا اثر تھا۔

ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قریشی غلام سے سنکیاں کچھوائیں۔ فارغ ہو کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خون مبارک کو گرانے لے گیا اور ایک دیوار کے پیچھے دائیں بائیں دیکھ کر خون کو چاٹ آیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے چہرے کو دیکھ کر فرمایا اس خون کو کیا کر آیا؟ کہا دیوار کے پیچھے دبا آیا ہوں۔ فرمایا کہاں کر کے؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خون زمین میں دبانا بہت گراں معلوم ہوا کہ خون مبارک کی بے ادبی نہ ہو اور کسی کا پاؤں اوپر نہ آ جائے اس لئے میں نے اسے اپنے پیٹ میں ڈال لیا ہے۔ فرمایا جا تو نے اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچا لیا۔ (بے مثل بشر)

نبیہی نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب جنگ احد میں کسی بد بخت کے پتھر پھینکنے سے حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید

ہو گئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اطراف لب سے جو خون بہا وہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد مالک بن سنان نے چوس لیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے خون میں میرا خون مل جائے گا اسے نارِ جہنم نہیں چھوئے گی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کو مالک بن سنان نے اس قدر چوسا کہ وہ جگہ سفید ہو گئی وہ جب چوستا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے کہ اسے پھینک دے مگر وہ کہتا کہ بخدا میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خون پاک کو زمین پر نہیں پھینکوں گا اور نکلتا ہی گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے کہ دنیا پر کسی جنتی کو دیکھے تو وہ اس کو آ کر دیکھ لے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسینہ شریف

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک اتنا خوشبودار تھا کہ کائنات کی کوئی چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

تاجدارِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ صاحبِ معطرِ پسینہ باعثِ نزولِ سکینہ فیضِ محبتینہ سلطانِ باقرینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمِ انور سے ہر وقت بھینی بھینی خوشبو (جو مشک و عنبر سے ہزار ہا درجہ ارفع و اعلیٰ تھی) آتی رہتی تھی۔ حضرت ابویعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس گلی یا بازار سے بھی محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرتے تو بعد میں گزرنے والے اس کو چہرہ خوشبو سے مہکتا ہوا پا کر سمجھ جاتے تھے کہ ابھی ابھی اس راہ سے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ہوا ہے۔ (خصائص الکبریٰ)

ابویعلیٰ طبرانی اور ابنِ عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک شخص حضور سرِ ایاں نورِ فیضِ منجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت با عظمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اپنی بیٹی کی شادی کرنی ہے میرے پاس خوشبو نہیں ہے آپ میری مدد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس چوڑے منہ والی شیشی اور ایک لکڑی لاؤ چنانچہ وہ شخص دونوں چیزیں لے کر حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں بازوؤں کے پسینہ سے اس شیشی کو بھرنا شروع کیا۔ جب بھر گئی تو اسے

عنایت فرمادی اور فرمایا کہ اپنی بیٹی سے کہہ دو اس لکڑی کو اس شیشی میں بھگوئے اور خوشبو لگائے۔ کہتے ہیں کہ جب بھی یہ خوشبو استعمال کی گئی تو تمام اہل مدینہ اس خوشبو کی مہک کو محسوس کرتے تھے چنانچہ اس گھر کا نام (جہاں وہ لڑکی رہتی تھی) اہل مدینہ نے بیت المصلین (خوشبو والوں کا گھر) رکھ دیا۔ (خصائص الکبریٰ)

دارمی، بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاص نشانیوں میں سے یہ تھی کہ اگر کسی راستے کوئی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کیلئے آتا تو صرف خوشبو سے جو اس راستہ میں مہکی ہوتی پہچان کر کسی سے پوچھنے کی حاجت نہ ہوتی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کدھر تشریف لے گئے۔

بزاز نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں ایک دفعہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ مل کر چل میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب تر ہو گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی جو خوشبو مجھے آ رہی تھی وہ نہ کتوری میں پائی جاتی ہے نہ عنبر میں۔

(صحیح مسلم جلد ۲، ص ۲۹۳)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب و ہن مبارک

میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب و ہن شریف نہ صرف انتہائی خوشبودار بلکہ ہزار ہا بیماریوں کی ایک دوا تھا۔

مثلاً یہی لعاب مبارک غار ثور میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایڑی کیلئے تریاق بنا۔ یہی لعاب حضرت سلمیٰ ابن الاکوع کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی کیلئے سریش بنا یہی مبارک لعاب حضرت معاذ بن عسراء کا میدان بدر میں کٹا ہوا بازو جوڑنے والا بنا یہی لعاب مبارک نمکین و بد مزہ کنوئیں کو خوشبودار اور مٹھا بنانے والا بنا۔ یہی مبارک لعاب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خیمہ میں دکھتی آنکھوں کی دوا بنا یہی مبارک لعاب حضرت رفاعہ بن رافع کی تیر سے پھوٹی ہوئی آنکھ کو دوبارہ صحیح و سالم بنانے کا سبب بنا۔

یہی لعاب مبارک حضرت محمد بن حاطب کے جلے ہوئے ہاتھ کیلئے بہترین شفا بنا، یہی مبارک لعاب مبارک حضرت عمر بن معاذ بن جموح انصاری کے کٹے ہوئے پاؤں کو جوڑنے والا بنا، یہی مبارک لعاب حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن نعمان کی تیر لگنے سے نکل جانے والی آنکھ دوبارہ خوبصورت اور پہلے سے زیادہ روشن کر دینے والا بنا۔

یہی لعاب مبارک کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرتے وقت حضرت حارث بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لگے ہوئے زخم کو اسی وقت ٹھیک کرنے والا بنا، یہی مبارک لعاب گستاخ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو رافع کو قتل کرنے والے صحابی عبداللہ عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو اس وقت جوڑنے والا بنا، یہی لعاب مطہر بدگو لوگوں کو صاف گو بنانے والا، پیاسوں کو سیراب اور بھوکوں کا پیٹ بھرنے والا بنا۔

صلو! علی الحبيب! صلی اللہ علیک یا رسول اللہ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بول و براز مبارک

تاجدارِ انبیاء شفیع روز جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بول و براز شریف کے متعلق مذکور ہے کہ قضائے حاجت کے وقت زمین ٹٹک ہو جاتی اور بول و براز شریف کو اپنے اندر سمو لیتی، اس جگہ ایک خوشبو بھیل جاتی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے براز (پاخاند) کو کسی نے نہ دیکھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب استنجا فرما کر بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو میں وہاں از قسم براز کوئی چیز نہ پائی۔ ایک دفعہ عرض کرنے پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم نہیں جانتی کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بطن اطہر سے جو نکلتا ہے اسے زمین نگل جاتی ہے اور اسے دیکھا نہیں جاتا۔ (مدارج النبوة، جلد اول)

ایک صحابی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ اثنائے سفر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت کیلئے ایک جگہ تشریف لے گئے، جب واپس تشریف لائے تو میں اس جگہ گیا وہاں میں نے بول و براز کا کوئی نشان نہ پایا البتہ مٹی کے چند ڈھیلے وہاں پڑے تھے۔ میں نے ان کو انجا کر سو گھا تو ان

سے نہایت عمدہ اور پاکیزہ خوشبو آ رہی تھی۔ (مدارج النبوۃ جلد اول)
 ہاں! البتہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بول مبارک کا کئی صحابہ کرام نے
 مشاہدہ کیا بلکہ بعض نے نوش بھی کیا۔

چنانچہ منقول ہے کہ رات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تخت مبارک کے
 نیچے ایک پیالہ رکھا جاتا کہ رات کے وقت اس میں بول فرمائیں۔ ایک رات جب آپ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں بول فرمایا تو صبح حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 فرمانے لگے اے ام ایمن! اس تخت کے نیچے ایک پیالہ ہے اسے زمین کے سپرد کر دو مگر اس
 پیالے میں کچھ نہ تھا۔ ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کی قسم مجھے
 رات کو پیاس محسوس ہوئی تو میں نے اسے پی لیا تھا۔ اس پر حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور نہ ام ایمن کو منہ دھونے کا ارشاد فرمایا اور نہ ہی دوبارہ ایسا کرنے
 سے منع فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا کہ اب تمہیں کبھی پیٹ درد لاحق نہ ہوگا۔

(کنز العمال جلد ۶، ص ۱۳۰)

اور ایسے ہی ایک اور عہدت جس کا نام ”برکہ“ اور کنیت ام یوسف تھی اس نے بھی بول
 مبارک پی لیا تھا اس پر حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”اصحٰبِ یسا ام
 یوسف“ اے ام یوسف! تم ہمیشہ کیلئے تندرست ہو گئیں۔

چنانچہ ام یوسف کبھی بیمار نہ ہوئیں سوائے اس بیماری کے جس میں انہوں نے انتقال
 فرمایا۔ بعض روایتوں میں ایک اور شخص سے متعلق بھی منقول ہے کہ انہوں نے بھی بول
 شریف پی لیا تھا تو ان کے جسم سے ہمیشہ خوشبو مہکتی رہی حتیٰ کہ ان کی کئی نسلوں تک یہ خوشبو
 رہی۔ (مدارج النبوۃ جلد اول)

خطیب نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے تین باتیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دیکھی
 ہیں اگر بالفرض قرآن مجید آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نہ بھی نازل ہوتا تو بھی میرے ایمان
 لانے کیلئے وہی کافی تھیں۔ ایک یہ کہ ایک دفعہ ایک جنگل میں تھے کہ اس سے راستہ جا رہا

تھا۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا برتن ہاتھ میں لے کر قضاے حاجت کیلئے کسی مناسب جگہ کو ادھر ادھر دیکھا تو کھجور کے دو درخت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نظر آئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جا ان دونوں کو کہہ دے تم دونوں ایک دوسرے کے پاس چل کر مل جاؤ۔ میرے کہنے سے وہ ایک دوسرے کی طرف دوڑ کر ایسے ملے کہ گویا ان کا بیج بن ایک ہی ہے۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضاے حاجت وغیرہ سے فارغ ہو کر ان کے پیچھے سے نکلے تو میں جلدی کر کے آگے ہوا کہ دیکھو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شکم مبارک سے کیا نکلتا ہے میرا ارادہ کچھ اور تھا میں نے دیکھا تو وہاں کچھ نہ تھا صاف سفید زمین تھی۔ میں نے عرض کی کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قضاے حاجت نہیں فرمائی؟ فرمایا کی لیکن ہم پیغمبروں کی جماعت ایسی جماعت ہے کہ ہمارے شکم سے جو نکلتا ہے زمین کو اس کو چھپا لینے کا حکم دیا گیا ہے پھر وہ درخت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اپنی اپنی جگہ پر جا کھڑے ہوئے۔ دوسرا یہ کہ ہم چل رہے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا اثر دہارا سستے میں پیش آیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر اپنا گوش مبارک اس کی طرف کر دیا اس نے گوش حق نبیوش پر اپنا منہ رکھ دیا جیسے کوئی راز کی باتیں کرتا ہے۔ ہم حیران رہ گئے پھر وہ ہمارے دیکھتے ہی غائب ہو گیا گویا کھڑے کھڑے اسے زمین نگل گئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم تو بہت ڈرے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جنوں کا نمائندہ تھا۔ انہیں قرآن مجید کی ایک سورت بھول گئی تھی اس لئے انہوں نے اس کو میرے پاس بھیجا میں نے اس کو وہ سورت اچھی طرح یاد کرا دی ہے۔ پھر ہم ایک گاؤں کے قریب پہنچے تو چند آدمی ایک دیوانی لڑکی کو جو کہ نہایت حسین و جمیل گویا چاند کا ٹکڑا تھی لے کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت باعظمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام لے کر بلایا اور فرمایا کہ او جن! تیری کم بختی آئی ہے کہ تو اس وقت میرے سامنے اسے کیوں نہیں چھوڑ جاتا تو نہیں جانتا کہ میں اللہ ﷻ کا رسول ہوں جا اس سے کنارہ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کرنا تھا کہ اسے ہوش آگئی اور عقل و شعور بحال ہو گیا اور اس نے شرم و حیا سے اپنا منہ چھپا لیا

اور تندرست ہو کر جاتی رہی۔ (بے مثل بشر)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تبسم شریف

حضور تاجدار انبیاء شفیق روز جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی بھی قبچہ نہ لگایا بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہنسنا صرف مسکراتا ہوتا تھا یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہنسی میں آواز نہ ہوتی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اتنا کھل کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ حلق کا کوا نظر آئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف مسکراتے تھے۔ (بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی بھی مجھے (حاضر دربار ہونے سے) نہ روکا اور جب بھی مجھے دیکھتے مسکراتے۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ، ترمذی)

نیز یہ بھی ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت زیادہ ہنسنے کو ناپسند فرماتے۔ حدیث شریف میں ہے زیادہ نہ ہنسو کہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ (احمد، ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم رسول مستم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہنسنا تبسم سے زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ (شائل ترمذی)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گریہ مبارک

حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گریہ مبارک بھی تبسم مبارک کی طرح ہی تھا یعنی آواز قطعاً بلند نہ ہوتی تھی البتہ چشمان مبارک سے آنسو جاری ہو جاتے اور سینہ اطہر سے ایک مخصوص آواز سنائی دیتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینہ انور سے ایسی آواز نکلتی تھی جیسے ہنڈیا کا جوش ہوتا ہے۔ (شائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صحابہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ابو یوسف لوہار کے پاس گئے وہ ابراہیم (ابن رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی دایہ کے شوہر تھے۔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑا پھر بوسہ لیا اور سوگھا جب ہم دوبارہ اس کے پاس گئے تو ابراہیم حالت نزع میں تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی روتے ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ رحمت ہے اس کے بعد پھر روئے اور فرمایا! آنکھ آنسو بہاتی ہے دل غمگین ہے اس کے باوجود ہم صرف وہی کہیں گے جس سے ہمارا خدا راضی ہو اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی میں غمگین ہیں۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

پیارے اسلامی بھائیو! حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چلا کر رونا سخت ناپسند تھا البتہ بغیر آواز کے یعنی صرف آنکھوں اور دل سے رونا خود سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت جگہ ثابت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فوت ہو گئیں تو عورتیں رونے لگیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو کوڑے سے منع کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ مبارک سے پیچھے ہٹایا اور فرمایا اے عمر! پھر عورتوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا شیطان کی آواز سے دور رہو جو کچھ آنکھ اور دل سے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ (احمد، مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا چلانا چلائے یعنی بین کرے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ (سنن ابوداؤد)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزاح شریف

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی کبھی کبھی مزاح فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مزاح فرمایا ”یا ذوالا ذنین“ یعنی اودوکانوں والے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے بھائی کے پاس ایک چھوٹا سا پرندہ تھا وہ مر گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے مزاح فرمایا کرتے تھے یا ابا عمیر ما فعل النعیر۔ اسے ابی عمیر غیر کہاں گیا؟ خلاصہ حدیث (بخاری، مسلم، ترمذی)

ایک بار ایک شخص بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور سواری کیلئے جانور مانگا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کا بچہ دوں گا اس نے عرض کیا کہ میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا بھی ہر اونٹ اونٹنی کا بچہ ہی تو ہوتا ہے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ، ابوداؤد)

ایک دفعہ ایک عورت حاضر خدمت ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میرا شوہر بیمار ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا شوہر وہی ہے کہ جس کی آنکھوں میں سفیدی ہے؟ وہ عورت گھر گئی اور شوہر کی آنکھوں کو کھول کر دیکھنے لگی۔ اس شخص نے پوچھا کیا کر رہی ہو؟ تو عورت کہنے لگی مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ تمہاری آنکھوں میں سفیدی ہے۔ اس کے شوہر نے کہا تو بھی عجیب سادہ لوح عورت ہے ہر شخص کی آنکھوں میں سفیدی ہوتی ہے۔ (کیسے سعادت)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتی ہے اور عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا فرما دیجئے کہ حق تعالیٰ جل شانہ مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام فلاں جنت میں تو کوئی بوڑھی عورت داخل نہ ہوگی، وہ عورت رونے لگی اور واپس جانے لگی تو حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کہہ دو کہ جنت میں بڑھاپے کی حالت میں داخل نہ ہوگی بلکہ حق تعالیٰ جل شانہ تمام اہل

جنت عورتوں کو نو عمر کنواریاں بنا دے گا۔ (شائل ترمذی)

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھو جس طرح حضور شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مزاح فرمانا ثابت ہے ایسے ہی ترمذی شریف میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مزاح سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

مشہور و معتبر شارح حدیث حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ان روایات کی تطبیق یوں فرمائی کہ کثرت مزاح جو کہ سختی دل کا باعث بن جائے یا اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دے یا کسی مسلمان کو ستانے اور دل آزاری کا باعث بن جائے یا جس سے مزاح کیا جا رہا ہے وہ برامانے یا دوسرے کو ذلیل کرنا مقصود ہو تو ایسی صورت میں جائز نہیں لیکن اگر ایسا نہیں بلکہ محض خوش طبعی ہو تو مضائقہ نہیں۔

جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دودھ کی کھیر پکائی۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا کہ کھیر کھاؤ مگر انہوں نے انکار کر دیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھیر ان کے منہ پر مل دی۔ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیان میں تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیان سے ہٹ گئے اور حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے منہ پر کھیر مل دی لیکن محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو کچھ نہ کہا بلکہ دیکھ کر مسکراتے رہے۔

(کیسے سعادۃ باب الکلام)

یہ بھی یاد رکھیے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی بھی کوئی ایسی بات اور ایسا مزاح نہیں فرمایا کہ جس میں جھوٹ یا خلاف واقعہ بات ہو۔

چنانچہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ صحابہ کرام نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ہمارے ساتھ مزاح بھی تو فرمالتے ہیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں!

مگر میں کبھی غلط بات نہیں کہتا۔ (ترمذی شریف)

وہ مزاح جس میں جھوٹ ہو (جیسا کہ آج کل عام لطیفوں میں ہوتا ہے) گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ جھوٹوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے اس لئے ایسے مزاحوں سے گریز کرنا ضروری ہے جس میں جھوٹ کا شائبہ ہو یا کسی کی دل آزاری کا پہلو نکلتا ہو۔ حضرت ہبیر بن حکیم نے اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کیلئے خرابی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے اس کیلئے ہلاکت ہے اس کیلئے ہلاکت ہے۔

(احمد ترمذی ابوداؤد دارمی مشکوٰۃ)

ایسے ہی کسی مسلمان کی ہنسی اڑانا بھی جائز نہیں اس کی بھی حدیث پاک میں سخت ممانعت آئی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ مذاق اڑانے والوں کو (قیامت کے دن) جنت کے ایک دروازے سے طلب کیا جائے گا۔ جب وہ داخل ہونے لگیں گے تو روک دیا جائے گا پھر دوسرے دروازے سے طلب کیا جائے گا جب وہ داخل ہونے لگیں گے تو پھر روک دیا جائے گا اس طرح کئی بار کیا جائے گا حتیٰ کہ وہ سمجھ جائیں گے کہ ہمارا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ (العیاذ باللہ) یعنی وہ طلب کرنے پر بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

(کیمیائے سعادت)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اخلاق مبارک

دوسرے فضائل کی طرح حضور تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخلاق کریمہ میں بھی دوسرے تمام انسانوں سے ممتاز ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس صفت مبارکہ کہ اللہ تعالیٰ نے عظیم فرمایا اس جگہ یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ خلق کا معنی محض عاجزی یا اعساری ہی نہیں بلکہ باطنی طور پر تمام انسانی کمالات کی کیفیتوں کا نام خلق ہے جس کی مثال اس طرح آسانی سے سمجھی جاسکتی ہے کہ اگر کوئی آدمی دیکھی انسانیت کی خدمت کرتا ہے کسی گھرے ہوئے کو اٹھاتا ہے یا کسی مظلوم کی مدد کرتا ہے تو دل میں ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جسے رحم کہا جاتا ہے ایسے ہی کسی ذاتی دشمن کو باوجود قوت کے معاف کر دیتا ہے اور انتقام نہیں

لیتا تو دل میں ایک قوت پیدا ہوتی ہے جسے غمخوار صبر کہا جاتا ہے اور یوں کسی ملک و ملت یا دین و مذہب کے دشمن کے خلاف نبرد آزما ہوتا ہے اسے مقابلہ کا چیلنج دیتا ہے جو انمردی کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتا ہے تو پیدا ہونے والی کیفیات کا نام شجاعت ہوگا اور جب انسان ایسی تمام قوتوں کو عین موقع و محل پر استعمال کرے تو اسے خلق کہا جائے گا۔

اللہ ﷻ اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب فرما کر فرماتا ہے کہ پیارے محبوب:

إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقِي عَظِيمٍ (القلم آیت ص ۵) آپ بے شک بہت بڑے صاحبِ اخلاق ہیں اور خود تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ (میں محاسنِ اخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہوں) یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف عظیم اخلاق کے مالک ہیں بلکہ تمام اقسامِ اخلاق مثلاً ۱- سخاوت ۲- شجاعت ۳- رحم ۴- عفو ۵- صبر ۶- احسان ۷- صدق ۸- حوصلہ ۹- ادب ۱۰- حیاء ۱۱- امانت ۱۲- مروت ۱۳- دیانت ۱۴- اخوت ۱۵- غیرت ۱۶- استقامت ۱۷- عفت ۱۸- عدالت ۱۹- وفا ۲۰- حسن معاشرت ۲۱- زہد ۲۲- تقویٰ اور دیگر تمام محاسنِ اخلاق کی تکمیل کے لئے تشریف لائے اور یہ تمام صفات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ اگر اس جگہ مذکورہ بالا صفات حمیدہ پر تھوڑی تھوڑی بھی بحث کی جائے تو مضمون بہت ہی لمبا ہو جائے گا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر مبارک

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باوجود یکہ شہنشاہِ کونین مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر مبارک بادشاہوں کی طرح پر تکلف نہیں بلکہ انتہائی سادہ ہوتا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آرام فرمانے (سونے) کا بستر چمڑے کا ہوتا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی۔ (بخاری، مسلم، شامی، ترمذی)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ آپ کے ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا ”چمڑے کا تھا“ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس انصاری عورت آئی اس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر شریف دیکھا تو اپنے گھر سے میرے پاس ایک ایسا بستر بھیجا کہ جس میں اون بھری ہوئی تھی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ تو میں نے عرض کیا کہ فلاں عورت آئی تھی اس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر شریف دیکھا اس نے یہ بستر بھیج دیا۔ فرمایا اے عائشہ! اسے واپس کر دو پھر فرمایا اگر میں چاہتا تو میرے پاس اللہ تعالیٰ سونے اور چاندی کے پہاڑ بھیج دیتا۔

(مدارج النبوة)

ابام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مسند میں ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چٹائی پر آرام فرماتے اور چٹائی کے نشانات پہلوئے مبارک پر پڑے ہوتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر سوائے تہبند شریفہ کے اور کچھ نہ تھا اور کاشانہ اقدس کے ایک گوشے میں ایک صاع کے قریب جو پڑے تھے اور ایک کھال دیوار پر آویزاں تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تمہیں کس چیز نے رلایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کیوں نہ روؤں جبکہ قیصر و کسریٰ باغوں اور نہروں میں سونے کے تختوں پر ریشم کے بستروں پر آرام کریں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب چٹائی پر اس حال میں آرام فرمائیں۔ فرمایا اے خطاب کے بیٹے! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دنیا اُن کیلئے ہو اور آخرت ہمارے لئے۔ (مدارج النبوة)

حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے گھر آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ایک ٹاٹ کا تھا جس کو دوہرا کر کے ہم بچھا دیتے۔ ایک رات مجھے خیال ہوا کہ اسے چوہرا کر کے بچھا دیا جائے تو زیادہ نرم ہو جائے گا چنانچہ میں نے ایسے ہی کر دیا۔ صبح کو حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات میرے نیچے کیا چیز بچھائی تھی۔ میں نے عرض کیا وہی روزانہ استعمال کا بستر تھا البتہ میں نے اسے چوہرا کر دیا تھا تا کہ نرم ہو جائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پہلے حال پر ہی رہنے دو۔ (شمائل ترمذی)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تکیہ مبارک

حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا جو بائیں جانب رکھا ہوا تھا۔

(شمائل ترمذی)

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تکیہ مبارک کہ جس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگاتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔ (صحیح مسلم، مشکوٰۃ شریف)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لباس مبارک

حضور سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عموماً سادہ اور کم قیمت والا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے کبھی کبھی (میان جواز کیلئے) بوہیا لباس بھی استعمال فرماتے مگر جلد ہی اتار کر کسی کو عنایت فرما دیتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یمنی دھاری دار چادر جسے عربی میں (حمرہ) کہتے ہیں بہت پسند تھی اور ایسے ہی کرتہ بھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محبوب ترین لباس حمرہ (دھاری دار یمنی چادر) تھی۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کو سرخ (دھاری دار) حلقہ زیب تن فرماتے ہوئے دیکھا۔ میں بار بار کبھی تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو میرے نزدیک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاند سے زیادہ بہت زیادہ حسین تھے۔ (شاکل ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس کرتہ تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیوند لگا ہوا کبیل اور موٹا سا تہبند نکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات مبارک انہیں کپڑوں میں ہوئی۔ (بخاری، مسلم)

حضرت سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ پاکیزہ صاف و شفاف ہوتے ہیں اور اپنے مردوں کو سفید کپڑوں میں کفن دیا کرو۔ (نسائی)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کیلئے مسجدوں اور قبروں میں تمہارے لئے سب سے بہترین لباس سفید لباس ہے۔ (ابن ماجہ)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمامہ شریف

عمامہ باندھنا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مبارک ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ٹوپی مبارک پر عمامہ شریف سجائے رکھا۔ عمامہ سنت متواترہ دائمہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک نہ تو بہت بڑا ہوتا تھا اور نہ ہی بہت چھوٹا بلکہ متوسط ہوتا تھا۔ عمامہ شریف کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑا کرتے تھے۔

”فیضانِ سنت“ میں ہے کہ عمامہ سات ہاتھ (ساڑھے تین گز) سے چھوٹا نہ ہو اور بارہ ہاتھ (چھ گز سے بڑا نہ ہو) عمامہ کے شملہ کی مقدار کم از کم چار انگلی اور زیادہ زیادہ اتنا ہو کہ بیٹھنے میں نہ دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آقائے نامدار بے کسوں کے مددگار شفیق روز شمار حبیب پروردگار جناب احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امامہ شریف باندھتے تو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے۔ (ترمذی شریف)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امامہ باندھنا اختیار کرو کیونکہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس کے شملہ کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو۔ (مشکوٰۃ بہیقی)

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے اس نے اپنے شیوخ حدیث سے روایت کیا ہے کہ جنگ خندق میں کفار کی طرف سے پہلے پہل عمر بن عبدود جو بڑا بہادر اور نڈر تھا میدان میں نکلا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر کہو اس کرنے لگا کہ مسلمانوں میں کوئی میرے مقابلے کا ہے تو نکلے۔ یہ سن کر شیر خدا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک آ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تلوار انہیں عطا کی اور اپنا امامہ مبارک اُن کے سر پر رکھ دیا دعا کی کہ اے اللہ! اسے عمر بن عبدود پر فتح عطا فرما۔ شیر خدا اس کے مقابلے میں آئے حالانکہ عمرو کنی آدمیوں پر بھاری تھا لیکن حملہ حیدری کے آگے اس کا کچھ بھی نہ بنا۔ شیر خدا نے تلوار کے ایک ہی وار میں اس کا سر اتار کر دور پھینک دیا۔ یہ دیکھ کر سب کافر گھبرائے ہوئے بھاگ گئے اور اسلام فتح یاب ہوا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چادر مبارک

بخاری نے کھل بن سعد روایت کیا ہے کہ ایک عورت تاجدار کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چادر لائی۔ کھل نے جب یہ حدیث بیان کی تھی تو حاضرین سے پوچھا تھا کہ تم جانتے ہو بردہ کسے کہتے ہیں۔ حاضرین نے کہا بردہ وہ چادر ہے کہ اس کے کنارے بھی بنے ہوئے ہوں یعنی کئی دار چادر ہو۔ اس عورت نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بنی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چادر کی ضرورت بھی تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے قبول

فرمایا لیا جس وقت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے تو اس کے تہ بند باندھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے اس کو ٹھوکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے یہ وضاحت فرما دیجئے۔ فرمایا اچھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس میں تھوڑی دیر بیٹھے پھر گھر گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر بھجوا دیا۔ اس کی قوم نے اسے کہا تو نے یہ اچھا نہیں کیا کیونکہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی اور تو خوب جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سائل کو خالی نہیں پھیرتے، ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اب دقت پیش آئے۔ اس آدمی نے کہا واللہ میں نے اس لئے چادر لی ہے کہ جس روز میں مروں یہ میرا کفن ہوتا کہ میں اس کی برکت سے بخشا جاؤں۔ سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ چادر اس کے کفن کے کام آئی۔ (بخاری)

امام احمد اور طبرانی نے وازع سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا جسے کچھ جنی آسیب تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ساتھ ایک آدمی ہے جسے جنی آسیب ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کیلئے دعا کیجئے۔ فرمایا اسے حاضر کر میں نے اسے حاضر کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک کا ایک کونہ پکڑ کر ہاتھ اٹھایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بغل مبارک کی سفیدی دکھائی دی پھر اس کی پینچہ پر مارا اور فرمایا کہ اے دشمن خدا نکل جا وہ فوراً اچھا ہو گیا اور تندرستوں کی تانکئی تاکنے لگا۔ پھر اسے اپنے آگے بٹھا کر اس کیلئے دعا کی اور اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا وہ ایسا تندرست ہو گیا کہ وفد میں ایسا تندرست کوئی اور نہ تھا۔ (احمد طبرانی)

ابوداؤد نے عبد اللہ بن زید ماذنی سے روایت ہے کہ نماز استسقا کیلئے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ میں تشریف لائے اور جس وقت قبلہ کی طرف منہ پھیرا تو اپنی چادر مبارک کو (رحمت پلٹنے کیلئے) اٹھایا پلٹا۔ (ابوداؤد) (یہ بخاری جلد ۲ ص ۲۰ پر بھی مروی ہے)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شمشیر مبارک

ابن سعد نے روایت کیا ہے کہ جنگ احزاب میں عمرو بن عبدود کے مقابل جب

حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اپنی تلوار مبارک دی وہ تلوار ایسی چلی کہ دشمن کے سر کو چھونے سے اڑا کر لے گئی۔

(بے مثل بشر)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کا سا مبارک

ابن حجر عسقلانی نے شرح شمائل میں لکھا ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیالہ جو کہ درخت گز (جھاؤ) کی موٹی لکڑی کا تھا اور اس پر لوہے کی کڑی چڑھی ہوئی تھی، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ ایک دفعہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاہا کہ لوہے کی کڑی کو اتار کر اس کی بجائے سونے یا چاندی کی کڑی چڑھا دی جائے۔ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایسا نہ کرنا چاہئے کیونکہ پیالے کے ساتھ یہ لوہے کی کڑی بھی متبرک ہے اسے بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک لگا ہوا ہے۔ یہ سن کر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ ارادہ چھوڑ دیا پھر جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات پا گئے تو ان کے بیٹے نصر سے پیالہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آٹھ لاکھ دوم (دو لاکھ روپے) دے کر خرید لیا۔

بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں مدینہ منورہ میں گیا وہاں مجھے عبداللہ بن سلام ملے۔ کہنے لگے میرے مکان پر چل میں تجھے اُس پیالہ میں پلاؤں گا جس پیالہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیا کرتے تھے۔ یہ سن کر بڑی خوشی سے ان کے مکان پر گیا انہوں نے مجھے اس پیالہ میں ستو پلائے کھجوریں کھلائیں اور میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز بھی ادا کی۔ (بخاری)

بخاری اور ایک اور کسی ذکر میں ابی حازم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی ساعدہ کے دورہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے سفید بنی ساعدہ میں ٹھہر کر اہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہمیں پانی پلانے بہل کہتے ہیں کہ میں نے یہ پیالہ (جسے انہوں نے دکھایا) نکال کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہیوں کو اس میں پانی پلایا۔

فائدہ: سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ پیالہ جس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی پلایا تھیرا اپنے پاس سنبھال رکھا، پھر عمر بن عبدالعزیز نے تھیرا اسے لے رکھا تھا۔

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اس خدا کی قسم! جس کے سوا اور کوئی خدا نہیں، سچا معبود وہی ایک ہے۔ ابتدائے اسلام میں ہم پر ایک وہ وقت بھی تھا کہ جب کبھی مجھے بھوک لگتی اور کھانے کو کچھ نہ ہوتا تو میں النازعین پر پڑ کر سینہ لگائے پڑا رہتا اور بہت صبر کرتا۔ ایک دن میں صحابہ کی گزرگاہ میں اسی طرح پڑا ہوا تھا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے اس خیال پر کہ یہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں گے قرآن کی ایک آیت پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے کچھ نہ کہا اور جاتے رہے پھر عمر گزرے انہیں بھی میں نے وہی آیت سنائی کہ شاید میرے مطلب کو سمجھیں، مگر وہ بھی جاتے رہے پھر آپ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے دیکھ کر مسکرائے اور اصلی مطلب سمجھ کر فرمایا چلا آ۔ میں اٹھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے۔ دودھ کا ایک پیالہ دیکھا، فرمایا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے عرض کیا کہ فلاں کس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بطور ہدیہ بھیجا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہدیہ کھا لیتے تھے اور صدقہ نہیں لیتے تھے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی میں نے کہا حاضر ہوں۔ فرمایا جا تمام اصحاب صفہ کہ بلا لاؤ۔ اصحاب صفہ اس وقت بے خانماں تھے سوائے صفہ پیش مسجد کے کسی کا کوئی مکان نہ تھا اور نہ اہل عیال۔ میں نے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکم سنا تو مجھے بہت گراں معلوم ہوا کہ یہ دو چار گھونٹ دودھ اصحاب صفہ کو کیا کریگا، قطرہ قطرہ بھی حصہ میں نہیں آئے گا۔ میں ایسا ہی رہ جاؤں گا میں اس وقت بھوک سے سخت بے تاب ہوں۔ میرا حق تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے دے دیتے۔ خیر بجز بجا آوری حکم اور کوئی چارہ نہ تھا، میں انہیں بلا لایا۔ جب وہ آ بیٹھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ہی حکم دیا کہ ایک طرف سے شروع کر۔ ایک ایک کو پیالہ پکڑا تا جا میں جسے

پیالہ دیتا وہ سیر ہو کر پھر مجھے پکڑا دیتا، میں دوسرے کو۔ علی ہذا القیاس۔ تا آنکہ سب سیر ہو گئے اور دودھ ویسے کا ویسا ہی پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ دست مبارک میں لیا اور مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ اب میں اور تم پینے والے رہ گئے ہیں۔ لے تو پی میں پی رہا تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے اور پی اور پی۔ میں بہت سیر ہوا یہاں تک کہ میں نے قسم کھا کر کہا کہ اب میرے پیٹ میں ایک قطرہ کی گنجائش نہیں۔ فرمایا پیالہ مجھے دے میں نے پکڑا دیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خدا کی حمد بجالا کر اور بسم اللہ پڑھ کر سب کا بچا ہوا پی لیا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ جش کا تھا۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انکشتری چاندی کی بنوائی تھی جس کے ساتھ مہر لگاتے اور اسے پہنتے نہیں تھے۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا۔ ایک سطر میں محمدؐ دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسریٰ قیصر اور نجاشی کی طرف خطوط تحریر فرمائے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی کہ وہ لوگ بغیر مہر شدہ خطوط قبول نہیں کرتے تو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی جس کا حلقہ چاندی کا تھا اور اس میں ”محمد رسول اللہ“ کندہ تھا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں تھی پھر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں پھر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ اریس کے کنویں میں گر گئی اس

کا نگینہ ”محمد رسول اللہ“ کے نقش کا تھا۔

یہ تمام روایتیں (شامل نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کتاب سے نقل کی گئی ہیں۔

ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر حکم دیا کہ ہمارے لئے چاندی کی انگٹھی تیار کرو جس کے نگینہ پر ہمارا نام ”محمد بن عبد اللہ“ کندہ کیا ہوا ہو اور حضرت علی انگٹھی لے کر مہر کن کے پاس آئے۔ ایک قطعہ کاغذ پر ”محمد بن عبد اللہ“ لکھا ہوا اسے دکھا کر کہا کہ اس نگین پر اس کا نقش کندہ کر دے۔ وہ اس پر ”محمد بن عبد اللہ“ کا نقش کھودنے لگا۔ کھود کر جب دیکھا تو وہ بجائے ”محمد بن عبد اللہ“ کے ”محمد رسول اللہ“ کھدایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے تو تجھے ”محمد بن عبد اللہ“ لکھ کر دیا تھا اس نے کہا کہ میں تو اپنے ارادے سے اسی کو کھود رہا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ کو ”محمد رسول اللہ“ کھودنے پر پھیر دیا اور مجھے اس کی کچھ بھی خبر نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگٹھی لے کر تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سب کچھ عرض کر دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا کیوں نہ ہو؟ میں اللہ ﷻ کا رسول ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کیلئے جاتے تو اپنی انگشتی ہاتھ سے اتار کر جاتے۔ (ترمذی)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم مبارک

ابن شاہین نے قیس بن کعب نخعی سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں اور میرا بھائی اوطاة بن کعب اور ارقم ایک وفد بن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور یہ دونوں بھائی اپنے وقت میں بڑے خوبصورت تھے) اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر دونوں مسلمان ہو گئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعائے خیر کی اور اوطاة کیلئے ایک سند لکھ کر ایک جھنڈا بھی انہیں عطا کیا۔ وہ اسی جھنڈے کو لے کر جنگ قادسیہ میں حاضر ہوئے تھے۔ (بے مثل بشر)

حضرت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے اس کا نام مطاع (تابعہ آری کیا گیا) رکھا۔ پھر اسے ایک جھنڈا دیا اور سرخ گھوڑے پر سوار کیا اور فرمایا اپنے ساتھیوں کی طرف جا، جو شخص میرے اس جھنڈے کے نیچے آ جائے گا وہ عذاب سے امن میں رہے گا۔ (طبرانی، ابن عساکر)

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جنگ خیبر میں تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل دن میں اپنا جنگی جھنڈا ایسے شخص کے ہاتھ میں دے کر دشمن کے مقابل بھیجوں گا کہ خدا کے حکم سے قلعہ خیبر اس کے ہاتھوں فتح ہو جائے گا۔ صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین، شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں اور وہ میدان میں نہیں نکل سکتے۔ فرمایا اسے میرے پاس حاضر کرو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک ان کی آنکھوں پر لگا دیا۔ لگاتے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں اچھی ہو گئیں گویا دکھتی نہ تھیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعا کی اور جھنڈا دے کر قلعہ پر بھیج دیا۔ ایک ہی حملہ حیدری میں قلعہ فتح ہو گیا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زرہ مبارک

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد میں جب کچھ لوگ شیطان کے اس بکواس سے کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے، بے بس ہو کر بھاگ نکلے تو سب سے پہلے میری نظر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑی۔ میں پکار پکار کر کہنے لگا کہ لوگو! تم گھبرا کر کہاں جاتے ہو؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو صحیح سلامت موجود ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا، کعب اہم وقت ایک زرد رنگ کی یا کچھ حصہ زرد تھا زرہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے بدن سے اتروا کر اپنے جسم مقدس پر پہنی، پھر اتار کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہن لینے کا حکم دیا۔ وہ پہن کر قتال کفار میں مشغول ہو گئے۔ سترہ حملے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوئے لیکن وہ بابرکت زرہ جس میں جسم مبارک تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت کا اثر تھا جان سے محفوظ رہے اور کوئی ہتھیار نہ لگا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موزے مبارک

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہر نعل (جوتا شریف) میں دو دو تسمے تھے (ترمذی شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک (جوتا شریف) کے تسمے دو ہرے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے نعلین مبارک پہنے دیکھا کہ جن پر بال نہیں تھے۔ (صحیح بخاری شریف) ابو نعیم نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پاؤں میں پہنے کیلئے موزے طلب کیے۔ موزے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے رکھے ہوئے تھے کہ ایک کو اچھٹ کر چوچ میں لے کر اوپر کواڑ گیا۔ تھوڑی دور اوپر جا کر موزے کو الٹا کر اوپر کی طرف سے زمین پر گرادیا۔ اس سے ایک سانپ نکل کر بھاگ گیا (یامارا گیا) یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ ﷻ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے موزے کو جب تک احتیاط سے نہ جھاڑے نہ پہنا جائے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کیلئے جاتے تو دور نکل جایا کرتے تھے۔ ایک روز ایک درخت کے نیچے موزے اتار کر رکھ دیئے اور آپ تھوڑا سا دور جا کر پس پردہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر جب ایک موزہ پاؤں میں ڈال رہے تھے تو ایک جانور آیا اور جلدی سے دوسرے موزے کو اٹھا کر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور پلٹے کھا کھا کر موزے کو الٹا سیدھا کرتا رہا کہ اس سے ایک سانپ نکل کر زمین پر آ پڑا۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا پاک کی خاص عنایت مجھ پر ہے۔

نقشِ نعلین کے فیوض و برکات

نعلین مبارک کی تعریف اور فیوض و برکات میں علماء کرام نے کئی رسائل تصنیف فرمائے۔ یہاں اختصاراً کچھ برکات عرض کیے دیتا ہوں۔ مواہب لدنیہ میں ہے کہ اگر نقش نعل مبارک کو درو کے مقام پر رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ ورد سے نجات عطا فرماتا ہے پاس رکھنے سے راستے کی لوٹ مار سے حفاظت ہوتی ہے اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ شیطان اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ رزق حلال میں اگر نقش نعل مبارک رکھا جائے تو بڑی برکت حاصل ہوتی ہے چوری سے مال محفوظ رہتا ہے۔ اگر وضع حمل کے وقت نقش نعلین مبارک عورت کے ہاتھوں میں دیا جائے تو اللہ تعالیٰ آسانی فرما دیتا ہے۔ اگر دھو کر پیاجائے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ لاعلاج امراض کو شفا عطا فرما دیتا ہے۔

کبھی کبھی ننگے پاؤں چلنا بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مبارک ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عصا مبارک

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف میں تین سو ساٹھ بت پائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں اس وقت ایک عصا تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عصا سے ایک ایک کی طرف اشارہ کر کے آیت جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً پڑھتے جاتے تھے اور وہ گرتے جاتے تھے۔

ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ۳۶۰ بت بیت اللہ شریف کے گرد تانبے اور قلعی سے محفوظ کر کے دیواروں کے ساتھ کھڑے کیے ہوئے تھے تو اشارہ عصا سے وہ سب منہ کے بل گرتے جاتے تھے۔

رازی نے بیان کیا ہے کہ معاذ بن عفراء کی اہلیہ کو بھلہ مری ہو گئی۔ اس نے حاضر ہو کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا عصا مبارک اس کے داغوں پر پھیر دیا فوراً داغ جاتے رہے اور جسم درست ہو گیا۔

نبیؐ اور ابن عساکر نے محمد بن سیرین سے اس نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے روایت کیا ہے کہ ان کے پاس تاجدار انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا سا عصا تھا۔ جب آپ فوت ہو گئے تو آپ کے کفن کے نیچے اُن کے بدن کے ساتھ لگا کر رکھ دیا گیا اور دفن کئے گئے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء مبارک

حضرت علامہ ابیہیم بن محمد السجوری شاکل شریف کی شرح صفحہ ۱۸۳ پر کتب احبار سے نقل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

”اہل جنت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم گرامی عبدالکریم ہے۔ اہل دوزخ کے نزدیک عبدالجبار ہے اہل عرش کے نزدیک عبدالحجید تمام فرشتوں کے نزدیک عبدالحمید انبیاء کرام کے نزدیک عبدالوہاب شیاطین کیلئے عبدالقہار جنات کے نزدیک عبدالرحیم پہاڑوں میں عبدالحلق صحراؤں میں عبدالقادر سمندروں میں عبدالمہسن زندوں کے نزدیک عبدالقدوس حشرات الارض کے نزدیک عبدالغیاث جنگلی جانوروں میں عبدالرزاق درندوں میں عبدالسلام چوپایوں میں عبدالمومن پرندوں میں عبدالغفار تورات میں موزموذ انجیل میں طاب طاب صحف میں عاقب زبور میں فاروق اللہ تعالیٰ کے نزدیک ط وئین اور موسیٰ کے نزدیک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور کنیت الوالقاسم ہے۔ اس لئے جنتیوں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنت تقسیم فرمائیں گے۔ حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل النبیہانی تحریر فرماتے ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں سب سے افضل نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے تخلیق کائنات سے دو ہزار سال قبل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک محمد رکھا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بعض صوفیائے کرام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھی ہزار ہی نام ہیں۔

قاضی محمد عاقل لکھتے ہیں بعض علماء نے ایک ہزار نام اور بعض نے ننانوے اور بعض نے تین سو اسماء مبارک بنائے ہیں۔

جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میرے بہت نام ہیں میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں میں احمد ہوں میں ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میری وساطت سے کفر کو نیست و نابود فرماتا ہے۔ میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاشر ہوں یعنی لوگ میدانِ حشر میں میرے پیچھے ہو کر چلیں گے اور میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عاقب ہوں یعنی عاقب وہ ہے کہ جس کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہے۔ (شامل نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

کنز العباد میں تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ ننانوے نام لکھے ہیں۔

محمد، احمد، محمود، حامد، عاقب، فاتح، خاتم، حاشر، ماحی، داعی، سراج، مبشر، بشیر، نذیر، رسول، نبی، حاذق، مہند، مہدی، خلیل، ولی، نصیر، طہ، یسین، مزمل، مدثر، حبیب، حکیم، مصطفیٰ، مرتضیٰ، مختار، مصدق، قائم، حجة، بیان، حافظ، شہید، عادل، حکیم، نور، یسین، برہان، مذکر، امین، واعظ، صاحب، ناطق، مکی، مدنی، ابطعی، عربی، ہاشمی، قریشی، عزیز، مضری، حریص، رؤف، رحیم، جواد، غنی، کریم، علیم، طیب، مطیب، خطیب، فصیح، سید، طاہر، مطہر، امام، امی، متقی، بار، شفاء، متوسط، سابق، مقصد، متین، اول، آخر، زاہد، باطن، رحمۃ، شافع، شفیع، محلل، امر، نایب، حلیم، قریب، شکور، رقیب، مجتبیٰ، غیب، منجی، منیر، بصیر، صادق، رشید۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ننانوے اسماء گرامی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ اسماء سابقہ آسمانی کتب مثلاً تورات، انجیل، زبور وغیرہ اور تمام صحائف میں اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ہی لکھ دیئے تھے۔ اس لئے سابقہ امتیں حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کا وسیلہ دے کر اپنے مصائب و آلام کو دور کرواتے تھے۔ قرآن مجید میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں صریحاً ارشاد ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو۔ (الانعام ۲۰)۔“

سابقہ امتوں کے علماء نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن و جمال اور جود و سخا کی کما حقہ وضاحت کی تھی۔ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائے پیدائش اور جائے ہجرت کا ذکر پوری تفصیل سے بیان کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بالکل اپنے بیٹوں کی طرح پہنچانتے ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ جلیلہ کو پہنچانے میں بھی غلطی نہیں ہو سکتی ہے۔

احمد کا نام مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لیا اور فرمایا میرے بعد ایک نبی آئے گا جو نبی ”آخرا الزماں“ ہوگا اور اس پر سلسلہ نبوت ختم و اتم ہوگا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر مبارک

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرہ برس مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز رہے اس حال میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی آنا شروع ہوئی اور دس برس مدینہ منورہ میں گزارے اور وصال مبارک ہوا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر تریسٹھ برس تھی۔ (شمائل نبویہ علیہ السلام)

جریر نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ وہ خطبہ دے رہے تھے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال مبارک اس وقت ہوا جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر تریسٹھ برس تھی۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بھی اتنی تھی اور اس وقت میری عمر بھی تریسٹھ برس تھی۔ (حوالہ مذکورہ)

صحابہ کرام علیہم الرضوان، محدثین، مفسرین، جمہور علماء اور اہل سنت والجماعت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے بارے میں متفق اور متحد ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تریسٹھ برس کی عمر میں وصال فرمایا یعنی اعلان نبوت کے بعد تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں سکونت اختیار فرمائی۔ مذکورہ بالا تین احادیث کے راوی بہت معروف ہیں ہر ایک کا اپنا مقام و مرتبہ ہے۔ انہوں نے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر (تریسٹھ برس) بیان فرمائی ہے اسی پر اجماع امت ہے۔ اس پر مزید

دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا عرض کی کہ ہماری عمر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کا وصال بھی تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا۔ (شکل نبوہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ص ۴۰۲)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال مبارک

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے۔ کل نفس ذائقة الموت۔ ہر ایک نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ (انبیاء، ۳۵)

قرآن مجید کے اسی قانون کے تحت ہر ذی روح موت کا ذائقہ چکھے گا۔ انبیاء علیہم السلام بھی اس قانون سے مبرا نہیں لیکن ایک عام انسان کی موت اور نبی کی موت میں بہت تفاوت ہے۔ انبیاء اللہ تعالیٰ کی جتنی ہوئی جماعت ہوتی ہے، ان کا ہر معاملہ عام انسانوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے جہاں تک امام الانبیاء سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ستوہ صفات کا تعلق ہے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موت باقی تمام نسل انسانی سے مختلف، اعلیٰ و ارفع، اور افضل ترین ہے۔ یقیناً آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھی موت آئی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو آخری وعظ فرمایا وہ ایسا مؤثر تھا کہ سن کر صحابہ کی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے اور دل پر خوف خدا جاری ہو گیا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعظ ایسا لگتا ہے جیسے کوئی رخصت ہونے والا وصیت کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا حضور ارشاد فرمائیں کہ ہم لوگوں سے کس بات کا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عہد لینا چاہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہنا، اس کے احکام پر عمل کرنا، میرے بعد بہت فتنے اٹھیں گے لیکن تم میرے اور میرے خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑنا، میرے اصحاب کی تعظیم بجالانا وہ مجھ پر صدق دل سے ایمان لائے اور میری ہدایت پر کاربند رہے۔ میرا دور سب سے بہتر دور ہے

اس کے بعد میرے صحابہ کا زمانہ پھر میرے صحابہ کے دیکھنے والوں کا زمانہ پھر اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بظاہر مجھ پر ایمان لائیں گے لیکن نماز کی پابندی کھو بیٹھیں گے اور نفسیاتی شہوتوں میں گرفتار ہو کر میرے احکام چھوڑ دیں گے۔ ممنوعات میں جتلا ہوں گے دینی باتوں کو اپنی خواہشوں کے مطابق بتائیں گے اور لوگوں کو دکھانے کیلئے نیک عمل کریں گے۔ بلا ضرورت قسمیں کھائیں گے اور بغیر گواہی طلب کیے گواہی دیں گے، امانت والے کی امانت ادا نہیں کریں گے، بات کرنے میں جھوٹ بولیں گے، زبان سے کہیں گے مگر عمل نہ کریں گے، علم اور بردباری ان سے اٹھ جائے گی۔ جہالت اور فحاشی کا دور ہوگا، شرم و حیاء اور ایمان داری نہ رہے گی، جھوٹ، خیانت، ماں باپ کو تکلیف، رشتے داروں سے قطع تعلق، بخل و حرص، لالچ اور حسد، زنا، بد اخلاقی، ہمسایہ کو تکلیف پہنچانا عام رواج پکڑ جائے گا۔

وہ لوگ دین اسلام سے ایسا نکل جائیں گے جیسا کمان سے تیر دور جا پڑتا ہے۔ جب سب کے سب شریر لوگ ہی دنیا میں رہ جائیں گے تو قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور جو شخص خدا کے احکامات کی مخالفت کرے اور حاکم اسلام کی اطاعت چھوڑ دے بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا اور اس کو جہنم میں داخل فرمائے گا۔

اس وصیت کے بعد تاجدار انبیاء شفیع روز جزا محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین پر ایک سیدھا خط کھینچا اور اس خط کے دائیں بائیں اور خطوط نکالے۔ پھر فرمایا کہ یہ سیدھا خط خدا تعالیٰ کی سیدھی راہ ہے اور اس کے داہنے بائیں جس قدر خطوط ہیں وہ مختلف راستے ہیں اور ہر راستہ پر ایک ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے۔ سیدھے چلنے والے کو اس کی طرف بلاتا ہے، پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرام اور اپنی تمام امت کو سلام فرمایا، ممبر سے نیچے اتر کر دولت خانے پر تشریف لے گئے اور باہر تشریف نہیں لائے۔

صحابہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وقت رخصت نزدیک آیا تو اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں قیام فرما تھے۔ ہم لوگ حاضر خدمت ہوئے، ہماری طرف دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور فرمایا کہ اے میرے جان نثارو! تمہیں آفرین و مرحبا! تم پر

ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی پناہ میں رکھے۔ میں تم کو تقویٰ و عبادت الہی کی وصیت کرتا ہوں اور تم کو خدا تعالیٰ کی حفاظت پر چھوڑے جا رہا ہوں میرے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے جانشین ہیں۔ آج کا دن میرے لئے قیام دنیا کا آخری دن ہے اور عقبی کی طرف جانے کا پہلا دن ہے۔ منقول ہے کہ دو شنبہ کے روز حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حکم خداوندی ملا کہ نہایت اچھی شکل بن کر میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور نہایت نرمی سے روح شریف کو قبض کرو۔ گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنا اگر اجازت مل جائے تو اندر چلے جانا ورنہ واپس لوٹ آنا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک اعرابی کی شکل میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دولت خانے پر حاضر ہوئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر پکارا السلام علیکم یا حبیب اللہ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبوت و رسالت کے مالک ہیں اگر اندر آنے کی اجازت ہو تو میں حاضر ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب یہ آواز سنی تو جواب دیا کہ اے بندہ خدا حضور تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت مرض کی سخت تکلیف میں ہیں ملاقات کا موقع نہیں ہے۔ حضرت ملک الموت علیہ السلام یہ سن کر خاموش ہو گئے اور تھوڑی دیر کے بعد پھر اسی طرح آواز دی اور عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے میرا حاضر خدمت ہونا ضروری ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ آواز سنی اور ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ! دروازے پر کون ہے جو تم سے اندر آنے کے متعلق جھگڑتا ہے۔ عرض کی بابا جان یہ کوئی اعرابی ہے جسے میں نہیں پہچانتی ہر چند جواب دے رہی ہوں کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت اپنے مرض میں ہیں مگر وہ نہیں مانتا اور اندر آنے پر اصرار کرتا ہے۔ تین بار پکار کر اجازت طلب کر چکا ہے چوتھی بار اپنی کراخت آواز سے پکارا کہ میں تھر تھرا گئی اور میرے بسم میں لرزہ آ گیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے نور نظر! اے لخت جگر! تم کو معلوم نہیں یہ کون ہے؟ یہ تمام لذتوں کو مٹانے والا تمام خوشیوں کا توڑنے والا اولادوں کو یتیم کرنے والا گھروں کو اجاڑنے والا قبرستانوں کو آباد کرنے والا عورتوں کو بیوہ بنانے والا اے میری جان! اس شخص سے کوئی جھگڑا نہ کرو۔ اس کے بعد حضور تاجدار

انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ملک الموت علیہ السلام شوق ہے اندر چلے آؤ۔ ملک الموت نے حاضر ہو کر نہایت ادب سے سلام کیا۔ حضور شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب ارشاد فرمایا 'اس سے دریافت فرمایا کہ اے ملک الموت کیسے آتا ہوا۔ روح قبض کرنے کیلئے یا مجھے دیکھنے کیلئے عرض کی کہ میں حضور کی زیارت کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت ہوگی تو روح اقدس قبض کروں گا ورنہ واپس چلا جاؤں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار دیا ہے خواہ دنیا میں رہنا اختیار فرمائیں خواہ موت کو پسند فرمائیں۔ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت سوائے اپنی امت کے غم کے اور کوئی غم نہ تھا کئی بار زبانِ مبارک سے امتی امتی فرمایا۔ ملک الموت علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کو خدا کے حوالے اور اس کی رحمت کے سپرد فرما دیجئے۔

حضور تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ملک الموت علیہ السلام! میرا جگر اپنی امت کے غم میں جلا ہے اور میری امت بڑی گنہگار ہے نہ جانے اس کا کیا بنے گا۔ ملک الموت علیہ السلام نے عرض کی کہ امت کو خدا کی حفاظت میں دیجئے اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ان پر رحمت فرمائے گا۔ ارشاد فرمایا کہ بہتر ہے اور میں اپنے رفیقِ اعلیٰ کے دیدار کا مشتاق ہوں ملک الموت علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا سے رحلت کو پسند فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بتاؤ کہ جبرائیل علیہ السلام کہاں ہیں۔ عرض کیا کہ وہ پہلے آسمان پر ہیں تمام فرشتے ان کے پاس آ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعزیت کر رہے ہیں ان باتوں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں۔ تھوڑی دیر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہ السلام آئے اور ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے تھے ہر فرشتے کے ہاتھ میں ایک نور کا جھنڈا اور شرابِ جنت کا ایک ایک پیالہ تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام سر ہانے اور باقی تمام فرشتے ارد گرد بیٹھ کر صلوٰۃ والسلام میں مشغول ہو گئے۔

حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ دنیا سے میری رخصت کا وقت قریب آ گیا۔ انہوں نے عرض کی ہاں، حضور شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خوشخبری سناؤ کہ بارگاہِ خداوندی میں میرے لئے کیا تیاریاں ہو رہی ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور فرشتے ہر جگہ صف بستہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتظار میں ادب سے کھڑے ہیں۔ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شکر الہی بجالا کر حضرت میکائیل علیہ السلام سے یہی سوال فرمایا۔ اس نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جنت کو آراستہ کیا گیا ہے حور و غلمان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی کی منتظر ہیں۔

پھر حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے خدا کے پاک فرشتو! تم بھی مجھے خوشخبری سناؤ۔ سب نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم تمام آسمانوں کے فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ پہلے آسمان پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استقبال کیلئے حاضر رہیں، خانہ آفتاب پوری شعاعوں سے منور ہے۔ حوریں بہشت میں آرائش کئے ہوئے جمالِ پاک کی منتظر ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت میں امت کے شفیع ہوں گے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا آج دنیا میں تم سے ملنے اور اہل و عیال کے دیکھنے کا آخری دن ہے کوئی اور بشارت دو۔ ان باتوں سے حضرت فاطمہ و عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور تمام ازواجِ مطہرات رونے لگیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی حضور کس قسم کی بشارت کے خواہش مند ہیں، فرمایا کہ مجھے سخت صدمہ اس بات کا ہے کہ میرے بعد قرآن مجید کون پڑھے گا، رمضان کے روزے کون رکھے گا، حج بیت اللہ کون کرے گا اور میری امت کا میرے بعد کیا حال ہوگا۔ مجھے اس وقت بار بار میری امت یاد آتی ہے، فوراً حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان کی طرف گئے اور جو کچھ حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بارگاہِ رب العالمین میں عرض کیا اور تھوڑی دیر بعد واپس

آ کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں آپ کی امت کا نگہبان ہوں اور میرا نام ارحم الراحمین ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونے لگے جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ حضور کیوں روتے ہیں ارشاد فرمایا اے جبرائیل! میں کوئی دنیا کیلئے نہیں روتا، نہ آخرت کیلئے، میں صرف اپنی گنہگار امت کیلئے روتا ہوں۔ پھر دوبارہ جبرائیل علیہ السلام آسمان پر گئے اور فوراً واپس آ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اور آپ کی امت جنت میں داخل نہ ہوگی اس وقت تک تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں پر جنت کا داخلہ حرام ہے۔

حضور تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رو کر بآواز بلند فرمایا امتی امتی۔ اے جبرائیل علیہ السلام پھر بارگاہِ خداوندی میں جاؤ اور عرض کرو کہ میری امت کا حساب و کتاب اور سب معاملہ میرے سپرد فرمائے تاکہ ان کے گناہوں پر میرے سوا اور کوئی واقف نہ ہو یہ بات بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منظور کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے اور آپ کے سوا کوئی دوسرا ان کے عیوب پر مطلع نہ ہوگا۔

اس وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا اے عزرائیل علیہ السلام! اب میرا جی خوش ہوا، اب میرے پاس آؤ۔ حضرت ملک الموت علیہ السلام نہایت ادب سے قریب آئے اور روح پاک قبض کرنے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔

حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قبر شریف میں اتارنے کے بعد جب میں نے دیدارِ مبارک کا آخری جلوہ دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لب مبارک ہل رہے ہیں۔ میں اپنا کان قریب لے گیا تو فرما رہے ہیں ”اللھم اغفر لامتی“ اے اللہ! میری امت کو بخش دے۔ میں نے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے یہ تمام کیفیت بیان کی جسے وہ سن کر حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفقت و رحمت یاد کر کے بے اختیار روتے تھے۔

باب نہم

فضائلِ مدینۃ المنورہ

پیارے اسلامی بھائیو! آپ سے اگر کوئی پوچھے کہ دنیا میں بڑے بڑے شہر آباد ہیں لیکن ان سب میں سے خوبصورت، پر رونق اور پیارا کون سا شہر ہے۔ عام لوگ تو جو چاہیں اس کا جواب دیں مگر عشاق کا جواب یہی ہوگا کہ تمام شہروں سے پیارا خوبصورت وہ شہر ہے جہاں پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔ یعنی مدینہ طیبہ۔

یہ شہر صرف مسلمانوں کو ہی پیارا نہیں بلکہ دونوں جہاں کے خالق و مالک اللہ جل جلالہ کو بھی پیارا ہے۔ اس لیے کہ رب العالمین اس شہر کی قسم کھاتا ہے اور قسم پیاری چیز کے نام پر کھائی جاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ ﷻ ہم کو پیارا ہے تو ہم اس کے نام پر قسم کھاتے ہیں۔ اللہ ﷻ کو مدینہ منورہ پیارا ہے اس لیے وہ اس کی قسم کھاتا ہے۔ لَا أَقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۚ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۚ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس شہر کی قسم جس میں تو تشریف فرما ہے۔ اکثر مفسرین عقلمندانے اس شہر سے مراد مکہ معظمہ لیا ہے۔ مگر بعض مفسرین کرام نے اس سے مدینہ طیبہ مراد لیا ہے۔ (جذب القلوب ص 21)

دوسری دلیل یہ ہے کہ مدینہ طیبہ اللہ جل جلالہ کو پیارا ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقتِ ہجرت یہ دعا فرمائی تھی۔ اللھم انک ان اخر جنتی من احب البقاع الی فامسلی فی احب البقاع الیک۔ یعنی اے اللہ ﷻ تو نے مجھے اس شہر سے نکالا ہے جو مجھے محبوب تھا۔ اب مجھے ایسی جگہ ٹھہرا جو مجھے زیادہ محبوب ہو۔ سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی تو اللہ ﷻ نے آپ کو مدینہ طیبہ ٹھہرایا۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ ﷻ کے نزدیک سب سے پیارا شہر مدینہ المنورہ ہے۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ اللہ ﷻ کو مدینہ طیبہ پیارا ہے۔ اگر کوئی مسلمان مسجد نبوی شریف میں دو رکعت نماز پڑھے اللہ ﷻ اس کو کامل حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ سبحان اللہ خانہ کعبہ میں سارے سال میں ایک دفعہ حج ہوتا ہے مگر مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف میں جب بھی دو رکعت نماز پڑھ لی جائے تو کامل حج کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

اور اگر سور رکعت نماز پڑھی جائے تو پچاس حج کا ثواب۔ (جذب القلوب ص 20) چوتھی دلیل یہ ہے کہ مدینہ منورہ اللہ جل جلالہ کو اتنا پیارا ہے کہ جتنے شہر فتح ہوئے تلوار اور لڑائی سے فتح ہوئے یہاں تک مکہ معظمہ بھی۔ مگر جب مدینہ منورہ فتح ہوتا ہے تو نہ تلوار نہ خنزیری نہ لڑائی وغیرہ کی نوبت آتی ہے بلکہ خود بخود فتح ہو جاتا ہے یعنی اللہ ﷻ کو اتنا بھی پسند نہیں کہ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں خون رواں ہو۔ روایت میں آتا ہے کہ تمام شہر تلوار سے فتح ہوئے مگر مدینہ المنورہ قرآن پاک سے فتح ہوا (جذب القلوب ص 31)

پانچویں دلیل یہ ہے کہ اللہ ﷻ کو مدینہ پاک اتنا پیارا ہے کہ مدینہ طیبہ کی ہر گلی اور کوچہ پر ایک فرشتہ کی ڈیوٹی لگا دی ہے جو مدینہ شریف کی پاسپانی اور چوکیداری کرتا ہے۔ سبحان اللہ! بادشاہوں کے محلوں کی چوکیداری زمین کے منتری کرتے ہیں اور محبوب خدا کے شہر کی چوکیداری آسمان کے فرشتے کرتے ہیں۔ (جذب القلوب ص 16)

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مدینہ پیارا ہے

تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی محبوبیت کی دعا فرمائی۔ اللھم حبب الینا المدینتہ کحبنا مکتہ او اشد متفق علیہ (مشکوٰۃ) اے اللہ میرے لیے مدینہ محبوب بنادے جیسا کہ ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ مکہ معظمہ سے زیادہ محبوب بنا۔

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں فرمایا۔ الینا۔ یعنی جمع شکلم کی ضمیر اختیار فرمائی تو یہ دعا یہ ہو کہ مدینہ طیبہ کو ہم مسلمانوں کے لئے محبوب بنادے۔ اللہ ﷻ نے اس دعا کو قبولیت سے آراستہ فرمایا اور اہل ایمان کے دل میں مدینہ طیبہ کی محبت بھر دی یہی وجہ ہے کہ مومن جب ہی بیت اللہ شریف کے حج و زیارت سے فارغ ہوتا ہے تو مدینہ طیبہ کی محبت اسے مدینہ منورہ میں لے آتی ہے۔ مگر بد ذوق جو حلاوت ایمان سے نا آشنا ہیں ان

کے ہاں مدینہ طیبہ جانا شرک و بدعت نظر آتا ہے۔ (جذب القلوب ص 21)
 تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس تشریف لائے اور مدینہ منورہ کے
 قریب پہنچتے تو اپنی سواری کو کمال شوق وصالِ مدینہ سے تیز کر دیتے اور چادر مبارک دوش
 انور سے گرا دیتے اور فرماتے ہذہ ارواح طیبہ یہ ہوائیں پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں اور چہرہ انور
 پر جو گرد و غبار پڑتا اس کو دور نہ فرماتے اور اگر کوئی صحابی گرد و غبار سے بچنے کے لئے سر اور منہ
 چھپاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم روک دیتے اور فرماتے خاکِ مدینہ شفاء ہے۔

مدینہ میں مرنے والے کے لئے سفارش:

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ بڑا پیارا ہے کہ وہاں کے مرنے والوں کو اپنی
 سفارش سے بخشوا کر جنت میں داخل کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ
 اس میں مرے بیشک میں مدینہ میں مرنے والوں کی سفارش کروں گا۔ (مشکوٰۃ ص 240)
 یہی وجہ ہے کہ مسلمان اپنی موت کو مدینہ طیبہ میں سعادت خیال کرتے ہیں کیونکہ انہیں
 حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی سفارش ہوگی۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اللھم ارزقنی
 شہادہ فی سبیلک وجعل موتی فی بلد رسولک۔ اے اللہ ﷻ مجھے اپنی راہ میں
 شہادت نصیب فرما اور میری موت اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہرِ کریم میں ہو۔
 اللہ ﷻ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا قبول فرمائی کہ آپ کو شہادت کی
 موت عطا ہوئی اور مدینہ طیبہ ہی میں مدفون ہوئے۔ بالخصوص محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ اس روضہ اقدس میں جگہ پائی جس کو تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم دروضۃ من ریاض
 الجنۃ فرمایا ہے۔ یہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاروق اعظم پر
 ایک بہت بڑی شفقت اور احسانِ عظیم ہے۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل مدینہ طیبہ کی اتنی محبت تھی کہ شہرِ پاک
 سے باہر نکلنا پسند نہ کرتے تھے۔ محض اس اندیشہ سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اس شہر سے باہر

جاؤں اور وہاں موت آ جائے اور مدینہ شریف کے غبار اور مٹی پاک اور قبر کی سعادت سے محروم رہ جاؤں۔ چنانچہ آپ نے ساری عمر میں ایک فرضی حج ادا فرمایا اور اپنی تمام عمر مدینہ طیبہ میں بسر کر دی۔ آخر وہاں ہی مدفون ہو کر سعادت ابدی حاصل کی۔ (جذب القلوب)

اہل مدینہ کا احترام:

مسلمانوں پر ضروری ہے کہ مدینہ پاک اور وہاں کے رہنے والوں کی عزت کرنی چاہیے اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے ان کو تکلیف دینے سے اللہ کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو جاتا ہے اور دنیا و آخرت تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بارگاہ الہی میں اٹھائے اور یہ دعا فرمائی۔ اللھم من ارادنی و اهل بلدی بسوء فاعجل ہلاک لہ اے اللہ جو شخص میرے شہریوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اسے جلدی ہلاک فرما۔ (جذب القلوب)

حضرت سعد بن اب یوقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تو اللہ ﷻ اس کو ایسے گھلا دیگا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (مسلم شریف ص 445)

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلماً اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ تعالیٰ اس کو ڈرائے گا اور اس پر اللہ عزوجل کی اور ملائکہ کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہ فرمائے گا۔ (جذب القلوب صفحہ 33)

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من اذى اهل المدينة اذاه الله کہ جس نے اہل مدینہ کو اذیت پہنچائی اللہ ﷻ اس کو اذیت پہنچائے گا۔ (وفاء الوفاء ص 32 ج 1)

حکایت: امرائے فتنہ میں سے ایک امیر مدینہ منورہ میں آیا حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت مدینہ شریف میں تھے اور بڑا بچہ کی وجہ سے ان کی بصارت میں ضعف آ گیا تھا۔ لوگوں نے ان سے عرض کیا کہ مصلحت وقت یہ ہے کہ آپ چند روز کے لئے مدینہ شریف سے باہر چلے جائیں اور اس ظالم کے سامنے نہ آئیں تاکہ اس کے فتنہ سے محفوظ رہیں چنانچہ آپ اپنے دونوں بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مدینہ منورہ سے مدینہ

منورہ سے نکلے اتفاقاً راستے میں ایک جگہ یہ سب ضعف بصارت ٹھوکر کھا کر گر پڑے اور فرمایا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرایا بیٹوں نے عرض کیا ابا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرانا کیونکر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ظاہری پردہ فرما چکے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس اہل مدینہ کو ڈرایا بیشک اس نے مجھے ڈرایا۔

(جذب القلوب ص 32)

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میری ہجرت گاہ اور میری آرام گاہ ہے اور قیامت کے دن ہمیں سے میرا اٹھنا ہے لہذا میری امت پر میرے پڑوسیوں کے حقوق کی حفاظت لازم ہے جبکہ وہ کبار سے بچیں۔ تو جس نے ان کے حقوق کی حفاظت کی میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع بنوں گا اور جس نے ان کے حقوق کی حفاظت نہ کی وہ دوزخ میں پیپ اور خون ہلایا جائے گا۔

(جذب القلوب ص 301)

خاک مدینہ ہر بیماری کی شفاء ہے:

حدیث پاک میں ہے کہ خاک مدینہ ہر بیماری یہاں تک کہ جذام اور برص سے بھی شفا ہے۔

(کشف الغمہ ص 222)

تاجدار مدینہ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ مدینہ کی مٹی میں ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔

(وفاء الوفاء شریف ص 47 جلد 1)

علامہ ذرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ مدینہ منورہ کی مٹی میں شفاء ہے لیکن منکر کو نفع نہیں کرتی۔ (ذرقانی علی المواہب ص 335 جلد 8)

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حکم دیا کرتے تھے کہ اپنے تپ کا علاج مدینہ پاک کی خاک سے کیا کرو۔ چنانچہ مدینہ پاک میں یہ عمل خلفاء سلفا اور قدیرا و حدیث متواتر چلا آتا ہے۔ کہ وہاں کے باشندے تپ کے علاج خاک مدینہ سے کیا کرتے ہیں۔

(جذب القلوب ص 29)

حکایت: شیخ محمد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میرا

ایک غلام تھا جسے ایک سال متواتر بخار آتا رہا۔ بہت علاج کرائے گئے مگر کچھ افادہ نہ ہوا علاج سے مایوس ہو کر مدینہ پاک کی خاک لی اور اسے پانی میں گھولا اور پھر غلام کو وہ پانی پلایا اسی وقت جب خاک مدینہ سے گھلا ہوا پانی غلام کے پیٹ میں پہنچا صحت ہو گئی۔

(جذب القلوب ص 29)

حکایت: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جن ایام میں میری اقامت مدینہ طیبہ میں تھی ان دنوں میں میرے قدموں پر سوجن شروع ہو گئی۔ زمانہ کے حکیموں اور طبیبوں نے یہ سخت مہلک اور جان لیوا مرض بتائی۔ میں نے پیارے شہر مدینہ کی خاک لی اور قدموں میں ملی تو تھوڑے سے وقت میں نہایت آسانی سے صحت یاب ہو گیا۔

(جذب القلوب ص 29)

مدینہ پاک کے پھلوں میں بھی شفاء ہے صحیحین کی حدیث میں ہے کہ جو شخص نہار منہ مدینہ پاک کی بجوہ کھجور کے سات دانے کھالے تو اس پر زہر اور جادو کا اثر نہ ہوگا۔

(جوالہ مذکورہ)

مدینہ پاک و بائی امراض سے پاک اور محفوظ ہے:

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب شہر مدینہ طابہ اور طیبہ ہے یعنی خوب ستھرا۔ ذرا اس کا بیان اور بھی سن لیجئے۔ آج سائنسی دور ہے آج دنیا ترقی کی بلند یوں تک پہنچ رہی ہے اور وبائی امراض سے بچنے کی کئی راہیں سامنے آ چکی ہیں۔ بڑے بڑے شہروں کو وبائی بیماریوں سے بچانے کے لئے صاف و ستھرا رکھنے کے تمام ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن اتنے وسیع انتظامات کے باوجود وبائی امراض آ ہی جاتے ہیں خواہ وہ کراچی کا شہر ہو یا بمبئی یا پیرس ہو کوئی بھی ان بیماریوں سے محفوظ نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

کیونکہ یہ شہر پاک اور ستھرے نہیں ہو سکتے اگرچہ ظاہری پاکی کتنی ہی کوشش سے کی جائے اور وہ بیماریوں کی آماجگاہ بن جاتے ہیں اگرچہ وہ دار الخلافہ بھی ہوں۔ ہاں روئے زمین پر اللہ ﷻ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر اور اسلامی سلطنت کا دار الخلافہ مدینہ منورہ ہے۔ جس کو خود رب العالمین نے ایسا ستھرا بنایا ہے کہ وہاں کوئی وبائی بیماری نہیں جاسکتی اور

نہ پیدا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ مدینہ طاہرہ۔ طیبہ۔ طیبہ ہے یعنی خوب ستھرا ہے۔ اگر یہ بیماریاں وہاں ہوں تو وہ طاہرہ و طیبہ کیسے کہلا سکتا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوابوں کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے ایک عورت سیاہ رنگ پر آگندہ بالوں والی دیکھی جو مدینہ سے نکلی اور مہیجہ میں داخل ہو گئی۔ میں نے اس کی تاویل تعبیر یہ کی کہ مدینہ کی وبائی بیماریاں مہیجہ کی طرف نکل چکی ہیں اور مہیجہ تجفہ ہے۔ (جو دار شرک ہے) (راہ البخاری مشکوٰۃ ص 239) ایک اور ایمان افروز حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ پاک کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں یعنی ان کے پہرے ہیں۔ مدینہ میں جہیل طاعون داخل ہوگا۔ اور نہ ہی دجال۔ (مشکوٰۃ ص 240)

گنبد خضرا کی فضیلت مبارکہ:

گنبد خضرا یعنی آرام گاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت مبارکہ کے بارے علماء کرام اور محدثین فرماتے ہیں کہ قبر انور کی جو جگہ جسم اقدس سے متصل اور ملی ہوئی ہے۔ وہ کعبہ معظمہ سے افضل ہے۔ اس میں علمائے حق کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ قبر انور آسمانوں اور عرش عظیم سے بھی افضل ہے۔ کیونکہ اس میں افضل المخلوق جلوہ افروز ہیں۔ (جذب القلوب ص 17) (نزہۃ المجالس ص 159)

روضہ اطہر کے بارے میں شہنشاہ عرب عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مابین بقی و منبری و روضہ من ریاض الجنۃ یعنی جو میرے گھر اور منبر شریف کے درمیان ہے وہ جنتی باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ بعض روایات میں اس طرح ہے۔ مابین قبری و منبری و روضہ من ریاض الجنۃ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنتی باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح جنت میں خدا کی رحمت کی لگا تار بارشیں ہوتی رہتی ہیں اس طرح روضہ اطہر پر بھی رحمت خدا کی بارشیں لگا تار برکتی رہتی ہیں۔

محقق علما الاطلاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث کا یہ مطلب اور معنی ضعیف ہیں رحمت خدا کا نزول تمام مساجد اور بقاع خیر میں ہوتا ہی رہتا ہے تو روضہ اطہر کی تخصیص کہاں باقی رہے گی یہ کلام اپنی حقیقت پر محمول ہے کہ واقعی روضہ اطہر جنت کا ٹکڑا ہے۔ کل قیامت کے روز روضہ انور کو فروس اعلیٰ میں لایا جائے گا جیسا کہ ابن جوزی اور ابن قرقون نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا ہے۔ شیخ ابن حجر عسقلانی اور اکثر محدثین نے اسی قول کو ترجیح دی ہے یا پھر اس حدیث کا صحیح معنی یہ ہے کہ روضہ انور جنت کا ٹکڑا ہے کہ یہ جنت سے مالک جنت کے لئے لایا گیا ہے۔ اور پھر اپنی جگہ واپس جنت میں بھیجا جائے گا۔ یہ قول حضرت ابن ابی حمزہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے۔ جو مکہ معظمہ کے جلیل القدر علماء سے ہیں۔ (جذب القلوب ص 131 تا 133)

روضہ اطہر کا سفر سنت صالحین ہے:

سب سفروں سے مبارک سفر دیارِ محبوب کا سفر ہے۔ علماء حق نے گنبد خضراء کی طرف سفر کرنے کو فقط جائز ہی نہیں فرمایا بلکہ اعلیٰ درجہ کی قربت بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو یہ مبارک سفر نصیب فرمائے۔ آمین

روضہ اطہر کی زیارت کے لئے سفر کرنا صحابہ عظام اور تابعین اور کثیر سلف صالحین سے ثابت ہے۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ واقعہ تو بڑا ہی مشہور ہے۔ جب مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال ظاہری فرمایا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان پر قیامت قائم ہو گئی زندگیاں اجڑ گئیں غم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگ بے قرار ہو گئے۔ ان میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے آپ مدینہ کی گلیوں میں دیوانہ وار پھرتے تھے اور لوگوں سے پوچھتے تھے کہ بھائیو! تم نے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے تو مجھے بھی دیدار کرا دو مجھے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ ہی بتا دو۔ مدینے کی گلیوں میں ہر جگہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان ہیں۔ آخر کار بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جدائی کی تاب نہ لا کر مدینے سے ہجرت کر کے ملک شام کے شہر حلب میں چلے گئے۔

تقریباً ایک سال کے بعد خواب میں آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے ہم سے ملنا کیوں چھوڑ دیا ہے؟ کیا تمہارا دل ہم سے ملنے کو نہیں چاہتا؟ آنکھ کھل گئی۔ اضطراب بڑھ گیا۔ لبیک یا سیدی صلی اللہ علیہ وسلم اے آقا صلی اللہ علیہ وسلم غلام حاضر ہے کہتے ہوئے اٹھے اور راتوں رات اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف چل نکلے رات دن برابر سفر کرتے ہوئے آخر مرکز عشاق دیا مدینہ کی نورانی اور پر کیف فضاؤں میں داخل ہو گئے۔ مدینے میں داخل ہوتے ہی دل کی دنیا زریروں پر ہو گئی۔ سیدھے مسجد نبوی شریف میں پہنچے اور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا آہ! وہاں بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملے آخر کار بے قرار ہو کر مزار پر انوار پر حاضر ہوئے اور روتے ہوئے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم حلب سے غلام کو بلایا اور خود پردہ میں چھپ گئے دیدار بھی نہ کرایا روتے روتے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش ہو کر قبر انور کے قریب گر گئے۔

اس دوران بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدینہ منورہ میں آمد کا شہرہ ہو چکا تھا۔ ہر طرف غل تھا کہ مؤذن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور بے ہوش ہو گئے۔ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوش آیا تو دیکھا کہ ہر طرف لوگوں کا ہجوم ہو گیا ہے۔ اب منت و ساجت شروع ہو گئی۔ لوگ التجائیں کر رہے ہیں۔ اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ پھر وہ درد بھری اذان سنا دو جو مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہاتھ جوڑ جوڑ کر سب سے معذرت طلب کر رہے تھے بھائیو! یہ میری طاقت سے باہر ہے کیونکہ میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اذان کہا کرتا تھا تو جس وقت میں اشہد ان محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتا تھا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا آنکھوں سے دیدار کر لیا کرتا تھا۔ آہ! اب تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں چھپ گئے ہیں۔ اب بتاؤ کہ اذان میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیونکر ہوگا؟ مہربانی فرما کر مجھے اس خدمت سے معاف کر دو۔ مجھ میں برداشت کی قوت نہیں۔ ہر چند لوگوں نے اصرار کیا مگر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے انکار ہی کیا۔

بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان نے رائے دی کہ کسی صورت سے حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا لاؤ۔ اگر شہزادے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اذان کی فرمائش کریں گے تو بلال ضرور مان جائیں گے۔ کیونکہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے حد محبت ہے۔ یہ رائے پسند آئی۔ چنانچہ ایک صاحبِ جا کر حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا لائے۔ آتے ہی حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آج ہمیں وہی اذان سنا دو جو ہمارے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا کرتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیارے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گود میں اٹھالیا اور پھر کہا، تم میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے کلیجہ کے ٹکڑے ہو، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کے پھول ہو، جو کچھ تم کہو گے وہی ہوگا۔

شہزادے! اگر میں نے انکار کر دیا اور کہیں تم روٹھ گئے تو مزار میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بھی رنجیدہ ہو جائیں گے۔

اب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان شروع کر دی۔ مدینہ کی فضاؤں میں جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرسوز آواز گونجی تو اہل مدینہ کے دل بل گئے مہینوں کے بعد بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان سن کر لوگوں کی نگاہوں کے سامنے سرکارِ ابدِ قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی حیات کا سماں بندھ گیا۔ لوگ روتے ہوئے بے تابانہ مسجد نبوی شریف کی طرف دوڑ پڑے۔ ہر شخص بے قرار ہو کر گھر سے باہر آ گیا۔ عورتیں بچے، سبھی مضطربانہ گلیوں میں نکل آئے، لوگ غمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نڈھال ہو رہے ہیں۔ بچکیاں لے لے کر رو رہے تھے جس وقت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشہد ان محمدًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زبان سے ادا کیا ہزار ہا چٹخیں ایک ساتھ فضا میں بلند ہوئیں، جس سے فضا دہل گئی، مرد و عورتیں سبھی زار و قطار رو رہے تھے۔ ننھے ننھے بچے اپنی ماؤں سے لپٹ کر پوچھ رہے تھے امی جان! سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو آ

گئے، مگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کب مدینے تشریف لائیں گے؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اشہد ان محمداً رسول اللہ کہا تو بے ساختہ نظر منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اٹھی۔ آہ! منبر خالی تھا۔ آہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نہ ہو سکا۔ ہجر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے چین ہو گئے۔ غم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاب نہ لاسکے۔ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ جب بہت دیر کے بعد ہوش آیا تو اٹھے اور روتے ہوئے پھر ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے۔ (فیضانِ سنت)

روضہ انور کی زیارت سے گناہوں کی بخشش:

اللہ ﷻ کا فرمان عالیشان ہے۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ط (پارہ سورہ نساء) ترجمہ! اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمادیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیت مبارکہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر حاضری دینا گناہوں کی بخشش کا بہترین ذریعہ ہے۔

1- محمد بن حرب ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں روضہ اقدس پر حاضر ہوا اور زیارت کے بعد روضہ انور کے مقابل بیٹھ گیا کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اور روضہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ﷻ نے اپنی کتاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی اور اس میں ارشاد فرمایا۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ. یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گنہگار ہوں اور اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے آپ کو اپنا سفارشی بناتا ہوں اور پھر اس نے چند بیت پڑھے اور چلا گیا۔ اتنے میں مجھے نیند آ گئی تو زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ اس شخص کو جا کر بشارت سنا دو کہ خدائے رحمن نے تمہارے گناہوں کو میری شفاعت کی برکت سے

بخش دیا ہے۔ (جذب القلوب ص 211)

2- حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم بیان فرمائے ہیں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحلت فرمائے ہوئے صرف تین روز ہی گزرے تھے کہ ایک اعرابی قبر انور پر حاضر ہوا اور قبر انور سے چٹ گیا۔ اور قبر مبارک کی خاک سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے جو خدا سے سنا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے لیا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا۔ اس میں یہ آیت مبارکہ بھی ہے۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ط

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بھی اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور تمہارے دربار میں حاضر ہوں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری سفارش فرمائیں۔ اعرابی جذبہ شوق سے یہ کلمات عرض کرتا ہے اور ادھر قبر انور سے آواز آتی ہے جاؤ تمہاری بخش ہو گئی ہے۔

(جذب القلوب ص 211)

3- حضرت شیخ صالح سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر سال حاجیوں کے ذریعہ سے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ صلوٰۃ و سلام بھیجا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جب خود حج پر تشریف لے گئے تو روضہ اقدس پر جب حاضری دی۔ صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کے بعد یہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے میں حاجیوں کے ذریعہ سے سلام خدمت اقدس میں پہنچاتا تھا آج خود حاضر ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا کرم فرماتے ہوئے اپنے ہاتھ مبارک قبر سے باہر نکالے تاکہ میں ان کو چوم کر اپنی عقیدت کی پیاس بجھاؤں۔ یہ درخواست بڑے عشق و محبت اور تقرب عجز سے پیش کی تو تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نیاز مند غلام کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے اپنے دونوں مبارک ہاتھ قبر انور سے باہر نکال دیئے اور عاشق نے آگے بڑھ کر ان کو بڑی عقیدت مندی سے بوسہ دیا۔ (نزہۃ المجالس جلد اول ص 158)

ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ ﷻ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ اقدس میں زندہ ہیں اور اپنے عاشقوں کے سلاموں اور درخواستوں کو سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

بہر حال وہ شخص کتنا سعادت مند ہے جو مدینہ منورہ میں حاضر ہو کر اپنے آقا و مولا اور اللہ ﷻ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبرِ انور کی زیارت سے متعلق فرماتے ہیں۔

☆ ”جو میری قبر کی زیارت کرے گا اس کیے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔“

(بیہقی)

☆ ”جو میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہے۔“ (بزاز)

☆ ”جو میرے پاس زیارت کرنے کے لئے آئے سوائے میری زیارت کے اور کوئی حاجت نہیں رکھتا تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے روز اس کی شفاعت فرماؤں۔“

(طبرانی)

☆ ”جو حج کرے میری وفات مبارکہ کے بعد اور میری قبرِ انور کی زیارت کرے تو اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔“ (طبرانی)

☆ ”جو شخص بیت اللہ شریف کا حج کرے اور میری زیارت نہ کرے تو اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔“ (طبرانی)

ان احادیث مبارکہ کی اصل کتابیں تو ساتھ بیان کر دی ہیں میں نے انہیں جذب القلوب ص 195 سے نقل کی ہیں۔

روضہ اطہر سے دارین کی نعمتیں

پیارے اسلامی بھائیو! بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اہل ایمان کے لئے پشت پناہ اور دنیا و آخرت کی برکات و خیرات کا منبع ہے جو آتا ہے وہ ضرور کچھ لے کر جاتا ہے۔ گنہگار آتا ہے تو مغفور ہو کر جاتا ہے، غم زدہ آتا ہے تو مسرور ہو کر جاتا ہے، گدا آتا ہے تو شاہ بن کر جاتا

ہے خالی دامن والا سائل آتا ہے تو دامن بھر کر واپس جاتا ہے۔ غرضیکہ کوئی ایسی چیز نہیں جو اس دربار میں نہ ملتی ہو۔ ذیل کی روایات پڑھئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے۔

1- ابن ابی شیبہ بسند صحیح روایت کی ہے کہ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ایک بڑا قحط پڑ گیا تو ایک مسلمان روضہ اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت قریب ہلاکت کے ہے۔ ان کے لئے بارش طلب فرماؤ اس دعا کے بعد وہ شخص خواب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ جاؤ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بشارت دے دو کہ بارش ہوگی۔ (جذب القلوب ص 221)

2- حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے والد ماجد کے پاس اسی دینار امانت کے طور پر رکھے اور کہا کہ اگر تم کو ضرورت پیش آئے تو ان کو خرچ کر لینا یہ کہہ کر وہ شخص جہاد کو چلا گیا۔ میرے والد کو ایک ضرورت درپیش ہوئی اور امانت کا روپیہ اس میں خرچ کر دیا جب وہ شخص واپس آیا اس نے اپنا روپیہ مانگا تو میرے والد صاحب امانت تو خرچ کر بیٹھے تھے اور اس کے علاوہ کوئی اور روپیہ بھی ان کے پاس نہ تھا لہذا انہوں نے اسے وعدہ دیا کہ کل تشریف لانا۔ والد صاحب کو فکر ہوا کہ کل امانت واپس کرنی ہے اور روپیہ کی آمد کا کوئی خاص ذریعہ بھی نہیں ہے۔ لہذا والد صاحب رات کو مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوئے۔ وہاں کبھی منبر کے پاس استغاثہ کرتے اور کبھی روضہ اطہر کی طرف متوجہ ہو کر فریاد کرتے۔ کہ کل امانت کے ادا کرنے کا وعدہ ہے۔ لہذا اسی دینار حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگتا ہوں۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو اندھیری رات میں ایک مرد سامنے آیا اور اس نے اسی دینار کا تھیلہ میرے والد صاحب کے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ والد صاحب نے بڑی خوشی سے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تحفہ قبول کیا اور صبح کے وقت مالک کو اس کی امانت واپس کر دی۔ (جذب القلوب ص 222)

3- امام ابو بکر بن مقرئ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور طبرانی اور ابوشیخ تینوں حرم

شریف میں حاضر ہوئے۔ بھوک بڑی لگ گئی اور پورے دو دن بھوکے رہے۔ آخر کار جب عشاء کا وقت ہوا تو روضہ انور پر حاضری دی اور درخواست پیش کی کہ یا رسول اللہ الجوع محبوب خدا میں بھوکا ہوں۔ بھوک کی شکایت کر کے واپس آ گیا اور میں اور ابوشیخ دونوں ساتھی سو گئے اور تیسرا ساتھی طبرانی انتظار میں بیٹھ رہے کہ کس وقت کچھ آتا ہے۔ کچھ وقت گزرا۔ ایک علوی صاحب آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، دروازہ کھولا۔ ان کے ہمراہ دو غلام تھے۔ ہر ایک کے ہاتھ زنبیل (تھیلی) تھی جس میں بھجوریں اور کھانا تھا۔ اس نے کچھ ہمارے سامنے پیش کیا، ہم سب کھانے بیٹھ گئے اور انہوں نے ساتھ کھایا اور چونچ گیا، وہ ہم کو دے دیا اور علوی صاحب کہنے لگے کہ تم لوگوں نے اپنی بھوک کی شکایت سبز گنبد والے کے سامنے پیش کی تو تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت مجھے خواب میں حکم دیا کہ جاؤ اور ان بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔

(جذب القلوب - ص 222)

4- ابن الجلاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ مدینہ شریف حاضر ہوا۔ وہاں مجھے ایک دو فاقے آ گئے۔ آخر روضہ انور پر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ انا ضیفک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضور کا مہمان ہوں۔“ اتنا کہہ کر سو گیا۔ خواب میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے ایک روٹی عنایت فرمائی۔ آدھی روٹی تو میں خواب ہی میں کھا گیا۔ جب بیدار ہوا تو دیکھا کہ آدھی روٹی ابھی میرے ہاتھ میں موجود ہے۔“ (جذب القلوب - ص 223)

5- حضرت ابوبکر قطع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوا۔ وہاں مجھے پانچ روز تک کھانا میسر نہ ہوا۔ چھٹے روز مجبور ہو کر روضہ اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ انا ضیفک یا رسول اللہ۔ ”اے اللہ ﷺ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کا مہمان ہوں۔“ اتنا عرض کیا اور پھر سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

دائیں طرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آگے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آئے اور فرمایا۔ ”جلد اٹھو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔“ میں اٹھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مبارک آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی اور خود واپس تشریف لے گئے۔ میں نے وہ روٹی کھانا شروع کی۔ جب بیدار ہوا تو دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا روٹی سے بچا ہوا موجود تھا۔ (جذب القلوب۔ ص 223)

6- ابو محمد اشہنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ غرناطہ بستی میں ایک شخص کو بیماری لاحق ہوئی اور تمام طبیب اس بیماری سے عاجز رہ گئے اور لوگ اس بیماری سے اچھا ہونے سے ناامید ہو گئے۔ وزیر ابن ابی خصال نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک خط لکھا جس میں اشعار تھے اور ان اشعار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کی بیماری سے شفا حاصل ہونے کی درخواست تھی۔ جب قافلہ مدینہ طیبہ پہنچا اور وہ اشعار روضہ انوار پر پڑھے گئے تو اسی وقت اس شخص کو صحت و تندرستی حاصل ہو گئی۔

(جواہر البحار۔ جلد رابع۔ ص 34)

روضہ اقدس خدائی حفاظت میں ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام کے لاکھوں دشمن آئے اور اسلام کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور ختم کر دیا مگر وہ اسلام کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اسی طرح روضہ اطہر گنبد خضرؑ بھی دشمنوں کو چھتا رہا۔ دشمنوں نے اسے شہید کرنے کی کئی ایک کوششیں کیں مگر وہ خود تباہ و برباد ہو گئے اور گنبد خضرؑ الحمد للہ اب بھی اپنی آب و تاب سے درخشاں اور تابندہ ہے اور رہے گا۔ روضہ اقدس پر فرشتوں کی حفاظتی چوکیاں ہیں اور خود اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔

نصرانیوں کی کوشش ناکام ہو گئی

حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب جذب القلوب ص 124

میں لکھتے ہیں کہ حضرت سلطان نور الدین سید محمود بن زنگی نے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں۔ جلدی پہنچو۔ وہ دونوں شخص نور الدین کے پاس خواب میں کھڑے تھے یعنی ان کی شکل و صورت دکھا کر فرمایا جا رہا تھا کہ جلد مدینہ پہنچو اور ان چوروں کو گرفتار کرو۔ حضرت نور الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں سمجھ گیا کہ ضرور کوئی مدینہ منورہ میں حادثہ رونما ہوا ہے۔ آپ نے راتوں رات چند سواریوں کا انتظام کیا اور بہت سا مال و دولت لے کر بیس آدمیوں کے ہمراہ مدینہ طیبہ کی طرف چل پڑے۔

۱۰۔ سولہ روز کے بعد رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ صبح ہوتے ہی منادی کرا دی کہ اہل شہر میں سے جو کوئی بھی ہمارے پاس آئے گا اسے بہت سا انعام دیا جائے گا یہ اعلان سنتے ہی بہت سے لوگ آتے رہے اور انعام لیتے رہے مگر وہ دوا دی جو خواب میں دیکھے تھے نظر نہ آئے اس لیے پوچھا کہ کوئی باقی تو نہیں رہ گیا؟ جو میرے پاس نہ آیا ہو لوگوں نے کہا کہ کوئی آدمی شہر میں ایسا نہیں رہ گیا ہے جو نہ آیا ہو مگر دو شخص مغربی پرہیزگار ہیں اور لوگوں سے کنارہ کش رہتے ہیں صرف وہ نہیں آئے بادشاہ نے حکم دیا کہ ان کو بھی بلاؤ جب وہ دونوں بادشاہ کے سامنے حاضر ہوئے تو آپ نے ان کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی دو شخص ہیں جن کی طرف سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا تم کہاں رہتے ہو انہوں نے کہا ہم ایک مہمان سرائے میں رہتے ہیں جو روضہ انور کے قریب ہی تھی بادشاہ نے ان کو وہیں چھوڑا اور خود ان کی منزل کی طرف چلے گئے پہنچ کر دیکھا کہ وہاں ایک جالے میں قرآن مجید کا نسخہ موجود ہے اور ایک گوشہ میں چند کتابیں جو وعظ و نصیحت سے متعلق تھیں رکھی ہوئی ہیں اور بہت سا مال و زر بھی ایک جگہ پڑا ہوا ہے جس سے مدینہ پاک کے فقیروں کو دیتے تھے ان کی خواب گاہ پر ایک ٹاٹ بچھا ہوا تھا بادشاہ نے اس ٹاٹ کو اٹھایا تو دیکھا کہ اس کے نیچے ایک صندوق (سرنگ) ہے جو قبر انور کی طرف جا رہی ہے اور بالکل قبر انور کے قریب پہنچی ہوئی ہے۔ یہ دیکھ کر بادشاہ بڑا غضب ناک ہوا اور واپس آ کر ان دونوں کو ڈرایا اور پوچھا کہ تم کون ہو اور یہ سرنگ کیوں لگائی ہے وہ ڈر گئے اور اقرار کیا کہ ہم نصرانی

ہیں اور ہم کو نصرانیوں نے بہت سامان و زر دے کر روانہ کیا ہے کہ کسی طرح سے روضہ اقدس سے سرکارِ دو جہاں کا جسدِ اطہر نکال کر لے آؤ۔ کہتے ہیں جب ان کی سرنگ قبر انور کے قریب پہنچی تھی اس رات بڑی گھٹا چھاگئی اور بڑی بجلی چمکی اور کڑکی بہت بڑا زلزلہ آیا اسی رات کے آخری حصہ میں سلطان مذکور مدینہ منورہ پہنچ جاتے ہیں۔ بادشاہ ان نصرانیوں کا کلام سن کر بہت رویا اور حکم دیا کہ اسی جگہ میرے سامنے ان دونوں لعینوں کو قتل کر دو۔ چنانچہ ان دونوں کو قتل کر کے کیفرِ کردار تک پہنچایا گیا۔ پھر سلطان نے روضہ اطہر کے چاروں طرف ایک صندوق کھدوائی اور قلعی پتھلا صندوق کو بھروادیا اور چاروں طرف کی جگہ کو خوب مضبوط بنا دیا تاکہ کسی بے دین کو اس مقام تک پہنچنا آسان نہ رہے۔ (جذب القلوب ص 124)

رافضیوں کی کوشش بھی کامیاب نہ ہو سکی:

حلب کے رافضیوں سے چند رافضی مدینہ منورہ آئے مدینہ پاک کے حاکم کے پاس گئے اور اس کے سامنے بہت حقے تحائف پیش کئے اسے لالچ و حرص کے جال میں پھنسا کر کہا کہ حکم دو کہ ہمارے لیے روضہ اقدس کھول دیا جائے تاکہ ہم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسدِ اطہر قبرِ مطہر سے نکال کر اپنے ساتھ وطن لے جائیں حاکم مدینہ دنیا کے طمع و حرص میں ایسا پھنسا کہ دربان کو حکم بھیج دیا کہ جب یہ لوگ تیرے پاس آئیں تو ان کے لئے روضہ شریف کا دروازہ کھول دینا اور یہ لوگ جو کچھ بھی کریں انہیں منع نہ کرنا دربان بیان کرتا ہے کہ جب میں نے نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر دروازے بند کر دیئے تو چالیس آدمیوں کی ایک جماعت آئی جن کے پاس روشنی کے لئے شمعیں اور جتیاں تھیں اور زمین کھودنے کے لئے پیلے وغیرہ تھے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے حاکم کے حکم کے مطابق دروازہ کھول دیا اور ایک گوشہ میں جا کر رونے لگ گیا اور دل میں سوچ رہا تھا کہ کہیں ان ظالموں کے ظلم کی وجہ سے قیامت برپا نہ ہو جائے۔ جب یہ لوگ اندر داخل ہوئے اور قبروں کو کھودنا شروع کیا ابھی کچھ حصہ ہی کھودا ہو گا کہ سب کے سب زمین میں دھنس گئے۔ میں یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اللہ تعالیٰ کا بہت شکر یہ ادا کیا جب کافی وقت گزر گیا تو حاکم نے مجھے بلوایا میں اس کے پاس گیا تو اس نے پوچھا کہ جو جہنم رسید ہو چکے ہیں

حاکم کو میری بابت کا اعتبار نہ آیا وہ خود آیا اور آ کر دیکھا کہ واقعی وہ زمین میں دھنس گئے ہیں ان کے کپڑوں کا کچھ نشان موجود تھا کہ جو تھوڑے باہر رہ گئے تھے۔ اللہ ﷻ نے اس طرح روضہ اطہر اور اس کے رہنے والوں کی حفاظت فرمائی۔

(جذب القلوب ص 116) (نزہۃ المجالس جلد دوم ص 163)

گنبد خضراء پر فرشتوں کا ہجوم

پیارے اسلامی بھائیو! بیت اللہ شریف میں موسم حج میں لوگوں کا ایک ہجوم ہوتا ہے مگر چند یوم کے لئے اور پھر ختم اور ہوتا بھی فرشیوں کا مگر گنبد خضراء پر بھی ایک ہجوم ہوتا ہے اور پورے بارہ مہینے اور ہر روز و شب مکمل چوبیس گھنٹے یہ ہجوم رہتا ہے۔

اور عرشیوں کا ہجوم یعنی صبح کے وقت ستر ہزار فرشتے گنبد خضراء کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور سارا دن شاہ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرتے رہتے ہیں۔ شام کے وقت یہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں اور پھر ستر ہزار فرشتے شام کو آ جاتے ہیں اور یہ ساری رات اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام نچھاور کرتے رہتے ہیں جب صبح طلوع ہوتی ہے تو یہ واپس چلے جاتے ہیں اور نئے ستر ہزار فرشتے آ جاتے ہیں یعنی ہر روز صبح و شام ان فرشتوں کی ڈیوٹی بدلتی ہے۔ پھر جو فرشتہ ایک بار زیارت کر گیا پھر اس کو ہزاروں تمناؤں کے باوجود دوبارہ زیارت کا موقع نصیب نہیں ہوتا۔

(دارمی شریف، جذب القلوب ص 252)

باب وہم

درود شریف پڑھنے کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! درود پاک ایک ایسی نعمت ہے کہ جس کے فضائل و برکات کو احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ قلم کی روشنائی تو ختم ہو سکتی ہے، بیان کے الفاظ بھی ختم ہو سکتے ہیں مگر اس کے فضائل کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ لہذا دن ہو یا رات، ہمیں اپنے محسن و نعمگزار کا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے پھول چھاور کرتے رہنا چاہیے بلکہ خالق کائنات جل جلالہ کا بھی حکم ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(پ 22-ع 4)

ترجمہ ”بے شک اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔“

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فوائد ہیں۔ جن میں سے کچھ بزرگان دین نے اپنی اپنی کتابوں میں بیان کئے ہیں۔ مثلاً علامہ امام حافظ الحدیث شمس الدین سخاوی قدس سرہ نے ”القول البدیع“ میں اور شیخ الحدیث الشاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ”جذب القلوب“ میں لکھے ہیں۔ ان میں سے چند یہاں سپرد قلم کئے جاتے ہیں۔

القول البدیع میں درود شریف کے فوائد

- 1- حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والے پر اللہ ﷻ درود بھیجتا ہے۔ ایک بدلے ایک نہیں بلکہ ایک کے بدلے کم از کم دس۔

- 2- جب تک بندہ درود پاک پڑھتا ہے فرشتے رحمت اور بخشش کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔
- 3- درود پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔
- 4- درود پاک پڑھنے سے درجات بلند ہوتے ہیں۔
- 5- درود پاک پڑھنے والا ہر قسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے۔
- 6- درود پاک پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے۔
- 7- اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔
- 8- اور لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بری ہے۔
- 9- درود پاک پڑھنے والے کے لئے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ احد پہاڑ جتنا ہے۔
- 10- درود پاک پڑھنے والے کے لئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔
- 11- جو شخص درود پاک کو ہی وعیدہ بتائے اس کے دنیا اور آخرت کے سارے کام خود اللہ تعالیٰ اپنے ذمے لے لیتا ہے۔
- 12- درود شریف پڑھنے والے کے لئے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہوگا۔
- 13- درود پاک پڑھنے والا کل سخت پیاس کے دن امان میں رہے گا۔
- 14- پل صراط پر سے نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا۔
- 15- پل صراط پر درود پاک پڑھنے والے کو نور عطا ہوگا۔
- 16- درود پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مقام جنت میں دیکھ لیتا ہے۔
- 17- درود پاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔
- 18- درود پاک تنگدستی کو دور کرتا ہے۔
- 19- درود پاک مجلسوں کی زینت ہے۔
- 20- درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

زیادہ قریب ہوگا۔

21- درود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرش الہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

22- درود پاک پڑھنے والے کے لئے جب وہ حوض کوثر پر جائے گا، خصوصی عنایت ہوگی۔

23- درود پاک پڑھنے والے اور اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کو فائدہ دیتا ہے۔

24- درود پاک پڑھ کر جس کو بخشا جائے، اسے بھی نفع دیتا ہے۔

25- درود پاک پڑھنے سے دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔

26- درود پاک پڑھنے والے کا دل رنگارنگ سے پاک ہو جاتا ہے۔

27- درود پاک پڑھنے سے اعمال پاک ہو جاتے ہیں۔

28- درود پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔

29- درود پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

30- تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم درود پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

31- سب سے بڑی نعمت یہ کہ درود پاک پڑھنے والے کو تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

کی خواب میں زیارت ہوگی۔ (القول البدیع)

جذب القلوب میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کئے گئے ہیں

1- ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں دس درجے بلند ہوتے ہیں دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

2- درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

3- درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔

4- درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائیگا۔

5- درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور سرکار

- مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ذمہ دار ہو جائیں گے۔
- 6- درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔
- 7- درود پاک پڑھنے والے کو جاگتی میں آسانی ہوتی ہے۔
- 8- جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے، اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔
- 9- درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔
- 10- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود شریف پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔
- 11- قیامت کے دن سید دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ فرمائیں گے۔
- 12- فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔
- 13- فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کے قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔
- 14- درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں۔ ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں کے بیٹے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔“
- 15- درود پاک پڑھنے والے کا تین دن تک فرشتے گناہ نہیں لکھتے۔
- (جذب القلوب۔ ص 253)

درود پاک کی فضیلت احادیث مبارکہ سے

حدیث نمبر 1:۔ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”قیامت کے روز ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے نزدیک تم میں سے وہ ہوگا جس نے تم میں سے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ ہوگا۔“ (سعادة الدارين۔ ص 60)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 2:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا فرمانِ عالی شان ہے۔ جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص 86 دلائل الخیرات ص 6۔ تفسیر مظہری۔ ص 412)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ حدیث نمبر 3:- کسی نے عرض کیا۔ ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر درودِ پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟“ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اگر تو ایسا کرے تو اللہ عزوجل دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لئے کافی ہے۔“ (القول البدیع۔ ص 119)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ حدیث نمبر 4:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار مرتبہ درودِ پاک پڑھا وہ مرے گانہیں جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ نہ دیکھ لے گا۔“ (القول البدیع۔ ص 126)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ حدیث نمبر 5:- تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس نے مجھ پر دس بار درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت و شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔“ (القول البدیع۔ ص 103)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ حدیث نمبر 6:- جو مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (القول البدیع۔ ص 103)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 7:- سیدنا ابوکامل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اے ابوکامل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔“ (القول البدیع- ص 117- الترغیب والترہیب- ص 502 جلد 2)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 8:- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربار الہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو۔ اسے چاہئے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔“

(سعادة الدارين- ص 79)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 9:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو مجھ پر دن بھر میں پچاس مرتبہ درود پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔“ (القول البدیع- ص 136)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 10:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس نے اپنی زندگی میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فرمائے گا کہ اس بندے کے لئے استغفار کرو بخشش کی دعا کرو۔“ (نزہۃ المجالس- ص 110 جلد 2)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا نور اللہ

حدیث نمبر 11:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن تین شخص عرش الہی کے سایہ میں ہوں گے۔ جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ خوش نصیب کون ہیں؟“

فرمایا ”ایک وہ جس نے میری کسی مصیبت زدہ امتی کی پریشانی دور کی دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا۔ تیسرا وہ شخص کہ جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی۔“

(القول البدیع- ص 123- سعادة الدارين- ص 63)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ
حدیث نمبر 12:- ”اے میری امت مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ قبر میں تم سے پہلے
میرے متعلق سوال ہوگا۔“ (سعادة الدارين- ص 59)

تشریح:- اس مقام پر اقلیت کو اہمیت کے معنی میں لیا جائے تو مطلب واضح ہو جاتا ہے یعنی
قبر میں منکر نکیر جتنے سوال کریں گے۔ ان میں سے اہم سوال میرے لئے متعلق ہوگا اور حضور
تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پاک کی کثرت کی تاکید اس لئے فرمائی کہ درود پاک
کی کثرت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت درود پاک پڑھنے والے کے دل
میں زیادہ ہو جاتی ہے اور وہاں محبوب کبریاء سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان محبت و
عظمت کی بنا پر ہوگی۔ اسی لئے حدیث پاک میں فرمایا جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ منکر
نکیر کے سوال کے جواب میں بلا جھجک اور برملا کہے گا۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ
حدیث نمبر 13:- ”اے میری امت تمہارا درود پاک پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے
اندھیرے میں تمہارے لئے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیانا
بھر بھر کر دیا جائے اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔“

(سعادة الدارين- ص 68)

حدیث نمبر 14:- ”اے میری امت! تمہارا درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے
اور تمہارے لئے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔“

(سعادة الدارين- ص 68)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا نور اللہ
حدیث نمبر 15:- حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دوران خطبہ فرماتے سنا۔ ”بندہ جب تک مجھ پر درود
پاک پڑھتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری
مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔“ (القول البدیع- ص 114)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا حبيب الله
حدیث نمبر 16:- مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو اس لئے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا
 تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ
 اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لئے شفاعت ہے۔“

(جامع صغیر-ص 54 جلد 1)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا نور الله
حدیث نمبر 17:- تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”اے میری امت تم میں
 سے جو مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھے گا اس کو جنت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔“

(القول البدیع-ص 126-سعادة الدارين-ص 58-دلائل الخیرات-ص 10)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا حبيب الله
حدیث نمبر 18:- جس نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر
 درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

(سعادة الدارين-ص 83)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا نور الله
حدیث نمبر 19:- ”اے میری امت! مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ
 میری امت کا درود پاک مجھ پر ہر جمعہ کے روز پیش ہوتا ہے لہذا جس نے مجھ پر درود پاک
 زیادہ پڑھا ہوگا اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔“ (جامع صغیر-ص 54 جلد 1)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا حبيب الله
حدیث نمبر 20:- حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور
 کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے گا“
 جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر
 دیا جائے تو وہ سب کو کافی ہوگا“ (دلائل الخیرات کا پیوری-ص 12)

حدیث نمبر 21:- تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”رزق قیامت تم میں سے ہر مقام

اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے تم میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ جیسے تمہارے پاس ہدیہ آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے۔ حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے اس نے بھیجا ہے تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔“ (سعادة الدارين- ص 60)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا نور الله
حدیث نمبر 22:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔“ (نزہۃ المجالس- ص 110 جلد 2)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا حبيب الله
حدیث نمبر 23:- رسول اکرم نور مجسم شاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیے۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات کا پوری ص 18)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا نور الله
حدیث نمبر 24:- سیدنا ابو درود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ بندہ

جہاں بھی ہو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک درود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا کیونکہ اللہ ﷻ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیئے ہیں یعنی ہمیشہ صحیح و سلامت رہتے ہیں۔ (آب کوثر ص 85)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ حدیث نمبر 25:- تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک پریشانیوں دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بر لاتا ہے۔ (نزہۃ الناظرین ص 31)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا نور اللہ حدیث نمبر 26:- تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم اللہ ﷻ سے دعا مانگو تو پہلے درود پاک پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کر لے اور دوسری کو رد کر دے۔

(نزہۃ المجالس ص 108 ج 2)

فائدہ:- درود پاک بھی دعا ہے اور بزرگانِ دین کا یہ فیصلہ ہے کہ ہر عبادت مقبول ہو سکتی ہے اور مردود بھی۔ سوائے درود پاک کے کہ درود پاک کبھی رد نہیں ہوتا تو جب درود پاک دعا کے ساتھ مل جائے گا تو اللہ کریم و رحیم کے کرم و فضل سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ درود پاک کو دعا سے الگ کر کے اسے تو قبول کر لے اور دوسری دعا کو رد کر دے بلکہ درود پاک کی برکت سے وہ دعا بھی قبول ہو جاتی ہے اگرچہ اس کا اثر و انجام کسی بھی رنگ میں ظاہر ہو۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ حدیث نمبر 27:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دعا روک دی جاتی ہے تا وقتیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ (سعادة الدارين ص 73)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 28:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو لہذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے درود پاک پڑھو۔

(سعادة الدارين ص 62)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا نور الله
حدیث نمبر 29:- حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور جو مجھ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھے جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔

(سعادة الدارين ص 80 القول البدیع ص 108)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا نبی الله
حدیث نمبر 30:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے پر نظر رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے اسے کبھی عذاب نہ دے گا۔
(کشف الغمہ ص 269 جلد 1)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا نور الله
حدیث نمبر 31:- تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھنے اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر خیر سے مزین کرو۔ (حوالہ مذکورہ)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا نور الله
حدیث نمبر 32:- سرکار ابد قرار شافع روز شمار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان خوشبودار ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے تو درود پاک اس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔
(کشف الغمہ ص 271 جلد 2)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا حبيب الله
حدیث نمبر 33:- مدینے کے سلطان رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔ بیشک اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لیے جس نے مجھ پر درود پاک

پڑھا اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے لہذا اس کے ساتھ وہی شخص بعض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔ (کشف الغمہ ص 271 جلد 1)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ
حدیث نمبر 34:- تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے جس نے مجھ پر درود
پاک نہ پڑھا؟ اس کا وضو نہیں ہے۔ (کشف الغمہ ص 272)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ
حدیث نمبر 35:- تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے۔ وہ دعا جو کہ دو درودوں
کے درمیان ہو وہ روزِ نہ کی جائے گی (آب کوثر ص 115)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا نور اللہ
حدیث نمبر 36:- تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے ہر بامقصد کام جو بغیر
اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے وہ کے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا
ہے۔ (آب کوثر ص 99)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا نبی اللہ
حدیث نمبر 37:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے۔ (1) والدین
کا نافرمان (2) سنت کا تارک (3) جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک
نہ پڑھا۔ (القول البدیع ص 151)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ
حدیث نمبر 38:- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں اور مجھ پر درود شریف نہیں پڑھتے تو
اگر چہ وہ جنت میں داخل ہو بھی گئے۔ لیکن ان پر حسرت طاری ہوگی جب وہ جزا کو دیکھیں
گے۔ (القول البدیع ص 150)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث نمبر 39:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ بد بخت ہے۔ (القول البدیع ص 145)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ
حدیث نمبر 40:- تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جو مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (القول البدیع ص 140)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ
فائدہ:- درود پاک بھول جانے سے مراد درود پاک نہ پڑھنا ہے۔ خصوصاً جب کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسمِ گرامی سننے اور جنت کا راستہ بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ دیگر صالح اعمال کی بدولت جنت کا حقدار بھی ہو گیا تو وہ جنت جاتے ہوئے بھٹکتا پھرے گا۔ اسے جنت کا راستہ نہ مل سکے گا۔

چار فرشتوں کا کرم

ایک مرتبہ اللہ ﷻ کے چاروں مقرب فرشتے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر جو دس بار درود شریف پڑھے گا اسے پل صراط سے بچلی کی سی تیزی سے گزاردوں گا۔ سیدنا میکائیل علیہ السلام نے عرض کیا: میں اسے حوض کوثر پر پہنچا کر سیراب کروں گا۔ سیدنا اسرافیل علیہ السلام نے عرض کیا ہیں بارگاہ رب العزت جل جلالہ میں اس وقت تک پڑا رہوں گا جب تک اس کی بخشش نہ ہو جائے۔

ملک الموت سیدنا عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا میں اس کی روح اس قدر آسانی سے قبض کروں گا جس طرح انبیائے کرام علیہم السلام کی روح نکالتا ہوں۔ (شفاء القلوب)

صلوا علی الحبيب! الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی
الک واصحابک یا حبيب اللہ

قبر میں انعام

شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا تو اہل شیراز میں سے کسی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حلہ زیب تن کیا ہوا ہے ان کے سر پر تاج ہے جو موتیوں سے مزین ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل فرمایا۔ پوچھا کس سبب سے؟ تو جواب دیا کہ میں تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا اور یہی عمل کام آگیا۔

(القول البدیع ص 117)

قبر کا بھیانک منظر

حضرت سیدنا شیخ ابو بکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشائخ میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے اپنے ایک پڑوسی کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا 'ما فعل اللہ بک؟' یعنی اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہنے لگا 'عالی جاہ! نہایت ہی خوفناک حالات سے دو چار ہوا۔ خصوصاً منکر نکیر کے سوالات کے جوابات کے وقت میں گھبرا گیا اور مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ کیا میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا؟ اتنے میں ایک آواز گونج اٹھی 'دنیا میں زبان کا صحیح استعمال نہ کرنے کے سبب تجھ پر یہ مصیبت نازل ہو رہی ہے'

اب فرشتے مجھے عذاب دینے کے لئے بڑھے۔ اتنے میں ایک بزرگ جو معطر معطر اور حسن و جمال کا پیکر تھے میرے اور فرشتگانِ عذاب کے درمیان حائل ہو گئے انہوں نے نکیرین کے سوالات کے جوابات دینے میں میری مدد کی اور میں عذاب سے بچ گیا میں نے اپنے محسن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے عرض کیا 'اللہ تعالیٰ آپ پر رحم و کرم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا میں تیری کثرتِ درود کی برکت سے پیدا ہوا ہوں۔ مجھے قبر و حشر کے ہر مشکل مقام پر تیری مدد کرنے پر مامور کیا گیا ہے۔

(جذب القلوب ص 266) (القول البدیع ص 121 - سعادة الدارين ص 120)

خوفناک بلا

ایک شخص نے رات خواب میں ایک مہیب (ڈراؤنی) اور قبیح صورت دیکھی اور گھبرا کر پوچھا تو کون ہے؟ بلا نے کہا میں تیرے برے عمل ہوں پوچھا 'تجھ سے چھٹکارا پانے کی کیا صورت ہے؟' کہا کثرتِ درود۔ (سعادة الدارين ص 120)

سفید پرندہ

امیر المومنین سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی جس کا کردار اچھا نہیں تھا لیکن اسے درود پاک پڑھنے کا شوق بڑھ گیا تھا۔ جب اس کا

آخری وقت آیا اور جانکی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ اسی نے اسی حالت میں ندا دی۔ ”اے اللہ ﷻ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔“ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ابھی اس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اپنا پر اس قریب الہرگ آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا۔ فوراً اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا۔

اور پھر جب تجنیز و تکفین ہو جانے کے بعد اسے لحد میں رکھا گیا تو ہاتھ سے آواز سنی ”ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا ہے۔“ یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان وہ چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (درۃ الناصحین - ص 172)

اونٹ بول اٹھا

ایک شخص دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص کے خلاف دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے اور دو گواہ بھی لے آیا۔ ان دونوں نے گواہی بھی دیدی۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی نے عرض کی۔ ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے۔ پھر اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں اللہ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا۔“

چنانچہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا۔ اونٹ آیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اے اونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجر کیا ہے؟“

اونٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ﷻ کے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی اور یہ دونوں گواہ متفق ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور دشمنی کی بناء پر میرے مالک کا ہاتھ کاٹنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے مالک سے پوچھا۔ ”وہ کون سا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچا لیا ہے؟“ عرض کیا۔ ”سرکار! میرے پاس کوئی کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اٹھتا بیٹھتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود شریف پڑھتا رہتا ہوں۔“ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اس عمل پر قائم رہ۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یونہی بری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے۔“ (سعادة الدارين- ص 137)

”نزمہ المجالس“ میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ ”اے پیارے صحابی جب تو پل صراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔“ (نزمہ المجالس- ص 106- جلد 2)

آخرت میں انعام

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ ”بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرش الہی کے پاس سبز حلقہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔

اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ سید انبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندائیں گے۔ اے اللہ ﷻ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ایک امتی کو ملائکہ کرام دوزخ لے جا رہے ہیں۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ یہ سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ۔

فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے۔ ”یا حبیب اللہ! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ کی حکم عدولی نہیں کر سکتے اور وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربار الہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک پکڑ کر دربار الہی میں عرض کریں گے۔ اے میرے رب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا حیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری امت کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا تو عرش الہی سے حکم آئے گا۔ اے فرشتو! میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو۔ فرشتے اس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی حبیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پکڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہوگا کہ کامیاب ہو گیا کامیاب ہوگا۔ اس کو جنت میں لے جاؤ۔ جب فرشتے اسے جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو میں اس بزرگ سے کچھ عرض کر لوں۔

تب وہ عرض کرے گا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے۔ آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور یہ حیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا۔ وہ میں نے تیرے آج کے دن کے لئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔“ (القول البدیع - ص 123 - معارج النہوۃ - ص 303 جلد 1)

بخشش ہی بخشش

ایک شخص مسطح نامی جو کہ آزاد طبع نفسانی خواہشات کا بیروکار تھا وہ فوت ہو گیا تو کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا۔ پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ ﷻ نے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس سبب سے بخشش ہوئی؟

کہا میں نے ایک محدث صاحب کے ہاں حدیث پاک با سند پڑھی۔ حضرت شیخ محدث نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا اور میں نے بھی بلند آواز سے درود

پاک پڑھا اور جب اہل مجلس نے سنا تو انہوں نے بھی درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ہم سب کو بخش دیا۔
(القول البدیع - ص 117)

میت کو خواب میں دیکھنے کا عمل

ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بھری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ خواب میں اس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت حسن بھری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ”نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورہ نکاث ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتی سو جا!“

اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے۔ اسے گندھک کا لباس پہنا کر ہاتھوں میں آگ کی جھٹکریاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا دی گئی ہیں۔

وہ گھبرا کر بیدار ہوئی اور خواجہ حسن بھری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا، کچھ حدقہ کر! شاید اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے۔ زراں بعد حضرت خواجہ حسن بھری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ جس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے۔ اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ اس نے دیکھ کر عرض کی، حضرت! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ خواجہ حسن نے فرمایا۔ نہیں۔

عرض کیا، حضرت! میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کے لئے پوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔ اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا اے بیٹی! تیری والدہ تو تیری حالت کچھ اور ہی بتا رہی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔

یہ سن کر لڑکی نے عرض کی حضرت! جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا، اس طرح صرف میری حالت ہی نہیں بلکہ اس قبرستان میں ستر ہزار مردہ تھا جن کو عذاب ہو رہا تھا۔ ہماری خوش نصیبی یہ ہے کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول گزرا اور اس نے درود

شریف پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ ﷻ نے اس درود شریف کو قبول فرما کر ہم سب پر رحمت فرمائی اور عذاب سے نجات مل گئی اور سب کو یہ انعام و اکرم عطا فرمایا۔ جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔ (القول البدیع - ص 131 نزہۃ المجالس - ص 32 - سعادۃ الدارین - ص 122)

جنتی تاج

شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حلہ زیب تن کیا ہوا ہے اور ان کے سر پر تاج ہے جو موتیوں سے مزین ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا۔ حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا، میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔ پوچھا کس سبب سے؟ تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم رسول محتشم شاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت لیا کرتا تھا اور یہی عمل کام آگیا۔ (القول البدیع - ص 117)

نورانی چہرہ

حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اس شخص کا واقعہ سنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور بھجے سود خواری اس کے باپ کا چہرہ تبدیل ہو گیا تھا اور درود پاک کی برکت سے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی اور دست رحمت پھیرنے سے چہرہ نورانی ہو گیا تھا۔ تو حضرت خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم فرمایا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سناؤ تاکہ درود پاک کی برکت سے دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکیں۔ (معارج النبوة - ص 328)

درود پاک پڑھنے کے آداب

ماخوذ آبِ کوثر

درود پاک پڑھنے والے کو چاہئے کہ بادب ہو کر درود پاک پڑھے تاکہ دونوں جہانوں کی کامیابی اور سعادت حاصل ہو۔

ذیل میں چند آداب تحریر کئے جاتے ہیں۔

- 1- جسم پاک ہونا ظاہری نجاست اور بدبودار چیز سے جسم ملوث نہ ہو۔
- 2- لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔
- 3- مکان یا جس جگہ پر درود پاک پڑھا جائے وہ پاک ہو۔
- 4- با وضو درود پاک پڑھا جائے۔
- 5- درود پاک پڑھنے والا خوشبو لگائے یا اگر بتی وغیرہ سلگائے۔
- 6- قبلہ رو ہو کر دو زانو بیٹھ کر درود پاک پڑھے۔
- 7- درود پاک کے معانی سمجھ کر پڑھے۔
- 8- اخلاص یعنی اللہ ﷻ کے حکم کی تعمیل اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کی نیت سے پڑھے۔ باقی دین و دنیا کے تمام کام اللہ ﷻ کے سپرد کرے۔
- 9- درود پاک پڑھتے وقت دنیا کی باتیں نہ کریں۔ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور شریعت مطاہرہ کی پابندی رکھے منہیات سے بچے۔ حرام اور مشتبہ کھانے سے پرہیز کرے۔
- 10- درود شریف پڑھتے وقت یہ تصور کرے کہ شاہ کونین امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم میرا درود شریف سن رہے ہیں۔ اس لئے بعض بزرگان دین نے فرمایا کہ سرکارِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) حاضر و ناظر جان کر درود پاک پڑھے۔
- 11- جب کبھی سید المرسلین رحمۃ اللہ علیہم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک سنے تو درود پاک

پڑھے۔ کم از کم اتنا کہہ لے صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت سے انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگائے۔ اگرچہ یہ فرض و واجب نہیں لیکن باعثِ صد برکات ہے۔ اصل میں یہ محبت کا سودا ہے۔ جس کے دل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہوگی وہ اس فعل سے انکار نہیں کرے گا اور اگر کسی کا دل محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہو تو اس کا کیا علاج؟

12۔ جب درودِ پاک کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ کم از کم اتنا کہہ

لے وسلم علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ط

13۔ درودِ پاک بامرِ مجبوری لیت کر بھی پڑھا جاسکتا ہے لیکن اس حالت میں ناگتیں سمیٹ لینی چاہئیں۔

14۔ جہاں کہیں رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسمِ گرامی آئے تو لفظ ”سیدنا“ کا اضافہ کرے۔ اگرچہ کتاب میں لکھا ہوا نہ ہو۔

ایک مرتبہ ایک ترکی نو جوان حضرت شیخ الدلائل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ”دلائل الخیرات“ پڑھنے لگا۔ جہاں کہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک آتا وہ سیدنا نہیں کہتا تھا۔

حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا۔ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ سیدنا بھی کہہ! اس نے کہا کہ جب کتاب میں سیدنا نہیں لکھا تو میں کیوں کہوں۔ حضرت شیخ قدس سرہ نے ہر طرح سمجھایا مگر وہ نہ مانا۔ رات جب وہ ترکی مرد سو گیا تو دیکھا کہ عالمِ رویاء میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اس کے پیٹ پر خنجر رکھ دیا اور پوچھا۔ ”بتا تو سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ پاک کے ساتھ ”سیدنا“ کہے گا یا نہیں؟

وہ تو سید العالمین ہیں تو کس گنتی میں ہے۔ (وہ تو جنوں کے بھی سردار ہیں۔ انسانوں کے بھی وہ خاکیوں کے بھی سردار ہیں تو نور یوں کے بھی)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

دیدار شاہ خیر الانام ﷺ

ہر صاحب ایمان کی یہ دلی تمنا ہوتی ہے کہ وہ اپنے آقا و مولا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہو۔ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج دیدار کبریا ہے اور عاشق کی معراج دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ذیل میں چند ایک وظائف نقل کئے جاتے ہیں جن کی برکت سے سرکارِ دو عالم مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار ہونے کی امید ہے۔ اللہ عز و جل ہم سب کو پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) اللھم صل علی روح ترجمہ۔ اے اللہ ﷻ رحمت نازل فرما محمد کریم محمد فی الارواح و علی محمد فی الاجساد و علی قبرہ اور ان کے جسم پاک پر عالم اجسام میں اور قبر فی القبور انور پر قبور میں (القول البدیع)

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص مندرجہ بالا درود پاک پڑھنے لگا اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن دیکھے گا۔ میں اس کی شفاعت کروں گا اور جس کی میں شفاعت کروں گا وہ حوض کوثر کا جام پئے گا اور اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے گا۔“

(۲) اللھم صل علی محمد النبی ن ترجمہ: اے اللہ ﷻ محمد صلی اللہ علیہ وسلم امی النبی الامی ط لقب پر رحمت نازل فرما۔

اس درود شریف کے فضائل میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جذب القلوب کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا تو وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا یا جنت میں اپنی منزل دیکھ لے گا۔ اگر پہلی بار میں مقصد پورا نہ ہوا تو دوسرے جمعہ کو بھی اس کو پڑھ لے۔ انشاء اللہ ﷻ

پانچ جمعوں تک اس کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے گی۔ (جذب القلوب)

(3) اللھم صل علی محمد ن النبی ترجمہ۔ اے اللہ ﷻ امی لقب محمد نبی صلی
الامی وآلہ وسلم اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر رحمت و
سلامتی نازل فرما۔

”جذب القلوب“ میں ہے کہ جو شب جمعہ یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب دو
رکعت نفل ادا کرے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی گیارہ بار پھر گیارہ بار سورہ
اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد مذکورہ بالا درود شریف سو بار پڑھے انشاء اللہ ﷻ تین
جمعہ نہیں گزاریں گے کہ زیارت فیض بشارت سے سرفراز ہوگا۔

(4) صلی اللہ علی النبی الامی ط ترجمہ: اللہ ﷻ کی رحمت ہو نبی امی صلی اللہ
علیہ وسلم پر

جو شخص شب جمعہ دو رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پچیس بار
سورہ اخلاص پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ مندرجہ بالا درود شریف پڑھے، ان
شاء اللہ خواب میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شربت پئے گا۔ (جذب القلوب)

کنز بے بہا

اب آخر میں حصول دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک انتہائی مجرب نسخہ اور ایک عظیم
الشان تحفہ درج کیا جاتا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل روایت سے بخوبی لگایا جاسکتا
ہے۔

عبدالرحمن بن حبیب حارثی بصری نے سعید بن سعید سے انہوں نے ابوطیبہ کرز بن
دیرہ ابدال سے روایت کی ہے کہ ملک شام سے میرا بھائی میرے پاس ایک تحفہ لایا اور مجھ
سے کہا کہ اس کو قبول فرمائیے کیونکہ یہ بہت عمدہ تحفہ ہے۔ کرز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے
دریافت کیا کہ تم نے یہ تحفہ کہاں سے لیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ تحفہ ابراہیم تمیمی نے دیا
تھا۔ کرز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے بھائی سے پوچھا کہ کیا تم نے ابراہیم تمیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ سے دریافت کیا تھا کہ ان کو یہ تحفہ کہاں سے ملا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی نے بتایا کہ میں نے ابراہیم تہمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا تھا تو انہوں نے مجھے بتایا۔

میں خانہ کعبہ کے روبرو بیٹھا تسبیح و تمہید و تہلیل میں مصروف تھا کہ ایک صاحب تشریف لائے اور سلام کر کے میری دائیں جانب بیٹھ گئے۔ وہ بہت زیادہ خوب رو تھے۔ وہ عمدہ صاف اور معطر لباس پہنے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ اے اللہ ﷻ کے بندے! تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں خضر علیہ السلام ہوں۔ چونکہ تم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو اس لئے تم کو ایک تحفہ پیش کرتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ وہ کونسا تحفہ ہے؟ تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم سورج نکلنے اور دھوپ پھیلنے سے پہلے اور اسی طرح غروب آفتاب سے پہلے سات مرتبہ سورہ فاتحہ شریف، سات مرتبہ سورہ ناس، سات مرتبہ سورہ فلق، سات مرتبہ سورہ اخلاص، سات مرتبہ سورہ کفرون، سات مرتبہ آیت الکرسی اور سات مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ سات مرتبہ اللھم صل علی سیدنا محمدن النبی الامی الحبيب العالی القدر العظیم الجاہ وعلی الہ وصحبہ وسلم۔

سات بار اللھم اعفر لی والوالدی ولجميع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلّمات الاحیاء منهم والاموات انک قریب مجیب الدعوات یا قاضی الحاجات برحمتک یا ارحم الراحمین۔ سات مرتبہ پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اللھم رب الفعل بی وبهم عاجلاً واجلاً فی الدنیا والاخرۃ ما انت لہ اهل ولا تفعل بنا یا مولنا ما نحن لہ اهل انک غفور حلیم جواد کریم بردوف رحیم ۝

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا یہ ورد صبح و شام برابر کرتے رہا کرو۔ اس کو کبھی ترک نہ کرنا۔ چونکہ جس نے مجھے یہ تحفہ دیا ہے اس نے مجھ سے فرمایا تھا خواہ عمر میں ایک بار ہی

پڑھنا لیکن کو پڑھنا ضرور۔ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ تحفہ دینے والا کون تھا تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا، مجھے یہ تحفہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔ حضرت ابراہیم تمبی فرماتے ہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے ایسی چیز بتا دیجئے کہ میں اگر اس کو پڑھوں تو میں خواب میں خواجہ کوئین صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہو جاؤں اور خود عرض کروں کہ وہ تحفہ کیا ہے۔ جو خضر علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تم مجھے جھوٹا سمجھتے ہو اور مجھ پر جھوٹ کی تہمت رکھتے ہو؟ میں نے کہا۔ ”نہیں خدا کی قسم ایسا نہیں ہے بلکہ میں تو صرف زبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے کا تمنائی ہوں۔“ یہ سن کر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم خواب میں زیارت کے خواہاں ہو تو اچھی طرح سمجھ لو اور خوب یاد کرو کہ مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء تک کسی سے بات کئے بغیر کھڑے ہو کر نماز نفل پڑھو اور حضور قلب اور پوری توجہ کے ساتھ نماز ادا کرو۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرو اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار سورہ اخلاص سات بار پڑھو۔ پھر نماز عشاء باجماعت ادا کر کے بغیر کسی سے بات چیت کئے گھر آ کر وتر پڑھو۔ سونے سے قبل دو رکعتیں اور پڑھو اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص سات مرتبہ پڑھو۔ پھر نماز مکمل کرنے کے بعد سجدہ میں جاؤ۔ سجدے میں سات مرتبہ استغفار اور سات مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھو۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر اچھی طرح مودبانہ طریقہ سے بیٹھ جاؤ اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھو۔ یا حی یا قیوم یا ذو الجلال والاکرام۔ یا الہ الاولین والاخرین یا رحمن لدنیا والاخرۃ ورحمہما یا رب یا اللہ۔ یا اللہ پھر کھڑے ہو کر وہی دعا پڑھو جو سجدہ میں پڑھی تھی۔ پھر سجدہ میں جا کر یہی دعا مانگو۔ اس کے بعد جس جگہ چاہو قبلہ رو ہو کر درود شریف پڑھتے پڑھتے ہی سو جاؤ اور کسی سے گفتگو نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میری خواہش ہے جس ہستی سے آپ نے یہ دعا سیکھی ہے وہی مجھے بھی تعلیم فرمائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم مجھ پر جھوٹ کی تہمت لگاتے ہو۔ میں نے کہا اس خدا کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا۔ میں آپ پر جھوٹ کی تہمت نہیں لگاتا۔

تب حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ جس جگہ اس دعا کی تعلیم دی جا رہی تھی اور حکم دیا جا رہا تھا، میں بھی وہاں موجود تھا۔ پس جس ہستی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تھی، میں نے اس ہستی سے اسے سیکھ لیا۔ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ مجھے اس دعا کا جو مذکور ہوئی، ثواب بتائیے۔ تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم خود ہی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا۔

حضرت ابراہیم حمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں حضرت خضر علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق دعائیں پڑھیں اور بستر پر لیٹ کر برابر دعا و درود پڑھتا رہا۔ حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت کی آرزو سے مجھے اتنی خوشی ہوئی تھی کہ مجھے رات بھر نیند نہ آئی۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ میں نے نماز فجر ادا کی اور اپنی محراب میں بیٹھا رہا۔ جب دن خوب چڑھ آیا تو میں نے نماز اشراق ادا کی اور دل ہی دل میں کہنے لگا کہ اگر آج رات تک زندگی باقی رہی تو سابقہ شب کی طرح ان دعاؤں کو پھر پڑھوں گا۔ انہی خیالات میں غرق تھا کہ مجھے نیند آ گئی اور میں سو گیا۔ خواب میں کچھ فرشتے آئے اور مجھے سوار کر کے اپنے ہمراہ لے چلے اور مجھے جا کر جنت میں داخل کر دیا۔ میں نے وہاں کچھ محل دیکھے۔ ان میں بعض یا قوت سرخ، بعض سبز زمرہ کے اور بعض سفید موتی کے تھے۔ شہد اور دودھ اور شرابا طہور کی نہریں بھی دکھائی گئیں۔ ایک حسین جمیل عورت نظر آئی جو مجھے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے سے سورج کی مانند نورانی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ اس کی زلفیں محل کی چھت سے زمین (محل کے فرش) تک لٹک رہی تھیں۔ چونکہ فرشتوں نے مجھے جنت میں داخل کیا تھا، اس لئے میں نے ان ہی سے پوچھا کہ یہ محل اور عورت کون سے ہیں اور یہ سب کن کے لئے ہے۔

انہوں نے بتایا جو بھی صدق دل سے وہ عمل کرے جو تو نے کیا ہے، یہ اس کے لئے ہے۔ فرشتے مجھے جنت سے اس وقت تک باہر نہ لائے جب تک کہ انہوں نے مجھے جنتی پھل نہ کھلا دیئے اور وہاں کا شربت نہ پلا دیا۔ اس کے بعد فرشتے مجھے واپس میری جگہ کی طرف لائے۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ستر انبیاء کرام علیہم

السلام کے ساتھ فرشتوں کی ستر قطاروں کے جلو میں تشریف لارہے ہیں۔ فرشتوں کی ہر قطار مشرق سے مغرب تک چلی گئی تھی۔ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور السلام علیکم سے نوازا اور میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے انتہائی ادب سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خضر علیہ السلام نے اس طرح فرمایا ہے کہ انہوں نے یہ بات حضور والا سے سنی ہے۔ یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خضر نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ وہ جو کچھ بیان فرماتے ہیں۔ وہ حق ہوتا ہے۔ وہ اہل زمین کے سب سے بڑے عالم ہیں۔ وہ رئیس الابدال ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ہیں۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ایسا عمل کرے گا اسے کیا ثواب ملے گا؟

حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”جو کچھ تو نے دیکھا ہے اور جو کچھ تجھے دیا گیا اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا؟ تو نے جنت میں اپنی جگہ دیکھ لی، جنت کے پھل کھائے اور جنت کا شربت پیا۔ فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام کو میرے ساتھ دیکھ لیا۔ حوریں بھی دیکھ لیں۔

میں نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص میرے عمل کی طرح عمل کرے اور جو کچھ میں نے مشاہدہ کیا (بالفرض) وہ یہ سب کچھ نہ دیکھ پائے تو کیا اس کو ان چیزوں کے بدلہ میں ثواب ملے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذاتِ برحق کی قسم جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے۔ جو شخص تصدیقِ قلبی کے ساتھ یہ عمل کر لے گا اور گناہوں سے بچے گا۔ اس شخص کے گزشتہ تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس پر غضب نہیں فرمائے اور نہ ہی اس سے ناخوش ہوگا۔ اگر بالفرض وہ جنت کو خواب میں نہ بھی دیکھے گا تب بھی اس کو وہی کچھ ملے گا جو کچھ تجھ کو دیا گیا ہے۔

یہ سن کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان! اس خدا تعالیٰ کی قسم کہ جس نے مجھے جمال (جہاں آرا) سے مشرف و سرفراز فرمایا۔ تب تو ہر مومن مرد و عورت کے لئے لازم ہے کہ وہ اس طریقے کو سیکھے (عمل کرے) اور (دوسروں کو) سکھائے کیونکہ اس کی بڑی فضیلت اور عظیم ثواب ہے۔ یہ سن کر حضور تاجدارِ مدینہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات بابرکات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا۔ اس عمل کو وہی شخص کرے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے سعید (نیک بخت) پیدا کیا ہوگا اور جان بوجھ کر اس عمل کو وہی ترک کرے گا جو پیدائشی طور پر شقی و بد بخت ہوگا۔

رات کو سونے کے عملیات

حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ ہر روز رات کو سونے سے پہلے تم چار ہزار دینار صدقہ کیا کرو۔ ایک قرآن پاک پڑھا کرو۔ جنت کی قیمت ادا کیا کرو۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرا دیا کرو اور ایک حج ادا کر لیا کرو۔“

عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ امر محال ہے۔ مجھ سے بھلا کیسے ممکن ہے؟ فرمایا۔ تم ہر رات چار بار سورہ فاتحہ شریف، تین بار سورہ اخلاص شریف، تین بار درود شریف، دس بار استغفار چار بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ کر سویا کرو تو تمہیں ان سے مذکورہ عملیات کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔ عرض کیا، اب تو میں روزانہ یہ عمل کر کے سویا کروں گا۔

حرف آخر

اپنی اس کتاب ”فیضانِ حبیبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم“ کا اختتام درود و سلام پر کرتا ہوں۔

☆ ”اے ہمارے پیارے اللہ ﷻ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنے بارش کے قطرے ہیں۔“

☆ اے ہمارے اللہ ﷻ ہمارے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنے درختوں کے پتے ہیں۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ ﷻ ہمارے مددگار آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنے ریت کے ذرے ہیں۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ ﷻ ہمارے آقا شفیع روز شمار صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنے آسمان پر تارے ہیں۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ ﷻ ہمارے مولا مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنے درود بھیج جتنی تعداد میں تیری مخلوق ہے۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ ﷻ اس ذات پر درود بھیج جس پر درود پڑھنے سے گناہ جہنم جاتے ہیں۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ ﷻ درود بھیج، اس پیارے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ ہمارا مشقت میں پڑنا جن پر گراں گزرتا ہے۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل اس ذات پر درود بھیج جس پر درود بھیجنے سے نیکیوں پر بھی تیری رحمت برسی ہے اور گناہگاروں پر بھی تیری رحمت نچھاور ہوتی ہے۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ ﷻ درود بھیج ہمارے اس پیارے مونس و ہمد آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جسے ہم گناہگاروں اور بدکاروں کا غم رلاتا ہے۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ ﷻ درود بھیج اس پیکرِ حسن و جمال پر کہ جس کے جلوے کی ایک جھلک کے لئے ہر وقت کروڑوں دل بے قرار رہتے ہیں۔

☆ اے ہمارے پیارے اللہ ﷻ درود بھیج اس معدنِ لطف و کرم پر کہ جس پر درود پڑھنے کی برکت سے ہم اس جہان میں بھی کامیاب اور اگلے جہان میں بھی شاد کام رہیں۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

دعا

یا شافی الامراض

اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں تمام دنیا کے مسلمانوں کو ہر قسم کی روحانی اور جسمانی بیماریوں سے شفاء عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

خیر اندیش

حکیم محمد اسلم شاہین قادری عطاری بن حاجی سردار علی
حبیب کا۔ تحصیل منچن آباد ضلع بہاولنگر
موجودہ: بچکی (در بار پیر مٹھا) تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ